امام الناس



مصنفہ

حضرت مولنا صدیق دیندار

چن بسویشور صاحب قبلہ

معاونین

ابو العرفان مولانا صوفی سید عبد القادر صاحب [illegible]

ابو البرہان مولوی سید غلام [illegible]

ذو المعارج مولوی سید [illegible] صاحب [illegible]

شیخ المملکت مولوی سید سراج الدین صاحب [illegible] اوتار

پنڈت حبیب حسین صاحب [illegible]

باہتمام

ممبران دیندار انجمن آصف نگر حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

اسمائے مہاجرین

ابو البرہان جامع جمیع کمالات سید قاسم صاحب گڑنگ ڈومبلغ اسلام و معتمد جمعیت حزب اللہ آپ ۱۹۳۵ء میں میرے ساتھ استھانہ تک آکر پھر میرے ساتھ واپس ہوئے ۱۹۳۶ء میں میرے ساتھ ہجرت کی بعد ازاں مبائعین کو ہجرت کرانے کیلئے دکن بھیجے گئے تھے۔

ذوالمعارج سید رسول صاحب کیشواوتار مبلغ اسلام آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی اور مہاجرین کے امیر رہے بعد عدالت ایبٹ آباد نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں جب میں نے ہجرت کی اور تمام مبائعین کو ہجرت کا حکم دیا گیا تھا۔ اسوقت آپ مبائعین کو ہجرت کرانے کیلئے متعین کئے گئے تھے

ابو البلاغ سائین میر عبداللہ صاحب سجادہ سرحدات ایبٹ آبادی ۱۹۳۵ء میں آپ میرے ساتھ استھانہ تک آکر دیگر مہاجرین کے ساتھ شریک ہوگئے بعد عدالت ایبٹ آباد نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میرے ساتھ ہجرت کی۔ بعد ازاں مہاجرین کو سرحد پار کرنے پر متعین ہوئے اس اثناء میں پولیس نے گرفتار کرلیا (۴۰) دن مردان جیل میں رہکر ضمانت پر رہا ہوئے ۱۹۴۵ء میں ایک وفد کو یاغستان تک پہونچا کر واپس ہوئے اس سے قبل سرحد کے انتظام کیلئے ایک سال تک متعین کئے گئے تھے۔

مسیح الملت سید سراج الدین صاحب نرسیوہ اوتار مبلغ اسلام ناظم جمعیت حزب اللہ و میر مجلس عدالت خانقاہ سرور عالم آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد عدالت ایبٹ آباد نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند نے ایک ہفتہ سے زاید زیر حراست پولیس رکھا پھر ہری پور جیل پہونچایا گیا۔ ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کردیا

جلال الامت محمد قاسم علی صاحب مبلغ اسلام آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد سرحد میں پولیس نے گرفتار کرکے ہتھکڑیاں ڈالکر عدالت ایبٹ آباد پہونچایا بعد بیان رہا ہوئے پھر اس کے بعد عدالت ایبٹ آباد نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند نے ایک ہفتہ سے زاید زیر حراست پولیس رکھا پھر ہری پور جیل پہونچایا گیا ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کردیا۔ ۱۹۴۵ء میں وفد کے ساتھ یاغستان جاتے ہوئے سرحد میں پولیس نے

گرفتار کرلیا پشاور جیل میں (۲۰) یوم رکھا گیا ہر پیشی پر ہتکڑیاں ڈالکر عدالت میں پیش ہوتے رہے بعد مچلکہ سرحد نہ آنے کا لیکر واپس کیا گیا۔

ابوالکلام غازی محمد عبدالغنی صاحب پوتراج مبلغ اسلام۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد ہری پور میں گرفتار ہوکر تین ماہ ایبٹ آباد جیل میں رہے عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند نے چار یوم سے زاید زیر حراست پولیس رکھا پھر ہری پور جیل پھونچایا گیا ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کردیا۔ ۱۹۴۵ء میں سہ بارہ ہجرت کی بعد بحیثیت سفیر نواب خار کا خط لیکر ان کے معتمد کے ساتھ واپس ہوئے۔ پھر اسی سال وفد کے ساتھ یاغستان جاتے ہوے سرحد میں پولیس نے گرفتار کرلیا پشاور جیل میں آپ کو (۲۰) یوم رکھا گیا۔ ہر پیشی پر ہتکڑیاں ڈالکر پولیس نے سر بازار پھراتے ہوے عدالت میں پیش کیا پھر عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کردیا۔

معز الملت محمد حبیب اللہ صاحب مبلغ اسلام۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کے بعد گرفتار ہوکر ایبٹ آباد جیل میں تین ماہ رہے عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد دربند میں دو یوم زیر حراست پولیس رہے پھر ہری پور جیل پھونچایا گیا ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۴۵ء میں سہ بارہ ہجرت کی پھر بحیثیت سفیر منجانب علامہ امیر الدین ملقب بہ مولوی شنگرگل حیدرآباد واپس ہوئے۔ پھر دوبارہ اسی سال بحیثیت امیر وفد بہ سلسلہ تنظیم بادشاہان خراسان یاغستان جاتے وقت سرحد میں پولیس نے گرفتار کرلیا پشاور جیل میں دو یوم رہے حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا پھر چوتھی مرتبہ فرمان جہاد کی تعمیل کرانے کیلئے ہجرت کی اب ایک سال سے یاغستان میں مقیم ہیں۔

صوفی احمد حسین صاحب خازن مبلغ اسلام آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد گرفتار ہوکر دو ماہ پشاور جیل میں رہے۔ بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند نے چار یوم سے زاید زیر حراست پولیس رکھا بعد ہری پور جیل پھونچایا گیا ڈیڑہ ماہ کے بعد سرحد نہ آنیکا حکومت نے مچلکہ لیکر واپس کردیا۔

ابوالبیان محمد عبدالقادر صاحب مبلغ اسلام۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد گرفتار ہوکر تین ماہ ایبٹ آباد جیل میں رہے عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند میں دو یوم زیر حراست پولیس رہے پھر ہری پور جیل پھونچایا گیا ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کردیا۔

ماہر الادیان خوش بیان سید عبد الجبار صاحب مبلغ اسلام آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد گرفتار ہوکر دو ماہ پشاور جیل میں رہے پھر عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کے خیال سے جہلم تک آکر واپس ہو گئے۔

عبد الرحمن صاحب ننگر گڑھ مبلغ اسلام آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہجرت کی بعد گرفتار ہوکر دو ماہ پشاور جیل میں رہے پھر عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کیا ۱۹۳۶ء میں پھر ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد عورتوں اور بچوں کے ساتھ حکومت نے حیدر آباد واپس کر دیا۔

غازی محمود القریشی صاحب دربان رسول اللہ مبلغ اسلام و سپہ سالار عساکر اسلامیہ آپنے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میرے ہمراہ گرفتار ہوکر بارہ یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے۔ بعد میرے ساتھ دو ماہ تین یوم مزید بارہ یوم ایبٹ آباد جیل میں رہے ہر پیشی پر پولیس میرے ساتھ ہتکڑی پھنا کر بازار سے پھراتے ہوئے عدالت میں تین بار پیش کی بعد ازاں حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدر آباد واپس کر دیا ۱۹۴۵ء میں پھر ہجرت کی وہاں امیر و فد رہے بعد تنظیم واپس آکر دوبارہ اسی سال فرمان جہاد کی تعمیل کیلیئے سہ بارہ ہجرت کی اور اب ایک سال سے یاغستان میں مقیم ہیں۔

ابو الوفا محمد عبد الشکور صاحب مبلغ اسلام سالار فوج اسلام آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد ریاست دربند میں دو یوم زیر حراست پولیس رہے پھر ایبٹ آباد جیل پھونچایا گیا ہر پیشی پر ہتکڑی ڈالکر عدالت میں پیش کیا گیا دو ماہ کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا ۱۹۴۵ء میں یاغستان جاتے ہوئے سرحد میں گرفتار ہوکر بیس یوم پشاور جیل میں رہے پولیس نے ہتکڑیاں ڈالکر سر بازار پھراتے ہوئے عدالت میں پیش کیا بعد عدالت نے مچلکہ لیکر حیدر آباد واپس کر دیا۔

ابو نعیم سجاد حسین صاحب مبلغ اسلام گلن پٹی آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد دو یوم دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ایبٹ آباد جیل پھونچایا گیا دو ماہ جیل میں رہے ہر پیشی پر پولیس ہتکڑیاں ڈالکر عدالت میں پیش کرتی رہی بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

مولوی محمد غوث صاحب مبلغ اسلام الدوسی۔ ان کا حال بھی ابو نعیم سجاد حسین صاحب مبلغ اسلام کا سا ہے

غیور قوم عبد الحمید صاحب مبلغ اسلام گلن پٹی ان کا حال بھی مولوی محمد غوث صاحب مبلغ اسلام کا سا ہے۔

مولوی عبد الغنی صاحب " " ان کا حال بھی عبد الحمید صاحب مبلغ اسلام کا سا ہے۔

واقف حقایق سید امام صاحب مبلغ اسلام ٹمکوری۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میری گرفتاری کے

بعد دو یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ہری پور جیل میں دو ماہ رہنے کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

غازی میر محمد قاسم صاحب مبلغ اسلام شیخ رومی ایبٹ آبادی انکا حال بھی سید امام صاحب مبلغ اسلام کا سا ہے مزید ۱۹۴۵ء میں سرحد کے انتظام پر دو مرتبہ روانہ کئے گئے تھے اور ۱۹۳۵ء میں راولپنڈی سے استھانہ تک خطوط لانے کیلئے متعین کئے گئے تھے۔

غازی رحمت خان صاحب مبلغ اسلام حیدرآبادی۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں معہ بیوی وغیرہ ہجرت کی میرے ہمراہ گرفتار ہوکر بارہ یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ایبٹ آباد جیل میں ۱½ ۲ ماہ رکھنے کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنے کا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کر دیا۔ ہر پیشی پر عدالت میں ہتکڑیوں کے ساتھ پولیس نے پیش کیا۔

غازی سید احمد صاحب عثمان آبادی۔ ان کا حال بھی غازی رحمت خان صاحب کا سا ہے بعد ہجرت یاغستان میں بیعت کئے ہیں۔

سرفروش عبد الرؤف صاحب صابر مبلغ اسلام ٹمکوری ۱۹۳۶ء میں آپ نے ہجرت کی اثناء راہ صوبہ سرحد میں گرفتار ہوکر پندرہ دن ہری پور میں زیر حراست پولیس رہے پولیس نے ہتکڑیاں ڈالکر ایبٹ آباد کی جیل میں پہونچایا وہاں ڈھائی ماہ رہے ہر پیشی پر پولیس ہتکڑیاں ڈالکر عدالت میں پیش کرتی رہی بعد حکومت نے سرحد نہ آنے کا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا

عاشق رسول محمد عبد الرزاق صاحب مبلغ اسلام گلن ہٹی۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں معہ بیوی بچوں کے ہجرت کی اثناء راہ صوبہ سرحد میں گرفتار ہو گئے پولیس نے ہتکڑی ڈالکر پشاور کی عدالت میں پیش کیا بعد مردان جیل میں معہ بیوی بچے ڈھائی ماہ رہے بعد عدالت نے سرحد نہ آنے کا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

مولوی محبوب علی صاحب مبلغ اسلام حیدرآبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی صوبہ سرحد میں پولیس نے دو ماہ زیر حراست رکھا ہتکڑی پہنا کر سخت سلوک کیا گیا جب میں گرفتار ہوکر ایبٹ آباد آیا اس وقت ان کو ایبٹ آباد جیل میں داخل کیا گیا ہر پیشی پر ہتکڑیاں ڈالکر عدالت لایا جاتا تھا ۱½ ۲ ماہ کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کر دیا۔

ابو المعارف محمد عظیم الدین صاحب منتظم حیدرآبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کر کے نکل گئے اثناء راہ صوبہ سرحد میں بیمار ہوکر واپس ہو گئے بعد صحت پھر ہجرت کیلئے مولوی سید قاسم صاحب معتمد کے پاس ٹمکور آگئے تھے

غازی محمود شاہ خان صاحب مبلغ اسلام ۱۹۳۶ء میں ہجرت کر کے نکل گئے اثنا راہ علاقہ سی.پی سے واپس ہوئے
۱۹۴۵ء میں دوبارہ ہجرت کی اور سفیر بنکر منجانب علامہ امیر الدین ملقب بہ مولوی ننگر گل واپس آئے۔
ابوالمتین موسیٰ شریف صاحب مبلغ اسلام دیولن ہلی آپ نے ۱۹۳۶ء میں معہ بیوی بچوں کے ہجرت کی
بمقام راولپنڈی پولیس نے آگے جانے نہیں دیا واپس کر دیا۔
فاضل اجل احسن المناظرین مولانا محمد واحد علی صاحب مبلغ اسلام حیدر آبادی۔ اپنے وطن سے نکل گئے
تھے انجمن آکر دیگر مہاجرین کے ساتھ ہجرت کرنے ٹھہرے تھے میری گرفتاری کی اطلاع سنکر رک گئے۔
مولوی محمد ذوالفقار علی صاحب محاسب مبلغ اسلام حیدر آبادی۔ انجمن کے منتظم تھے انجمن کا مال منقولہ
بغرض ہجرت فروخت کر رہے تھے مہاجرین کو روانہ کرنیکی ڈیوٹی بھی ادا کی بعد راجگان کی تبلیغ کیلئے شریک
وفد کئے گئے۔
ڈاکٹر نائب محمد الیسین علی صاحب سراللہ مبلغ اسلام حیدر آبادی ہجرت کیلئے اپنے وطن سے نکل کر انجمن
آگئے تھے مولوی سید قاسم صاحب معتمد نے اپنی واپسی پر ساتھ لیجانیکا وعدہ کیا تھا گرفتاری کی اطلاع پر زندگی
وقف کر کے انجمن میں رہ گئے۔
معین الملت نوازش علی صاحب مبلغ اسلام حیدر آبادی ہجرت کرنے کیلئے بورڈ میں شریک ہو گئے تھے۔
غازی محمد احمد صاحب مبلغ اسلام وشیر اسلام بنگلوری۔ ہجرت کرنیکے لئے اسکول سے خارج ہو گئے تھے۔
غازی محمد ہاشم صاحب مبلغ اسلام حیدر آبادی ہجرت کیلئے سامان فروخت کر رہے تھے ابھی بیعت نہیں کئے تھے
ابوالعرفان فاضل امت صوفی سید عبدالقادر صاحب۔ وایس منی امرتسری ۱۹۴۵ء میں ہجرت کی صوبہ سرحد
میں پولیس نے گرفتار کر لیا (۲۰) یوم پشاور جیل میں رہے ہتکڑیاں ڈالکر پولیس سر بازار پھراتے ہوئے۔ عدالت میں
پیش کی بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کر دیا۔
معشوق ربانی غازی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ اسلام افسر عساکر اسلام ۱۹۴۵ء میں فرمان جہاد کی تعمیل
کرانے کیلئے یاغستان جاکر نو ماہ کے بعد واپس ہوئے تھے۔ اب دوبارہ گئے ہیں۔
غازی عبدالحمید صاحب عثمان آبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی بعد ہجرت یاغستان میں بیعت کی
میری گرفتاری کے بعد دو یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہکر ہری پور جیل داخل کئے گئے ڈیڑھ
ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔
غازی عبدالوہاب صاحب حیدر آبادی ۱۹۳۶ء میں معہ بیوی بچون کے ہجرت کی دیگر حال

مندرجہ بالا غازی عبد الحمید کا سا ہے۔

غازی عبد الوہاب صاحب ٹمکوری ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی دیگر حال مندرجہ بالا غازی عبد الحمید صاحب کا سا ہے۔

غازی محبوب حسین صاحب حیدرآبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میرے ہمراہ گرفتار ہوئے ۱۲ یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ایبٹ آباد جیل میں ڈھائی ۲½ مہینے کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر حیدرآباد واپس کر دیا۔ بزمانہ جیل ہر پیشی پر ہتکڑیاں ڈالکر پولیس سر بازار پھراتے ہوئے عدالت میں پیش کرتی رہی۔

غازی عبد الجلیل صاحب عثمان آبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد دو یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ہری پور جیل میں ڈیڑھ ماہ رکھنے کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

صوفی محمد قاسم صاحب حیدرآبادی ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی صوبہ سرحد میں گرفتار ہوئے پولیس نے ہتکڑیاں ڈالکر بہت سخت سلوک کیا دو ماہ زیر حراست پولیس رہے میری گرفتاری کے بعد ایبٹ آباد جیل میں ڈھائی ماہ رہے ہر پیشی پر پولیس ہتکڑی ڈالکر عدالت میں پیش کرتی رہی بعد حکومت نے سرحد نہ آنے کا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

عبد الرحیم صاحب بنگلوری معہ بیوی بچوں کے ہجرت کی میری گرفتاری کے بعد دو یوم ریاست دربند میں زیر حراست پولیس رہے بعد ہری پور جیل میں ۱½ ماہ رہنے کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

سابق بانجات سید حسین صاحب مبلغ اسلام چک بالاپوری ہجرت کیلئے معہ بیوی بچے مہجن بیلہ سے نکل گئے چک بالاپور سے آگے نہ جاسکے وہیں رہ گئے۔

جعفر محی الدین صاحب رائچوری ہجرت کرکے نکل گئے اثناء راہ صوبہ سرحد میں بیمار ہو کر واپس ہو گئے

پنڈت محمد بدھن صاحب مبلغ اسلام برودری ہجرت کرکے نکل گئے۔ صوبہ سرحد میں پولیس نے گرفتار کرلیا۔ ہری پور میں پندرہ دن زیر حراست پولیس رہے ہتکڑی ڈالکر پولیس نے عدالت ایبٹ آباد میں پیش کیا میرے ساتھ ڈھائی ماہ ایبٹ آباد جیل میں رہے ہر پیشی پر پولیس ہتکڑی ڈالکر سر بازار عدالت میں پیشی کی بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر راولپنڈی میں چھوڑ دیا۔

محمد محبوب صاحب گدگ ان کا حال بھی محمد بدھن صاحب کا سا ہے۔

امام القوم محمد عثمان صاحب ناظر آلدوری ۱۹۳۶ء میں آپ نے ہجرت کی بمقام اٹک پولیس نے گرفتار کرلیا ہتکڑی ڈالکر عدالت کیا مل پور میں پیش کیا گیا چار یوم کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کر دیا۔

قاسم بیگ صاحب راجگوری ہجرت کر کے نکل گئے اثنا ء راہ صوبہ سرحد سے واپس ہوئے۔

قادر ولی صاحب آلدوری۔ ہجرت کر کے نکل گئے اٹک پر پولیس نے گرفتار کرلیا ہتکڑی ڈالکر عدالت کیمل پور میں پیش کیا گیا چار یوم کے بعد عدالت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کر دیا۔

نور اللہ شریف صاحب دیون ہلی ان کا حال بھی مندرجہ بالا قادر ولی صاحب کا سا ہے

عبد العزیز صاحب گتہ دار آلدوری ان کا " " " " "

محمد جعفر صاحب آلدوری ہجرت کر کے نکل گئے اثنا ء راہ صوبہ سرحد میں پولیس نے گرفتار کرلیا ہتکڑیاں ڈالکر پولیس نے عدالت پشاور میں پیش کیا بعد ازاں ڈھائی ماہ مردان جیل میں رہے پھر حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کر دیا۔

عبد الشکور صاحب آلدوری۔ انکا حال بھی مندرجہ بالا محمد جعفر صاحب کا سا ہے۔ یہہ اُن کے ساتھ تھے۔

محمد غوث صاحب گلن پیٹہ۔ " " " " " " "

غلام احمد صاحب " " " " " " "

عبد الرحیم صاحب " " " " " " "

عبد الباسط صاحب مدرس آلدوری۔ ہجرت کر کے نکل گئے تھے راولپنڈی سے پولیس نے واپس کر دیا۔

عبد البشیر صاحب " " " " " " "

محمود صاحب گتہ دار بنگلوری۔ " " " " " "

عبد الرؤف صاحب گلن پیٹہ " " " " " "

عبد الخالق صاحب ٹمکوری۔ ہجرت کر کے نکل گئے تھے صوبہ سرحد میں پولیس نے گرفتار کرلیا پندرہ دن ہری پور کی پولیس نے زیر حراست رکھا بعد ایبٹ آباد کی عدالت میں ہتکڑیاں ڈالکر پیش کیا گیا۔ ڈھائی ماہ ایبٹ آباد جیل میں رہے ہر پیشی پر پولیس ہتکڑیاں ڈالکر سر بازار پھراتے ہوئے عدالت میں پیش کرتی رہی بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

ابو الخیر میر حسن صاحب ٹمکوری۔ ہجرت کر کے معہ بیوی بچوں کے نکل گئے اثنا ء راہ بمقام راولپنڈی یہہ خبر سنکر کہ مہاجرین گرفتار ہو رہے ہیں واپس ہو گئے۔

عبدالقادر صاحب عرف صاحب جی آلدوری ہجرت کرکے نکل گئے دکن کے علاقہ سے پار نہیں ہوئے تھے کہ گرفتاری کی اطلاع سنکر واپس ہو گئے۔

مرتضیٰ حسین صاحب سراڈھون معہ بیوی بچوں کے ہجرت کرکے نکل گئے گرفتاری کی اطلاع پاکر اٹریسی خنگبن سے واپس ہوئے

محمد اسمٰعیل صاحب اوسگاؤں۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

محمد مستان صاحب میخن بیلہ۔ 〃 〃 〃 چک بالاپور سے واپس ہوئے

محمد قاسم صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

سید عمر صاحب 〃 〃 〃 〃 چک بالاپور سے آگے نہ بڑھ سکے

خضر محمود صاحب آلدوری 〃 〃 بمن ہٹی ضلع وہاڑواڑ سے واپس ہوئے

عبدالکریم صاحب فیض میخن بیلہ۔ ہجرت کرکے نکل گئے تھے لاہور سے واپس ہوئے۔

عبدالسبحان صاحب 〃 ہجرت کرکے نکل گئے تھے چک بالاپور تک آکر رہ گئے۔

عبدالعزیز صاحب گلن پٹیہ۔ ہجرت کرکے نکل گئے سرحد میں پولیس نے گرفتار کرکے ہتکڑیاں ڈالکر پشاور کی عدالت میں پیش کیا بعد مردان جیل میں ڈہائی ماہ رہے پھر حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر واپس کر دیا۔

عبدالرشید صاحب گلن پٹیہ ۱۹۳۶ء میں ہجرت کی بیری گرفتاری کے بعد دو یوم ریاست دربند نے زیر حراست پولیس رکھا بعد ایبٹ آباد جیل پہونچایا گیا ہر پیشی پر عدالت میں ہتکڑیاں ڈالکر پیش کیا جاتا تھا ڈیڑہ ماہ کے بعد حکومت نے سرحد نہ آنیکا مچلکہ لیکر وطن واپس کر دیا۔

عبدالرزاق صاحب گلن پٹیہ۔ ان کا حال بھی عبدالرشید صاحب کا سا ہے یہ ان کے ساتھ تھے۔

محمد سعید صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

عبدالرشید صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

محمد عثمان صاحب آلدور 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

سلطان محمود صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

محمد عثمان صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

عبدالجلیل صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ہجو صاحب پنش امام گدگ۔ ہجرت کرکے نکل گئے۔ راولپنڈی سے پولیس نے واپس کر دیا۔

عبدالعظیم صاحب مبلغ اسلام میسوری۔ 〃 جہلم سے واپس ہوئے۔

محمد ابراہیم صاحب میسوری۔ 〃 〃 〃 〃

غازی سید صلاح الدین صاحب مبلغ اسلام حیدرآبادی ہجرت کرکے نکل گئے تھے دہلی سے واپس ہوئے۔

حمید الدین صاحب۔ مانوی

پنڈت محمد عبداللہ صاحب مبلغ اسلام ناندوری۔ آپ ہجرت کیلئے نکل گئے دہاڑواڑ میں گرفتاری کی اطلاع ملنے پر رک گئے۔

سید احمد صاحب دیون ہلی۔ ہجرت کرکے نکل گئے تھے۔ دہلی سے گرفتاری کی اطلاع پاکر واپس ہوگئے۔

تاجدار بیگم زوجہ کلاں۔ معہ بچوں کے ہجرت کرکے اٹک پر گرفتار ہوئے چار یوم زیر حراست پولیس رہے بعد

عدالت کیا ملپور نے مچلکہ لیکر وطن واپس کردیا۔

ہاجرہ بیگم دوسری بیوی۔ معہ بچوں کے ہجرت کرکے یاغستان پہونچے میری گرفتاری کے بعد حیدرآباد واپس ہوئے

فاطمہ بیگم زوجہ خورد۔ ہجرت کے خیال سے ٹمکور سے نکل کر جب بالاپور تک آئے میری گرفتاری کی اطلاع پاکر ٹمکور واپس ہوئے

نوٹ

ف۱۔ مبلغین اسلام اور مبائعین انصار کے جو فوٹو گروپ شامل کتاب ہذا ہے ان میں بعض مبلغین اسلام اور مبائعین انصار چند وجوہات خاص کے سبب شریک نہیں ہوسکے۔

ف۲۔ بزمانہ ہجرت میں نے یاغستان سے راجگان ہند کی تبلیغ کے لئے حکم بھیجنے پر بصورت وفد بہ امارت عارف باللہ محمد رضا صاحب ہونڈی پٹیل۔ ذوالمعارج سید رسول صاحب کینشواڈ ناردمولوی ذوالفقار علی صاحب محاسب و پنڈت محمد دستگیر صاحب ناردمنی۔ راجگان ہند کی تبلیغ کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔

ف۳۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء برٹش گورنمنٹ نے نواب دربند کے ذریعہ بمقام سنگائی رات کے گیارہ بجے مجھے گرفتار کرلیا اور ایبٹ آباد لیجاکر ڈپٹی کمشنر کی عدم موجودگی کیوجہ سے دربند واپس لایا جہاں بارہ یوم زیر حراست پولیس رکھا بعد ایبٹ آباد جیل پہونچا دیا دو دفعہ جیل سے مجھے ہتکڑیاں ڈالکر پولیس ہیڈکوارٹر تک لایا گیا عدالت میں پیش ہونیکی نوبت نہیں آئی۔ دو ماہ کے بعد گورنمنٹ کے پولیس کی حراست میں بلدہ حیدرآباد لاکر حکومت حضور نظام کے حوالے کردیا یہاں چنچلگوڑہ جیل میں چار ماہ رکھا گیا۔ غازی محمود القریشی صاحب جلال الامت محمد قاسم علی صاحب اور مسیح الملت سید سراج الدین صاحب کی شخصی ضمانت اور سات سو روپیہ نقد بہ مکفولی زمین خانقاہ سرور عالم رہا کرکے اب تک صدود بلدہ حیدرآباد میں حکومت نے نظر بند کر رکھا ہے نقد ضمانت پانچہزار کے مطالبہ پر نواب ولیّن جنگ بہادر ایکہزار روپیہ اور نواب جعفر یار جنگ بہادر ایکہزار روپیہ اور ابوالخیر میر حسن صاحب ایکہزار روپیہ امام القوم محمد عثمان صاحب نذیر ایکہزار روپیہ عبدالرحمن صاحب الدرگندی ایکہزار روپیہ اللہ بخش صاحب ایکہزار روپیہ شیخ احمد صاحب عبادی بمعدار سات سو روپیہ داخل کرنیکے لئے تیار ہوگئے تھے تین شخصی ضمانتوں کیوجہ رقم میں تخفیف ہوئی صرف اللہ بخش صاحب کے سات سو روپیہ ضمانت میں کام آئے فقط

صدیق دیندار چن بسویشور

కాలుప్పసవతొట్ట సంగమనాథ లోల కంసియ మెట్టిక కాలాంతకరి దెంబకరి చర్మ త్రిశూల
నిల తేజయ నేరిద

بائیں ہاتھ میں پہنا ہوا جامع البحر دین دھرم جوتے پہنا ہوا قباء کا مالک ااکرشنر کا چمڑا لیا ہوا ترشول پکڑا ہوا
نیلے گھوڑے پر سوار ہوگا



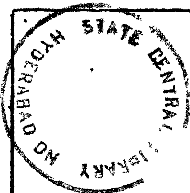
His Holiness Moulana Siddiq Deendar Chanbaswaishwer

అరవత్తు మూడు మంది పురాతనరు

ترستهٔ اولیاءاللہ



63 Promised muslim missionaries



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ہ هو الله الذی لا اله الا هو الملك القدوس السلام المومن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما یشرکون هو الله الخالق الباری المصور له الاسماء الحسنیٰ یسبح له ما فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم -

نعت

اللهم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد المعلیٰ شان ماحی البطلان حاشر الانسان رحمة للعالمین سید الانبیاء والمرسلین سراج الاولین والاخرین حزبه حزب الله ودینه دین الله قبلته بیت الله ومن یطیعه فقد اطاع الله فی مرتبة الغیب هو الله کلامه کلام الله وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحیٰ جامع الکلم کلامه البراق والرفرف مرکبه الی وراء الوراء سفره مقام الاحدیة مقامه هو کافة للناس امته اخرجت للناس کتابه بیان للناس رسول الی الناس جمیعا اصحابه مثیل الانبیاء الارض کلها له مصلیٰ جعل الله له مال الغنیمة حلالا طیبا خاتم النبیین رسول امین شفیع المذنبین الصلوٰة والسلام علی اله واهله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین -

حمد و نعت کے بعد یہ فقیر امام الجہاد کی تعریف کو بصورت کتاب برادران اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کا فرض ادا کرتا ہوا اس طرح رقمطراز ہے کہ الحمدللہ بطفیل حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلم بدلیل آیت تکونوا شهداء علی الناس تمام بنی نوع انسان کے لیے امام اللہ اور عن ہے ۔ موجودہ زمانہ کے ہولناک جنگ وجدال کے ذکر پر صحابہ کرام کا حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرنا کہ من امام الناس یومئذ یارسو اللہ کہ اس دن نوع انسان کا امام کون ہوگا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ ایک مسلمان امام الناس بن سکتا ہے ۔ در حقیقت یہ ایک جوہر ہے جو ہر مسلم میں بالقوۃ موجود ہے جسکے حصول کی آرزو اپنے وقت پر ہر نبی نے کی ۔ پس جب حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی کبھی ساجدین اور کبھی قائمین کے کسی مقام کفل سے خود کو ظاہر کرتا ہے تو وہ مسلم کا شاہد (نمونہ) کہلاتا ہے دریں حال وہ اپنے بھائیوں کا آئینہ بنکر خدمت دین کے لیے ترغیب و تحریص کا باعث ہوتا ہے ۔ یہ ہر مسلم کا بالقوہ جوہر ہے جو اسکے وجود سے وقت پر ظاہر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث من لم یعرف امام زمانہ میں معرفت امام کو مسلم کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے اور آپ نے مہدی کے وجود کی نسبت کا دها لیبایعہ فرما کر اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ مہدی کی حجت مسلمانوں پر کوئی نہیں ۔ اب

رہا ہم پر کسی نبی کی حجّت کا مسئلہ۔ تو حضور انور ﷺ نے اس کا فیصلہ اس طرح فرما دیا ہے کہ جب فتنوں کا زمانہ ہوگا تو خدمتِ اسلام کے لئے عیسٰے علیہ السلام اور مہدی علیہ الصلوۃ والسلام ایک میدان میں نظر آئیں گے۔ عصر کی نماز باجماعت ہوگی مسیح مقتدی ہونگے اور مہدی امام رہیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی نبی کی نبوت بھی ہمارے لئے کوئی حُجّت نہیں اس مسئلہ کو روزمرّہ کے مشاہدہ سے اس طرح ثابت کیا جاسکتا ہے کہ رات کی تاریکی میں گھر گھر روشن کردہ بیشمار چراغ یا آسمان پر چمکتے ہوئے کروڑوں ستارے آفتاب عالمتاب کی جلوہ افروزی کے ساتھ ہی ماند پڑ جاتے ہیں۔ مخلوق کے کسی کام کے نہیں رہتے۔ مخلوقِ خدا اس وقت سورج کی آمد کے ساتھ تاروں سے مُنہ پھیر لیتی ہے۔ اور لوگ اپنے گھروں کے چراغوں کو خاموش کردیتے ہیں، اور ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے۔ گویا ایسی حالت میں مخلوقِ خدا اپنے اس عمل سے اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ ہمارے گھر کے روشن کردہ چراغ اور آسمان کے تارے ہمارے کسی کام کے نہیں ہیں۔ یہ مخلوق اپنی زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ اے رات کو روشن ہونے والو چراغو! اور ستارو! اب تم ہمارے کسی کام کے نہیں ہو۔ اگر تم اب اپنی قدر و منزلت کرانا چاہتے ہو تو سورج میں ہو کر آؤ۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار

اے مسلمان بھائیو! یہ مشاہدہ بتا رہا ہے کہ حضرت سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اب کوئی نبی اپنی قوم کے کسی کام کا نہیں رہا۔ اب جائے غور ہے کہ وہ وجود جو نبی کہلاتا تھا۔ جب وہ اپنی قوم کے کسی کام کا نہیں رہا تو بھلا اب وہ مسلمانوں کے کس کام کا رہے گا۔ غرض اسلام ہمکو علم دیتا ہے کہ کوئی نبی مُسلِم کے کسی کام کا نہیں رہا، بلکہ ہر مُسلِم تمام نبیوں کے کام کا ہے۔ یعنے جب کبھی کوئی نبی دین کا کام کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ مسلم میں ہی ہو کر کام کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کا امام ہے۔ میثاق لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اسکی شاہد عدل ہے مسئلہ نبوت میں یہ قرآنی علم ہے، جسکو مشاہدہ کے آئینہ میں پڑھا گیا ہے۔ اللہ کا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ کہنا اور کسی نبیؑ کے نام کے ساتھ اٰمِنُوا کا لفظ نہ آنا۔ سورج کی موجودگی میں تاروں کا وجود اور عدم دونوں برابر ہے، ختمِ نبوت کے بعد کسی نبی کی نبوّت ہمارے کسی کام کی نہیں رہی۔ یہ وہ مقام ہے جسکے فقدان سے آج دنیا پر عذاب آیا ہے۔ اس عذاب سے مسلمانانِ عالم بھی بچ نہ سکے۔ یہ فقیر علے وجہ البصیرت کہتا ہے کہ اس علم کے حصول سے ہی مسلمانانِ عالم پھر مردِ میدان بن سکتے ہیں۔ خود کو عذاب سے بچا کر دنیا کو عذاب سے بچا سکتے ہیں۔

اب تک فیج اعوج کے زمانہ کی تاریکی میں بہتیرے وجودوں نے تجلّیاتِ ربّ ذوالجلال سے مختلف روشنیاں حاصل کیں۔ لیکن خود کو مسلمانوں سے الگ کرکے ایک امتیاز قائم کیا۔ اور فرق پیدا کیا۔ فرقے بنائے۔

الحمدللہ! یہ فقیر مسلمانوں میں بعد قرنِ اولیٰ کے پہلا مسلمان ہے جو باوجود بشارات و نشانات کا حامل ہوتے ہوئے

کسی مسلم سے خود کو فرق کرنا نہیں چاہتا۔ وہ خود کو تمام مسلمانوں کا بھائی کہتا ہے۔ مسلمانوں کو ان کے اصلی کام پر لگانے کے لئے وہ خود کو مسلم کا شاہد اور نمونہ کہتا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اسپر بائیس سال گذر چکے ہیں۔ بدگمانیاں کرنیوالے مرگئے۔ اب تک میرا کوئی فرقہ نہیں بنا اور یقینا کبھی نہیں بنے گا۔ میں نے اصول ہی ایسا اختیار کیا ہے۔ جس سے کوئی فرقہ بننے کا احتمال نہیں ہوتا۔ میرے پاس کسی دعوی میں مسلمانوں سے مخاطبت کرنا بہر نوع زندقیت ہے۔ مسلمانوں کے لئے یا مسلمان بننے کے لئے کلمہ طیبہ بس ہے۔ قطبیت۔ غوثیت، مجددیت محدثیت۔ مہدیت۔ امامت وغیرہ کل اسی کلمہ کے برکات ہیں گستاخ ہے اور بدتمیز اور بے ادب ہے وہ انسان جو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو مخاطب کرکے ان پر اپنی حجت قائم کرتا ہوا انکو کافر بناتا ہے۔ وہ گروہ بھی بدتمیز ہے جو فرمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُكَفِّرُوا اَهْلَ الْقِبْلَةِ کا پاس نہیں رکھتا۔ میں صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کا ایمان مضبوط کرکے کافروں کو مسلمان کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ مسلمانوں کے باہمی تنازعات کو بھی یک قلم ختم کرنا چاہتا ہوں۔ فَاَصْلِحُوا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ کے حکم کی تعمیل میں جہاد فی سبیل اللہ کرنا چاہتا ہوں یہ فلسفہ قرآن ہے کہ جب تک مسلمان اشداء علی الکفار نہ ہونگے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ نہیں ہوسکتے۔ اسی مقصد کو مدنظر رکھکر فقیر نے حیدرآباد میں اتحاد المسلمین کی بناء ڈالی۔ اس نے روحانیات سے مادیات کی طرف رخ بدل دیا۔ فقیر نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن اسلام کبھی تمہارا دوست بنکر اور کبھی بالمقابل آکر اور کبھی مار آستین بنکر آپس کے تنازعوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ فرقوں میں تقسیم کرکے ہمکو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں سے جہاد کی روح کو مفقود کرنا چاہتا ہے۔ حکومت کی لالچ میں مخلوط اور غیر مخلوط انتخابات کے گورکھ دھندے میں غلطان رکھنا چاہتا ہے۔ اے مسلمان بھائیو!! یہ کل دہوکہ کی ٹٹیاں ہیں۔ قرآن وحدیث نے تمکو ایک ہی بات سکھائی ہے کہ جس ملک میں تم رہتے ہو اُسکو پاکستان کرکے چھوڑو۔ یعنی قرآن کریم کا پانی سب کو پلاکر چھوڑو۔ ایک برتن میں تین حصہ گوبر اور ایک حصہ دودھ ہو وہ برتن پاک نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ہر ملک خواہ وہ عربستان ہو۔ خواہ وہ ترکستان افغانستان، جب اس میں کفرستان بھی ہو وہ پاکستان نہیں کہلا سکتا۔ کوئیں میں ایک چوہا مر کر سینکڑوں گیاس پانی کو پلید کردیتا ہے۔ کوئیں کو پاک کرنے کے لئے مردہ چوہے کو نکالکر پھینکدینا چاہیئے اور اس سے متاثر شدہ اطراف کے پانی کو بھی نکال دینا چاہیئے۔ حفظ ماتقدم کی صورت میں قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا یغرنك تقلب الذین کفروا فی البلاد اور حکم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اَخْرِجِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اسکی تفسیر ہے۔ لہذا اے مسلمانان ہند اللہ اور اسکے رسول کے حکم کی تعمیل میں متفقہ طور پر ہندوستان

کو مسلمان کرنے اُٹھو! اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی بڑی لاج ہے وہ اپنا کام آپ کریگا۔ آپ اس کے صلہ میں اولیائ غوث قطب بن جائیں گے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علے النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ہم مسلمانانِ ہند بڑے خوش قسمت ہیں ہماری تلوار کی تعریف حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور غزوۂ ہند کی بشارت دی ہے۔ دوسری بشارت کہستانی غازیوں کی ہے۔ جائے شکر ہے کہ امام الجہاد بے شمار بشارتوں والا تمہارا ہم وطن غازیان کہستان کا پیر ہے۔

فرقہ اور جہاد دو متضاد چیزیں ہیں۔ سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فرقہ بنایا اسوجہ سے وہ حقیقی معنوں میں جہاد نہیں کرسکے۔ سید محمد جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی بڑے بڑے عزائم جہاد سے میدان میں اتر پڑے تھے۔ دعوئ مہدیت نے کامیاب ہونے نہیں دیا۔ فرقہ احمدیہ سرکار برطانیہ کے زیر پرورش جی رہا ہے۔ اسکو اسکے حال پر چھوڑو۔ وقت آئیگا۔ تو اللہ اس سے بھی کام لیگا۔ کیونکہ یہ کلمہ گو ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فتنہ ارتداد حد کو پہونچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کے لئے ایک جماعت کا کھڑا کرنا ضروری تھا وہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے۔ اس جماعت کا کام اللہ تعالیٰ نے یجاھدون فی سبیل اللہ کہا ہے۔ ساتھ ہی اللہ نے جذبہ جہاد کی بنیاد اعزۃ علے الکافرین بتائی ہے اور اس نے اس اعزاز علے الکفار کا راز اذلۃ علے المومنین بتایا ہے۔ اس اذلال علی المومنین کا راز محبت اللہ بتلایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا دار و مدار محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھا ہے جیسا کہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اسلام کے پاس محبت رسول اللہ وہی ہے جو مسلمانوں پر کوئی دینی اور دنیائی سختی نہ کرے۔ ہم دیکھتے ہیں سختی اور تفرقہ بازی کے اسباب دعوی کی حجت سے پیدا ہوتے ہیں ہمنے ہر حقیقت سے ثابت کر دیا ہے کہ ہم پر نہ مہدی کی حجت ہے اور نہ کسی پرانے اور نئے نبی کی۔ یہ ایک راز اسلام ہے جس سے مسلمانوں کی وحدت کی شیرازہ بندی دنیا میں قائم رہ سکتی ہے۔ میں بار بار کہوں گا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی رونق افروزی نے ہمکو ہر حجت سے سبکدوش کر دیا ہے۔ کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبل اللہ ہے۔ اس رسی کے دو بل نمایاں ہیں ایک اللہ اور دوسرا اسکا رسول۔ اس رسی کو مضبوطی سے تھامنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا کی تعلیم دی ہے اس دعا کی حقیقت وغرض وغائت یہ ہے کہ بحیثیت اجموعی تمام انبیاء کو اپنے ایک سینہ میں دکھانا ہر مسلم کا کام ہے۔ جسکی تفسیر میں بطور نمونہ اللہ تعالیٰ نے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الایہ کہا ہے اور بطور نمونہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کرکے فرمایا ہے۔ اے لوگو!

اگر تمام انبیاء کو دیکھنا چاہتے ہو تو صدّیق کو دیکھو! اس پر آپ نے حدیث فرمائی مُثِّلَتْ لِی اُمَّتِیْ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ یہ فنائی الرّسول کا مقام ہے۔ یہ مقام ہر مسلم میں بالقوہ ہے۔ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے وتلك الایّام نداولها بین النّاس۔ یہ اس دن کی بشارت ہے جس میں کل انبیاء علیہم السلام اپنے میثاق کو پورا کرنے کے لئے اپنے مُصدّق صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر دین اسلام کی مدد کرتے ہوئے نام مبارک صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توحید کی تکمیل کے لئے کوشاں رہتے ہیں گویا وہ ہم میں ہو کر کام کرتے ہیں۔ ایسے وجودوں کا انکار مسلمان کو مغضوب علیہ نہیں کر سکتا۔

مشاہدہ یہ بتا رہا ہے کہ ہر جُز کل میں آکر اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ ہر دریا و ندی و نالہ سمندر میں گر کر آرام لیتا ہے۔ طالب مطلوب کا محتاج ہے۔ محتاج، محتاج الیہ پر سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔ طالب نجات نجات یافتہ سے سرکشی نہیں کر سکتا۔ اِس طرح حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات احدیت آپ نے مغضوب علیہم بننے سے ہمیں بچالیا۔ فللّٰہ الحمد اوّلہٗ وآخرہٗ۔

بطفیل ذات وحدت الوجود حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو ضالّین سے اس طرح چھٹکارہ ہوا کہ اللہ باعث خلقتِ انبیاء حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے یاایّھا النّبی اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا یہ آیت مسلمانوں کے لئے بشارت ہے۔ یہ اس کا فضل کبیر ہے کہ اس نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ہمکو ضلالت سے بچالیا۔ نُوْرًا اِلٰی اَدَاهُ کہہ کر اللہ کی طرف بلانے والا اس کا مظہر ہونا لازمی ہے۔ جس کے عینی مشاہدہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آفتاب عالمتاب کی مثال پیش کی ہے تاکہ علوم روحانیات کو روز روشن کی طرح پیش کئے جانیکے لیے دلیل ہو۔ اس لحاظ سے آپؐ کی ذات آپ اپنی دلیل ہے۔ لہٰذا ھوالظاھر کا ظہور کسی شک و شبہ کسی تشویش وسوسہ کی کوئی گنجائش نہیں رکھتا۔ روحانیات کی وحدت قائم کرنیوالے ذات کی کتاب ...... تبیاناً لکلّ شئی۔ تفصیل لکلّ شئی ہے۔ تنزیل من ربّ العالمین ہے ھدی للعالمین ہے۔ جسکو اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب کائنات میں آئینہ کی طرح دیکھ سکتے، پڑھ سکتے ہیں۔ جس طرح کائناتِ عالم کی ہر چیز مکمّل ہے، اس کتاب کا ہر جز مکمل ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب کی حفاظت ہو رہی ہے اس طرح اسکے قولی کتاب کی حفاظت ہو رہی ہے۔ جس طرح فطرت اللہ کا کامل مظہر انسان ہے۔ یہ کتاب بھی فطرت انسان کا کامل دستور العمل ہے۔ یہ ایسی وحدت ہے، جس میں کوئی احتمال نہیں۔ شک و شبہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تیرہ سو سال سے اب تک اس دین میں بت پرستی نہیں آئی۔ عیانِ ثابتہ کی طرح اسکے اصول ثابت ہیں۔ اسکو نہ اندر کا دشمن بگاڑ

سکتا ہے اور نہ باہر کا دشمن۔ یہ دین ظاہر اور باہر ہونے کی وجہ سے روز روشن کی طرح منور ہے، یہی وجہ ہے کہ
چوروں کو چوری کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ ضالین جو اندھیرے میں اٹکل پر تیر چلانے والے ہوتے ہیں، ہمارے
دروازہ تک پھٹکنے نہیں پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں ان دونوں
جماعتوں کو ہم سے غیر ہی بتایا ہے۔ چونکہ ہر فتنہ کے زمانہ میں یعنے جب قیامت قائم ہوگی۔ اسوقت یہود
اور نصاریٰ ثروت اور عروج پر رہینگے۔ سرمایہ داری میں یہود بے مثل رہیں گے، اور تسلط کے لحاظ سے
نصاریٰ تمام روئے زمین کے حاکم رہینگے ایسی مصیبت کے وقت ہر مسلمان محکوم اور مجبور رہے گا،
چونکہ الناس علےٰ دین ملوکہم کی سنت جاری ہے۔ اس لحاظ سے تمدن و معاشرت میں مسلمانوں کے لئے
یہود و نصاریٰ کی اتباع ناگزیر ہوگی۔ اس حد تک لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ کی وعید ہے۔ اس
حدیث میں یہود اور نصاریٰ کے عقائد و مسلک کی اتباع کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ سوسمار کے بل میں اگر
یہودی یا نصاریٰ گھس گئے ہیں تو تم بھی گھس جاؤ گے۔ یہ عقائد اور مسلک کا مضمون نہیں، جس سے مسلمان
مغضوب علیہ اور ضالین کی لعنت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ بلکہ اتباع تمدن اور معاشرت میں ہے۔ مخبر صادق
حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کے مطابق آج ہم عام مسلمانوں کو ان کی تہذیب میں گرفتار دیکھتے ہیں،
سائیس سے لیکر رئیس تک کراپ والے نظر آتے ہیں۔ مہذب گھر کے مسلمان بچے اپنے باپ کو ڈاڑھی موچھ صفاچٹ
بشکل مادر دیکھتے ہیں۔ حتےٰ کہ حکومت الہیہ قائم کرنیکے دعویدار بھی انگریز کے منہ سے گرے ہوئے نظر آتے ہیں،
الحمد للہ ایسے فتنہ کے زمانہ میں اسکے علاج کے لئے حاشر الناس صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کے سمندر
سے بمصداق یأتی اللہ بقوم کے ابدال کی ایک جماعت کھڑی ہوگئی ہے۔ وہ اس زمانہ کے رنگ کو بکلی بدلنا چاہتی
ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کو مغربی تہذیب سے نکال کر اسلامی تہذیب میں ڈھالنا چاہتی ہے۔ اس جماعت کے
چال و ڈھال سے اسکے قیل و قال سے، اسکے ظاہری حال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی انسانی دماغ کی پیداوار
نہیں ہے۔ کیونکہ عدیم المثال سرمایہ داری کے زمانہ میں اس جماعت کا ہر فرد تارک الدنیا نظر آتا ہے۔ نہ اس کے
پاس کہانیکے لئے کہانا ہے۔ اور نہ پہننے کے لئے کپڑوں کے جوڑے ہیں۔ کہانے سے بے غم، ایک جوڑے میں جو میں مارتا
ہوا، جھونپڑیوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ خوش ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے اسکو انتخاب
کیا ہے۔ اسکی محبت اس کا سرمایہ ہے۔ اسکی رضا، اس کا ملجا و ماوی ہے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میں وہ اسطرح
فنا ہے کہ ہر کلمہ گو کے لئے اپنے بازو بچھا دیتا ہے۔ اور کافروں پر اسقدر سخت ہے کہ اسکو دنیا میں جینے کا حقدار
نہیں سمجھتا۔ جہاد فی سبیل اللہ اس کا نصب العین ہے۔ جسکے دُھن میں وہ لاکھوں غازیان اسلام علاقہ آزاد کا زیرسر

اور رہنما بنا ہوا ہے۔ اس حرکت پر ملامت کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اپنی دھن کا پکا ہے۔ ان حالات سے جو واقف ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے، یہ جماعت یقیناً کسی انسانی دماغ کی پیداوار نہیں ہے۔ یقیناً ان میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی قدسی طاقت کام کر رہی ہے۔ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا آیت ارتداد میں یاتی اللہ بقوم کی تفسیر میں یخرج فی اخر الزمان قوم انا منھم وھم منی کہنا اسی جماعت کے متعلق ہے کیونکہ یہ جماعت عین فتنہ ارتداد کے زمانہ میں یعنی مشہور سنہ ۱۹۲۴ء جو فتنہ ارتداد کا زمانہ ہے یہ جماعت ظہور میں آئی ہے۔

ائمۂ اسلام

برادران اسلام! تیرہ سو سال کے اندر ضرورت زمانہ نے اسلام میں متعدد امام پیدا کئے۔ جن مسلمانوں نے ان کی شناخت کی انہوں نے ان سے کام لیا۔ یہ یاد رہے! وہ کل ائمہ لھذہ الامت تھے۔ کیونکہ بشارت تھی کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علے رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ جنہوں نے تفقہ فی الدین سے ادق سے ادق مسئلوں کا حل کیا۔ چونکہ تفقہ فی الدین کرنیوالوں کے لئے اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ کی خوشخبری دی گئی تھی۔ اسوجہ سے انہوں نے لا اکراہ فی الدین پر عمل کیا۔ ان کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم نہیں تھا۔ اب چونکہ زمانہ کافروں کے مقابلہ کا ہے۔ اسوجہ سے امام الجہاد کھڑا ہے لو کرہ الکافرون کہہ کر قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً پر عمل کریگا۔ زمانہ ارتداد میں لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کی بشارت پوری ہونیکے لئے اعلان جہاد ہوگا۔ جو ہر فتنہ وفساد کا علاج ہے۔ جسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قاتلوھم حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔ اسلام کی تبلیغ کے ابتداء میں جو ہوا وہی اعادہ میں ہوگا۔ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ کا اصول بتا رہا ہے۔ کہ مخلوق کی خلقت کا غیر متبدل ہونا اسلام کے جوہر کے غیر متبدل ہونیکی دلیل ہے۔ ایک شیر کا بچہ اپنی عمر کے منازل میں فطرت کے مقرر کردہ جوہر دکھا کر دنیا سے گذر جاتا ہے۔ اسی طرح ایک چوہے کا بچہ اپنی عمر کے منازل میں فطرت کے مقرر کردہ جوہر دکھا کر دنیا سے گذر جاتا ہے یہ کبھی نہیں ہوا کہ چوہے کے بچہ نے اپنی عمر میں وہ جوہر دکھائے ہیں۔ جو شیر کے بچہ کے جوہر تھے۔ چونکہ اسلام میں فرقہ بازی اور مسلمانوں سے مخاطبت وہ جوہر نہیں دکھا سکتی جو تبلیغ اسلام میں کافروں سے مخاطبت دکھا سکتی ہے فرضیت تبلیغ اسلام اپنے اندر تین جوہر رکھتی ہے۔ پہلا حجت بر کافراں۔ دوسرا ہجرت۔ تیسرا جہاد۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرن اولیٰ میں اسلام کی تبلیغ ہوئی۔ اس نے ان تینوں جوہروں کو دکھایا۔ اب میں اور میرے ساتھی مبلغین اسلام، اسلام کی تبلیغ کے ذمہ دار ہو کر کھڑے ہیں۔ لازمی بات ہے کہ ہم حجت بر کافراں کریں۔ ہجرت کریں

اور پھر جہاد کریں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تبلیغی جماعت دنیا کے کسی حصہ میں کیوں نہیں کھڑی ہوئی ہندوستان سے اسکی کیا خصوصیت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں بیماری پیدا ہوتی ہے، ڈاکٹر وہیں پہونچ جاتے ہیں۔ چونکہ نولاکھ کی تعداد میں مسلمان مرتد ہندوستان ہی میں ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام بھی یہیں سے اٹھے گا۔ اور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تغزوالھند وہ جماعت ہندوستان میں جہاد کریگی۔ اصول کے لحاظ سے جہاد اسی وقت ہوگا۔ جب کافروں پر حجت پوری ہو۔ اس حجت کو برداشت نہ کرسکے کافرایذا اسوقت دینگے۔ جب وہ برسرحکومت ہوں۔ اور یہ تبلیغی جماعت محکوم ہو۔ محکومی ہی ہجرت کا سبب ہوسکتی ہے۔ ہجرت اور محکومی لازم ملزوم چیز ہے۔ یہی سنت رسول ہے اور یہی ہجرت کا اصول ہے۔ یہ تبلیغی جماعت ہجرت ایسے مقام پر کرے۔ جہاں غازیان اسلام مل سکیں۔ تبلیغ کی غرض کو بذریعہ جہاد پوری کرسکیں۔ یہی سنت رسول ہے یہی جہاد کا اصول ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ میں قلتِ ہتھیار اور قلتِ تعداد لازم ملزوم شئے ہے

چونکہ اسلام اللہ کا دین ہے۔ جب وہ اسکو پھیلانا چاہتا ہے تو خود مبلّغین کی زبان بنکر اسلام کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ اپنے مبلغین پر حکومتیں دست درازی کرنے کی وجہ سے، مجاہدین کی فراہمی کیلئے مبلغین کے قدموں سے خود ہجرت کرتا ہے۔ اور میدان جنگ میں مبلغین کے ہاتھوں سے خود تلوار مارتا ہے۔ یہی وہ راز ہے کہ مجاہدین فی سبیل اللہ کو کبھی شکست نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ ایسی صورت میں مجاہدین فی سبیل اللہ کا کافروں کے مقابلہ میں قلیل رہنا اور ہتھیاروں سے کمزور رہنا ضروری ہے۔ تاکہ ان کمزوروں کو طاقتوروں پر کامیاب ہوتے ہوئے دیکھ کر صداقت دین اللہ کی دلیل ہو تاکہ اس معجزہ سے کافر مسلمان ہوجائیں۔ اسی حقیقت کے اظہار میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلم تقتلوھم ولکنّ اللہ قتلھم۔ اسکی بنیاد اس طرح رکھی کہ الذین قال لھم النّاس انّ النّاس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ مگر کہا جاتا ہے کہ مقابلہ کے لئے تعداد اور ہتھیار کی زیادتی یا برابری دنیادار کے لوازمات سے ہیں۔ دیندار کے لئے ضروری ہے کہ وہ تعداد میں کم ہوں اور ہتھیار سے بھی کم ہوں تاکہ کامیاب کرنیوالا نظر آجائے یہ مرحلہ اوّل میں اسوقت ہوا جب ظھر الفساد فی البرّ والبحر تھا۔ دنیا دیکھ رہی تھی۔ اب دورِ آخر میں وہی عالمگیر فساد برپا ہے۔ دشمنانِ اسلام طاقت وقوّت کے لحاظ سے یکتائے زمانہ ہیں۔ ان کے مقابل لشکر اسلام مہین اور نازک

نہتا ہے۔ ایسی حالت میں اسلام کو کفر پر غلبہ اعجاز کی صورت میں ہوگا۔ تاکہ یہ معجزہ اسلام کی صداقت کی دلیل ہو۔ اور پھر دنیا اس کامیابی کے راز کو ہزار سال تک سمجھنے کی کوشش کرتی رہے۔

میرا مقام

وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ربّ ذوالجلال کا یہ کلام دو زمانوں کی بشارت دے رہا ہے۔ ایک وہ زمانہ جو فتوحات اسلامیہ کے بعد آیا۔ جس میں اللہ تعالٰی نے تنظیم مسلماناں کے لئے مجددین ائمہ غوث قطب ابدال پیدا کئے۔ جنکی بشارت حدیث میں اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا اور یَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُحَدَّثُوْنَ یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ بِغَیْرِ اَنْ یَّكُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ۔ دوسرا وہ زمانہ جو فتوحاتِ اسلامیہ کے آگے گذرا ہے۔ جسکی نسبت اللہ تعالٰی نے صحابۂ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا۔ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ تم بہترین حصہ اُس امت کا ہو جو اقوام عالم کو تبلیغ کرتے ہو اور تم پر کوئی کافر حکمران نہیں ہے۔ تم ہی بھلائی کا حکم کرتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ تم ہی مظہر اللہ کو آنکھوں سے دیکھکر اطاعت کر رہے ہو۔ اسی مفہوم کی دوسری بشارت یہ کہ هو الذی بعث فی الامّیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیاته ویزكّیهم ویعلّمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفی ضلالٍ مبین واٰخرین منهم لمّا یلحقوا بهم وهو العزیز الحكیم۔ اس آیت میں منهم کی ضمیر دو دفعہ آئی ہے۔ اس سے قوم عرب ہی مراد ہے خواہ وہ عربستان میں رہے یا دنیا کے کنارہ پر۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث آئی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں:۔ یخرج قوم فی اٰخر الزمان هم منی وانا منهم۔ قرآن کریم اس قوم کے خروج کا یا اس جماعت کے خروج کو جسکو قرآن کریم نے اس گروہ کو اُمّة کے لفظ سے بھی پکارا ہے جیساکہ فرمایا ولتكن منكم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنكر

یعنی یہ جماعت صحابۂ کرام کی طرح صاحب اختیار ہوگی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اقتدار والی ہوگی کافر ان پر کوئی بھلائی یا برائی کا امر چلا نہیں سکے گا۔ ایسے مثیل انبیاء، وارث انبیاء، زمرۂ انبیاء کی ایک جماعت کے ظاہر ہونیکا وقت اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں بتایا ہے۔ اس زمانہ کا بڑا نشان فتنۂ ارتداد کا زمانہ جو دنیا میں مشہور زمانہ ہے جو ۱۹۲۴ء میں کمال عروج پر تھا۔ جس فتنہ کے پھوٹ پڑنے کی وجہ سے ہر فرقہ والے اور پرانے گادی نشین علماء بھی بے قرار ہو کر اسکے انسداد کے لئے باہر نکل پڑے تھے۔ یوں تو فتنۂ ارتداد ایک زمانہ سے ہندوستان اور اطراف عالم میں چل رہا تھا۔ اور ستر ہزار کے قریب مسلمان عیسائی بنائے گئے تھے اور سینکڑوں مسلمان آریہ بن چکے تھے۔ ۱۹۲۴ء کا سنہ ایسا خطرناک ہے کہ اس سنہ میں ۹ لاکھ ملکانہ مسلمانوں کو آریوں نے اپنی قوت وتحریص، مکروفریب سے آریہ بنا لیا۔ اسی سنہ میں اللہ غیور نے اس فتنہ کا سر کچلنے کے لئے ان کے ایشوراوتار کو ان کے مقدس کتب ویدوں، پرانوں اپنشدوں وجینوں کے بارہ ہزار فقرات کی بشارتوں سے کرناٹک کے میدان میں کھڑا کیا۔ جو آج وہ امام الجہاد کہلاتا ہے۔ اسکو اور اسکی جماعت کو اللہ تعالیٰ وقت پر میدان میں لایا ہے۔ جیسا کہ اسکے کلام سے ظاہر ہے۔

یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علے المومنین واعزۃ علے الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم الایہ

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دور حکومت میں ان کے جلال وجبروت کا کفار پر اسقدر خوف طاری تھا کہ وہ مسلمانوں کو مرتد کرنا تو درکنار اسلام کے کسی مسئلہ پر اعتراض کر کے زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ جب سے حکومت ختم ہوئی وہ خس وخاشاک کی طرح اڑنے لگے۔ ایسی حالت میں ستر ہزار مسلمان عیسائی بنائے گئے اور ملکانہ کا پورا علاقہ آریہ بنایا گیا۔ فتویٰ قتل مرتد اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔ اس نے اللہ کے دربار میں فریاد کی یا اللہ اب تیرے دین کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں رہا۔ اب تیرے دین کو تو ہی بچالے۔ جس طرح تو نے ابرھہ کے حملہ کے وقت اپنے گھر کو آپ بچالیا تھا۔ لہٰذا وہ اپنے دین کو آپ بچانے کے لئے اپنے مقررہ وقت پر اپنی جماعت لیکر آیا ہے جو کلمہ گو مسلمانوں پر ہر طرح سے نرم ہے اور علم جہاد بلند کیا ہوا اشداء علی الکفار ہے۔ وہ اپنے قدیم سنت کے مطابق اپنے کام کے لئے اراذلنا بادی الرأی تنگ دست فقراء کو لیکر آیا ہے وہ جماعت اخرجت للناس بنکر اسکی محبت میں اسکی منتخب امت، مسلمانوں سے محبت کر رہی ہے یعنی بنائے مخاصمت فرقہ بازی کو دخل النار فی السقر کر دیا ہے۔ ان کا ہر فرد فنافی الرسول ہو کر حدیث انا منھم وھم منی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اسی نور میں جام شہادت کے آرزومند مسلمانوں کو جہاد کے لئے فراہم کر رہا ہے

بشارت یجاھدون فی سبیل اللہ کی تکمیل کر رہا ہے۔

آغاز اسلام سے تیرہ سو سال کے بعد یہ پہلی مداولت ہے یوتکم کفلین من رحمتہ میں کفل دوم برائے حین تقوم کے وعدہ کے ایفاء کی یہ پہلی قسط ہے۔ والارض جمیعا قبضتہ کا یہ پہلا منظر ہے۔ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ کی یہ پہلی عبارت ہے۔ واشرقت الارض بنور ربھا کا یہ پہلا سما ہے۔ ووضع الکتاب کی یہ پہلی حجت ہے۔ وجاءی بالنبیین والشھداء کا یہ پہلا دربار ہے اور کلا اذا دکت الارض دکا دکا کا نظارہ دکھانیوالی عالمگیر لڑائی کا یہ پہلا فساد ہے اور جاء ربک والملک صفا صفا کا یہ پہلا دور ہے مختصر یہ کہ ان تمام بشارتوں کی بنیاد جہاد فی سبیل اللہ پر ہے۔ الحمد للہ اس بشارت کو پورا کرنیوالی بھی جماعت ہوگی جو فقیر کے زیر کمان ہے۔ ایسے وجود کو فسیح اعوج کے تنظیمی متقدمین کے ترازو میں تولنا نادانی ہے اور اسکی جماعت کی نسبت اسلام کا ایک فرقہ سمجھنا جرم ہے۔ یہ جماعت ولتکن منکم امتہ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اولئک ھم المفلحون کی بشارت پر کھڑی ہے۔ اسکی بڑی شناخت یہ کہ اس کا کوئی فرد بادشاہوں کے طلبی پر بھی اپنی جگہ سے قدم نہیں اٹھاتا۔ تامرون بالمعروف اور تنھون عن المنکر کا حقیقی مصداق ہے اس جماعت کے امام کی نسبت مختصر طور پر اتنا کہدینا کافی ہوگا ؎

نکل کے صحراء سے جس نے روما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے ہے یہ قدسیوں سے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

اے مسلمان بھائیو! تقلبک فی الساجدین کا زمانہ گذر گیا۔ یہ زمانہ یراک حین تقوم کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں اپنے پاؤں پر آپ سیدھے ہو کر کھڑے ہونیوالے مسلمان ہی رہینگے۔ ایسے زمانہ ہی ترٰی کل امۃ جاثیۃ جسکو دنیا نہ دیکھے نہ دیکھے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم تمام اقوام عالم کو گھٹنوں کے بل پڑی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ فرقہ بازی کے زمانہ نے تعریف اسلام اور اسکے اللہ اور رسول کے عرفان سے مسلمانوں کو محروم رکھا۔ اس کا ثبوت بڑے بڑے بل مارنے والے متقدمین کے کلام سے ملتا ہے۔ مثلاً کسی کا یہ کہنا من علیئے آن چرخم کز ماہ گذر کردم۔ یہ مثال اس انسان کی سی ہے جو خلق لکم ما فی الارض جمیعا کی ناشکری کر کے کہتا ہے :۔ من مالک آن دشتم کز قاف گزر کردم۔ یا کسی کا یہ کہنا کہ :۔ من موسئے آن طور م کا للہ دریں ژنداست۔ اس کی مثال ایسی ہے ایک گم کردہ راہ انسان جنگل میں نکل گیا۔ وہاں شیر کو دیکھ کر مرعوب ہو کر کہہ رہا ہو :۔ من شیر زہ آن دشتم حالا کہ سفر کردم۔ یا کسی کا یہ کہنا کہ وہ گھڑی آتی ہے جب عیسئے پکارینگے مجھے۔ یہ مثال اس انسان کی سی ہے جو آفتاب عالمتاب کے جلوہ افروزی کے وقت کہتا ہے

"دن نکل آیا ہے اب تارہ پکارینگے مجھے" اور کسی کا یہ کہنا کہ یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے۔ دیار محمود غزنی میں کارساز ہے ایاز۔ الحمدللہ امام الجہاد اور اسکے ساتھی ان تمثیلات سے اعلیٰ و بالا ہیں۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

دورِ آخر میں جہاد کا میدان ہندوستان ہے

اور امام الجہاد اولاد حضرت امام حسینؑ سے ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ کا یہ کہنا کہ وعدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الھند اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا حدیث عصابۃ تغزوالھند یہ دونوں بشارتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ آخرین جو جہاد کرینگے۔ ہندوستان میں کرینگے اور امام بیہقی شعب الایمان میں امام الجہاد کے مقام پیدائش کی نسبت لکھتے ہیں اِنَّ مَوْلِدَہٗ بِھِنْدٍ یعنے امام الجہاد کی پیدائش ہندوستان میں ہوگی۔ اور امام الجہاد کا حسینی خاندان سے رہنے کے متعلق کثرت سے احادیث ہیں۔ اسکی ایک بیّن خصوصیت خونی حرارت ہے۔ وہ یہ کہ حضرت امام علیہ السلام نے واقعات کربلا کے پیشتر ہندوستان میں تبلیغ کے لئے نکل جانیکا مصمم ارادہ کرلیا تھا۔ یزید کے مکروفریب نے اس ارادہ کو بظاہر پورا ہونے نہیں دیا۔ آپ کی روح تقلّبك فی السّاجدین کے زمانہ میں تیرہ سوسال تک ہندوستان میں علم اور تابوت کی شکل میں بطور یادگار ہر محرم میں وہ نمایاں تبلیغی اثر ڈالا کہ تقریبًا تمام ہندؤں کے دل اسلام کی نسبت نرم کردیئے اور لاکھوں کو اس رسم نے مسلمان کردیا۔ اب جب کہ جہاد فی الھند کا زمانہ آیا ہے۔ آپ ہی کی روح اپنے ہی خون کی حرارت رکھنے والے صدّیق کے اندر سے امام الجہاد کی صورت میں ظاہر ہورہی ہے۔ یہ معاملہ حق بحقدار رسید کا ہے۔ ان تؤدوا الامانات الی اھلھا کا عمل پورا ہورہا ہے۔ ورنہ سید کے خون میں جذبہ تبلیغ پیدا ہو اسکو کسی اور خاندان کے نسل سے اس جذبہ کا کام لیا جانا گویا مسئلہ تبنیت کو مان لینا ہے۔ یا حضرت امام حسینؑ کو لاولد قرار دینا ہے۔ نہ منہ بولا بیٹا بیٹا ہوسکتا ہے اور نہ امام حسین علیہ السلام لاولد ہوسکتے ہیں۔ دوسری تائید اس امر میں اس فقیر کو یہ حاصل ہے کہ الفقر فخری والفقر منی کی نسبت تامّہ عترت سے لازمی ہے۔ اِس زمرہ کو اسکی فقیری کے کمال کے اظہار کے لئے زمرۂ انبیاء پکارا ہے۔ حقیقت میں زمرۂ انبیاء یا وارثِ انبیاء ہی فقیری کے کامل مظہر ہوسکتے ہیں۔ وہ کمال ہمارے مبلغین کے فوٹوں سے ظاہر ہے۔ اور توکل کے کمال کا علم صحبت سے ہوگا۔

سلطنت آصفیہ ہی امام الجہاد کا مولد ہے

غزوۃ الہند کی بشارت اور اِنَّ مَوْلَدَہٗ (امام الجہاد) بھند کے قول کی تفسیر میں ویاس منی نے کلکی پوران میں جو لکھا ہے اِس سے مقام مولد امام الجہاد پایۂ تخت سلطنت آصفیہ حیدرآباد ہونا ثابت ہوتا ہے اس مسئلہ کے متعلق وہ اس طرح پیشگوئی کرتے ہیں کہ کلکی اوتار گوروں کی حکومت کے زمانہ میں سنبھل نگر میں اُونی ظاہر ہوگا۔ وہ شہر یا نگر گوداوری اور کرشنا کے درمیان رہے گا۔ اس شہر کا رقبہ (۸۴) مربع میل[۱۵] ہوگا۔ اس شہر میں چاروں ورن والے یعنی برہمن، چھتری، ویش، اور شودر امن سے زندگی بسر کرتے رہینگے۔ اس سلطنت کا سکّہ چاندکا ہوگا۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شہر ہر سیاسی انقلاب کے وقت سنبھلا ہوا رہے گا۔ یہ شہر کسی سیاسی انقلاب کا کوئی اثر قبول نہیں کریگا۔ اِس امر واقعی کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ فرانسیسی انقلاب، مرہٹہ انقلاب، انگریزی انقلاب، جنگ عظیم کا انقلاب، جنگ عالمگیر کا انقلاب، اِن انقلابوں سے کسی انقلاب نے اب تک کوئی اثر اس سلطنت پر جما نہیں سکا۔ اور نہ اُسپر خلافت کی تحریک اثر انداز ہوئی اور نہ سوراج کی اور نہ کانگرس نے اس میں تبدیلی پیدا کرسکی۔ اور نہ لیگ نے اور نہ خاکساروں نے اور نہ احرار نے۔ غرض یہ شہر اسم بامسمّٰے ہر بلا سے مامون و محفوظ ہے۔ یہ اسوجہ سے ہوا کہ امن عالم کا حامی امام الجہاد یہاں پیدا ہونے والا تھا الحمد للہ علیٰ ذلک۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ اسلام اور غلامی یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ ایک مسلم جب تک وہ آزاد نہ ہو وہ اپنے اخلاق دکھا ہی نہیں سکتا۔ اسلام اللہ کا دین ہے۔ اس دین کا حامی جب تک صفاتِ اللہیہ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سے متصف نہ ہو جوہر جہاد فی سبیل اللہ چمکا نہیں سکتا۔ مختصر یہ کہ امام الجہاد کی مولد بستی کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی وقت بھی غلامی کی صورت نہ دیکھے۔ اور نہ وہ کبھی لُٹے اور نہ کبھی تباہ و برباد ہو اس سلطنت کا ہر فرد خود کو انا الملک کہتا ہو اس لحاظ سے ہم ملک ہندوستان کے ہر گوشہ پر نظر ڈالکر دیکھتے ہیں تو سوائے حیدرآباد کے دوسرا کوئی شہر ایسا نظر نہیں آتا ثابت ہوا کہ امام الجہاد کا مولد سنبھل نگر یا امن والا شہر بلدہ حیدرآباد ہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کے مسلمان باشندے خود کو ہر حال میں آزاد سمجھتے ہیں اور ہر مسلم انا الملک کا دعویدار ہے۔ اور سلطان دکن جلالۃ الملک میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ سابع کا اعلان خود مختاری اس کا بیّن ثبوت ہے۔

---

[۱۵] اسی سال ہم اس رقبہ والی پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں جب ہم کتاب لکھ رہے ہیں پانچہزار سال پیشتر ویاس منی نے چشم بصیرت سے دیکھا تھا کہ حیدرآباد سے سکندرآباد چند سال کے لئے عارضی طور پر الگ رہیگا سنجوگ آغاز کے بعد اس کا انضمام ہوگا اب یہ شہر حسب پیشگوئی (۸۴) مربع میل ہے میسرم بلارم ۱۲ میل ٹولی چوکی سے رحمت پور ۷ میل ہے

چونکہ قرآن کریم عربوں کے ایسے دور میں نازل ہوا جب ہر عرب خود کو انا الملک کہتا تھا۔ لہٰذا وہ اپنے دوبارہ نزول کے لئے ایسے ہی خطۂ زمین کو اختیار کرے گا۔ جہاں کے باشندے خود کو انا الملک کہتے ہوں اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا امام الجہاد کی نسبت یقاتل علی سنتی کہنا ان کل امور کا تبیان کرتا ہے آیت وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا سے واضح ہے کہ قرآن کریم روح ہے اور مسلم کے رب کے امر سے ہے۔ اور جن مسلمانوں نے کافروں کو اولوالامر بنایا ہے یعنے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو دوسروں کے ہاتھ دیا ہے۔ ایسی صورت میں ان سے کسی فرد پر یہ روح نازل نہیں ہوگی۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ ذوالجلال نے امام الجہاد کو سلطنت آصفیہ میں پیدا کیا ہے۔ اور یہی مقدر تھا۔ درحقیقت صرف آزادی ہی نے مجھ میں اسلامی اخلاق پیدا کئے۔ میں نے جب آنکھ کھولی تو مجھ پر مسلمان حکمران دیکھا۔ میں اس میں ہو کر انا الملک کہتا رہا۔ اس عطیہ نے مجھے باعزت بنایا ہے۔ میں نے کافر کو صاغرون کے اصول پر ذلیل و خوار دیکھا۔ حتےٰ کہ سٹی ہال کے پرنسپل مسٹر ارس جو انگریز تھا اسکو میں نے اپنا نوکر ہی دیکھا۔ وہ بھی ایسا ہی سمجھتا تھا۔ یہ نظر میری مدراس محمڈن کالج کے پرنسپل کو سخت پریشانی کا باعث ہوئی۔ اس نے میری آنکھوں پر نظر ڈالکر کہا کہ آپ کسی کام کے آدمی نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہاں میں آپکے کسی کام کا نہیں ہوں کیونکہ میں آپکا سا آزاد ہوں اور میں اللہ کے بڑے کام کا ہوں۔

یہ معاملہ قابل غور ہے کیا بات ہے کہ سلطنت آصفیہ سے کوئی فرقہ نہیں نکلتا؟ اور یہ کیا بات ہے؛ کہ حیدرآباد سے جہاں علماء اسلام کا ہجوم ہے کسی فرقہ یا فرد کے متعلق کفر کا فتویٰ نہیں نکلتا؛ کیا بات ہے کہ ہر فرقہ جو کافر حکومتوں میں تکلیف اٹھاتا ہے۔ وہ یہاں امن سے زندگی بسر کرتا ہے؛ معلوم ہوتا ہے کہ کفر کی حکومت نے مسلمانوں کا دل سیاہ کر دیا ہے وہ ایک دوسرے کے دل کے آئینہ میں سیاہ رو دیکھتے ہیں اسوجہ سے وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اس طبیعت ثانیہ نے ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تکفروا اهل القبلة کے خلاف ورزی کے احساس کو بُری طرح تباہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لا اکراہ فی الدین کے لفظوں کو معنوی طور پر لا اکراہ للدین سے اور اشداء علی المومنین رحماء علی الکافرین سے بدلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قتل مرتد کے فتویٰ کو کراہت سے دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام کے جارحانہ حملہ کو مدافعت سے بدلنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کافر عدوّ اللہ و عدوکم کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ ۵

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی — جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ان تمام روحانی بیماریوں کو احادیث نے فتنہ دجال کی پروردہ بتایا ہے اور اس کی شناخت فتنہ ارتداد سے ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ یہ فتنہ ارتداد جو ہر طرف عالم میں ایک زمانہ سے چل رہا تھا۔ اسکا کمال سنہ ۱۹۲۴ء میں ہوا۔

یعنے اسوقت نو لاکھ ملکانے مرتد کیئے گئے۔ اس فتنہ ارتداد کا علاج اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ بتایا ہے اور
امام الجہاد کی ہر حقیقت کا اظہار آئت فتنہ ارتداد میں موجود ہے۔ الحمد للہ اسی سنہ میں امام الجہاد بذریعہ جہاد
اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے من جانب اللہ کھڑا ہے۔ اس حقیقت کے اظہار میں اللہ جلشانہ اس طرح فرماتا ہے
یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی
المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ لا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم (سورۃ مائدہ)
افسوس ہے ستر ہزار مسلمان عیسائی بنائے گئے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور نو لاکھ مسلمان آریہ بنائے گئے
کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کافر بے ایمانوں کی طرف سے اسلام پر اور اسلام کے بانی ذات مقدس سردار انبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں کوئی خبر لینے والا نہیں۔ ترک آزاد خلافت کے دعویدار کو کوئی غیرت نہیں
ایران آزاد سوتا پڑا ہے ٹس سے مس نہیں کرتا۔ افغانستان آزاد اپنی پونجی سنبھالنے کی دھن میں ہے
حال یہ ہے کہ ہر کسے درکار خود باد دین اللہ کار نیست۔ ایسے پرفتن دور میں ہندوستان کے مفتون مسلمانوں کو
یہ سوجھتا ہے کہ ہندؤں سے ملکر سوراج حاصل کرو۔ اس دھن میں شردھانند جیسے دشمن اسلام کو دہلی کی جامع
مسجد کے ممبر پر کھڑا کر کے خود زانوئے ادب طے کئے ہوئے بیٹھ کر خطبہ سنتے ہیں۔ افسوس صد ہزار افسوس ؎

لٹ گیا پیارے نبی کا دار و در شہر و دیار ※ قبر میں لاش مبارک رات دن ہے بے قرار
چھپ گئے ہیں ظالموں کے ڈر سے غار ثور میں ※ کوئی بھی ساتھی نہیں صدیق ہر اک یار غار

سنہ ۱۹۲۴ء کے طوفان ارتداد نے جب ہندوستان میں اندھیر مچا دیا تھا۔ اسوقت بار بار کے غیرت دلانے پر
ہندوستان کے تقریباً تمام فرقے والی جماعتیں جمع ہو کر اپنے فرقہ کا ڈھول بجاتے ہوئے میدان میں نکل
آئے۔ چونڈے والیوں کی طرح آپس میں جوتم پیزار کر کے پھر گوشہ میں چلے گئے۔ چونکہ یہ مجاہدین فی سبیل اللہ
کا کام تھا ان سے بن نہ سکا۔ لہذا وہ غیور اللہ فرقہ والوں کا منت کش احسان نہ ہو کر اپنی جماعت کو لیکر
آیا ہے جس کی شناخت یہ ہے:۔ وہ جماعت والے مسلمانوں سے نرم ہیں ان سے دعوی کا کوئی خطاب نہیں
اور وہ جماعت جہاد کا میدان گرم کرنیکے لئے کافروں پر سخت ہے اس کی دلیل یہ کہ کافروں نے انکی زبان
بندیاں کرتے ہیں۔ عدالت میں کھینچتے ہیں۔ یہ جماعت ضمانت پر رہا ہوتی ہے اور ان پر کافروں کے حملے ہوتے
ہیں پٹ کر زخمی ہوتے ہیں۔ بار بار جیل میں ڈالے جاتے ہیں۔ آخر انہوں نے ہجرت کی اور طاقت جہاد کو فراہم کر ہی
لیا۔ لاکھوں پٹھانوں کو اس کام کے لئے آمادہ کر لیا ہے اب ہندوستان میں جہاد ہوگا جیسا قرآن میں لکھا تھا

ویسا ہو رہا ہے کوئی طاقت اسکو روک نہیں سکتی۔ اسکی امداد ہر مسلمان کا فرض ہے۔ غفلت کرنیوالوں سے حساب لیا جائیگا۔ اسکو اللہ نے بشارت دی ہے کہ تمہارے ساتھی سیاہ و سفید کے مالک رہیں گے !!
اس لئے اس تحریک سے سیاہ اور سفید دو رجسٹر نکل رہے ہیں

یہ دورِ روحانیت اپنے دائرہ کو مکمل کر کے رہیگا

یہ عمل اشداء علی الکفار کی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔ اسی جماعت کا حق تھا کہ وہ بیعت رضوان کے اصول پر بیعت کرے۔ ہجرت کا وہی فائدہ ہو رہا ہے جو قرنِ اولیٰ میں ہوا تھا۔ یہ دور اپنے دائرہ عمل کو مکمل کر کے رہے گا۔

الحمد للہ! اس تحریک کی ابتداء شب معراج سے ہوتی ہے جسکا ذکر جاء النور ۱۳۶۳ھ ھو افضل منك میں ہے۔ جب مجھکو اپنے مقام کا علم ہوا تو میں نے حیدرآباد میں بصدارت نواب ممتاز یار الدولہ شہر کی ممتاز ہستیوں کا جلسہ کیا اور اپنے امام الجہاد کی خدمت کا من جانب اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ اور اسوقت میں نے وہ سب کچھ کہدیا جو میرے رفیق و پاس منی ابو العرفان ابن فاطمہ محدث مولانا صوفی سید عبد القادر صاحب نے محنت شاقہ کے بعد عربی زبان میں پیشگویاں جمع کی ہیں۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے وہ سب کہدیا ہے جو میرے رفیقِ سفر و حضر گرہ نگر و ابو البرہان جان جمیع کمالات مترجم کنز ی قرآن و مصنف ہند و مسلم یونیٹی مولانا سید قاسم صاحب سیوری نے دکن کے اولیاء اللہ کے ارشادات سے جمع کیا ہے۔ اور میں نے وہ سب کہہ دیا ہے جو میرے رفیق ذو المعارج کیشو اوتار سید رسول صاحب نے ویدوں اور پرانوں سے نکالا ہے۔ اور میں نے وہ سب کہدیا ہے جو میرے رفیق نرسیہوں اوتار مسیح الملت سید سراج الدین صاحب نے تلنگی زبان کی پیشگویاں فراہم کی ہیں۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے وہ سب کچھ کہدیا ہے جو ویر بھدر اوتار حیدر حسین نے سنایا ہے۔ اور یہ فقیر اللہ تعالیٰ کے کلام کی روشنی میں وہ سب دیکھ رہا ہے جو آئندہ ہونیوالا ہے۔ ماضی حال اور استقبال ہے میرے پاس اگر کوئی مواد نہ ہوتا تو تب بھی اللہ تعالیٰ وہ سب کام مجھ سے لیتا جو روایات کے طور پر پیش ہے یہ کُل میرے وجود کی تفصیلی عبارت ہے یا یہ کہو کہ گھڑیال کا کانٹا کسی وقت بارہ پر آکر دنیا کے بارہ بجا یا تھا۔ اب وہی کانٹا دوبارہ بارہ پر آیا ہے۔ الحمد للہ بارہ بجا کر چھوڑیگا۔ هلك كسرى لا كسرى بعده کی پیشگوئی لفظ بلفظ قرنِ اولیٰ میں پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کا دوسرا جز هلك قيصر لا قيصر بعده اب پورا ہوگا۔ وعدہ غزوۃ الہند کی بشارت چودھویں صدی کے تیسرے ثلث میں ستیوگ کے آغاز اگست ۱۹۴۳ء

پر برہمنان ہند نے انقلاب روحانیات کے دن معلوم کر کے ہمارے محلہ آصف نگر میں آکر مہایاگ منوایا جس میں بارہ لاکھ منتر پڑھے گئے۔ یہ رسم مہایاگ کیا ہے؟ یاگیوں (یاغیوں) کو دعوت دی گئی ہے۔ ہر ستیوگ میں ہندوستان میں ایسا ہی ہوا۔ ہر دھریت کے زمانہ میں ظلمات کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یاغیوں کو پہاڑوں سے اتار کر کام لیا۔ اب بھی اس کی قدیم سنت پر برہمنوں نے دعوت دی ہے وہ آئیں گے۔ اس حقیقت کو ترجمان حقیقت ڈاکٹر اقبال نے اس طرح واضح کیا ہے ؎

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی ✱ یا بندۂ صحرائی (عرب) یا مرد کوہستانی (یاغی)

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا ✱ سُنا ہے یہ قدسیوں سے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

یہ کل امام الجہاد کے عزائم اور کارناموں کی بیرونی شہادت ہے اس کی اندرونی شہادت یہ ہے کہ میں نے ہندو قوم کے ستیوگ منوانے کے ایک ماہ بعد یعنی ۱۷ ستمبر ۱۹۴۳ء میں خواب میں دیکھا کہ میں اور ذوالمعارج سید رسول صاحب اور میری بیوی تاج آجلا بیگم یاغستان پہونچے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک شہزادہ کشادہ پیشانی والا دیکھا بشرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہائت مستقل مزاج ہے۔ اسکے عزائم ہمالیہ کے پہاڑ جیسے مضبوط ہیں۔ بڑی متانت سے میرے سامنے آکر بیٹھ گیا اور بیعت کی اور کہا کہ میں اپنے مال و دولت کیساتھ پوری قوت سے اخیر دم تک آپکا ساتھ دونگا۔ اس بشارت کی بنا پر میں نے چار مبلغین یاغستان بھیجے۔ انہوں نے اس حُلیہ والے شہزادہ کی تلاش شروع کر دی۔ آخر انہوں نے باجوڑ کے نواب عبدالسبحان خان صاحب کو پایا۔ اس نے حالات سُنے اور بیعت کر لی۔ مزید اعتبار کے لئے اس نے اپنے معتمد کو میرے پاس خط کے ساتھ بھیجا۔

ہمارے مبلغین تنظیمی دورہ کر رہے تھے۔ میں نے ۱۱ جون ۱۹۴۵ء کو خواب میں دیکھا کہ سرداران یاغستان کا ایک جرگہ ہوا ہے۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ایک عورت وہاں کی میرے نکاح میں دیجائے۔ میں ایک کمید گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہاڑوں میں پھر رہا ہوں۔ وہاں غازی محمود القریشی سپہ سالار عساکر اسلامیہ نے مجھ سے ملکر یہ واقعہ سنایا اور کہا کہ سب یاغیوں نے ایک معتبر مولوی کو میری قوت کا پتہ لگانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اسی اثناء گفتگو میں ایک طرف سے ایک چھکڑے میں سوار ہو کر ایک خوبصورت ادھیڑ عمر والے پٹھان چند ساتھیوں کیساتھ نظر آئے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر پسندیدگی کے انداز پر سر ہلایا اور واپس ہو گئے۔ غازی صاحب نے کہا کہ یہی عالم ہیں جنکو جرگہ نے مقرر کیا ہے۔ اسکے تھوڑی دیر بعد وہ عورت آئی۔ جوان ہے۔ مضبوط جسم والی ہے۔ میرے بائیں ہاتھ میں اپنا سیدھا ہاتھ ڈالکر پہاڑوں میں لے چلی۔ میں بیدار ہو گیا۔ انہی دنوں میں ہمارے مبلغین مولانا امیرالدین صاحب شنگر گل جو روحانی اقتدار کے لحاظ سے فرد واحد عالم ہیں یاغستان میں جن کے قلم

سے نوابی اور بادشاہی سرفراز ہوتی ہے۔ جسکے مشورہ پر پورا یاغستان چلتا ہے' اور جسکے اشاروں پر سلطنت برطانیہ سرحد میں کام کرتی ہے۔ عالمگیر جنگ کے زمانہ میں انہوں نے برطانیہ سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے پورے آزاد علاقہ کو روک رکھا غرض ہمارے مبلغین ان کے پاس پہونچ گئے تھے۔ انہوں نے اسی دن بیعت کی۔ جسدن میں نے خواب دیکھا۔ انہوں نے ہمارے مبلغین کو اپنا مہمان رکھا۔ اور کہا کہ آپ لوگوں کا میرے مہمان رہنا پورے یاغستان کو ہموار کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور یہ میری بیعت پورے یاغیوں کی بیعت مانی جاتی ہے۔ ہمارے مبلغین ان کے پاس سترہ دن رہے قرآن کریم سمجھایا۔ اس علامہ نے کہا کہ سترہ سال میں نے قرآن پڑھا کچھ نہ سمجھا۔ یہ سترہ دن میں پورا قرآن سمجھ میں آگیا۔ مبلغین یہاں سے نکلکر علامہ کے خطوط کے ذریعہ سے تمام سرداران قبائل اور علماء کے پاس پہونچے۔ سبنے بیعت کی۔ اس طرح تین لاکھ پٹھانوں کی فوج ہاتھ میں آگئی ہے۔ اس دورہ میں نواب میراں جان نے بھی بیعت کرلی ہے اس طرح سابقہ بیعت کردہ عبدالجبار شاہ صاحب کو ملاکر آزاد علاقہ کے چار بادشاہوں نے میری بیعت کرلی ہے؛ اب یہ امر قابل غور ہے۔ سید احمد بریلوی جیسے اولوالعزم' پوری شان وشوکت سے یاغیوں سے جہاد کا کام لینے کیلئے یاغستان پہونچتے ہیں۔ عمر کاٹ ڈالی ایک یاغی نے بھی انکی بیعت نہیں کی۔ اس فقیر میں وہ کونسا جوہر ہے زبردست طاقتور بادشاہیں اور علماء سرحد میری بیعت میں آتے ہیں۔ اور ایک وفد سرحد کا حیدرآباد پہونچکر پبلک میں اعلان کرتا ہے۔ کہ ہم تیس لاکھ پٹھان مولانا صدیق دیندار صاحب کے زیر فرمان چلنے تیار ہیں۔ یہ مضمون اخباروں میں نکل گیا ہے۔ کیا یہ میرے امام ہونے کے لئے کافی ثبوت نہیں ہے؟ قدر زر زرگر شناسد قدر جوہر جوہری۔

یہ تاریخی شہادت ہے کہ ہندوستان کے ہر سیاسی مصیبت کے وقت سرحد کے پٹھان ہی کام آئے۔ آج بھی نبا عظیم والے عذاب عظیم کے وقت یاغستان کے پٹھان ہی کام آرہے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

الحمدللہ میں اس امر کو اختتام تک پہونچا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ کوئی طاقت ان مقدرات کو بدل نہیں سکتی۔ اور جتنی اس کام میں روکاوٹ پڑیگی اتنے ہی تیزی سے یہ کام چل پڑیگا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے ※ جتنا ہی دباؤگے اتنا ہی وہ ابھرے گا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔

ف۔ اس عالم نے بیعت نامہ کیساتھ جو خط بھیجا ہے اس میں اہل یاغستان سے جو مخاطبت کی ہے وہ یہ ہے:۔ "محرمایان جوان وپیران حدود کہ از قدیم خدمات اسلام کردیم باد قدیر صاحب قبلہ وعدہ کردیم کہ ہر وقت امر وحکم وفرمان از مرشد حقانی باشد ہزار ہا ہزار افواج از ہر کنار مثل سیلاب آب روانہ خواہیم شویم"۔ شرح دستخط امیرالدین۔

امام الجہاد میں جہاد کی قابلیت ہونا لازمی ہے

امام الجہاد کا اپنی خوبیوں کا اعلان کرنا سنّت صحابۂ کرام اور سنّت فخر الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ میدانِ جنگ میں مومن کا اکڑنا اللہ کی کبریائی سے بدل جاتا ہے۔ اس کا اپنے خاندان کی بڑائی کو فخر سے کہنا اور اپنے کمالات کا اظہار کرنا اللہ بزرگ و برتر کی تعریف میں داخل ہے۔ میدانِ جنگ میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا انا النبی لا کذب وانا ابن عبد المطلب فرمانا اسکی اجازت کی طرف اشارہ کر رہا ہے' یہ کافروں کو سنایا جاتا ہے۔ مگر مسلمان بھی سُن لیتے ہیں۔ لہذا یہ فقیر اپنے خداداد کمالات کو تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرتا ہے وہ یہ کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے میرے دل و دماغ اور روحانی قوت کی مضبوطی کیساتھ میرا جسم بھی ایسا مضبوط بنایا ہے۔ کہ وہ ہر تکلیف کو برداشت کرسکتا ہے۔ الحمد للہ یہ جسم پچپن سال کی عمر میں تلوار کے چار وار کھا کر جیسے کا ویسا ہی ہے۔ یہ جسم بارہ سال کی عمر میں اھشن بھا علے غنمی کی سنت کی ادائیگی میں ہر بلند درخت کا سیر کیا' اٹھارہ سال کی عمر میں بڑے بڑے دریا عبور کئے حتّٰے کہ راوی کی طغیانی کے زمانہ میں بلا کسی سہارہ کے پار گیا یہ جسم ورزشی کمال کے لحاظ سے دکن اور پنجاب میں اوّل نکلا۔ کشتی میں کبھی چت نہیں ہوا۔ ہمہ قسم کے خرانٹ گھوڑوں کو پہاڑوں اور میدانوں میں دوڑا کر تھکایا۔ لطف یہ کہ وہ کبھی زمین پر نہیں گرا۔ خچّر پر سوار ہو کر فلک بوس مہابن پہاڑوں سے پار ہوا۔ یہ جسم تقریباً تمام آلاتِ حرب کا استعمال جانتا ہے۔ چاندماری میں ہر دعویدار کو مات کیا لیٹ بنوٹ تلوار وغیرہ میں استاد ہے۔ وہ سائنس آف وار یا علوم جنگ میں دو انگریزی کتابوں کا مصنف ہے؛ ان کی اسقدر اہمیت ہے کہ انکو گورنمنٹ کے قانون نے چھپنے سے روک رکھا ہے۔ ایک کتاب کا نام پرنسپل آرمیز آف ایشیا اینڈ یورپ ہے۔ جس میں سولہ بلاکس ہیں' دوسری پریکٹکل سائنس آف وار یہ کتاب بصورت البم ہے ان پڑھ بھی اس سے علم جنگ سیکھ سکتا ہے۔ اس نے قواعد حرب بزبان عرب ایک کتاب لکھی ہے یہ کتاب وہ ہے جس سے یاغستان میں قواعد لی جاتی تھی۔ اور اب اس کا میدان خانقاہِ سرورِ عالم آصف نگر ہے جہاں یہ جسم گھوڑے پر سوار ہے جسکا فوٹو منسلک ہذا ہے۔

یہ جسم انگریزی پریڈ میں بٹالین پریڈ کا استاد رہا۔ ان کمالاتِ علم جنگ کے حاصل کرنے کے بعد اُس نے قرآن کریم کے بتائے ہوئے علمِ جنگ کی طرف توجہ کی۔ دیکھا کہ ایک بحر ذخار اس فن میں موجیں مار رہا ہے' اس سے پانچسو آئتوں والی ایک کتاب لکھی جس کا نام "آسمانی علم جنگ" رکھا۔ اس کتاب نے زمینی علم جنگ کو یک لخت

بھلا دیا دیکھا کہ قرآن کریم اس فن میں ما لم یعلم سکھاتا ہے۔ ایک نکتہ اللہ کی کتاب کا یاد رکھنے کے قابل
ہے وہ یہ کہ قرآن کی ترتیب میں ہر علم روحانیات اور مادیات کی سائنٹیفک سسٹمیٹک ترتیب ہے۔ چنانچہ
سائنس آف وار کی سائنٹیفک سسٹیماٹک ترتیب بھی قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ یہ علم بعضکم
لبعض عدو سے شروع ہوتا ہے اور ید خلون فی دین اللہ افواجا پر ختم ہوتا ہے یعنے پہلے پارہ
کے آغاز سے شروع ہوتا ہے اور تیسویں پارہ کے اختتام پر ختم ہوتا ہے۔

یہ جسم جہاں رہا غربا اور کمزوروں کا مددگار رہا۔ ان کی ہر مصیبت کے وقت کام آیا۔ چنانچہ یہ جسم
ایک عرب کو بچانے کے لئے دو سو دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ دس منٹ کے اندر چار کو زمین پر گرایا۔ میدان خالی
کر کے هل من مبارز پکارا۔ اور کئی ایسے واقعات ہیں جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جا رہے ہیں۔

یہ جسم کھیل کود میں طاق رہا۔ خواہ وہ مغربی کھیل ہو یا مشرقی کھیل۔ ہر میدان میں فرد واحد رہا۔
بایں ہمہ بچوں کے عہد کیساتھ اللہ کے عہد کا بھی مضبوطی سے پابند رہا۔ یعنے ظہر کے وضو سے مغرب کی نماز
پڑھتا رہا۔ اپنا مصلے اپنے کندھے پر بصورت رومال رکھتا تھا۔ کھیل کے وقت وہ رومال کمر سے باندھا ہوا
رہتا تھا۔ اور نماز کے وقت وہ مصلے بچھا لیتا تھا۔ بچوں کو میرے بے وضو نماز پڑھنے کا گمان ہوتا تھا۔
جب میں باوضو ظاہر کیا تو بچوں نے میرا نام گھٹ وضو رکھا۔

اس جسم کی عزت طفلی سے ہی ماں باپ نے کی۔ کیونکہ رویائے صادقہ اس کا ورثہ تھا اور بعض لوگوں نے
میرے اندر بچپن ہی میں بزرگی دیکھ کر اپنے بچوں کی بسم اللہ مجھ سے پڑھوائی۔ یہ جسم عرب تھا اسیوجہ سے
عربوں میں کھیلا اور عربوں میں زندگی بسر کی۔ اسوجہ سے دکن کے (۲۴) ہزار عرب کے سرداریں مجھ سے
کمال درجہ کی محبت رکھتے ہیں۔ یہ جسم اپنی عمر کی ہر مہم میں پیش پیش رہا۔ بمقام دہاڑواڑ میرا ایک دشمن مرہٹہ
افسر پولیس رات کے گیارہ بجے ایک جوق سپاہیوں کے ساتھ مجھے گرفتار کرنیکے حیلہ میں قتل کے ارادہ سے میری
خوابگاہ میں گھس آیا۔ فیر کرنے کے لئے ریوالور اٹھایا۔ لرزہ براندام ہوگیا ریوالور جہاں کا وہیں رہ گیا۔ ایسا ہی
دوسرے موقعہ پر جب دریائے اباسین کے کنارے سنگھائی علاقہ دربند کے مقام پر اس جسم کو ۶۰ ساٹھ فوجی
سپاہیوں نے گیارہ بجے رات کو بحالت نیند گرفتار کیا۔ یہ جسم خوفزدہ نہیں ہوا بلکہ گرفتار کرنے والے سپاہیوں کو
وعید سے ڈراتا رہا۔ وعید کے آثار اسیوقت ظاہر ہوئے وہ یہ کہ رعد آسمان میں گرج گرج کر برق چمکانے
لگا۔ زمین کو زلزلہ آیا۔ ہاتف نے ندا دی یا علی یا علی اللہ اکبر۔ دربند کے تمام بستی والوں نے
یہ آواز سنی۔ اسکے بعد چونکہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یوسف پکارا ہے اسکی تکمیل مماثلت یوسف کے لئے

جیل میں ڈالا گیا ما تقدم من ذنبك وما تأخر کے اعادہ کی سنت میں معاہدہ کے ذریعہ سے سرحد کا داخلہ میرے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ اس حالت میں مجھکو بشارت ہوئی لینصرك اللہ نصرا عزیزا۔ یہ بشارت اس طرح پوری ہو رہی ہے کہ اس معاہدہ نے سرحد میں تین لاکھ پٹھانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کر دیا چونکہ یہ جسم لست کاحد من العالمین کے مقام پر لطف یکتائی سے بہرہ اندوز ہوا ہے۔ لہذا قدرتی طور پر فوٹو نکلوانے سے بچپن سے ہی متنفر تھا۔ چنانچہ بزمانہ طالبعلمی میں ہر موقعہ فوٹو کشی کے وقت کنارہ کش رہا۔ جب پچیس سال کی عمر میں طالب علمی ختم ہوئی۔ اسکے بعد ایک سال دس ماہ کے اندر چار محکموں میں ملازمت کی۔ ان دنوں میں بھی فوٹو نہیں کھچوائی۔ ان چاروں نوکریوں کو طلاق دیکر فقیر بن گیا۔ بزمانہ فقیری ایک دفعہ ۱۹۱۶ء میں جب یہ جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے تبلیغ اسلام کے لئے لنڈن بھیجا جا رہا تھا۔ اسوقت بحالتِ مجبوری قانون پاسپورٹ کی تکمیل کے لئے فوٹو کھچوائی۔ مجھکو فوٹو کھچوانے سے نفرت اسوجہ سے ہوتی تھی کہ تو بندہ ہے۔ مولائے کریم کی موجودگی میں تیری ہستی گم شدہ ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا تھا کہ میرے جسم کا ہیولہ میں نہیں ہوں۔ وہ میں کہنے والا انا مطلق ہے۔ اسکا فوٹو کھچواؤ جو اندر ہے اور یہ کسی سے ممکن نہیں تھا۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ فوٹو نکلوانا اپنی ظاہری بناوٹ کو لوگوں کو دکھانا ہے۔ جو اپنے ظاہر کو دکھانا چاہتا ہے۔ اسکا باطن مرجاتا ہے۔ جسکا باطن مرگیا وہ مردہ ہے لہذا جو فوٹو کھچواتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے۔ وہ کمزور قلب کا ہے۔ بزدل ہے اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو ان عیوب سے پاک رکھا۔

الفقر فخری والفقر منی نے مجھے فقیری سکھائی تو وہ فقیر گری نکل آئی۔ اسی اصول سے میں نے کئی فقرا بنائے وہ درحقیقت میرے فوٹو ہیں یہ اعزاز خود نمائی اللہ کو پسند آئی جسکی وجہ سے آفتاب رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جسم کے متعدد حصوں کو ہدائت کا باعث بنایا۔ آپ نے ہی اس جسم پر راز ہدائت خدا نما کی گواہی میں زمین و آسمان کے سینکڑوں نشانات کھڑے کئے۔ میں نے دیکھا کہ جب میں چلتا تھا تو اللہ کے پاؤں سے چلتا ہوا نظر آرہا تھا۔ جب میں دیکھتا تھا تو اللہ کی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ میرے ہاتھ میں اللہ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ فضل رب العلمین، میرے جسم کے ہر حصہ کو اپنی ہدائت کے کام میں لے رہا ہے۔ میری شہادت میں ایستادہ زمین و آسمان کے فوٹوں کے ساتھ میں نے اپنے جسم کے ان حصوں کے بھی فوٹو نکلوائے جو مخلوق خدا کے لئے مشعل ہدائت ہیں۔ وہ اس کثرت سے شائع ہو رہے ہیں کہ شاید ہی کسی فوٹو کی اتنی اشاعت ہوئی ہو۔ بکری پانی پیتے وقت اپنے جسم کو پانی سے بچاتی ہے مگر بعد مرنے کے اسکے چمڑے کو پانی سے بھرا جاتا ہے۔ جو دنیا کی نظروں میں پاگل ہوتا ہے اسکو ہفت افلاک کی سیر کرائی جاتی

ہے۔ عابد بندہ کی گوشہ نشینی عرش نشینی سے بدل جاتی ہے۔ ظاہر ڈھانچہ کو دکھانیوالا خودی کو غیب کرکے خدا کو دکھانیسے محروم ہے۔ طاغی دماغ نے اپنے ظاہر کو کمال طور پر دکھانیکی دُھن میں انا ربکم الاعلیٰ کہا ڈوب مرا جسنے اپنے ظاہر اور باطن کو بکلی اللہ کی راہ میں دیا۔ اس نے اللہ کے نور کے مصباح کا زجاجہ بنکر کوکب درّی کی طرح چمکا۔ اس اندر کی چمکار کو دکھانے کے لئے اس فقیر نے دعوئ جن بسولشور کے چند سال پیشتر چھ سو اشعار لکھے ہیں منجملہ اُن کے چند اشعار بطور نمونہ پیش ہیں:۔

راز دانوں کے لئے نکتۂ عرفاں ہوں میں
اِس کا اظہار کروں کس طرح حیراں ہوں میں

یہ وہ شے ہے جسکی تقسیم نہیں ہو سکتی
گنتی میں ہوں میں احد میں نمایاں ہوں میں

کوئی شے ایسی نہیں جو نہو مجھ میں ظاہر
مظہر عالمیاں پر توے یزداں ہوں میں

کوئی سیّارہ فلک کا نہیں مجھ سے باہر
ہر فلک مجھ میں ہے افلاک میں دوراں ہوں میں

میں ہوں قرآں جہاں سب کی قرأت مجھ میں
گو لحن ایک ہے پر مجموعۂ الحاں ہوں میں

میری توحید کو کثرت میں نمایاں دیکھا
گو ہے یک جان مگر مظہر جاناں ہوں میں

کوئی شے غیر نہیں غیر کا سایہ بھی نہیں
احدیت میں جو کبھی تھا وہی الآں ہوں میں

میں وہی نور ہوں جس نور سے افلاک بنے
ان میں ظاہر ہوں کبھی اور کبھی پنہاں ہوں میں

ہفت افلاک انگوٹھی ہیں نگینہ ہوں میں
یعنی ہر دور کا خورشید درخشاں ہوں میں

ظلّ مولےٰ کے نتیجہ میں تو مولا نکلا
جو زمانوں میں عیاں تھا وہی پنہاں ہوں میں

یہ جہاں عرش خلا ہے لوح محفوظ ہوں میں
دائرہ نوں یہ ہے نکتۂ عرفاں ہوں میں

پائی ہے ہفت سماوات نے رفعت مجھسے
زیں سبب عرش معلّےٰ پہ حکمراں ہوں میں

آ گئے ارض و سما میرے قدم کے نیچے
کیونکہ ہر شان سے توحید میں سر عاں ہوں میں

میری پرواز ہے اس طرح کہ الآں یاں ہوں تو
دوسری آن میں بر عرش حکمراں ہوں میں

ھُو کا حاکم ہوں میں اللہ کا شاہد ہوں میں
اور در رنگ الٰہ گنبد دوراں ہوں میں

کوئی آثار جہاں مجھ سے نہیں چھپ سکتا
میں ہوں قرآں میں سایۂ نفس قراں ہوں میں

کل یہ اعیان کھڑے ہو گئے میرے ہی لئے
میری خادم ہے ہر اک چیز حکمراں ہوں میں

عقل کل تھا میں کبھی نفس میں آکر ٹھہرا
صورت جسم لیے سب میں نمایاں ہوں میں

اے دلا! دیکھ لے ہیں تینوں زمانے مجھ میں
روپ لاکھوں ہیں ہر اک شان کا شایاں ہوں میں

احدیت سے جو چلا ایک میں آکر ٹھہرا
عالم غیب وشہادت میں نمایاں ہوں میں

شان قرآن وعمل میں میں ہی شاہد بنکر
ماہ وخورشید وکواکب میں درخشاں ہوں میں

دائرۂ نون میں نکتہ کا ٹھکانہ ہوں میں
لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآں ہوں میں

ہفت افلاک سدا میری عبادت میں ہیں
اور مسجود ملائک حور و غلماں ہوں میں

یہ زمین آسماں جو ہے وہ میری کرسی ہے
سب میں موجود ہوں پھر سب سے جلاگاں ہوں میں

مجھ سے نکلا ہوا مجھ میں ہی فنا ہوتا ہے
کیونکہ ارواح واجسام کی بنیاں ہوں میں

نہ مجھے نیند ہے نہ اونگھ نہ غفلت کا اثر
چرخ گردوں کے اثر سے بھی درآماں ہوں میں

ھر زمانہ کو سنبھالا ہے میری طاقت نے
منبع رحمت حق قدرت یزداں ہوں میں

غیر موصوف ہوں موصوف نظر آتا ہوں
اس کی ایک خاص وجہ یہ کہ مہرباں ہوں میں

عقل انساں کی رسائی سے بہت دور ہوں میں
اہل دل دیکھتے ہیں غیروں سے پنہاں ہوں میں

یہ مقامات ہیں لوگوں کو دکھانے کے لئے
ورنہ کیا جانے کوئی کون اورکاں ہوں میں

نزول روح جہاد کا مترادف ہے

اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ سبحٰنہ وتعالیٰ عما یشرکون ۝ یُنَزِّلُ الملٰئکۃ بالرُّوحِ مِنْ اَمْرِہٖ علٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ۔

درحقیقت اللہ کے جلالی اور جمالی اخلاق کے کامل اظہار کا نام روح ہے۔ یا یہ کہو کہ فطرت انسانی کے تبیان کو روح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ بنی نوع انسان کو طوعاً وکرہاً یعنے جمالی اور جلالی کمالات کے ذریعہ سے دین اللہ میں داخل کرنیوالا ہی روحانی انسان ہے۔ دین اللہ کا دستور العمل کوئی صحیفہ سابقہ ہو نہیں سکتا اس دستور کا حامل قرآن کریم ہی ہو سکتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ اقسام وحی کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم کی وحی کی نسبت فرماتا ہے۔ وکذالک اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ جب تک امر اللہ یعنے حشر کا میدان گرم نہ ہو تب تک روح کا اظہار ہو نہیں سکتا۔ ایسے ہی موقعہ پر یعنے ایسے حالات کو پیدا کرنے کے لئے ہی رب العالمین کسی انسان پر اپنے بندوں سے روح نازل کرتا ہے۔ اس روح کے متعلق قل الرّوح من امر ربی کہکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علے ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون

بِمِثْلِہٖ و لو کان بعضھم لبعضٍ ظھیرا اسکی تفسیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یلقی الرّوح من امرہ علیٰ من یشّاء من عبادہ اسکی توضیح میں فرماتا ہے:- ماکنت ترجوا ان یلقی الیک الکتٰب الا رحمۃ من ربّک یعنے کتب اللہ کا القاء درحقیقت روح کا القا ہے۔ اس کا انذار یوم التلاق کے دن یعنے اللہ کے لقاء کے دن جسوقت لوگ ھم بارزون رہینگے۔ اسکے لئے نکل پڑینگے۔ اسوقت اس پر کوئی چیز چھپی نہیں رہے گی۔ لا یخفیٰ علی اللہ من شئے اسوقت اللہ مبارز یا قاضی بنکر لمن الملک الیوم کہے گا۔ اور آواز آئے گی وامتازوا الیوم ایّھا المجرمون۔ اس نزول روح یعنے قرآن کریم کے علم کے ظاہر ہونیکے وقت لیلۃ القدر بتلایا ہے اور تاریخ الف شھر یعنے ہزار ماہ رمضان بتائے ہیں۔ ہزار سال فیج اعوج کے گذر جائینگے بعد دوبارہ علم قرآن آئیگا۔ وہی روح ہوگی وہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہیگا اس پر نازل کرے گا۔ سورۃ فجر نازل کرکے قرن اولیٰ میں بھی بتایا کہ لیال عشر یعنے دس رات والشفع اور دو رات والوتر اور ایک رات جملہ تیرہ راتیں یعنے تیرھویں صدی گذر جائیگی چودھویں صدی میں روح آئیگی ھی حتیٰ مطلع الفجر بتایا ہے وہ جہاد قائم کرکے فجر کرکے چھوڑیگی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ روح کے نزول کی غرض وغایت ہی جہاد ہے۔ وہ جماعتیں اس کی حقیقت کیا جانے جو فرقہ بندی میں مبتلا ہیں۔ روح اور فرقہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ جیسا ہر فرقہ والے کو صرف ½ علم قرآن ملتا ہے اسکو مسلمانوں کو کافر بنانے سے فرصت نہیں وہ کافروں کو کیا مسلمان کریگا۔ جو کافروں کو مسلمان کرنے نہیں کھڑا ہوتا وہ قرآن کے نزول کی غرض وغایت کو بھی نہیں سمجھتا۔ جو قرآن کے نزول کی غرض وغایت کو نہیں سمجھا وہ روح کو نہیں سمجھتا

آخرین بھی اولین کی سنت پر جہاد کرینگے

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝

امام الجہاد کے متعلق حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم کا یقاتل علے سنّتی کہنا ظاہر کررہا ہے کہ وہ وجود امام النّاس ہے جو درحقیقت لتکونوا شھداء علی الناس کا عملی پہلوا خرجت للنّاس اپنے اندر رکھتا ہے۔

احادیث میں امام الجہاد کو امام الناس اور امام القائم اور مہدی بھی کہا گیا ہے

آیت متذکرہ بالا میں خاص طور پر جماعت اوّلین پر درود بھیجکر بشارت دی ہے کہ میری بقا کے دنوں میں بھی تم رہوگے۔ اور اسوقت بھی تم پر درود و سلام بھیجا جائیگا۔ جیساکہ فرمایا تحیتھم یوم یلقونہ سلام۔ اور سورہ قدر میں تنزّل الملائکۃ والرّوح کہہ کر سلامٌ ھی حتّی مطلع الفجر کی بشارت دی اس طرح نزول روح کا زمانہ بھی وہی بتلایا ہے جو لقاء اللہ کا زمانہ ہے ان دونوں آیتوں میں یہ یقین دلایا ہے ظاہری غلبہ تک اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہر بلا سے بچائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے اوّلین اور آخرین کی دو جماعتیں بتائی ہیں وہ درحقیقت ایک ہی جماعت ہے۔ جو قرن اولیٰ میں تھی وہی جماعت دوبارہ ظہور کریگی اس دور کو بعثت ثانیہ کہا گیا ہے اور حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم کی قدسی طاقت کے ظہور کو قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً تریٰ کُلّ اُمّۃٍ جاثیۃً اور ایک جگہ لتنذر یوم الجمع لا ریب فیہ۔ اور ایک جگہ تری الملائکۃ حافین من حول العرش۔ اور سورہ جمعہ میں کہلا بتایا ہے کہ آخرین کے تزکیہ نفس کرنیوالے اور قرآن کریم سکھانیوالے اور حکومت دلانے والے آپ ہی رہیں گے اور آپ نے فرمایا وہ جماعت جو آخری زمانہ میں غربا کی نکلے گی۔ ان میں میں رہونگا جیساکہ فرمایا یخرج قومٌ فی اٰخر الزّمان ھُمْ مِنّی وَاَنا منھم۔ اس جماعت کو زمرہ انبیاء کا نام اسوجہ سے دیا گیا ہے۔ اوّلین نے تبلیغ کی یعنے پیغام قرآن کو دنیا میں پہونچایا یا اخرجت للنّاس کا فرض ادا کیا۔ فیج اعوج کے کل محدّثین ائمہ غوث قطب لھذہ الامّۃ تھے۔ انکی جماعتوں کو زمرہ انبیاء نہیں کہا گیا۔ کیونکہ ان حضرات نے پیام قرآن کو کافروں میں نہیں پہونچایا۔ اب وہ کام دیندار انجمن کر رہی ہے اس وجہ سے اس جماعت کو حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم نے زمرۂ انبیاء میں داخل کیا ہے۔ یہ جماعت جلال و جمال کی حامل ہے۔ اور صحابائے کرام بھی جلال اور جمال کے حامل تھے۔

قرآن کریم نے ان دو جماعتوں کی مزید توضیح اس طرح کی ہے۔ کہ اوّلین میں سابقون الاوّلون کثرت سے رہینگے اور اصحاب الیمین بھی کثرت سے رہینگے۔ اور آخرین میں سابقون الاوّلون قلیل تعداد میں رہینگے اور اصحاب الیمین حسب دستور سابق کثرت سے رہینگے۔ یہ کل حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی خدمت میں لگے ہوئے رہینگے۔ کسی شخصیت کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی جیساکہ فرمایا سلامٌ لک من اصحب الیمین۔

سورہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے السّابقون السّابقون اولئک المقرّبون فی جنّت نعیم ثلّۃ من الاوّلین وقلیل من الاخرین۔ اور اصحاب الیمین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما اصحاب الیمین فی سدرٍ مخضودٍ وطلحٍ منضودٍ وظلٍ ممدودٍ وماءٍ مسکوبٍ وفاکھۃٍ کثیرۃٍ لا مقطوعۃٍ ولا ممنوعۃٍ وفرشٍ مرفوعۃٍ انّا انشأنٰھنّ انشاءً فجعلنٰھنّ ابکارًا عربًا اترابًا لاصحاب الیمین

ثلۃ من الاوّلین وثلۃ من الاخرین۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات والے ایام میں ہی روح نازل ہوگی

رفیع الدرجات ذو العرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق یوم ھم بارزون لا یخفی علی اللہ منھم شیٔ لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روح کے نزول کے دنوں کو یوم التلاق سے مخصوص کردیا ہے۔ یعنی اللہ کی ملاقات کا دن بیان کیا ہے۔ سورہ قیامت میں اس طرح ہے۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے قیامت کیدن رب ذوالجلال کا دیدار ہوگا۔ لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار کے الفاظ بتارہے ہیں۔ روح کا حامل یعنے قرآن کریم کے علم کا حامل وہی ہوسکتا ہے جو کافروں پر غالب ہو۔ یہ غلبہ قرن اولیٰ میں ایک مرتبہ ہوا ہے یا وہ اب ہوگا اس وقت مسلمانوں میں سلاسل و فرقے رہینگے۔ بیعت رضوان کوئی نہیں لے سکتا اور ترٰی کل امۃ جاثیۃ بتارہا ہے کہ اسوقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان میں رہینگے۔ اور تحیتھم یوم یلقونہٗ سلام بتارہا ہے کہ صحابائے کرام بھی رہینگے۔ اور یہ کل کاروبار کہاں ہوگا۔ آیت اشرقت الارض بنور ربھا بتارہا ہے کہ وہ اسی زمین پر ہوگا۔ درحقیقت یہ زمین جور و ظلم سے جو بھری رہے گی وہ کافروں کے قبضہ میں رہے گی۔ وہ ان کے ہاتھوں سے چھینی جائیگی جس کی دلیل یہ کہ فرمایا الارض جمیعاً قبضتہ یوم القیمۃ۔ اس زمانہ کا نشان اللہ تعالیٰ نے تحبون العاجلۃ بتایا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا وتحبون المال حباجما کلا اذا دکت الارض دکا دکا۔ کفار روئے زمین کے حاکم رہینگے۔ زمین کی محبت میں یعنی اقتصادی غرض کے لئے آپس میں خوب لڑینگے اور تباہ ہونگے۔ اسوقت جاء ربک والملک صفاً صفاً ہوگا یعنے صفت ھو الظاھر کا ظہور ہوگا۔ دیدار عام ہوگا۔ اسوقت قضی بینھم بالحق کے لئے اللہ قاضی بنکر تخت رب العالمین پر متمکن ہوگا۔ اللہ یفصل بینھم یوم القیمۃ بتارہا ہے کہ ہر بات کا فیصلہ اللہ ہی کریگا۔ اور مخلوق صف باندھے ہوئے کھڑی ہوگی۔ جیساکہ فرمایا وعرضوا علی ربک صفاً۔ اس وقت اللہ کہے گا لقد جئتمونا کما خلقنکم اول مرۃ۔ ایسے موقع پر فرمایا ووضع الکتاب وجای بالنبین والشھداء وہاں اللہ کے نزدیک صرف نبیاں اور شہداء یعنے سابقون الاولون اور اصحاب الیمین رہینگے اور کتاب تمام اقوام عالم کے سامنے پیش کی جائیگی۔ یعنے جسکو روح کہا گیا ہے وہ کتاب اللہ رہے گی۔ تمام کتب سابقہ میں سے اللہ تعالیٰ کسی کتاب کو روح نہیں کہا صرف قرآن کریم کو ہی اللہ نے روح کہا ہے جیساکہ فرمایا:۔

وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا۔ اس روح کا نزول قرن اولیٰ میں ہوا۔ صحابہ تابعین وتبع تابعین تک وہ روح اپنا کام کرتی رہی ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون بتا رہا ہے کہ فیج اعوج کے ایک ہزار سال کے زمانہ میں بتدریج علم قرآن یعنے روح اسلام جہاں سے آئی تھی وہیں چلی جائے گی۔ دوبارہ نزول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک قدر والی رات مقرر کر رکھی ہے۔ جس طرح وہ قرن اولیٰ میں قدر والی رات مقرر کر رکھی تھی۔ اسکی گنتی اس طرح بتائی کہ ہزار لیلۃ القدر والے مہینے یعنے ہزار رمضان کے مہینے گذر جائینگے۔ یعنے ہزار سال فیج اعوج کے گذر جانیکے بعد پھر یہ قرآن کریم نازل ہوگا یہ وہ دن رہینگے۔ جب اللہ کی ملاقات ہوتی رہے گی۔ اسی حقیقت کا اظہار اس آیت یلقی الروح من امرہ علےٰ من یشاء من عبادہٖ لینذر یوم التلاق میں ہے اس کی شہادت میں اللہ تعالیٰ نے بے انداز نشانات بتائے ہیں منجملہ ان کے چاند گرھن اور سورج گرھن بھی ایک نشان ہے۔ جس کا ذکر سورہ قیامت میں ہے۔ حدیث نے اسکی توضیح اس طرح کردی کہ رمضان کی ۱۳ تاریخ کو چاند گرھن ہوگا اور ۲۸ تاریخ کو سورج گرھن ہوگا۔ یہ واقعہ ۱۳۱۱ھ میں ہوا جسکو دنیا نے دیکھا۔ جنتریاں اسکی گواہ ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نشان بطور حجت کسی زمانہ میں نہیں ہوا۔ اسکو مسلمانوں پر حجت گردانتے والے وہی ہیں جنکو مسلمانوں پر دعوٰی کرنے کی آرزو ہے یا ان سے کسی وجہ سے عداوت ہے یا علم قرآن کی بے بہرگی کی وجہ سے ہے۔ غرض قرآن کریم کا ہر نشان کافروں کے لئے حجت ہے اور مسلمانوں کے لئے بشارت ہے کتب سابقہ میں کوئی ایسا نشان نہیں ہے جو قرآن کریم میں نہیں ہے۔ ان نشانات کو حجت گردان کر کافروں کو مسلمان کرنا ہے جس کی دلیل وبرہان یہ ہے کہ ان نشانات کے مالک مسلمان ہیں یا اُن کے موعود مسلمانوں میں آتا مسلمانوں کے لئے خوشخبری یا مژدہ یا بشارت ہی ہوسکتی ہے انذار کافروں کے لئے ہے اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو مار پر مار پڑیگی۔ مسلمان اگر اس امام کو پہچانکر ساتھ دیں تو وہ یقاتلون فی سبیلہ صفا کے کام آتے ہیں۔ ورنہ وہ فرداً فرداً بھی جہاد کرسکتے ہیں۔ جیسے کوئی مسلمان باجماعت نماز نہ پڑھے تو فرداً بھی نماز پڑھ سکتا ہے دونوں حالت میں اسکی نماز ہوجاتی ہے۔ فرق اتنا ہی ہوگا۔ انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کو جماعت کا ثواب نہیں ملے گا۔ غرض قرآن کریم اور احادیث کے کل نشانات کافروں کو مسلمان کرنے کے لئے ہی ہیں اس سے خود غرض اور کم علم افراد ناجائز فائدہ اٹھانیکی غرض سے اسکو مسلمانوں پر حجت گردانتے ہیں۔ فرقے بناتے ہیں۔ الحمدللہ امام الجہاد ان عیبوں سے پاک ہے۔ کیونکہ اسکو کام کرنا ہے۔ اس کتاب کی تدوین سے اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف محسوس ہورہی ہے تو میں متفقہ فیصلہ آنے پر اسکو کالعدم کردونگا۔ یہ کتاب مسلمانونکو

ان کے کام کے وقت کی شناخت کروانیکے لئے ہے نہ کہ تکلیف میں ڈالنے کے لئے۔

یہ چاند گرھن اور سورج گرھن جو کافروں پر حجت ہے اور مسلمانوں کے لئے بشارت ہے۔ بعض افراد نے جو ملہم ہونیکا دعوی کیا ہے۔ اپنے دعوی مہدی کی صداقت میں اسکو پیش کرکے پورے اڑی چوٹی کا زور لگایا ہے انہوں نے نہ اسلام کو سمجھا اور نہ اسلام کے رسول کو اور نہ اس کے اللہ کو اور نہ اسکی کتاب کو اور نہ انسانی تخلیق کی غرض وغائت کو یہ فقیر علی بصیرت کہتا ہے کہ جسقدر قرآن کریم میں قیامت کے نشانات ہیں وہ کافروں پر ہی حجت ہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ نے برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر کہہ کر یہ حجت پیش کی ہے یقول الانسان یومئذ این المفر کہا ہے یعنے لفظ انسان ہے نہ کہ یقول المسلمون یومئذ این المفر۔ اسکے بعد ان انسانوں کا مستقر اسلام کے اللہ کی طرف ہی بتایا ہے جیساکہ فرمایا والی ربك یومئذ المستقر۔ اور آخری فیصلہ یہ سنایا کہ والتفت الساق بالساق بڑی بڑی طاقتیں آپس میں لڑمرینگی اسوقت بھی ان کافروں کی پناہ گاہ اسلام کے اللہ کی طرف ہی ہوگی جیساکہ فرمایا والی ربك یومئذ المساق

اس حقیقت کے انکشاف کے لئے یہ فقیر گرھن کے واقعہ کو من وعن ہندو شاستروں اور پرانوں میں دکھانا چاہتا ہے۔ اسکو قوم ہنود نے ظہور جن لسو ایشور کے ثبوت میں بطور دلیل پیش کیا ہے۔ دیکھو کتب کالکی منسلکہ ہذا۔ اور یہ پیشگوئی ہندوں میں ہزارہا سال سے چلی آرہی ہے اور ان میں اس کی اسقدر اہمیت ہے کہ اسکو اپنے ایشور اوتار کے ظہور کے انتظار میں منہمک رہنے کے لئے ان کے بزرگوں نے انکو ہرماہ کی ۱۳ تاریخ کو پونم کا پوجا سکھایا اور ہرماہ کی ۲۸ تاریخ کو اماس کے پوجا کی تعلیم دی۔ ہندوں نے اسکو بطور یادگار اب تک جاری رکھا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس کا یہ نشان اسکے پیدا ہونیکے سات سال بعد ہوگا یعنے ۱۳۰۴ھ میں وہ پیدا ہوگا اور ۱۳۱۱ھ میں یہ گرھن ہونگے۔ افسوس ہے وہ منتظر موعود وقت پر آگیا یہ کم بخت لکیر پیٹ رہے ہیں۔ قابل غور اور عقل سے کام لینے کی یہ بات ہے کہ وہ منتظر موعود مسلمانوں میں ظاہر ہوا اور تبلیغ اسلام کی حجت انتہا درجہ پر کر رہا ہے مصیبتیں برداشت کرکے آخر اس نے ہجرت کی اور اب ہندوں کو مسلمان کرنے کے لئے جہاد کی تیاری کرلی ہے اس سے تو مسلمانوں کو سوائے شادی اور شادمانی کے اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسی صورت میں امید کہ کل مسلمان امام الجہاد کو مرحبا زندہ باد کہیں گے۔ اور اسکی آواز پہ لبیک کہہ کر ایک پلاٹ فارم پر جمع ہونگے اور کافروں سے جہاد کرینگے۔

جن وعدوں کا ایفا اور جن واقعات کا وقوع ہونیوالا تھا۔ منجملہ ان کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے ایک نشان ریل کا پیش کیا ہے جو سورۃ والعادیات میں مذکور ہے:۔ ریل اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہی ہے کہ اب کافروں کے بہت

تیزی سے مسلمان ہونیکے دن آگئے۔ حسد کے یاگی غازی کسی زمانہ میں راون کے قلعہ تک نو ماہ میں پہونچتے
تھے اب نو دن میں پہونچ جائینگے۔ اس سورہ میں ان الانسان لربہ لکنود ہے نہ کہ ان المسلمین لربھم لکنود
ہے۔ ان ربھم بھم یومئذٍ لخبیر۔ یعنے اللہ کافروں کی خبرلے گا۔ وہ دن مسلمانوں کے عید کا دن ہوگا
جیساکہ فرمایا والعدیات ضبحاً قسم ہے ان سواریوں[1] کی جو عادت کے طور پر اپنے وقت مقررہ پر بھسکارہ
مارتی ہوئی بار بار آتی ہیں۔ فالموریات قدحا اور جھٹکے کے ساتھ چنگاریاں اڑانے والیوں کی فاثرن بہ
نقعاً اور ساتھ ساتھ غبار اڑانیوالیوں کی فوسطن بہ جمعا اور لوگوں کے درمیان گھس کر آنیوالیوں کی
یوں تو قرآن کریم میں موجودہ زمانہ کے سینکڑوں نشانات ہیں۔ وہ کل کافروں کے لئے وعید ہیں اور مسلمانوں
کے لئے بشارات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نزول قرآن کریم کی غرض وغائت نشر سے حشر تک اور یوم الاول سے یوم الآخر
تک لبشریٰ للمومنین و بشریٰ للمسلمین اور انذار للکافرین فرماتا ہے۔ جیساکہ فرمایا:۔

وکذالک اوحینا الیک قرانا عربیا لتنذر ام القریٰ ومن حولھا وتنذر یوم الجمع لاریب
فیہ۔ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔ حتیٰ کہ جب بشارت قرآن کریم آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج جو
چھٹے ہیں۔ جن کا نشان من کل حدبٍ ینسلون ہے یعنے طیاروں کے ذریعہ سے آسمان کی ہر بلندی سے اتر
رہے ہیں۔ وہ بھی دوزخ کی بھرتی کے لئے ہی اتر رہے ہیں۔ جیساکہ فرمایا۔ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج
وھم من کل حدب ینسلون واقترب الوعد الحق فاذا ھی شاخصۃ ابصار الذین کفروا یویلنا
قد کنا فی غفلۃ من ھذا بل کنا ظالمین انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم وانتم لھا واردون
یہ مشرقی و مغربی کافر اقوام جنکو یاجوج وماجوج کہا گیا ہے انکی لڑائیوں کا حال امواج سمندر کے حال کے مطابق
ہے۔ اور یہ کل کافر نار جہنم میں جھونکے جارہے ہیں اور مسلمان جنت فردوس میں ہیں۔ جیساکہ فرمایا:۔ فاذا
جاء وعد ربی جعلہ دکا وکان وعد ربی حقا۔ وترکنا یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور
فجمعنٰھم جمعا وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضا انکے تفصیلی عذاب کے ذکر کے بعد فرمایا:۔
ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنت الفردوس نزلا خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا

---

[1] متقدمین نے ان سواریوں کی نسبت گھوڑیاں لکھا ہے اور ضبحاً کے معنے ہانپنے کے کئے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں اسکے خلاف سارا ہیں گھوڑیاں نہیں ہوتیں گھوڑے ہانپتے ہیں اور کوچ کیوقت ہانپا نہیں کرتے کیونکہ وہ تازہ دم ہوتے ہیں تفاسیر اس زمانہ میں ہوئی ہیں جب یہ مسئلہ معمہ کی حالت میں تھا اور ضبحا کے معنے بھسکارا مارنا ہے چونکہ گھوڑیاں بھسکارہ نہیں مارتی ہیں اسوجہ سے مفسرین نے اپنے طرز پر معنی ہانپنے کا کیا ہے حقیقت یہ ریل گاڑی ہے عادیات عادت کے طور پر وقت مقررہ پر آنیوالیاں اور جب وہ نکلتی ہیں تو سانپ کیطرح بھسکارہ مارتی ہیں ریل کو سادہ سے اسوجہ سے بھی تعبیر ٹھیک جمتی ہے کہ ہر انجن کی طاقت کو گھوڑوں کی طاقت ہی کہا جاتا ہے منہ

اور سورہ کہف جسکی تلاوت مسلمانوں کو فتنہ دجال سے بچانے کی بشارت ہے وہ کھلے الفاظ میں کہہ رہی ہے کہ:۔
الحمد للہ الذی انزل علے عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا۔ قیما لینذر باسا شدیدا من
لدنہ و یبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجرا حسنا ماکثین فیہ ابدا وینذر
الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا۔ یعنے تباہ و برباد ہونیوالی وہ قوم ہوگی جو اللہ کا بیٹا تجویز کریگی۔ اسمیں قوم
نصاریٰ کی انتہائی تباہی کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ مزید اس طرح فرماتا ہے قال اللہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر
بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین (سورہ مائدہ رکوع ۱۵) روح کا حامل انذار کریگا
وہ مسلمان ہوگا۔ اس اصول کے ماتحت جب کبھی کوئی نذیر آئے گا وہ کافروں کو ڈرائیگا نہ کہ مسلمانوں کو۔ جو
جماعت کسی نذیر کی حجّت مسلمانوں میں پیش کرتی ہے۔ وہ نادان ہیں۔ علم قرآن سے بے بہرہ ہے۔ غرض
ہر کلمہ گو مسلمان ہے اسکو کسی نذیر کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں میں مبعوث شدہ نذیر وہی ہوگا جو کافروں کو
انذار کرکے مسلمان کریگا۔ کیونکہ ہر نذیر فنا فی الرسول ہے۔ روح اسلام لیکر آتا ہے۔ علم قرآن لیکر آتا ہے۔ جو شخص
اسلام میں داخل ہو، حامل قرآن ہو اسپر اسکی کوئی حجّت نہیں ہوسکتی۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ جو مسلمانوں سے
حجّت کرتا ہے۔ وہ فنا فی الرسول ہی نہیں ہے وہ روح کا حامل نہیں ہے۔ نہ وہ اسلام کے اللہ سے واقف ہے
اور نہ اسکے رسول سے۔ اس جہالت کا بیّن ثبوت یہ ہوگا کہ وہ فرمان لا تفرقوا کی عدول حکمی میں مسلمانوں میں ایک
فرقہ بناکر جائے گا۔ اسکو جوہر ثلاثہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ نہ اسکو تبلیغ کی توفیق ہوگی اور نہ اسکو ہجرت
کی برکات ملیں گی۔ اور نہ اللہ تعالیٰ اسکی طاقتوں کا مشتری ہوگا اور نہ اسکو جہاد فی سبیل اللہ کا میدان نصیب
ہوگا۔ دریں حال نہ اس کا قدم خدا کا قدم ہوگا اور نہ اسکی زبان خدا کی زبان ہوگی اور نہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوگا
ایسی ہی جماعتوں کی نسبت حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیسوا منی ولست منھم کلھم فی النار
اور جن پر القاء روح ہوگی ان کی شناخت یہ ہوگی کہ اسلام کے جواہر ثلاثہ کے حامل رہیں گے ان کی نسبت حضور
انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا منھم وھم منی۔ اس مسئلہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رفیع الدرجات
ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علے من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق یوم ھم بارزون
لا یخفی علی اللہ منھم شی لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار۔ روح کا حامل انسان یا جماعت
کافروں کو ڈرائیگی۔ آخر کافر پکڑے ہوئے آئیں گے اور وہ جماعت کافروں کے ممالک پر غالب آئیگی۔ یہی ایک
علامت روح کے نزول کی ہے یہ قرن اولیٰ میں نازل ہوئی تھی اور اب دوبارہ نازل ہوئی ہے وہ یہی ایک واحد
جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔ یہ جماعت اسلام کی حقیقی شان پیش کررہی ہے۔ فقیری سے ڈرانیوالے شیطان

کے ہتھکنڈوں کو ختم کرنے کے لئے فقیر بنکر بیٹھ گئی ہے۔ دجالی فتنہ سرمایہ داری کے تار و پود کو بکھیرنے کے لئے قدیم سنت کے مطابق مسکینوں کی صورت میں اللہ کو لیکر آئی ہے یا اللہ اسکو لیکر آیا ہے۔ زمانہ مادہ کا پرستار ہوکر پکار رہا تھا کہ غریب کو دنیا میں جینے کا حق نہیں ہے یہ اسکے بالمقابل تقویٰ کی پرستار ہوکر غریبوں کا سنہ لیکر پکار رہی ہے کہ کافر کو دنیا میں جینے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ کافر اللہ کا دشمن ہے اور مسلمانوں کا دشمن ہے وہ بفضل رب العالمین عاقبت کی مالک بنکر آئی ہے۔ وہ دنیا کو وجئنا بك علی ھٰؤلاء شھیدًا کا نظارہ دکھائیگی۔ جو کافر نادانی سے مسلمانوں کو اپنے برابر یا کم درجہ میں تصوّر کرتے ہیں ان کو دکھائیگی کہ اُن کے اوتار اور انبیاء زیر لواء سردار انبیاءؑ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حشر کے میدان میں محتاج شفاعت ہیں۔ ہمارے نبیؐ کا یحشر الناس علیٰ قدمی کہنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ قرن اولی کی طرح قرن اُخرٰی میں تمام انبیاء مطابق بشارت واذا الرسل اُقتت حضوری میں حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر رہینگے۔ لطف اندوزان شربت حوض کوثر کے ہمشرب ہوکر اپنی اپنی امتوں کو دعوت اسلام دینگے۔ اس طرح اسلام کے جوہر ثلاثہ سے مزیّن ہوکر اپنے فرائض کی تکمیل کرینگے۔ اس طرح یحشر الناس علیٰ قدمی کی بشارت پوری ہوئی۔

حقیقت معاد

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ

جسطرح جہاد مردوں پر فرض ہے اسی طرح قرآن کریم ذات وحدت الوجود رحمتہ للعالمین پر فرض ہے اسی حقیقت کے اظہار میں اللہ تعالیٰ جب کبھی روح کے نزول کا ذکر کرتا ہے تو وحدت کا اظہار کرتا ہے ایسے زمانہ میں حضور منبع انوار صلے اللہ علیہ وسلم کا رہنا ضروری ہے تاکہ اپنا دربار گرم کریں۔ اس دربار مبارک کی شان بھی فرضیت قرآن سے ظاہر ہوتی ہے۔ چونکہ قرآن کریم جامع کتب سابقہ ہے۔ ان کتب کے حاملین قلب انبیاء کا منتظر حکم رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم رہنا ضروری ہے۔ اِن روحانیات ملائے ہر فیصلہ قضا و قدر کا مالک ہوگا۔ کامل اقتدار والا ہوگا اس دربار کے ظہور کی وجہ یہ ہوگی کہ بحر و بر میں فساد برپا ہوگا۔ اس بابرکت وجود کے انکار و ایذا رسانی کی وجہ ہوگی۔ اُنپر عذاب نازل ہوگا۔ کبھی جنگ عظیم کی صورت میں وہ عذاب ظاہر ہوگا اور کبھی عالمگیر لڑائی کی صورت میں آئے گا۔ یہ عالمگیر جنگ اس بات کا ثبوت دے رہی ہے۔ جب تک دوبارہ قرآن کریم کو لیکر حامل قرآن ذات وحدت الوجود تشریف نہ لائیں نہ قرآن کریم آسان ہوسکتا ہے۔ اور نہ مسلمانوں کے فرقوں کا اختلاف مٹ سکتا ہے اور نہ لڑاکو اقوام کو انذار ہوسکتا ہے اور نہ متقین کو عاقبت کے مالک ہونیکی بشارت ہوسکتی ہے۔

اسی معاد والے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یلقی الروح من امرہ علی من یشاء کا وعدہ ہے لتنذر یوم الجمع کا انذار ہے تری الملائکۃ حافین من حول العرش کا نظارہ ہے۔ تری کل امۃ جاثیۃ آیا ہے۔ لتنذر یوم الجمع لا ریب فیہ کا ذکر ہے۔ اور کمال وضاحت سے فرمایا فانما یسرنٰہ بلسانک لتنذر بہ المتقین و تنذر بہ قوماً لدًا اور اسکے بعد کما اھلکنا قبلھم من القرون فرما کر اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کے موجودگی کی بیّن دلیل پیش کی ہے وہ یہ کہ آپ حسب سنت سابقہ اسلام کے جواہر ثلاثہ کو کمال درجہ پر منور فرمائینگے۔ یعنے کمال درجہ پر تبلیغ کرینگے۔ مصیبت اٹھائیں گے۔ ہجرت کرینگے اور جہاد فی سبیل اللہ کرینگے۔

عالمگیر مصیبت کا واقعہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عالمگیر حکومت والی طاقت آپکو تکلیف دے گی ہلاک ہوگی۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ موجودہ عالمگیر حکومت نے ہماری زباں بندیاں کیں۔ کئی دفعہ گرفتار کیا۔ شہر بدر کیا۔ کئی دفعہ جیلوں میں ڈالا۔ پا بہ زنجیر بازاروں میں کھینچا۔ محض اس قصور پر کہ ہم تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ یعنے اسلام کے فرقے والے قرآن کو مشکل سمجھکر آپس میں جھگڑا کیا کرتے ہیں۔ ہم قرآن کو آسان سے آسان کرکے انکے جھگڑوں کو مٹا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بشارت دے رہے ہیں۔ اور کافروں کو انذار کر رہے ہیں۔ ابتداء اسلام میں ایسا ہی ہوا اور اب اسکے اعادہ میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس معاد میں جآیٔ بالنبیین کی بشارت پوری ہوئی ہے۔ اب والشھداء کے مطالبہ میں یہ کتاب امام الجہاد لکھی گئی ہے۔ امید کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد جوق در جوق مجاہدین بیعتِ رضوان میں داخل ہوں گے۔ فقط المرقوم ۶ ربیع الثانی بروز دوشنبہ ۱۳۶۵ھ

صدّیق دیندار چن بسویشور

ابوالعرفان مولانا صوفی سید عبدالقادر صاحب محدث ویاس منی
اوتاد سمت جنوب



Abul Irfan Moulana Soofi Peer Syed Abdul Qadir Sahib
Vayas Muni Southern Autad.



تفسیر الآیات باستشہاد الکائنات



قرآن حکیم انسان کے لئے اسکی فطرت کے مطابق تعلیم وتعمیل کا ایک عملی کورس اور جہد وکردار کا ربانی فارمولا ہے جو اپنے حقائق التحقیقات اور صوادق التصدیقات کی سچی تفسیر اور حقیقی تعبیر قطعی اور یقینی طور پر اس طریق سے بیان کرتا ہے کہ طعن وسخریہ کرنے والوں کی خرافات اور عامہ مفسرین کی لغویات سب باطل اور رد ہو جاتی ہیں

قرآن حکیم کی خطابت چار قسم کے لوگوں سے ہے۔

اُمّی - عالِم - فلسفی - عارف - اور انکے لئے انہی کے ذوقِ فہم کے مطابق دلائل خطابی واقناعی قیاسی وبرہانی پیش کرتا ہے اور اپنے مطالبِ عالیہ ومعارفِ روحانیہ کو کما حقہ دکھانے سمجھانے اور بر روئے کار لانے کے لئے چار حق بین آئینے مقرر کر کے ہر شخص کو دعوت عام دیتا ہے کہ جو بھی ان آئینوں کی خوردبین چشم حق بین پر لگا کر مقاصد قرآنیہ کا مطالعہ کریگا وہ مقام قرآن کو برای العین دیکھ سکے گا۔

قرآن بین چار آئینے

نقل - عقل - روحانیت - مقتضاءِ وقت - ان چاروں آئینوں کی دوربین سے چشم بینا قرآن کا اصلی منطوق اور حقیقی مفہوم پوری طرح سمجھ سکتا ہے اگر ان میں سے ایک آئینہ بھی چھوٹ جائیگا تو اتنا ہی حقیقت قرآنیہ کا پہلو مخفی رہ جائیگا

آئینہ نقل کی اہمیت اس تحدی اور مطالبہ سے ظاہر ہے کہ قرآن معارضہ کنندگان کفار کو بڑے زور سے کہتا ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ فاتوا بحدیث مثلہ - یہ سورت یا حدیث کا مطالبہ معنوی مماثلت کیساتھ ظاہری عبارت یا نقل کو بھی شامل ہے اتل ما اوحی الیک من ربک یہاں تلاوت قرآن کا حکم ہے جو عبارت کو بھی شامل ہے بالبینات والزبر والکتاب المنیر اس آیت میں قرآن دلائل واضحہ اور کتب سابقہ کے حوالجات اور کتب یعنی مکتوب لکھا ہوا کا امر دیتا ہے جس سے عبارت ظاہر ہے

آئینہ عقل انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون - افلا یتدبرون القرآن الآیۃ افلا تعقلون افلا تتفکرون اس نوع کی قریباً ۲۶ آیات میں قرآن حکیم انسانی عقل وفکر کو اپیل کرتا ہے۔

آئینہ روحانیت - روحانیت سے قرآن کی غرض نوع انسان کو ارتقاءِ فطرت کے آخری نکتہ پر پہنچانا ہے جو انسانی

تخلیق کی غائت الغایات ہے وہ یہ کہ آئینہ فطرت کو نفسِ امّارہ کی آلودگیوں سے اتنا مجلّا اور منوّر کرنا کہ فطرت اللہ کو جذب کرنے کی اس میں بالفعل صلاحیت پیدا ہو جائے یہیں سے فنا اور بقا باللہ کے مقامات شروع ہونے لگتے ہیں اور اسی کو صبغۃ اللہ اللہ کا رنگ کہا گیا ہے تخلقوا باخلاق اللہ کا بھی یہی منشاء ہے قرآن حکیم اسی کو عبادت کہتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون دوسری قرأت الا لیعرفون ہے یعنی جن و انس کے تخلیق کی غرض عبادت اور معرفتِ ذاتِ حق ہے پھر فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید یہ اقربیت مقامات قرب و وصل کا بیان ہے۔ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع فھو شھید میں قلب سے وہ لطیفہ ربانی مراد ہے جو عرشِ الٰہی کے قائم مقام کے استواءِ رحمانی کے قابل ہوتا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولٰکن یسعنی قلب المؤمن التقی قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ

آئینہ مقتضائے وقت - الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق الآیۃ یعنی کیا ایمانداروں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ذکر اللہ کے لئے اور کلام حق کے لئے ان کے دل مطیع ہو جائیں" یہاں پر مومنوں کو وقت اور زمانہ کے تقاضا کا علم دیا گیا ہے کہ زمانہ اپنی گردش سے ایسا وقت لے آتا ہے جس میں قرآن کریم ایک مذکّر کی صورت میں مجسم ہو کر اسکی زبان کی نطق میں ناطق بنتا ہے ھٰذا کتٰبنا ینطق علیکم بالحق الآیۃ وتلک الایام نداولھا بین الناس الآیۃ

مظاہر قدرت و مناظر فطرت کا تعلق حواس ظاہری سے ہے قرآن حکیم انہی کو بیان کر کے کہتا ہے کہ یہ نفسِ انسانی کے اجزائے ترکیبی ہیں انپر غور کرو اور پھر ان سے اپنی فطرتِ انسانی کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فطرت اللہ کو پہچان سکو یہاں پر ابتدا حواسِ ظاہری سے ہوتی ہے کہ وہ کائنات کو حسن دیکھ کر باطنی حواس کے سپرد کرتے ہیں تاکہ وہ ان کا ادراک و تعقل کر کے حواس قلبی کے حوالہ کر دیں۔ حواسِ قلبی عرش الٰہی سے عالم امر کی تجلیات حواس باطنی کی طرف نازل کریں۔ یہی قرآن کی غرض و غائت ہے۔ جو لوگ کائنات میں ادراک و عقل سے کام نہیں لیتے وہ افسوس کرتے ہوئے دوزخ میں کہیں گے لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر

شانِ قدسی کا بحرِ موّاج

جیسا کہ آئندہ اسکی تفصیل آرہی ہے کہ وجود مطلقہ ہی مرتبہ حق و خلق میں اپنی ذات و صفات اسماء و افعال کی جہت سے ظہور فرما ہے۔ جب وہ اپنی ذات کے لحاظ سے ایک مرتبہ عالم الفاظ میں متجلّی ہوا تو قرآن مقدس کی صورت میں سامنے آیا پس الروح ھو القرآن قرآن ہی روح ہے جب یہ روحِ کامل عالمِ اجسام میں جلوہ نما ہونا چاہتی ہے تو حقیقت محمدیہ کی شان قدسی کا بحر مواج جوش میں آتا ہے اور ایک وجود کو لیکر عالمِ شہادت میں کھڑا ہو جاتا ہے اسوقت کو علامات سے پہچانا جاتا ہے قرآن حدیث میں اس وجود کے نشانات پوری وضاحت سے درج رہتے ہیں۔ مگر اسی کو نظر آتے ہیں جو تقاضائے وقت کے دیکھنے کی توفیق رکھتا ہو۔ صحابہ کرام میں یہ روح قرآن موجود تھی اور یہ آئینے ان کی چشم بصیرت پر لگے رہتے تھے۔ خیر القرون کے بعد جب سے یہ روح اسلام گم ہوئی یہ آئینے ایک ایک کر کے ٹوٹ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ ہر وہ گروہ جسکے پاس ان آئینوں کا ایک آدھ ٹکڑہ موجود

تھا اس نے اسی سے قرآن کو دیکھا اور اتنے ہی انداز پر تفسیر شروع کر دی وہ اختلاف پیدا ہوا جس نے اصول کے امہات العقائد سے لیکر علم و عرفان کی ہر حقیقت کو مسخ کر کے رکھدیا۔

صحابہ کرام میں مجموعی طور پر روح قرآن موجود تھی وہ ان آئینوں سے کام لیتے تھے گو ہر فرد کے پاس علیٰ حسب مراتب فہم و عرفان تھا تاہم روح قرآن ان میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ عرب کا دماغ فعال دماغ تھا وہ محض تخیلیل کے بندے نہ تھے اسی بنا پر روح قرآن نے ایسے ہی خطے کو چنا۔ جہاں پر وہ عملی کام کے لوگ لے سکتا تھا اور اب بھی اُس نے اسی خطے کو چنا ہے جو گفتار سے زیادہ کردار کے مشتاق ہیں

میزانِ عقل انکے پاس کتنی اہم چیز تھی اور قرآن حدیث کو اسپر وزن کرنے کے وہ کسقدر خوگر تھے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ زندوں کے بکا سے مُردوں کو عذاب کیا جاتا ہے یہ بات ام المومنین حضرت عائشہ نے سنی بولیں یہ غلط ہے قرآن خود ایک اصول بیان کرتا ہے لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کہ ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا تو زندوں کا رونا مُردوں کے عذاب کا باعث کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایک صحابی آنحضرت سے روائت کرتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ کے سامنے بیان کی جاتی ہے تو فرماتی ہیں کہ مردے سن نہیں سکتے خدا خود کہتا ہے انک لا تسمع الموتیٰ اذا ولوا مدبرین تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ سے روائت کرتے ہیں کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عبداللہ بن مسعود کے سامنے یہ حدیث بیان کی جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو گرم پانی کے استعمال سے بھی وضو کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ تو معمولی مسائل میں تحقیقی رنگ کی جھلک نظر آرہی ہے یہی حال کم و بیش دین قیم کے ہر اصول و مسئلہ کا تھا ان کے اندر سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ صحبت سے ایک ایسی روح پیدا ہو چکی تھی کہ وہ قرآن کریم کو لیکر کفار کے مجمعوں میں گھس جاتے جہاد کے موقعہ پر تین ہی باتیں کہتے کلمہ قبول کرو۔ ورنہ ماتحت ہو کر جزیہ دو اور یا میدان میں اترآؤ۔ آخر وہ کیا جوہر اسلام تھا جس نے ان کو کفار پر جارحانہ حملے کے لئے تیار کر دیا تھا اور وہ ہر وقت سر بکف میدانِ عمل میں کود پڑنے کو اپنی ہی زندگی کا بابِ مفتوح سمجھتے تھے۔ یقیناً انہوں نے فیضانِ صحبت سے ایسا مقام پا لیا تھا جہاں پر سارے کفار کو ان سے غلامی کی نسبت لگ چکی تھی اور وہ یقین کی آنکھ سے دیکھتے تھے کہ مسلمان در اصل اللہ میں فنا ہو کر اللہ کو لیکر میدانِ عمل میں آنے کے لئے ہے جہاں پر وہ اللہ کی تلوار بنکر اور اللہؐ کے بازو سے کفار سے لڑتا ہے فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم

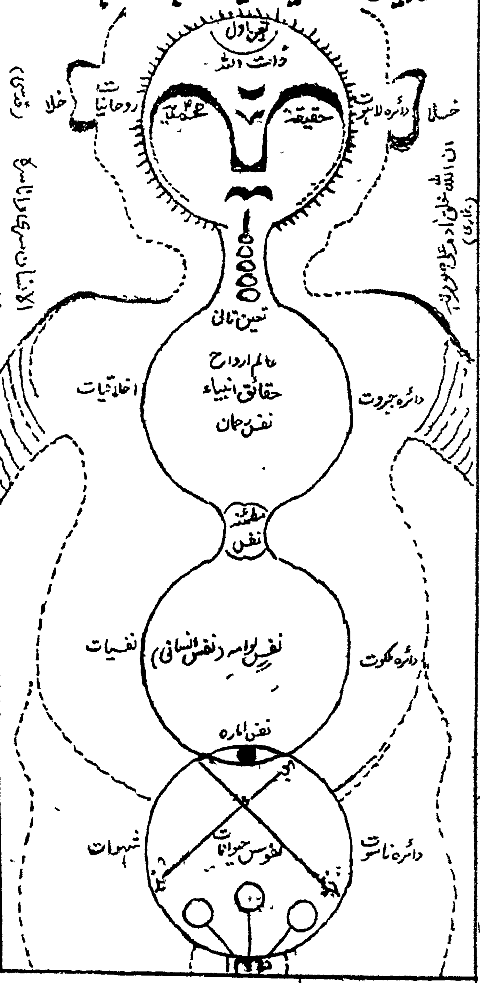
وہ میدانِ کارزار میں انا الموجود کی صوتِ سرمدی کے اُن نغمہ ہائے حیات کو سنتے تھے جو جام شہادت میں انکو پلایا جاتا تھا۔ وہ یہی قرآن تھا جس نے انکے اندر حیرت انگیز قوت کردار پیدا کر دی تھی اور وہ خود زندہ اور متحرک قرآن بن چکے تھے سنت ان کی ہر ادا کا نام تھا۔ حدیث ان کی عام بول چال سے پیدا ہوتی تھی جبکہ وہ فنا فی الرسول ہو کر میدانِ عمل میں آچکے تھے تو ان کی ہر حرکت تفسیر قرآن اور مصداق حدیث ہونے میں کیا شبہ ہے۔

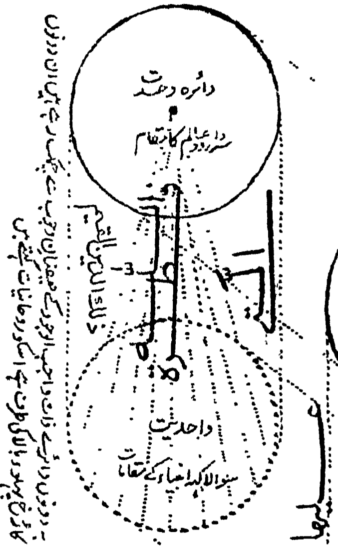
آؤ ناطق قرآن اور مصداقِ حدیث کو ظاہر کر علیٰ روس الاشہاد لباس مجاز میں ملبوس دیکھنے کے لئے ہم فطرت انسانی کا تجزیہ

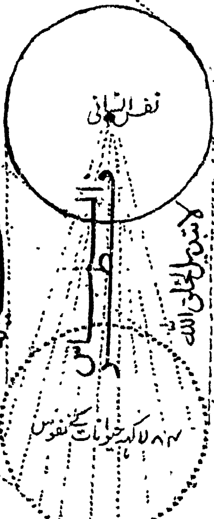
کریں اور اسکے داخلی اور خارجی پہلوؤں کا علیٰ وجہ البصیرت مطالعہ کریں۔

فطرت اللہ کے داخلی اور خارجی پہلو

قرآن حکیم فطرت اللہ کا بیان ہے اور فطرت اللہ فطرت انسانی کا ہی منشاء ہے پس اگر فطرت انسانی کو کماحقہ سمجھ لیا جائے تو قرآن حدیث کا سمجھنا ایسا آسان ہے جیسے انسان آپس کی بات چیت بلا تکلف سمجھتا ہے۔ فورب انہ لحق مثل ما انکم تنطقون۔ فطرت انسانی کے چار اسٹیج ہیں ان سے دو کا منہ تو داخلی ہے اور دو کا خارجی۔ داخلی رخ فطرت اللہ کا باطنی پہلو ہے اور خارجی رُخ فطرت اللہ کا پہلو رادنی اور یہ دونوں رُخ ایک ہی ہستی اور وجود کیطرف اشارہ کرتے ہیں جسکو فاطر السموٰت والارض رب العلمین کہا جاتا ہے داخلی اور خارجی رُخ اپنے ظہور و کون کی جہت سے کائنات میں جسم انسانی میں آکر ختم ہوتے ہیں اس بیان کو نقشہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔







داخلی دو دائرے جو آپ دیکھ رہے ہیں ان سے اوپر کے دائرہ نے نیچے کے تمام ارواحوں کی وحدت قائم کر دی ہے اس بنا پر اسکو مرتبہ وحدت روح الارواح کہا جاتا ہے یہاں پر تمام انوار واحدیت جمع ہو کر ایک کیفیت جامعہ روحانیہ نورانیہ پیدا کر رہے ہیں جو حقیقت محمدیہ کے نام سے موسوم ہے اور ذات اللہ بھی اسکو کہتے ہیں اور اسی کو تعین اول اور عقل کل بھی کہا گیا ہے حدیث اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ العقل بھی اسی کا بیان ہے اس مرتبہ میں ذات نے اپنے کو انا سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور یہ ذات کا اجمالی علم ہے۔

یہ دوسرا دائرہ جو آپکے سامنے ہے تعیّن ثانی کہلاتا ہے اس میں ذات نے اپنی صفات کا تفصیلی علم ظاہر فرمایا ہے اس کو مرتبہ واحدیت اور حقیقت آدم اور نفسِ رحمان بھی کہتے ہیں۔ یہ دونوں تعیّن داخلی کہلاتے ہیں ان دونوں دوائر نے آئینہ امکان میں اپنا عکس ڈالا تو دو دائرے خارج کی طرف رُخ کئے ہوئے ظاہر ہوئے گویا مرتبہ وحدت نے جو باہر کو منہ کیا تو نفس انسانی کی صورت میں منعکس ہوا اور مرتبہ واحدیت نے جو باہر کا رُخ اختیار کیا تو مختلف نفوس حیوانیہ کیصورت میں متمثل ہوا۔ پس اوپر کے دونوں وجوبی دائروں کو امکانی دائروں کے محاذ میں اس خیال سے رکھو کہ وجوبی اصل ہیں اور امکانی ان کا سایہ یا ظل تو وحدت کا دائرہ نفس انسانی کے دائرہ کے مقابل آئے گا اور واحدیت کا نفوس حیوانیہ کے مقابل پس روحانی جہت سے یہ کلیہ ثابت ہوا کہ جو نسبت محاذی وحدت کو نفس انسانی سے ہے وہی نسبت واحدیت کو نفوس حیوانیہ سے ہے جسکی تشریح اصطلاح دین میں یہ ہوگی جو انسان سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے قلبی رشتہ رکھتا ہے یعنے حضور انور کا کلمہ طیبہ پڑھتا ہے درحقیقت وہی انسان ہے اور جو آدمی خواہ کسی بڑے سے بڑے نبی کا امتی ہو اگر حضور رحمت للعالمین سے رشتہ نہیں جوڑتا اور کلمہ نہیں پڑھتا وہ حیوان بشکل انسان درندہ اور شریر جانور ہے اسی حقیقت کو قرآن ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یومنون اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں لو کان موسی حیا لا تبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سبیل اللہ او کما قال علیہ السلام۔ بلکہ یہ انبیاء علیہم السلام بھی جب تک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کریں خالی دامن رہیں گے لو کان موسی و عیسے حیین لما وسعھما الا اتباعی او کما قال

نفس انسانی نے لاکھوں جانوں اور نفسوں کی وحدت قائم کی اس لئے کہ حقیقت محمدیہ نے لاکھوں انبیاء و مرسلوں کی وحدت قائم کی ہے۔ یہ تو باطن کا اہتمام ہے اب اسی کو صفحۂ ہستی کے ظاہر انقوش میں لے آئیے۔ حقیقت محمدیہ سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر اختیار کر کے مُنصۂ شہود پر آگئی اور انوار انبیاء علیہم السلام جو وحدت سے نکلے تھے ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبروں کی صورت میں آگئے یہ تو اصلی مراتب امری و حقی کا ظہور ہوا اب ظلی و خلقی مراتب کا ظہور لیجئے۔ نفس انسانی نے آدم علیہ السلام کا وجود اختیار کیا اور نفوس حیوانیہ نے ۸۴ لاکھ (یا اٹھارہ ہزار) جانوروں کا جسم لیا۔ پس خلقی اور ظلی کارخانہ کو کائنات کہا جائیگا اور حقی و امری کو روحانیات پہلا کارخانہ فطرت انسان، دوسرا فطرت اللہ۔ کائنات سے جو اصول فروع ثابت ہو نگے

وہ روحانیات پر از روئے مواطاۃ دلالت کرینگے پس قرآن حکیم فلسفہ کائنات کو پیش کرکے روحانیات کی بلندیوں کی طرف لیجاتا ہے جس شخص کی فطرت، فطرت اللہ سے لگاؤ نہیں کھاتی وہ لامحالہ اسی انداز کی تفسیر کرے گا جو مراتب خلقی وظلی تک ہی محدود رہے گی کیونکہ اسکے دل و دماغ کی رسائی یہیں تک محدود ہے۔ پس وہ بجائے ہدایت کے گمراہی کا باعث بنتا ہے۔ حکماءِ اسلام مثل رازی ابن سینا وغیرہ یا متکلمین ابو مسلم معتزلی اور قفال وغیرہ اسی انداز کی تفسیر کرتے ہیں گو بظاہر قرآن کی تفسیر کے لئے بہت سی علوم کا حوالہ دیتے ہیں مگر منشاء اور غائتِ قرآن سے بے خبر رہنے کی وجہ سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے یضل به کثیرا میں اسی حقیقت کی طرف اشارا ہے۔ ابن سینا یا رازی وغیرہ تفسیر قرآن میں کتنا بھی بل مارینگے جب تک مقامات روحانیہ تک حالاً ان کی رسائی نہ ہوگی نورِ ہدایت خود انپر متجلّی نہیں ہوگا کیونکہ ذات اللہ مرتبہ وحدت کی تجلّیات ذاتیہ مجرّدہ کا نام ہے جس میں تمام انوار و احادیث ضم ہو رہے ہیں پس ہدایت اسی مقام و مرتبہ کا نور ہے ان ھدی اللہ ھوالھدیٰ ہے۔ (اقبال) عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو ✱ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی۔

داخلی تعینات عالم امر ہیں اور خارجی تعینات عالم خلق ہیں اور یہ دونوں قسم کے تعینات ایک ہی وجود کے مظہر ہیں جسکو اللہ کہتے ہیں "الا لہُ الخلق والامر"۔ پس انسان فطرت کے لحاظ سے وہی فطرت اللہ ہے چنانچہ قرآن حکیم میں اس وحدتِ فطری کا بیان اس طرح ہے فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ الآیہ

مثلِ قرآن کیا ہے اور کہاں ہے؟

نفسیاتی وحدت وجود آدمؑ سے قائم ہوئی اور روحانی وحدت محمدؐ سے قائم ہوئی پس یہی ایک جامع قانون اور دین قیّم ہے جس پر ساری کائنات چل رہی ہے اس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی۔ اب آپکو فلسفہ کائنات سے علوم الٰہیات کی طرف عدول کرنا نہایت آسان ہوگیا ہے آپکے سامنے لاتبدیل لخلق اللہ (فطرتِ انسان) موجود ہے اب اپنے اجتہاد و فکر سے آپ جتنا بھی اسکے اندر زور لگائینگے اتنا ہی آپکے سامنے فطرت اللہ کے حقائق روشن تر ہوتے جائینگے۔

مثلاً آپنے یہ بخوبی سمجھ لیا کہ تمام حیوانات کی وحدت آدمؑ کے وجود نے قائم کی ہے تو اس اصول کو آپ روحانیات میں لیجا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی روحانی وحدت محمدؐ کے وجود نے قائم کی ہے پس جو نسبت وحکم و مرتبت حیوانات کو وجود آدم سے ہے وہی نسبت وحکم اور مرتبت انبیاء کو وجود محمدؐ سے ہے آپ انہی مقدمات کو لے کر بہت بڑا وسیع دفتر تیار کرسکتے ہیں حتی کہ آپکے سامنے اصول اور فروع اس ضابطہ کے ساتھ فراہم ہو جائینگے کہ اس طریق سے جمع شدہ سامان کو آپ قرآن کے مضامین کے سامنے رکھیں گے تو ایک حیرت انگیز نور بیز روحانیت آمیز تفسیر قرآن اپنے سامنے رکھی ہوئی پائیں گے جسکو قرآن سے صرف لفظی امتیاز ہوگا معنوی اتحاد اس درجہ حاصل ہوگا کہ احادیث صحیحہ گویا آپکی زبان و قلم سے نکل رہی

ہیں اور قرآن آپ کی زبان سے بول رہا ہے اور قلم اسکو ضبط تحریر میں لا رہا ہے یہ وہی مجموعہ ہوگا جسکو حضور انور فرماتے ہیں اُوتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ فلسفہ کائنات سے تطبیق تام ہی آپ کو فلسفہ الٰہیات کے مقامات روحانیہ تک پہنچا سکتی ہے۔ مثلاً آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام حیوانات انسان میں آ رہے ہیں اور انسان میں آنے کے بغیر انکو کہیں مفر ہے نہ نجات طوعاً وکرہاً وہ انسان میں فنا ہو رہے ہیں آپ اس قاعدہ کو جو آپ کو فلسفہ کائنات سے بل رہا ہے روحانیات میں چسپاں کر کے برملا کہہ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں آئے تھے حضور انور میں آنے کے بغیر انکو کہیں مفر ہے نہ نجات بطیب خاطر وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو رہے ہیں لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کی حقیقی تفسیر بھی یہی ہے یعنے اب وہ مسلمانوں کے اندر آ کر نصرتِ دین کا کام کر رہے ہیں اسلام کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے بھلا جب ان اقوام عالم کے انبیاء اسلام کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے تو یہ قومیں اسلام کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہیں؟

فلسفۂ جہاد کی روحانیت

اب ایک نمبر اور آگے بڑھیے کہ انسان حیوانات سے کام لے رہا ہے اگر کوئی حیوان نادانی سے خدمتِ انسان میں کوتاہی کرتا ہے یا پیچھے ہٹتا ہے تو اُسکو مار کر انسان اپنے قبضہ میں لاتا ہے آپ اس امر واقعہ کو روحانیات میں اس طرح مطابق کر سکتے ہیں کہ جس نبی کی اُمت نادانی سے خدمتِ اسلام میں کوتاہی یا سرکشی کرتی ہے اسکو جہاد کر کے مسلمان اپنے قبضہ میں لاتا ہے اور جارحانہ حملے سے اسکو اپنے اندر ارتقا میں لاتا ہے انبیاء علیہم السلام نے سردار دو عالم میں آنے اور ایمان لانے اور دین اسلام کی مدد کرنے کا وعدہ موثوق کیا ہوا ہے وہ اپنے میثاق سے بہر نوع تخلف نہیں کر سکتے البتہ انکی اُمتیں اگر سرتابی کریں تو اُن سے جانوروں ہی کا سلوک کیا جائیگا کافر جب تک سردار دو عالم کا کلمہ نہ پڑھے وہ حیوان ہی ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آدمیوں کی ارتقائے روحانی واحدیت کے انوار تک ہی محدود رہی سوالاکھ نبیوں کا وجود اسپر شاہدِ عدل ہے معلوم ہوا اُسوقت ابھی فطرتِ انسانی نے وہ کمال حاصل نہ کیا تھا جو سردار دو عالم کے بعد حاصل کر لیا کیونکہ حضور انور کے بعد ارتقاء روحانی آخری نکتۂ وحدت تک غیر محدود ہو گئی ہے مقامِ محمدی اسپر گواہ ہے گویا آدم کی فطرت خود اللہ کی ذات تک نہ جا سکی نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بجز عربی زبان کے جو سردار دو عالم کی زبان ہے کسی اور زبان میں ذات کا علم نہیں پایا جاتا اَللّٰه ذاتی نام ہے نہ یہ کسی سے مشتق ہوا نہ اس سے اشتقاق جائز یہ نام ہے اس ذات بحت کا جو مستجمع لجمیع الصفات الکمال ہے ایسا نام کسی زبان میں نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نبی رِشی مُنی ذات اللہ کا مظہر نہیں ہوا۔ اب جس طرح حیوانات کی ارتقاء یہ ہے کہ وہ انسان میں فنا ہوں بجز انسان کے اُن کے لئے کوئی اور وسیلہ ملجاؤ

ماوٰی نہیں اسی طرح انبیاء کی ارتقاء یہ ہے کہ وہ مسلمان میں آکر فنا ہوں بجز مسلمان کے انکے لئے کوئی اور وسیلہ ملجا و ماوٰی نہیں ہے جس طرح ماکول اللحم جانوروں کو ذبح کرکے کھا جانے سے ان کا جلدی ارتقاء ہوتا ہے ایسا ہی کفار کو جہاد میں پکڑ کر مسلمان اپنے اندر جلدی سے ارتقاء میں لاتا ہے۔ جانور اگر طبعی موت سے مرتے رہیں تو وہ انسان میں بڑی مدت پھر پھرا کر مرتقی ہوتے ہیں گویا ذبح کرنا جانور کے حق میں سامانِ ارتقاء اور باعثِ رحمت ہے اسطرح جہاد کفار کے حق میں سامانِ ارتقاء اور باعثِ رحمت ہے جس طرح جانور نادانی سے انسان کے قبضہ میں نہیں آتا اور سرکشی کرتا ہے تو انسان اسکو زبردستی گھٹا لیتا ہے ایسا ہی کافر نادانی سے مسلمان کے قبضہ میں نہیں آتا سرکشی کرتا ہے تو مسلمان زبردستی سے اُن پر قبضہ کرتا ہے دلو کرہ الکافرون بھیڑ بکری کو بالجبر پکڑ کر ذبح کرنا انسان کے نزدیک جرم نہیں بلکہ بھیڑ بکری کے ارتقاء کے لئے ضروری ہے ایسا ہی کافر کو بالجبر پکڑ کر مسلمان کرنا اسکے ارتقاء میں لانے کا سامان ہے اور یہی مسئلہ جہاد کی فلسفیانہ روحانیت ہے۔

ختم نبوت کا روحانی حل

آدم کا بیٹا آدم پیدا ہوتا ہے تو خاتم النبیین کا روحانی فرزند فنا فی الرسول ہوتا ہے۔ جیسا کہ آدمیت کا ٹائپ ایک ہی وجود آدم کا ہے ایسا ہی روحانیت کا ٹائپ ایک ہی وجود محمدؐ کا ہے اس اجمال کی تفصیل فلسفہ کائنات سے ختم نبوت کے اثبات میں مَیں یہاں درج کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

عالم اجسام میں جب ۸۴ لاکھ جانیں حیوانات کی صورت میں پیدا ہوگئیں تو ان سب کا مجموعہ بنکر آخر میں حضرت انسان کا لاجسم لیکر کھڑا ہوگیا اور منہ پلٹا کر ان سب پر قبضہ کر لیا۔ بالفرض انسان سے آگے پھر اور کوئی مخلوق پیدا ہوتی تو انسان قابض نہ ہوتا بلکہ وہ مخلوق ہوتی اور انسان پر بھی قابض ہوتی لیکن یہ سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ انسان کے بعد اور کوئی مخلوق پیدا نہیں ہوئی انسان ہی خاتم مخلوقات ہے۔ پس انسان کا خاتم مخلوقات ہونا خاتم النبیین کا مقدمہ ہے اور یہ خاتمیتِ خلق تمام حیوانات پر قبضہ کرنے کی برہان بیّن اور حجت قاطع ہے۔ چونکہ تمام جانور اسکے اندر ہی جسم لطیف کیساتھ موجود ہیں اور وہ ان سب پر اپنے اندر ہی قبضہ کئے ہوئے بیٹھا ہے۔ پس یہی قبضہ و اقتدار جو اجسام لطیف پر انسان[1] کو حاصل ہے اجسامِ کثیف کو بھی مقبوضہ بناتا ہے۔ یہ وہ فلسفہ ہے جو کائنات سے ہیں

---

[1] فلسفہ کائنات سے ڈاروِن کی تھیوری بھی غلط ثابت ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ بندر سے ارتقاء پا کر انسان بنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان تمام حیوانات پر قابض ہے یہ دلیل ہے اس امر کی کہ اسکے اندر تمام حیوانات کے اجسام لطیف موجود ہیں لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ بندر نے ارتقاء حاصل کرکے انسانی جامہ اختیار کیا ہے تو کم از کم بندر کیلئے لازم تھا کہ وہ سو پچاس نفوس پر قابض ہوتا مگر یہ بداہتہً غلط اور باطل ہے بندر کی اطاعت دوسرا کوئی جانور نہیں کرتا نہ طوعاً نہ کرہاً مگر حضرت انسان ہے کہ سخرلکم ما فی البر والبحر بروبحر کائنات ارضی وسماوی پر قابض ہے دراصل ڈاروِن فطرت انسان اور اسکے منشا سے جاہل تھا ورنہ وہ انسان کی تعریف میں "بندر بانٹ" نہ کرتا یہ نتیجہ ہے اس فلسفی کا جو سرچشمہ رحمت مرکز ہدایت سردار دو عالم سے کٹا رہتا ہے ؎ منصور کہتا ہے خدا ہوں میں ڈاروِن کہتا ہے بوزنہ ہوں میں۔ منہ

علمی و نظری دلائل سے مشہود ہو رہا ہے جس کی تسلیم سے کسی باخبر کو انکار نہیں دوست دشمن اس کا طبعی طور پر قائل ہے پس اس برہان سے ہم روحانیات میں ختم نبوت کا مسئلہ طے شدہ پاتے ہیں کہ ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر اپنے اپنے وقت پر پیدا ہوئے ان سب کا مجموعہ بن کر سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سب کے آخر میں تشریف لائے پس جس طرح انسان خاتم مخلوقات ہو کر سب پر قبضہ کرتا ہے حضور انور خاتم النبیین ہو کر سب انبیاء پر قابض ہیں جیسا کہ انسان کے بعد کوئی اور مخلوق پیدا نہیں ہوئی ایسا ہی خاتم النبیین کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوا پس جس طرح لا مخلوق بعد الانسان کا نظریہ دوست دشمن کے نزدیک قطعی مسلّمہ ہے ایسا ہی لا نبی بعدہ کا مسئلہ تمام مسلمانوں کے نزدیک یقینی مسلّم ہے[1]

جیسا آدم ابوالبشر کے اندر تمام جانور جسم لطیف کیساتھ جمع ہیں اسطرح حضرت محمد ابوالانبیاء کے اندر تمام نبیوں کی روحانی طاقتیں جمع ہیں۔ جیسے آدم کی صلبی اولاد آدم کے کمالات بشری کی وارث ہوئی ایسے ہی محمدؐ کی روحانی اولاد محمدؐ کے کمالاتِ رسالت کی وارث ہوئی اسی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے حضور انور فرماتے ہیں مُثِّلَتْ لِی اُمَّتِیْ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (کنز العمال)

جیسا آدمؑ کی اولاد عموماً انسان کہلاتی ہے ایسا ہی محمدؐ کی (روحانی) اولاد عموماً مسلمان کہلاتی ہے ھو سمّٰکم المسلمین اسی جامعہ حقیقت کو ذیل کی آیت مقدسہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الآیہ) کہ "محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" یہاں پر بالغ مردوں سے اُبُوّت (باپ بننے) کی نفی کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ حضور اکرم کا کوئی بیٹا جوان نہیں ہوا۔ لیکن نفی ابوت کے بعد لٰکِنْ سے تلافیٔ مافات کے طور پر جسکا اثبات کیا گیا ہے وہ اثبات اُس حقیقی نسبت و تعلق کا ہے جو درحقیقت رجال امت کو خاتم النبیین سے ہے اور وہ وہی نسبتی تعلق ہے جو نوع انسان کو ابوالبشر آدم سے ہے مگر فرق یہ ہے کہ انسان کا آدم سے تعلق بُنُوّت (بیٹے بننے کا) کا ہے اور مسلمان کا تعلق خاتم النبیین سے ختم نبوت کا ہے۔ بُنُوَّت اور نبوّت یہ دونوں نسبتیں علے الحقیقۃ الجمع وراثتاً چلی آرہی ہیں۔ لیکن جیسا کہ آدمؑ کا بیٹا اپنے آپکو آدمؑ نہیں کہلاتا بلکہ آدمؑ کے کمالات خلقی کا وارث بنکر اولاد آدم رہتا ہوا صرف انسان ہی کہلاتا ہے ایسا ہی حضرت محمد خاتم النبیینؐ کا روحانی فرزند اپنے آپکو محمد رسول اللہ نہیں کہلا سکتا بلکہ خاتم النبیین کے کمالاتِ روحانی کا وارث بنکر وارث انبیاء رہتا ہوا صرف مسلمان ہی کہلاتا ہے[2]۔

جس طرح ایک انسان اپنے اندر لاکھوں حیوان رکھتے ہوئے بھی اپنے کو صرف ایک حیوان کا نام دینا اپنی کھلی توہین اور حد درجہ کی نالائقی اور کمال سفاہت سمجھتا ہے اسی طرح ایک مسلمان اپنے اندر لاکھوں انبیاء رکھتے ہوئے بھی اپنے کو صرف ایک نبی کا نام دینا اپنی کھلی توہین اور حد درجہ کی نالائقی اور کمال سفاہت سمجھتا ہے۔ دیکھو کائنات کے فلسفہ نے ہمیں کتنی غامض اور پیچیدہ مباحث سے سبکدوش کر دیا ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ نبوت ظلی و بروزی کی اصلیت وراثتِ انبیاء کا مسئلہ حدیث لا نبی بعدی کی صداقت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی صحت فنا فی الرسول کا مقام رجال امت کا احترام یہ پرانے اور نئے تمام اختلافات

[2] یہ ایک بین دلیل اس بات کی ہے کہ مسلمان کے کسی مسلمان کی کوئی حجت نہیں اور نہ وہ کسی مسلمان کو بہکانے آیا ہے اور نہ آئیگا۔ لہٰذا فتویٰ کفر ہی فضول ہے۔

[1] عام مسلمان اسکی حقیقت سے بے بہرہ ہیں اسکو ہم آخر میں ضمیمہ والے طشت ازبام کرنا چاہتے ہیں!

فلسفہ کائنات سے حل ہوجاتے ہیں۔ میں یہاں پر خصوصیت کیساتھ ان مولویوں کے ضعف دماغ کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں جو حدیث علماء امتی کی تضعیف کرتے ہیں اور ان کا بھی جو ایک نبوت کا دعوی کرکے بیٹھے ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں کہ میری امت کے علماء (ربانی) تمام انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل ہیں۔ ایک کے نہیں بلکہ کا انبیاء سب انبیاء کا مثیل مسلمانوں کا ایک عالم ہوتا ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم میں منعم علیہ گروہ انبیاء کے تمام مقامات کے حصول کی ایک مسلم درخواست کرتا ہے۔ اب مسلمانوں سے جو شخص ایک نبوت کا مدعی ہو کر اس بات کی آرزو کرے ع وہ گھڑی آتی ہے جب علیئے پکارینگے مجھے تو گویا وہ سورج ہو کر یہ کہتا ہے ع دن نکل آیا ہے اب تارا پکارینگے مجھے۔ یا انسان ہو کر یہ کہتا ہے ع ہوں میں حیوان ناطق اب گھوڑا پکارینگے مجھے۔ بس ایسے مسلم کو معذور سمجھنا چاہیئے .... یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں دعوی نبوت کرنے والا کاذب دجال ہے کیونکہ اس نے اپنے کو اصل فطری اور روحانی مقامات سے گرا کر ایک جزوی مقام پر ڈال دیا ہے۔ جتنا جرم اس انسان پر اخلاقی طور سے عائد ہوتا جو ۸۴ لاکھ نفوس کا مجموعہ کہلاتا ہوا خود کو یا دوسرے کو گھوڑا گدھا اونٹ یا شیر و ببر وغیرہ کہتا ہے اس سے زیادہ روحانی مجرم وہ متنبی ہے جو سوا لاکھ انبیاء کو اپنے اندر بالقوہ رکھتا ہوا صرف ایک نبی کی نبوت کا دعوی کرے اور مسلمانوں کو اسکے ماننے کی دعوت دے گویا وہ اپنے عمل دعوت و حجت سے سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بجائے ارتقاء روحانی کے رجعت قہقری سے مسلمانوں کو پستی کی طرف دھکیل دے رہا ہے یہ براہ راست اسلام کے اللہ اور اسلام کے رسول کے ساتھ جنگ اور منازعت ہے ایسے شخص کو جنگی مجرم شمار کیا جائیگا اور اس سے اقتدار شریعت ویسا ہی سلوک کریگا جیسا جنگی اور باغی مجرموں سے کیا جاتا ہے۔ مسلمان فنافی الرسول کے مقام پر آکر اپنا کوئی نام کوئی دعوی کوئی حجت کوئی الزام مسلمانوں کے آگے پیش نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر اسکے نشانات غیر قوموں میں ہوں تو ان کو مسلمان کرنیکی خاطر انہی کی مسلمات کی بنا پر اسلام پیش کرکے ان پر تمام حجت کرسکتا ہے ظاہر ہے کہ کفار اسکو ستائیں گے اور ہر ممکنہ تدبیر سے اسکو ختم کرنے کے حربے استعمال کرینگے وہ تنگ آکر ہجرت کریگا اور طاقت فراہم کرکے انکے خلاف اعلان جہاد کردیگا یہی وہ طریق ہے جو سردار دو عالم نے اختیار فرمایا چنانچہ امام الجہاد کے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں يُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى أَنَا عَلَى الْوَحْيِ

صفت غالب یا گن پردھانی

جس طرح کسی انسان میں کوئی صفت حیوانیہ کے غالب رہنے کی وجہ سے اسکو اس جانور کے نام سے پکارا جاتا ہے مثلاً بہادر اور جری کو شیر فریبی اور مکار کو لومڑی، بزدل کو گیدڑ، اسی طرح طوطی اور بلبل وغیرہ جس مسلمان میں کسی نبی کی طاقت

ف۱ اس حدیث کو مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی اور شہید مرحوم نے مستدلاً قبول کیا ہی جو وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیر ہیں اب آجکل ملاں مولوی اسکی تضعیف کر رہے ہیں ۱۲ منہ

زیادہ کام کرتی ہے اللہ کے نزدیک اسکو وہی نام دیا جاتا ہے تاکہ اس نام سے وہ اسی قوم یا امت میں کام کرے جس میں
اس نبی کی دعوت انتظار ہے وہ امت جب اپنے نبی کو مسلمانوں میں آیا ہوا دیکھے گی تو وہ اسکی وساطت سے سردار دوعالم کے
قدموں میں آجائیگی۔ بس اس نامزد مسلمان کا یہی کام ہے اگر وہ اپنے اس صفت غالب کے نام کو لیکر مسلمانوں میں حجت بازی
شروع کر دیگا تو مسلمان ایسے متنبی کو اپنا غلام اور نوکر سمجھتے ہوئے سرکچل کر رکھدینگے کیا اسے معلوم نہیں کہ مسلمان کے کمالات
کیا ہیں ؎ بشنو از محی این سخنہائے بوالعجب + عیسٰے و خضر و یونس از نوکران ما (پیران پیر)

مسلمانوں میں عیسٰے اور مہدی کی انتظار اس لئے نہیں کہ وہ تجدد و تاسیس دین کے لئے آئینگے بلکہ عیسٰے صرف عیسائیوں
کو مسلمان کرنے کے لئے ہے اور مہدی مسلمانوں سے خدمت اسلام کا کام لینے کے لئے ہے اور بس دونوں کا کوئی دعوی اور حجت
مسلمانوں پر نہیں ہے مسلمانونکو فخر ہے کہ غیر اقوام کے رشی منی نبی رسول ان کے اندر پیدا ہو کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں اگر مسلمان
ان کے ساتھ ہو کر کام کرینگے تو روحانی ارتقاء حاصل کرینگے ورنہ ساتھ نہ دینے سے وہ کافر نہیں ہوتے سامان ارتقا نہیں رہتا
من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاھلیة امام زمان کی معرفت جہالت سے نکالتی ہے جہالت کا معنے موت کفر
نہیں۔ معرفت ارتقاء جہالت وقوف ہے۔ لطف یہ کہ امام کی معرفت مسلمان کے ذمہ پر چھوڑی گئی ہے۔

مسلمانونمیں عیسٰے کی بشارت ان معنوں میں ہے کہ غیر اقوام جانورونکے عنبر میں آچکی ہیں اب ان میں کوئی نبی ولی غوث
وقطب کے مقامات حاصل نہیں کر سکتا یہ مسلمانوں کا ہی ورثہ ہے کہ تمام انبیاء ورشی انہیں میں آکر خدمت اسلام کا کام کرتے
ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم عیسی ابن مریم اس فیکم سے یہ امر صراحتاً ثابت ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کے اندر عیسٰے نازل
ہونگے کسی اور قوم کے اندر نہیں۔ رہا عیسٰے کی حجت تو وہ مسلمانوں پر نہیں بلکہ عیسٰے کی حجت اس گمراہ قوم پر ہے جو اسکے اصل
مسلک کو چھوڑ کر گمراہ کنندگان جہاں میں نمبر اول پر کھڑی ہے نزل فیکم ہے نزل لکم نہیں کیف انتم سے مسلمانوں کی روحانی
کیفیت کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان جب روحانیات سے غافل ہونگے تو انکے مقامات عالیہ بتانے کے لئے مسیح آکر کہے گا کہ
اے مسلمان روحانیات میں تیرا پہلا قدم مسیح بننا ہے اور آخری قدم سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونا ہے ؎

چرخ چہارم ہم ز نور تو پُراست + باش اللہ این مقام آخر است (مثنوی)

اور یہاں اس گن پردہانی (صفت غالب) کے مسئلہ کو ہمنے کائنات سے اخذ کیا ہے اور ایسا صحیح ہے کہ سردار دوعالم صلے اللہ
علیہ وسلم کی حدیث اسکی تائید میں آرہی ہے حضور انور نے فرمایا من احب ان ینظر الی ابرھیم فلینظر الی ابی بکر و من
احب ان ینظر الی نوح فلینظر الی عمر و من احب ان ینظر الی ادریس فلینظر الی عثمان و من احب ان ینظر الی یحیی فلینظر الی علی و من احب
ان ینظر الی عیسے ابن مریم فلینظر الی ابی ذر غفاری (کنز العمال) حضرت ابوبکر رضا فنا فی الرسول تھے لیکن غالب رنگ ابراہیمی رہنے کی وجہ سے ابراہیم
کے مثیل قرار دیئے گئے ورنہ وہ سوا لاکھ نبیونکے جامع تھے ایسا ہی حضرت عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ سب فنا فی الرسول تھے مگر صفت غالب

الگ الگ رہنے کی وجہ سے مختلف انبیاء کے مثیل قرار دیئے گئے۔ لیکن ان کا یہ مثیلی نام کسی پر حجت نہیں تھا اور نہ وہ اس امر کے مدعی ہوئے تھے اور نہ انہوں نے اس نام کو لیکر اچھالا تھا اور نہ انکو اس نام پر کوئی فخر تھا بلکہ یہ تو ایک نمونتہً اظہار ہے اس حقیقت کا کہ ایک فنافی الرسول قطب الاقطاب میں تمام نبیوں اور رشیوں کی روحانی طاقتیں جمع ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث کی صحت کا ہمارے پاس کتنا عمدہ معیار ہے کہ پہلے ہمنے فلسفہ کائنات سے ایک صغریٰ قائم کیا اور اسکو فطرتِ انسان میں لیجا کر کبریٰ بنا دیا نتیجہ ایک لاتبدیل قانون روحانی کے رنگ میں نکل آیا۔ فرض کیجئے حدیث مذکورہ کا ہمیں کچھ بھی علم نہ تھا لیکن واہ رے فلسفہ کائنات تیری وجہ سے سچ مچ ایک حدیث کا متن بمعہ اسکی صحت کے ہمیں مِل گیا۔ ہمارے پاس اس سے بڑھکر معیارِ صحتِ حدیث کیا ہوگا کہ ہم کلیات قرآنیہ کو فلسفہ کائنات سے تطبیق دیکر ایک نتیجہ نکالتے ہیں نتیجے میں دیکھتے ہیں تو حدیث سامنے آتی ہے ہمارا استنتاج اور سردار دو عالم کا استنتاج ایک ہو جاتا ہے پس یہی ایک طریق ہے جس سے ہم رسول اللہ کی زبان بن سکتے ہیں اور قرآن حدیث کی تفسیر کر سکتے ہیں۔

اب اگر کوئی محدث یا فقیہہ اس نوع کی احادیث کو ضعیف یا غریب یا زیادہ سے زیادہ موضوع بھی قرار دے تو فلسفہ کائنات اسکے مقابل خم ٹھونک کر کھڑا ہو جاتا ہے اور بھاگ نکلنے کے تمام راستے بند کرتا ہوا کہتا ہے لا تنفذون الا بسلطان

تصحیح احادیث و تفسیر قرآن کا ظنی معیار موجب افتراق ہوا

یہ امر واقع ہے کہ محدثین و فقہا نے جو جو طریق صحتِ روایات کے اپنے طور پر اختیار کئے وہی اختلاف اور افتراق امت کا موجب ہوئے امام بخاری اخذ حدیث کا ایک معیار مقرر کرتے ہیں مگر انکے ہمعصر مسلم بن الحجاج اپنے مخالف کی خوب فضیحت کر کے کچھ اور کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تنقیح روایات کا اور قاعدہ ہے امام شافعی کے نزدیک کچھ اور سُنی شیعہ معتزلہ، خارجی، مرجیہ وغیرہ وغیرہ بے شمار فرقے اسی اختلاف روایات کی بنا پر باہم مختلف ہوئے۔

تفسیر قرآن کے سلسلے میں کوئی محض الفاظ کے ظاہری معنوں پر اڑا رہتا ہے کوئی اسکو محض عقل پر پرکھتا ہے۔ کوئی کیفیات روحانیہ احوال و مواجید ہی میں مستغرق رہ کر لذت اندوز ہونیکو مقصد حیات قرار دیتا ہے کوئی قرآن سے مصلحت پرستی ابن الوقتی نکالتا ہے یہ سب خرابیاں اسی بنا پر پیدا ہوئیں کہ مفسرین اور ائمہ فن کی نظر فلسفہ کائنات اور فطرتِ انسان پر نہ پڑی اسوجہ سے وہ روحانیات (فطرت اللہ) کے منشا کو نہ سمجھ سکے۔

قرآنِ ناطق

جیسا کہ پہلے میں نے اس امر کی توضیح کی ہے کہ کائنات فطرتِ انسانی کا ہی سامان اپنے اندر رکھتی ہے بلکہ اس وسیع

وعریض وسعت سرائے دہر میں ایک انسان ہی اس صورت میں پھیلا ہوا ہے یہ جب تمام مراتب حقی وخلقی کو لیکر جسمانیات کے ایک نکتہ میں آیا تو انسانی مجسمہ اختیار کیا ہے

رازِ لامحدود کا اک مختصر افسانہ ہے　　لامکاں کے ناپنے کا آدمی پیمانہ ہے

اور جب عالم الفاظ میں کتب سابقہ کی صورت اختیار کرتا ہوا بطور خلاصہ اور پھل کے آیا تو قرآن کریم نام پایا۔ پس یہی کائنات فعلی قرآن ہے جو اپنے فعل وعمل سے اپنے مقاصد کو زبان حال سے بیان کر رہا ہے اور یہی کتاب مبین ہے اور وہ جو ما بین الدفتین قولی قرآن ہے وہ اپنے انداز تحریر اور اسلوب تقریر سے اپنے معانی و اسرار کو کھول رہا ہے پس یہ فعلی و قولی قرآن جب جسم اختیار کرتا ہے تو ناطق قرآن کہلاتا ہے ینطق علیکم بالحق گویا یہ مقدم الذکر دو قرآن تیسرے قرآن کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ تیسرا قرآن انسان کو اسکی شکل وصورت میں آکر خود کو اسکے اندر دکھا کر اسے مقام باطنی کی طرف رہنمائی کرتا ہوا لے جاتا ہے گویا قرآن یہی انسان ہی جو حروف والفاظ کی صورت اختیار کئے ہوئے بیان للناس کہلاتا ہے۔ لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون پ۱۷۔ جب تک دل ودماغ پر اس تیسرے قرآن کا قبضہ نہ ہو تخلیق انسانی کی غرض غائب اور انسان اپنے بلوغ وارتقاء میں یکسر ناکام اور فیل ہو جائیگا۔ کائناتی اور اوراقی قرآن ایک تیسرے قرآن ناطق پر منتج ہوتے ہیں۔ یہ اگر نہ ملا تو "دو قرآن" سے یضل بہ کثیرا کا کام تو لیا جا سکتا ہے یھدی بہ کثیرا کی ہوا تک نہیں لگے گی اور ایسے لوگ یضلہ اللہ علی علم کا مصداق ہونگے۔

قرآنِ ناطق کے جسمانی و آفاقی نشاناتِ موعودہ!

اوراقی قرآن کی فعلی تفسیر آفاقی قرآن ہے اور ان دونوں میں تطبیق دیکر روحِ قرآن کا پتہ قرآن ناطق اپنے وجود سے آکر دیتا ہے اور اس وجود کے نشانات صحیفہ فطرت پر بخط جلی مرقوم ہوتے ہیں جنکی صحت کائنات اپنے ذمہ لیتی ہے مثلاً حدیث ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض الحدیث محدثین کے معیار کے مطابق ضعیف ہے اور جس کتاب میں یہ روائت درج ہے وہ طبقہ چہارم کی کتاب ہے اور قبول روائت کی شرائط اس میں پائی نہیں جاتیں لیکن کائنات اس حدیث کی صحت کے لئے اپنا عمل پیش کر رہی ہے اور سورج اور چاند کو گرہن مطابق حدیث مذکورہ ایک ہی ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں لگتا ہے دنیا بھر کی جنتریاں شاہد ہیں اپنے اور پرائے اس واقعہ کے گواہ ہیں اور ایک وجود بھی جو اس کا صحیح مصداق ہے بے شمار جسمانی واخلاقی نشانات کیساتھ کھڑا ہے۔ اب کہیے ایک ناقد محدث کا دماغ اسکو ضعیف اور ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے لیکن کائنات کا عمل جن وانس کی رُوئیت اسکی تصدیق کرتی ہے کس کا معیار پختہ اور لاتبدیل ہے۔ اسیطرح حدیث میں قبل ظہور امام الہدٰی دُمدار ستارہ مشرق کی جانب طلوع ہونا لکھا ہے

کائنات نے اس حدیث کی تصحیح وتوثیق اپنے عمل سے دکھادی اور ۱۹۱۱ء میں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اب کسی محدث
یا مجدّد کا اس حدیث کی نسبت رد وقدح کرنا کس شمار میں آسکتا ہے کم از کم صحت حدیث میں تو کچھ شبہ نہیں رہا باقی
مصداقِ حدیث کے لئے دوسرے نشانات کی تائید اسی معیار کے مطابق دیکھ لینا چاہیئے۔

اسی طرح ایک حدیث میں جو ابوامامہ باہلی سے مروی ہے کہ حضور انورؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے
درمیان چار جنگیں ہونگی جو سات سال تک چلیں گی چوتھی جنگ ایک شخص کے ہاتھ پر جو آلِ ہارون سے ہوگا ختم ہوگی
کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ان ایام میں امام الناس کون ہوگا تو جواباً حضورؐ نے فرمایا رجل من امتی میری
امت سے ایک مرد جسکے اوپر دو کپڑے گیرو رنگ کے ہونگے ثیاباں قطرانیتان اسکے دائیں رخسار پر ایک سیاہ خال ہوگا
بنی اسرائیل کے راہبوں سادھوؤں کی طرح ہوگا۔ زمین سے خزائن نکالے گا مشرکین کے شہروں کو فتح کریگا وغیرہ اس حدیث
کی عملی تصدیق ہمیں کائنات پیش کر رہی ہے اور ایک وجود انہی نشانات کے ساتھ کھڑا ہے جس کو غیر اقوام اپنی اپنی اصطلاح
میں چن بسویشور، ایشور اوتار کلکی اوتار یوسف موعود مسیح جلالی کے ناموں سے پکارتی ہیں۔ لیکن ہمارے محدث یا مفتی
یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت بخاری مسلم کی نہیں کسی معتبر ناقد فن نے اسکی تخریج وتصویب نہیں فرمائی لہذا قابل قبول نہیں۔ یہ
عذرِ لنگ ایسا بھدا ہے کہ لنگائت بھی قبول نہیں کرتے۔ کیا وضعی یا منکر ومتروک حدیث کے سچا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت
ہے؛ اور رہا پھر اللہ کو ان ناقدین کے ساتھ کوئی کد ہے کہ وہ تو حدیث کو ناقابل قبول قرار دیتے ہیں لیکن خالق کائنات
اسکی توثیق وتائید اس زور سے کرتا ہے کہ نظام شمسی اسکی صحت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان ذہبی اور خیالی
مولویوں کی تردید کا کائنات کے اللہ کو خاص اہتمام ہے۔ تعجب ہے جس حدیث کو یہ لوگ ناقابل عمل اور غیر معروف کتاب
کی حدیث قرار دیتے ہیں کائنات اپنی مشہور کتاب فطرت میں اسی کی تائید کر رہی ہے۔

اسیطرح اس وجود کی سب سے بڑی اور امتیازی علامت یہ ہوگی کہ اسکے نقل مقام سے اللہ تعالی ۲۴ گھنٹے
کے اندر آسمان سے بارش نازل فرمائیگا حدیث کے الفاظ یہ ہیں یُنزل اللہ عزوجل لہ القطر من السماء الحدیث
دعاؤں سے بارش آنا تو تقریباً سب مذہبی لوگوں کو مسلّم ہوگا۔ لیکن حدیث کے الفاظ لَہٗ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے
وجود کی کشش ہی بارش لائیگی۔ گویا اُس کا وجود مقدس نظامِ بارش کا حکمران ہوگا کہ جب وہ کہیں ایک شہر سے
دوسرے شہر میں منتقل ہوگا تو بارش کا فرشتہ اُسکے استقبال کے لئے بارانِ رحمت سے چھڑکاؤ کریگا اور اسکی راہ میں
رعد وبرق کا فرشتہ سرجبین نیاز جھکا کر محبت کے آنسو ٹپکائیگا۔ پس اے دنیا کے فلسفیو آؤ اور حضرت مولانا کے اس
بدیہی اعجاز کا راز بتاؤ۔ سائنس دانوں تمہارے لئے نوبل پرائز لینے کا بہترین موقعہ ہے آؤ اس نزولِ بارش کی علتِ مادی
کو تلاش کرو۔ نیچریو! دہریو آؤ اس مافوق العادت انسان کے کمالات کو دیکھ کر اپنی عقل وفکر پر نظرِ ثانی کرو۔!

آ کے علمائے شریعت اور آپ پیران طریقت اٹھو کہ ہنگامِ بشارت ہے یَأْتِیَ اللّٰہُ فِی ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اللہ بادلوں کے سایہ میں آ چکا ہے
آؤ ہم سب مل کر ایک بار اس جہنم کدۂ دنیا کی متعفن اور بدبودار تہذیب کو بارانِ رشد و ہدایت سے دھو کر کم از کم ہندوستان
کو جنت نشان بنا دیں۔ ایسا وجود ہزاروں سال بعد پیدا ہوتا ہے ؎
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے (اقبال) بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ایک شبہ اور اسکا ازالہ

عموماً مسلمانوں کے نزدیک مہدی کا لفظ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جب سے مرزا صاحب قادیانی نے مہدی معہود
ہونیکا دعویٰ کیا ہے مسلمانوں کو اس نام سے چڑ پیدا ہو گئی ہے گویا اب لفظ مہدی مسلمانوں کے نزدیک دجال کے مترادف
ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ مسلمان کی فطرت کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد سردار دو عالم کے مقابل کسی مدعی کو دیکھ نہیں سکتی
فی الحقیقت یہ ایک روح القدس ہے جو ہر مسلمان کے آئینہ دل میں موجزن رہتا ہے۔ حیات النبی کی یہ زبردست پکڑ ہے
کہ حضور انور اپنے امتی کو کسی کے قبضہ میں نہیں جانے دیتے فی الواقع مسلمان کے آگے کوئی دعویٰ پیش کر کے ان پر حجت کرنا بجز
زندیقیت کے کچھ نہیں تعجب ہے کہ کسی مدعی کو کوئی مقام آخر کلمہ ہی کی برکت سے ملتا ہے پھر دوسرے کلمہ گو مسلمان بھائیوں کو
کافر بنانے کا کیا حق ہے؟ اب تک جن لوگوں نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا مثلاً مہدی سوڈانی یا مہدی جونپوری وغیرہ تو ان
کے دعاوی کی حجت براہِ راست مسلمانوں پر پیش ہوتی رہی اُن کے متبعین نے ساتھ نہ دینے والوں کو اتنا مارا اور اسقدر خون
کیا ہے تاریخ "باب المہدی" میں مسلمانوں کی گردن زدنی سے خون کے آنسو رو رہی ہے اور قادیانی حضرات نے اب جو کچھ ہلڑ
مچا رکھا ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ بس اس نئے عیسائی فرقے کی فضولیات نے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں
گستاخانہ روّیہ نے اللہ کو غیرت میں کھڑا کیا ہے۔ مقام مسلم پرانے کی ابراہیم عیسےٰ وموسیٰ آرزو کرتے ہیں سردار دو عالم کی
شمع انور پر پروانوں کی طرح قربان ہونے کے لئے انبیاء اور رشی منی آتے ہیں اور یہ نادان مسلم انکے نام سے فخر حاصل کرنا چاہتا ہے ؎
کوئی عیسےٰ ہو یا مہدی کوئی ہو چین بسویشور منہ یہ ہیں پروانے مرنے آتے ہیں شمعِ محمد پر
بالقوہ ہر مسلمان مہدی ہے ایک فنا فی الرسول قطب الاقطاب فردِ یگانہ سرآمد روزگار، فردِ وحید جو زمانے کی
قسمت کو پلیٹ کر سردارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لاڈالتا ہے جسکا انفاس علی قدمی سردار آخرین ہے حقیقتِ محمدیہ
کی بعثتِ ثانیہ ہے وہ مہدی کا دعویٰ لیکر کیا کریگا وہ مسلمانوں کو انکا بھولا ہوا مقام بتانے کے لئے آئینۂ مسلم اور شاہد
بنکر آیا ہے وہ اپنے عمل اور مقام سے بالفعل بتا رہا ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان اسی مقام کا مالک ہے مگر کسی کو اپنے مقام کی خبر
ہو گئی ہے وہ بالعمل اپنے مسلمان بھائیوں کو ان کا اصلی مقام بتانے کے لئے کھڑا ہے مہدی اسکے گھر میں پانی بھرتے ہیں۔ وہ

اپنی ایک نگاہِ جلال میں باذن اللہ مُقدّرات کو پلٹ دیتا ہے ع نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔
یہ وہی نور السمٰوٰت والارض کی مصباح محمدی ہے جو مشکوٰۃ اوّلین میں زجاجہ صدّیق کے اندر کوکبٌ دریٌّ کی طرح چمکتی ہوئی شمعِ رسالت و آتشیں شریعت ہاتھ میں لیکر پہلی مرتبہ حجاز عرب میں ضیا پاشی کرتی ہوئی ایک عالم کو صبغۃ اللہ میں رنگ گئی۔ اب اعادہ میں وہی نور السمٰوٰت والارض کی مصباح محمدی ہے جو مشکوٰۃ آخرین میں زجاجہ صدیقیت کے اندر کوکبٌ دریٌّ کی طرح چمکتی ہوئی شمعِ ہدایت و علمِ جہاد کو ہاتھ میں لیکر دوسری مرتبہ ہندوستان میں برق پاشی کرتی ہوئی ایک جہان کو صبغۃ اللہ میں رنگ دیگی۔ اسیطرح ہر تیرہ سو سال کے بعد یہی نور محمدی زجاجہ صدیقیت میں چمکتا ہوا نوع انسان کو ما سوا اللہ کے ظلمات سے نکالکر اپنے اندر لیکر صبغۃ اللہ کا رنگ چڑھاتا رہیگا مگر ہر مرتبہ ٹائپ وہی رہیگا جو پہلی مرتبہ مصباح محمدی کی صورت میں ظاہر ہوا اسوۂ حسنہ اسی کا چلے گا۔
یہ وہ راز ہے جو آج تیرہ سو سال کے بعد کھلا جسکی کچھ جھلک اقبال مرحوم کے دماغ پر پڑی تو پکار اٹھا ؎

کھلے جاتے ہیں اسرار نہانی — گیا دورِ حدیثِ لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار — وہی مہدی وہی آخر زمانی

صحاح ستہ میں امام الجہاد کی حدیثیں زیادہ کیوں نہیں؟

صحاح ستہ میں عموماً ایسی روائتیں جو اس وجود کے مفصل نشانات پر مشتمل ہوں درج نہیں ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ جامعین صحاح نے صحت حدیث کا معیار اپنے اجتہاد و فکر کو بنایا خود ایک قاعدہ تجویز کیا اور اسی کو آلۂ تشخیص ٹھہرالیا اور ظاہر ہے کہ خود ساختہ قواعد کی بنیاد جب محض انسانی اجتہاد و فکر پر قائم ہوگی تو اختلاف ضرور ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی نے ان روائتوں کو قبول کرلیا اور کسی نے نہ کیا۔ اور پھر ایسی روایات کو اس لئے بھی بعض محدثین نے نہیں لیا کہ ان کے بیان کرنیوالے از قسم احاد کے ہیں اس نوع کی روائتوں کو تواتر یا شہرت کے مرتبہ تک پہنچنا محال تھا کیونکہ شارع علیہ السلام عموماً شرعی احکام امر و نواہی نماز روزہ حج زکوٰۃ تہذیب اخلاق اور انکے متعلقہ مسائل بیان فرماتے تھے یہ پیش گوئیاں ہمیشہ اور ہر وقت بولنے کی چیزیں نہیں ہوتیں کبھی موقعہ سمجھا تو بیان فرمادیں تو اس صورت میں لوگوں کا اجتماع بھی ضروری اور یقینی نہیں ہوسکتا ہے کہ چار آدمیوں نے سنا دو کو یاد رہ گیا اور دو کو بھول گیا ہو حفظ من حفظ و نسی من نسی اسلیے قلت رواۃ کی اس وجہ نے ان روائتوں کو درجہ تواتر و مشہور کا نہیں دیا لہٰذا صحاح والے متواتر اور مشہور حدیثوں کو چھوڑ کر ان غریب موقوف اور مراسیل وغیرہ کو کیوں قبول کرتے اسکے علاوہ طبعی طور پر ہر شخص وہی بات قبول کرتا ہے جو اسکے مذاقِ طبع کے موافق ہو۔ محدثین میں اکثر ایرانی نسل کے لوگ گذرے ہیں اسلئے ہر شخص نے اپنے سابقہ رجحاتِ قلبی کو جو غیر شعوری رنگ میں لوحِ فطرت میں ثبت ہوتے ہیں ترجیح دیکر وہی روائتیں قبول کیں جو انکے فہم و افتادِ طبعیت کے موافق تھیں جیسے تفسیر قرآن میں کعب احبار وہب بن منبہ ایسے لوگ جو یہودیوں عیسائیوں سے نکلکر اسلام میں گھس آئے تھے وہی اپنے اسرائیلی دماغ کو تفسیر قرآن میں بھی استعمال کرتے رہے تفسیروں میں ایسا مواد بھر دیا کہ اگر ہمارے پاس تفسیر قرآن کے لئے فلسفہ کائنات نہ ہوتا تو رطب و یابس میں تمیز کرنا یقیناً محال تھا۔

قدمائے مفسرین میں سے جن لوگوں نے بنی اسرائیل کی روائتیں تفسیروں میں داخل کر دی تھیں محدثین نے ان کی تفسیروں کو ساقط الاعتبار قرار دیا بلکہ خود مفسروں کو بھی۔ مثلاً مجاہد، مقاتل، کلبی، ضحاک، سدی وغیرہ ان سب کو غیر معتبر کاذب مفتری، اور ناقابل اعتبار کہا گیا ہے دیکھو میزان الاعتدال للذہبی پس ہم بھی اسی الزام کے ماتحت ان محدثین کو ملزم قرار دیتے ہیں جو اپنی کتابوں میں اسرائیلی روایات درج کرتے ہوئے اس امر کا قطعاً لحاظ نہیں کرتے کہ فن درائیت اور فلسفہ کائنات کی رُو سے یہ روائتیں قبولیت کے لائق نہیں ہیں۔ لہٰذا ان پر بھی وہی فتویٰ چسپاں ہوتا ہے جو انہوں نے اپنے پیشرو مفسرین پر چسپان کیا ع ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

تفسیروں اور حدیثوں کا ذخیرہ چھاننا پڑے گا

میں اِن محدثین اور مفسرین و مجتہدین کے فضل و کمالات کا منکر نہیں، اور نہ ہی ان کی مساعی جمیلہ کا جو انہوں نے نیک نیتی کیساتھ خدمت دین کے لئے کی ہیں انکار کرتا ہوں اور نہ ہی مجھے ان کے اعتقاد و مذہب پر کوئی حملہ کرنا مقصود ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ روایات کی جمع و ترتیب میں اس امر کا لحاظ رکھنا اشد ضروریات دین سے تھا کہ وہ اصل روح اسلام سے نہ ٹکرائیں اور بجائے ہدائت افشانی کے ضلالت آفرینی کا موجب نہ ہوں، فطرت انسانی جو فطرت اللہ کا عین ظل ہے) کی مطابقت ہی دعوت قرآن کا منشا رہے۔ حاطب اللیل کی طرح روایات کو جمع کرنا ظنی و اجتہادی قیاسی و استقرائی قواعد سے ان کو رداً و قبولاً اختیار کرنا ایک محقق صاحب بصیرت کے لئے کیونکر باعث فخر ہو سکتا ہے۔ بلکہ عند اللہ و عند الرسول قابل مواخذہ ہے۔ آئندہ تمام دفاتر حدیث اور ذخائر تفسیر فلسفہ کائنات کے مطابق کئے جائینگے اور ہر غیر فطری اور غیر روحانی چیز سے ان کو پاک کر دیا جائیگا۔ یقیناً مرد مومن کو جو اللہ میں فنا ہو کر کام کرنے لگتا ہے کسی حدیث و تفسیر کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ حدیثیں اور تفسیریں اُن کو خود تلاش کرتی ہیں اس کا ہر فعل تفسیر اور ہر قول حدیث ہو جاتا ہے ؎ یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن + قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن (اقبال)

اکثر لوگ ائمہ صحاح ستہ کو صحت حدیث کے لئے حجت قرار دیتے ہیں، دلیل یہ کہ ان کی جرح و تعدیل گو اجتہادی قواعد کے ماتحت ہوتی ہے مگر اسماء الرجال کی کتب محکِ اعتبار ہیں، جو ہر راوی اور مروی عنہ کے حالات کو حتی المقدور چھانٹ کر رکھدیتی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ناقدین نے اپنے فہم و بصیرت کے مطابق راویوں کے حالات کو پرکھا ہے اور اس پرکھ پر انہوں نے اُس سے حدیث قبول کر لی ہے اسی طرح ہم حدیث کی پرکھ کے لئے فلسفہ کائنات پیش کرتے ہیں کیا ایک محدث یا مجتہد کا دماغ غلطی نہیں کر سکتا ؟ بلکہ ہم دیکھتے ہیں مختلف ائمہ فن نے اپنے اپنے طریق سے تنقید روایات کرنے میں باہم کسقدر اختلاف کیا ہے ایک حدیث ایک کے نزدیک صحیح ہے وہی دوسرے کے نزدیک ضعیف،

حنفی شافعی مالکی حنبلی وہابی شیعہ سنی کا اختلاف انہی وجوہات کی بنا پر ہے لیکن فلسفہ کائنات کا مشاہدہ ایک ایسا ثبوت ہے جس میں کسی طرح اور کسی زمانہ میں ذرہ بھر فتور اور قصور نہیں ہوتا۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔ ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت هل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وهو حسیر ایسا محفوظ اور مصئون معیار صحت تفسیر و حدیث چھوڑ کر ہم محض انسانی دماغوں کی پیداوار کو اپنا مُسند اور ماخذ معتمد قرار دیں تو ہم اسلام کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ اور اسکو کیا سمجھ سکتے ہیں؟

فلسفہ کائنات پیش نظر نہ رہنے سے محدثین و مفسرین کی لغزشیں

عموماً مسلمانوں کے دل و دماغ میں متقدمین و متاخرین علماء محدثین و فقہاء کا ایک رعب اور تسلط جم چکا ہے ان کی حدیثی و قرآنی تصریحات سے سر مو اختلاف کرنا گویا بارگاہ مفتی سے "کافر" بننا ہے گو اس زمانہ میں علم و تحقیق کی بے پناہ ضربوں نے آئینہ تقلید کو چور چور کر دیا ہے مگر بعض ملاں مولوی حدیث لن ترانی کے خوگر اب بھی پرانا آبائی راگ گائے جا رہے ہیں۔ میں چند مسائل اپنے سنی بھائیوں کی کتابوں سے رکھتا ہوں اسلیے کہ عموماً میرے مخاطب اکثر سنی ہیں وہ بتائیں کہ فطرت انسانی کے ساتھ ان مسائل کی کیا تطبیق ہو سکتی ہے۔ میدان عمل و تبلیغ میں ہم کفار کے مقابل کس جرأت سے ان کو پیش کر سکتے ہیں۔

محدث ابو جعفر محمد بن جریر طبری اس پایہ کے محدث اور مفسر ہیں کہ ان کی تفسیر کی نسبت تمام محدثین و فقہاء کا قول ہے کہ اسلام میں اس سے بہتر تفسیر نہیں لکھی گئی اس میں بسند لکھا ہے کہ زہرہ جو بابل کی ایک فاحشہ عورت تھی وہ اسم اعظم کے اثر سے آسمان پر چلی گئی اور وہاں جا کر ستارہ بن گئی۔ اسی طرح حضرت یوسف کا آمادہ گناہ ہونا تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۳ جس نے بغوی کی طرف سے ابن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے حل الهمیان وجلس منها مجلس الخائن یعنے یوسف نے کمر بند کھولا اور عورت کی اسجگہ پر بیٹھ گیا جہاں بدنیت انسان بیٹھتا ہے اسی طرح ابن جریر نے جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ تفسیر خازن جلد ۳ نے صفحہ ۱۸ پر تائید کی ہے فتح البیان بھی اس کا مؤید ہے اور تفسیر جلالین والا کہتا ہے قصدت منه الجماع (وهم بها) قصد ذلک صفحہ ۱۰۹ و صفحہ ۱۸۹۔ کہ حضرت یوسفؑ نے بھی قصد کر لیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حضرت داؤد کا اوریا کی بیوی پر عاشق ہونا دیکھو تفسیر جلالین بعد صفحہ ۳۶۹ کمالین معالم التنزیل تفسیر حسینی۔ قادری۔ حضرت ایوب کا مس شیطان سے بیمار ہونا اور انکے مال متاع و خاندان کو برباد کرنا دیکھو ابن کثیر۔ موضح القرآن حمائل غزنویہ صفحہ ۵۲۹۔ حضرت سلیمان کا ملکہ سباء پر عاشق ہونا تفسیر حسینی معالم التنزیل جلالین۔ حضرت سلیمانؑ کی بیوی کا بُت پوجنا دیکھو جلالین رسول اللہ صلعم پر نزول وحی شیطانی کا الزام دیکھو جلالین صفحہ ۲۸۳ معالم التنزیل نیز حضور انورؐ پر جہالت کا الزام دیکھو جامع البیان نیز حضور انورؐ

کا زینبؓ پر عاشق ہونا دیکھو قتادہ ابن جریر کمالین بر تفسیر جلالین صفحہ ۳۵۳ قرآن سے وطی فی الدبر نکالنا کتاب الاستبصار جزو ثالث صفحہ ۱۳۰ ۔ ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ جھوٹ بولنا اور تین مرتبہ شرک کرنا دیکھو معالم التنزیل وکمالین بر حاشیہ جلالین صفحہ ۳۷۴ و ترجمان القرآن۔

یہ اور اس قسم کی ہزاروں ہفوات کتب تفسیر وحدیث میں داخل ہیں جن کا سرے سے نہ پیر بقول مولانا اقدس مذہب کیا ہے الوؤں کا بازار تفسیریں کیا ہیں الوؤں کی منڈیاں ۔ امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں :-

(۱) اما اهل السنة فقد جوزوا ان يقدر الساحر على ان يطير فى الهواء ويقلب الانسان حمارا والحمار انسانا	اہلسنت کے نزدیک جادوگر اس بات پر قادر ہے کہ ہوا میں اڑے آدمی کو گدھا اور گدھے کو آدمی بنا دے (تفسیر کبیر قصہ ہاروت ماروت)

بخاری مسلم کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث کہتے ہیں اتفق الشرق والغرب على صحتهما کہ ان دونوں کی صحت پر مشرق ومغرب کے لوگوں کا اتفاق ہو چکا ہے اور حال یہ ہے کہ امام بخاریؒ اپنی جامع میں لکھتے ہیں کہ حضور انورؐ پر جادو چل گیا سحر رسول اللہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ ایک سال تک حضور انورؐ کی عقل جادو کے زور سے زائل رہی۔ ابن قیم مجدالدین صاحب سفر السعادت اور عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ سب جادو کے کارگر ہونیکے قائل ہیں یہی روائت مسلم شریف میں بھی ہے نیز امام مسلم اپنی صحیح میں کئی روائتیں لائے ہیں کہ قرآن میں بہت سی سورتیں اور آئتیں درج ہونے سے رہ گئیں ہیں گویا موجودہ قرآن ناقص اور نامکمل ہے دیکھو صحیح مسلم کتاب الزکوۃ ابو الاسود کی روائت ۔ کتاب الرضاع حضرت عائشہؓ کی روائت ۔ حضرت عمرؓ کی روائت کتاب الحدود اسی طرح ابوداؤد باب الرجم ۔ اسیطرح تفسیر اتقان للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۳۰

رازیؒ و غزالیؒ بھی اسی سیلاب میں بہہ گئے

دراصل ائمہ حدیث وتفسیر ایک دائرہ میں رہ کر کام کرنیوالے تھے اس زمانہ میں جو کچھ انہوں نے کیا اپنے خیال میں اچھا کیا اسکے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے بھلا دالسوال عنہ بدعۃ کہنے والے میدان تبلیغ میں کفار کے مقابل کیوں آئینگے تعجب تو ان آئمہ سے ہے جو فلاسفہ و ملاحدہ کو جواب دینے کے لئے میدان کلامیہ میں قدم زن ہوئے تھے امام رازی و غزالی کو کون نہیں جانتا لیکن وہ بھی غیر معقول مسائل کی پورے زور سے تائید کرتے ہیں مثلاً وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ واقعی پہاڑ چلتے تھے اور پہاڑ بول بھی سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کی بجائے فی الواقع ایکدوسرے شخص کی صورت حضرت عیسےٰ کی صورت سے بدل گئی لوگوں نے اسی کو حضرت عیسےٰ سمجھ کر پھانسی پر چڑھا دیا اور کہتے ہیں کہ خدا تکلیف مالا یطاق دے سکتا ہے مسببات اسباب پر مبنی نہیں جادو سے آدمی گدھا بن جاتا ہے وغیرہ ذلک دیکھو انکی تفسیر کبیر بحوالہ علم الکلام شبلی

امام غزالی جو شریعت اور فلسفہ کے ملانے نقل وعقل میں تطبیق دینے میں مسلم امام ہیں فلسفہ کائنات کو نہیں لیتے

اور ڈرتے ڈرتے کچھ روحانی باتیں بھی کرتے ہیں اپنے شاگردوں کو تاکید کرتے ہیں کہ روحانی تصریحات کو ظاہر نہ کریں وہ بھی امام رازی کیساتھ مفتی کے نشتر قلم کا شکار ہوکر کافر بنا دیئے گئے۔

درحقیقت ان ائمہ معقولین پر یارانِ طریقت نے جو فتوے لگائے اس کا راز یہ ہے کہ مسلمان کی فطرت بجز فلسفہ کائنات کے جو روحانیات کی طرف لے جائے کسی چیز کو قبول نہیں کرسکتی گو اسکو خود بھی شعور نہ ہو کہ میرے عقائد میں بھی بعض واہی باتیں داخل ہیں کہ جن پر بھی اسی رنگ کا فتوی کفر لگ سکتا ہے مگر اسکی فطری پیاس کا تقاضا ہی ایسا ہے کہ جب تک اسکو کائنات کی صراحی سے علم قرآن کے بادۂ عرفان کا جام نہ پلایا جائے اسکی تشنگی دور نہیں ہوسکتی بیچ اعوج کے تفرقہ پسند مسلمان روحانیات کے کوثر سے پیاسے رہے اور یہ پیاس ان کو نار تفریق کی وجہ سے لاحق رہی ستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النار۔

حفاظتِ قرآن کا مسئلہ فلسفہ کائنات سے

میں حفاظت قرآن کے مسئلہ کو فلسفہ کائنات سے پیش کرتا ہوں۔

نفس انسانی میں ۸۴ لاکھ (یا اٹھارہ ہزار) جانوں کے جذبات موجود ہیں ان جانوں کے تسویہ کے بعد نفس ناطقہ مدرکہ پیدا ہوتا ہے جو بالقوہ اس امر کی استعداد رکھتا ہے کہ ذات اللہ کی کامل تجلی اسپر مستولی ہو۔ یہ جوہرِ انسانیت کبھی پیدا نہیں ہوسکتا تھا اگر نفس انسان میں ۸۴ لاکھ جانوں کا تسویہ نہ ہوتا۔ یہ تسویہ اس امر کا مُشعر ہے کہ اتنے جانور اکٹھے ہوگئے ہیں گویا انسان کا وجود خود اسکی دلیل مبرہنہ و مظہرہ ہے کہ تسویہ نفوس ہوچکا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم میں اسی تسویۂ نفوس اور اعضا و جوارح کی موزونیت کا بیان ہے۔ گویا انسان کا احسن تقویم ہونا خود اس امر کی ضمانت ہے کہ ۸۴ لاکھ جانور اسکے اندر موجود ہیں کوئی جانور کم نہیں ہوا ما فرطنا فی الکتاب ایسا ہی قرآن حکیم جو ذکر اللہ ہے اپنی نسبت کہتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یہ قرآن آسمانی کتابوں کے ایک جگہ جمع ہونے اور تسویۂ کتب سے ایک جامعہ کیفیت روحانیہ پیدا ہونیکا نام ہے جب انسان کا کامل وجود محفوظ چلا آرہا ہے تو قرآن کا وجود کامل اکمل بدرجہ اولی محفوظ چلے آنا چاہیئے کیونکہ فطرتِ انسان جب محفوظ ہے تو اس کا بیان بھی محفوظ ہونا چاہیئے۔ بیانِ قرآن اور فطرتِ انسان میں لزوم روحانی ہے۔ پس جب الفاظ قرآن ہم تک اپنی حفاظت کے سایہ میں ظاہراً اور روحانیتِ قرآن تسویۂ کتب کے نتیجہ میں باطناً پہنچ چکا ہے پھر ایسی روایات بیان کرنا جن سے ثابت ہو کہ قرآن میں بعض سورتیں یا آئتیں کم ہیں اور قرآن ناقص و غیر محفوظ ہے بجز اس امر کی دلیل ہے کہ یہ روائتیں غلط اور ناقلین روایات مشکک اور روحِ قرآن سے معرا تھے۔ اس قسم کی روائتوں کے قبول کرنے سے ذیل کے حقائق بدلنے پڑتے

ہیں جو قطعاً محال ہیں ۔ انسان میں بھی بعض حیوانات نہیں آئے اور اب بھی نہیں آتے ہونگے انسان احسن التقویم نہیں ناقص التقویم ہے ۔ قرآن جو تمام انبیاء کی کتابوں کا جامع ہے اس میں بہت سے انبیاء کے صحائف نہیں آئے (فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ) ہے حالانکہ سردار دو عالم ؐ تمام انبیاء کا مجموعہ نہوں اور بعض انبیاء حضور کی اتباع نہ بھی کر کے منزلِ ارتقاء میں بڑھ سکتے ہیں گو سیارے اور چاند نہ سورج سے نکلے ہیں نہ سورج سے اب بھی ان کو کوئی تعلق ہے یعنی پوری کائنات میں نقص اور روحانیات میں عیب ماننا پڑتا ہے بلکہ خود فاطرِ ہستی میں عیب لازم آتا ہے غور کیجئے ان روایات کی واسطہ اور بلاواسطہ کہاں تک زد پڑتی ہے ایسا ہی نتیجہ ہر اس تفسیر و حدیث کا ہے جو کائنات سے تطبیق نہیں کھاتی ۔ اس لئے ہم نے اس کتاب **امام الجہاد** میں ہر اُس حدیث یا روائت یا قول کو نقل کیا ہے جو فلسفہ کائنات سے تطبیق تام کھاتا ہے قطع نظر اسکے کہ وہ بخاری میں ہے یا نہیں کسی محدث نے اسکی توثیق کی ہے یا نہیں ۔ حنفیوں کی مستند کتابوں میں ہے یا شیعوں کی وہابیوں کے نزدیک مسلّم ہے یا مہدویوں کے نزدیک یا وہ حدیث کی ۲۶ اقسام کی کس قسم میں داخل ہے ۔ ہم موقوف و مرسل کو رجال و اقوال سے نہیں بلکہ کائنات سے پرکھتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک مُعَلَّق ۔ مُعَنْعَن ۔ مُضْطَرِب و مُدْرَج وغیرہ اگر فلسفہ کائنات سے تطبیق کھاتی ہیں تو وہ صحیح مرفوع متصل کے مرتبے کی حدیثیں ہیں ۔ محدثین ائمۂ فن نے جس نکتہ نگاہ سے راویوں کو دیکھا ہے وہ ظنی و قیاسی ہے اس لئے روایات ظنی الثبوت کہلاتی ہیں ہمارے نزدیک جو روائت فلسفہ کائنات سے تطبیق تام کھاتی ہے وہ دراصل قطعی الثبوت قطعی الدلالت اور مثل قرآن کے قطعی ہے ۔ ہم ہر چیز کو بالحق کے آئینہ میں دیکھتے ہیں ۔ ہمارے پاس ظن و تخمین، ریب و منون کو کہیں ٹھکانا نہیں ہم قطعی اور یقینی ہیں ۔ ہمارا دین دینِ بالحق ہے ہمارا فلسفہ بالحق فلسفہ ہے، ہمارے اصول موضوعہ فطری ہیں ۔ ہم کائنات کے مالک اور روحانیات کے وارث ہیں ۔ ہم اپنے عمل و کردار سے قرآن حدیث کی تفسیر کرتے ہیں ہم ہی آج چشمۂ روحانیات ہیں ہمنے براہِ راست سردار دو عالم ؐ کے ہاتھ سے حوضِ کوثر کا آبِ حیات پیا ہے ۔ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن کو جس کتاب میں دیکھتے ہیں لے لیتے ہیں ۔ مشکوٰۃ نبوی سے نکلے ہوئے انوار خواہ ائمۂ صحاح کی اجتہادی اور تحقیقی نظر میں منکر ہی کیوں نہ ہوں، ابن جوزی اور ملا علی قاری اسکو موضوعات میں شمار کرتے ہوں ہم اس کلام کو میزانِ فطرت پر تولتے ہیں کلام کی اپنے معنوں پر دلالت مطابقی ہو تضمنی یا التزامی، کائنات میں اسکی نظیر ملتی ہو روحانیات میں اس کا اصل ہونا معلوم ہو جائے تو وہ کلام درحقیقت حدیثِ نبوی ہے شرحِ قرآن ہے ۔

ہمارا مسلک

ہمیں علمِ کلامِ عقلی جو فلاسفۂ یونان کے مقابلہ کے بنایا گیا تھا ضرورت نہیں فلسفۂ یونان غلط اور اس کا جواب

بھی غلط ہے ہمارا علمِ کلام فلسفۂ کائنات سے نکلتا ہے اور روحانیات میں لے جاتا ہے ہم محض اعتراض کا مدافعانہ جواب دینا نہیں جانتے بلکہ سبقت کرکے جارحانہ حملہ سے منشاءِ اعتراض کو روک دیتے ہیں۔ خصم کو اسکی مسلمات سے مُسکت کرتے ہیں اور بے جا تاویل کو پسند نہیں کرتے، ہمارا مسلک تفویض و تاویل کو ملا کر چلنا ہے اور متشابہات کو محکمات کے ماتحت کرکے معنے کرنا ہے۔ ہم محض نقل و عقل پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ روحانیات میں جاکر پھر مقتضائے وقت کو دیکھتے ہیں۔ ہماری تفسیر ہماری ہر حرکت ہے، ہم مجسم قرآن ہیں، ہم زمانہ میں قرآن کی عملی اور کرداری تفسیر ہیں۔ قرآن محض عمل ہے عمل سے اسکی تفسیر کھلتی ہے۔ دماغی عیّاش اور غیر مزکّی لوگ قرآن کی تفسیر نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے مزعومات و تخیلات کی تفسیر کرتے ہیں، بجائے استخراج عن القران کے استدلال فی القرآن کرتے ہیں ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق (اقبال)

قرآن جس کو انتہائی تنزل کہتا ہے ان لوگوں کے لئے وہ انتہائی ترقی ہے۔ قرآن کے نزدیک جو سامانِ ہلاکت و تباہی ہے، ان کے نزدیک وہی سامانِ ارتقا ہے، قرآن جسکو تاریکی اور ظلمت قرار دیتا ہے ان کے نزدیک وہی روشنی اور طلعت ہے، قرآن کے نزدیک جو سامانِ دوزخ ہے، ان کے نزدیک وہ جنت ہے پس یہ لوگ اپنے مفتون دماغوں سے دجال کے ہمنوا بن گئے ہیں، دجال کی ہر ادا ان کے نزدیک محمود ہے، بھلا ایسے لوگوں سے اللہ اپنا کام کیا لے گا؟

یہ لوگ پہلے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتے رہے اب اس طرف کی سرد بازاری دیکھ کر سائنس کے دیوتاؤں کو محمود منوا رہے ہیں۔ جب تک گھر میں رہے لڑواتے رہے اب باہر آئے تو یہ گُل کھلائے۔ شیخ الحدیث رہے تو آمین رفعیدین تشیع و تسنن کے میں الجھے رہے اب اس سے تھکے تو قومیت و وطنیت کے لات و منات کا راگ الاپنے لگے حضور انور فرماتے ہیں کہ میری امت تہتر فرقے ہونگے اور سب ناری ہونگے اور میں انمیں سے کسی میں نہیں رہونگا لیسوا منی ولست منہم ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیئ الآیہ

مسلمان خبردار!

فیجِ اعوج کے لوگ خواہ وہ مجدّد ہوں، یا محدّث شیخ الحدیث ہوں یا شیخ الہند امام ہوں، یا لیڈر، مہدی ہوں، یا قائد روحِ اسلام سے کیونکر مالا مال ہو سکتے ہیں جنکو فروعات سے فرصت نہ ملی ہو، جو مسلمانوں کو کافر بناتے رہے اور ان کی عزت و آبرو کا خون جائز سمجھتے رہے۔ حنفیوں شافعیوں کے خون آشام ہنگامے، اشعریوں معتزلہ کی باہمی یلغار، بریلویوں اور دیوبندیوں کی رسّہ کشی، شیعہ سنی کی عداوت کس سے پوشیدہ ہے ملتِ اسلامیہ کی خونین تاریخ اپنے ہر ورق پر لالہ زار ہنگامہ ہائے کشت و خون کے بے شمار مرقعات پیش کرتی ہے اب ذرا امتِ مرحومہ پر رحم کھانے کا وقت ہے آپس کے سیاسی و مذہبی ہنگاموں سے فرصت پاکر غیروں کے حملوں کو ذرا نگاہ اٹھا کر دیکھو! طاغوتی طاقتیں کب سے اور کن منصوبوں سے

خدانخواستہ شجرِ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے میں لگ رہی ہیں دجال کی سحر کاریوں اور فسوں سازیوں نے پرائے تو پرائے اپنوں کو خانقاہ و محراب میں مسحور کر کے ان کے ہاتھوں میں تبر دیدیا ہے جو شب و روز نخلِ اسلام کی بیخ کنی کے لئے کوشاں ہیں قصرِ اسلام کے نقش و نگار تو مدت سے فرسودہ ہو چکے ہیں اب اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے کفر پوری طاقت سے اُٹھ رہا ہے اندرونِ ہند اور بیرونِ ہند میں کفر کی فتنہ سامانی کا بے پناہ میگزین تیار ہو چکا ہے اے مسلمِ خوابیدہ نگاہِ عبرت اُٹھا اور دیکھ کہ تیرا کیا حشر ہوگا اور افسوس کہ تو اپنے مقدرات کو بدلنے کے لئے تیار نہیں اور تجھ پر تقدیر چل کر رہے گی۔

اب اپنوں سے مخاطب ہونیکا وقت نہیں کسی دعوے کے اِدعا کی ضرورت نہیں اب مسلمان عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ پر کھڑے ہیں اب تقاضا ہے اور وقت ہے اُس شانِ قدسی کے ظہور کا جس نے چند صدیوں پیشتر زمانے کی بنیادوں کو بدل کر دل و دماغ میں دفعتہً حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے نوعِ انسان کو ایک خلقِ جدید میں بدل دیا تھا۔ ؎

وقت ہے وقت شہ بطحا تیرے آنے کا — بڑے زور سے اُٹھا ہے تقاضا زمانے کا

آج غیرتِ بحرِ محمدیت جوش زن ہے شانِ قدسی آسمان سے رعد و برق بنکر برسنے والی ہے دھکے مار مار کر اقوام و ملل کو بحرِ اسلام میں لا ڈالے گی یہ ایک حقیقتِ روحانیہ کبریٰ ہے جس کی یادگار میں ہر سال سمندر ہمارے سامنے ایک عملی نمونہ پیش کرتا رہتا ہے ندی نالوں اور دریاؤں کی زندگی اور بقا اسی میں ہے کہ وہ اپنے وجود اور سرمایہ کو حضرتِ سمندر میں پیش کرتے رہیں۔ مگر جب کبھی ندی نالوں اور دریاؤں جھیلوں کا پانی چلنے سے رُک جاتا ہے اور کچھ عرصہ ایک جگہ بند رہنے سے اس میں تعفن اور بدبو پیدا ہو کر کیڑے پڑنے لگتے ہیں تو غیور سمندر غیرت میں آکر دھواں دار افواجِ بخارات کو جو السما میں بھیجتا ہے جو بادلوں کی صورت اختیار کر کے لاکھوں اور کروڑوں فیل پیکر سیلابِ موج کی طرح چلتے ہوئے اس زور سے اس خطے پر برستے ہیں کہ ندی نالے اور دریا کانوں سے پکڑے ہوئے آقائے بحر کے سامنے حاضر کئے جاتے ہیں اور اپنی ہستی کو مٹا کر پھر تازہ زندگی اور حیاتِ جاوداں حاصل کرتے ہیں۔

اے اقوامِ ہند تجھے بشارت ہو!

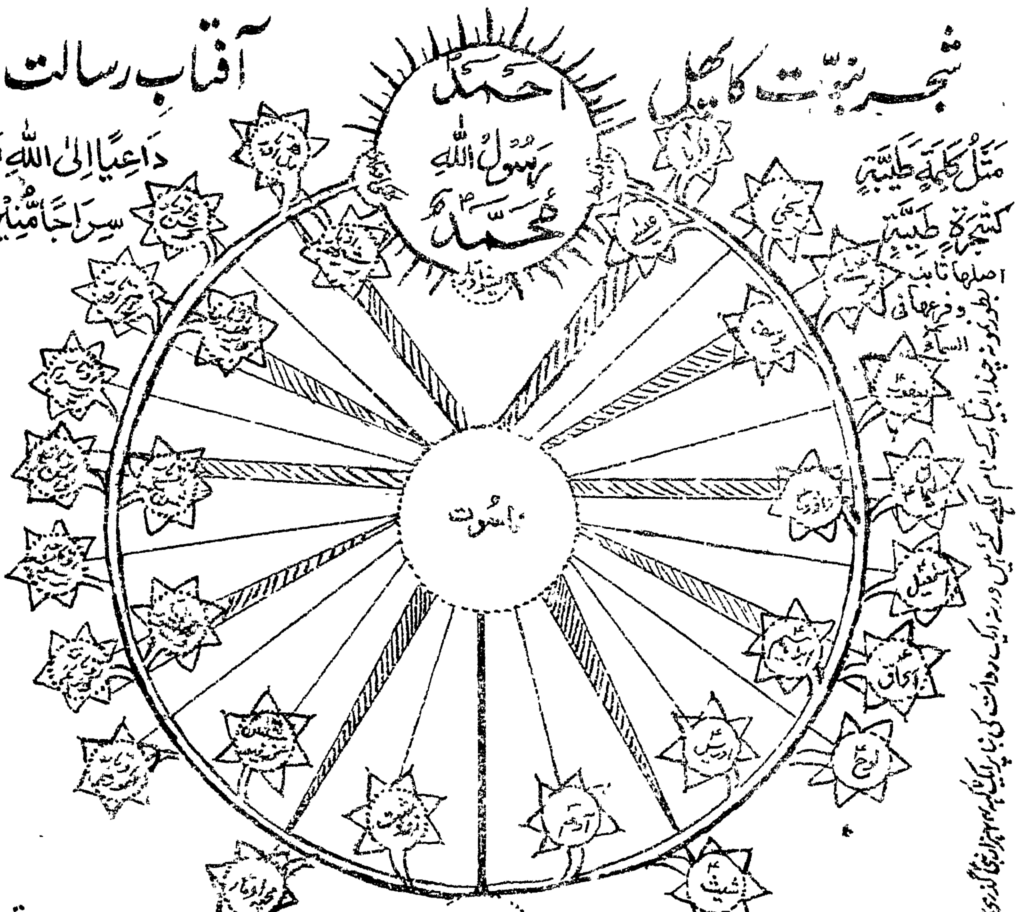
ایسا ہی آج ہند کی ایک سو ایک ذاتیں اور مختلف مذاہب اور فرقے جو درحقیقت اسلام کی شاخیں ہیں۔ بحرِ اسلام کے ندی نالے ہیں۔ آفتابِ اسلام سے نکلے ہوئے چاند تارے ہیں۔ آج اپنی رفتار کو بھول کر اپنے مرکز سے کٹ گئے ہیں۔ پس اے مسلمانو! ہندؤ! سکھو! لنگائیتو! مسیحیو! خوش ہو جاؤ حق کی شانِ قدسی جن بسویشور کلکی اوتار، اِمَامُ الزَّمان، مسیح جلالی کی صورت میں، امن شانتی اسلام کو پھر سے زندۂ جاوید کرنے کے لئے اپنی قدیم سنت پر ظاہر ہو چکی ہے جو امام الجہاد کے نام سے کفرستانِ ہند میں رعد و برق بنکر برسے گی اور اس زور سے بارش

رحمت نزول فرمائے گا کہ حقیقتِ مذہب پر جو عقل و فطرت کے خلاف پردے پڑے ہیں نوکِ سیف سے اُنکو اٹھایا جائیگا اور اللہ اپنے کمال جلال وجمال کے ساتھ نزول اجلال فرمائے گا زمین بقعہ نور بنے گی - کفر و اسلام میں آخری معرکۃ الآراء فیصلہ ہوگا کم از کم ایک ہزار سال تک ماہرین سیاست سوچتے رہینگے کہ اللہ فقراء سے اٹھ کر بے سروسامانی کی حالت میں کیونکر اور کیسے غلبہ حاصل کر گیا اور ادہر تمام اقوامِ ہند ملکر پھر سے چار دانگ عالم میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

کا حیاتِ آفرین نغمہ اور کیف افزا سرُود چھیڑ دینگی +

ابوالعرفان سید عبدالقادر مبلغ اسلام -

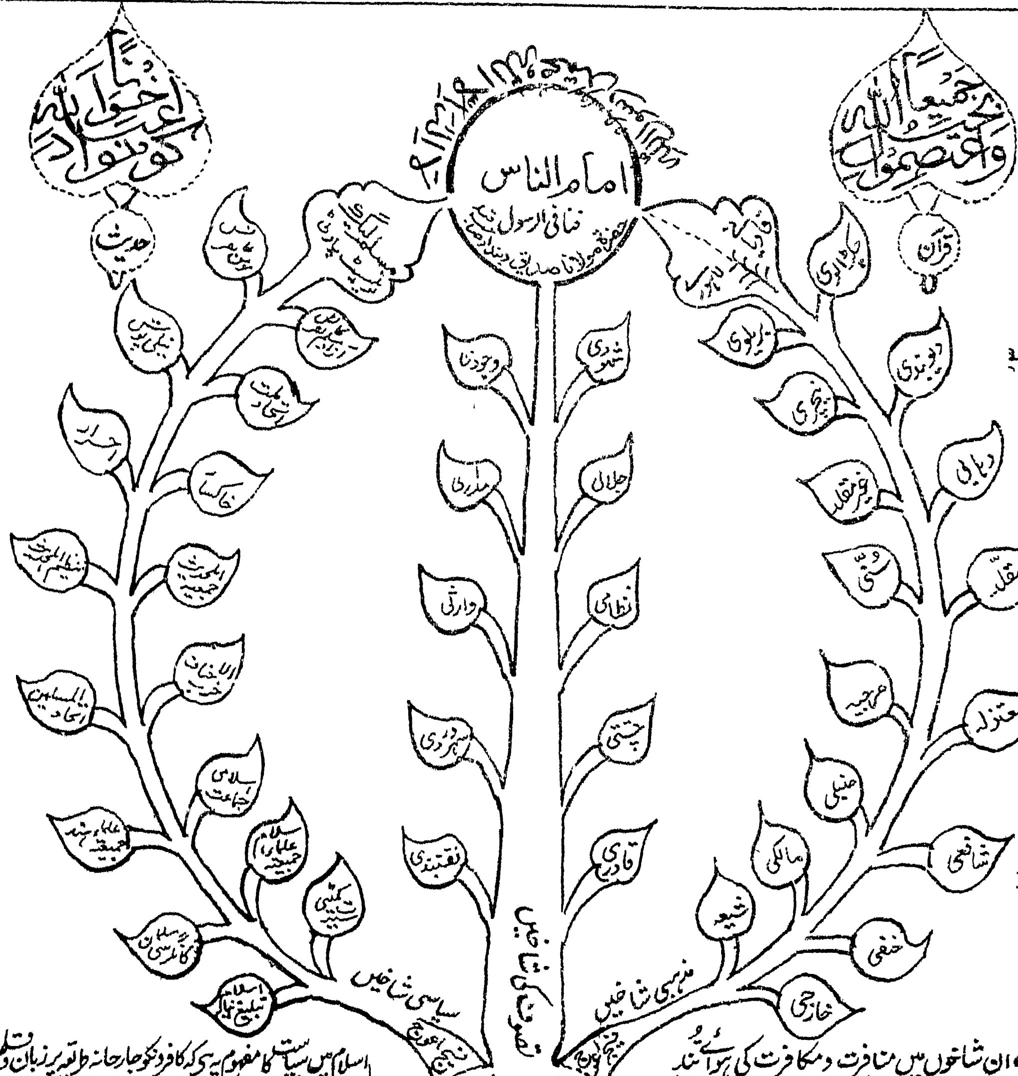


عالم اجسام میں ہر چیز عالم امثال اور عالم ارواح ہی کے بیج پر ظاہر ہو رہی ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بیج درخت سے نکلتا ہے پھر اس سے شاخیں نمودار ہوتی ہیں اور آخر میں پھل ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہ دلیل ہے اس امر کی کہ بنیاد روحانیات میں بھی قانون چل رہا ہے۔ مثلاً گنج مخفی سے نورِ اول بمنزلہ بیج ظاہر ہوا جس کو حقیقت محمدیہ یا روح الارواح کہا جاتا ہے پھر اس سے کئی لاکھ روحانی شاخیں نکلیں جنکو انوارِ انبیاء کہتے ہیں پس اس بیج اور شاخوں کا عکس عالم امثال پر پڑا اور عالم امثال نے عالم شہادت کی صورت اختیار کی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اس کنت کنزاً مخفیاً کے تخم نے جب اپنا تعارف کرانا چاہا تو (خلقت آدم) آدم کو پیدا کر کے اسکے اندر بالقوۃ قرار پکڑا (نفخت فیہ من روحی) اور پھر سوا لاکھ نبیوں، اوتاروں کے وجود سے اپنی نورانی شاخوں کو ظاہر کیا اور سب سے آخر وہی تخم روحانیات یا کنز مخفی سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم یا فارقلیط، الشیوا اوتار، کلکی اوتار کے پھل کی صورت میں ظاہر ہو گیا تمام نبی و اوتار چاند تارے تھے جو تا شوشتیوں کو کھینچ کھینچ کر اپنے اندر لاتے ہوئے آفتابِ رسالت میں فنا ہوتے رہے۔

اب اعادہ میں تمام انبیاء و اوتار مسلمانوں میں آکر حضور اکرم سرورِ عالم میں فنا ہو رہے ہیں۔

تمام اقوامِ عالم کی وحدت قوم مسلم سے ہوگی اور قوم مسلم کے مذہبی اور سیاسی فرقوں کی وحدت ایک امام الزمن سے ہوگی۔ شجرِ انبیاء کا پھل آفتابِ رسالت حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہیں اور شجرِ اسلام کا پھل تقدس مآب حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ ہیں گویا یہ وہی پھل ہے جس سے نبوت کی وحدت قائم کی تھی مگر اعادہ میں وہ تمام نبی مسلمانوں کے فرقوں میں آگئے اب انکی وحدت یہی پھل بصورت امام الناس کریگا۔

ملکوت
جبروت
لاہوت
حقیقتِ محمدیہ
ذات اللہ
قوس ثبوتی
گنج مخفی
قوس سلبی



اسلام میں سیاست کا مفہوم یہ ہے کہ کافروں کو جارحانہ طریقہ پر زبان و قلم
سے تبلیغ کی جائے جس سے کافروں میں غیظ پیدا ہو مبلغین کو تکلیف دیجائے پھر
جہاد کیا جائے۔ مسلمانوں میں وحدت پیدا کی جائے سیاست فراست
سے بدل دی جائے اور بادشاہت کو خلافت سے علم اسلام کے بلند کرنے کی
غرض سے اگر مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں تو خلقی و حقی
ساری طاقتیں اسکی تائید کیلئے تیار ہو جاتی ہیں یہ تجربہ ایک مرتبہ
مسلمانوں نے کرکے دیکھا ہے اب دوبارہ اسی تجربہ سے کامیاب ہوگا
آج مسلمان مفتون ماحول کے اثرات سے اپنا اصلی نکتہ نگاہ بھول
چکا ہے اور اگر بھولا نہیں تو اسکے لئے برعکس لائنیں کھینچ رہا ہے،
اب صرف مسلمان کے دل و دماغ سے مادی الجھنیں دور کرنیکی دیر ہے
یہ بے پناہ طاقت اور بے روک سیلاب کرۂ ارض کو پاکستان بنا کر
چھوڑے گا۔ واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتاب وجیئ بالنبیین
والشھداء وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین

جب ان شاخوں میں منافرت و مکافرت کی ہوائیں تند
چلتی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ پھل نکل آیا ہے۔ چونکہ
پھل آنے کے بعد طبعاً شاخوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی
یا شاخیں سوکھ کر...... خودبخود گر جاتی ہیں اگر کچھ باقی
رہجاتا ہے تو باغ کا مالی اٹھتا ہے انکو کاٹ کر ختم کر دیتا ہے
مالی کو اس باغ سے اصل مقصود پھل لینا ہے شاخیں جلانیکے
کام کی ہیں اسی بنا پر شارع علیہ السلام نے ان تمام فرقوں کو
فی النار کہا کہ وہ سب آگ میں ہیں
ما انا علیہ واصحابی بمنزلہ تخم اور اصل کے ہے اور قاعدہ
کے مطابق پھل میں وہی تخم آتا ہے جو جڑ اور اصل میں ہوتا
ہے۔ پس جیسی اس تخم کا رنگ رحماء بینھم تھا اور تاثیر اشداء علی الکفار
ایسا ہی اس پھل کا رنگ اور تاثیر ہے۔ مسلمانوں میں وحدت اور کفار سے مار
ہم کسی ادنی سے ادنی مسلمان کو نہیں چھیڑتے بلکہ سبکو ساتھ لیکر چلتے ہیں غلبہ اسلام حاصل ہو جائے

اس کتاب میں جسقدر احادیث و روایات درج ہیں وہ ذیل کی کتابوں سے لی گئی ہیں :-

	کتاب	مصنف
۱	البرہان فی علامۃ مہدی آخر الزمان	علی بن حسام الدین متقی۔
۲	بشارۃ الانام فی علامات ظہور الامام	سید مصطفےٰ آل سید حیدر الکاظمی
۳	حجج الکرامہ فی آثار القیامہ	نواب صدیق حسن خان والئی بھوپال
۴	نجم الثاقب در احوال امام غائب	
۵	العرف الوردی فی اخبار المہدی	علامہ جلال الدین سیوطی
۶	فوائد الفکر فی بیان ظہور المہدی المنتظر	ابن یوسف بن ابی بکر بن احمد بن یوسف
۷	عقد الدرر فی اخبار المہدی المنتظر	یوسف بن محمد
۸	مسند امام احمد بن حنبل رح	احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی۔
۹	مستدرک حاکم	الحافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم النیساپوری
۱۰	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال مجلد	علامہ بن علی بن حسام الدین الہندی معروف بہ علی المتقی البرہانپوری
۱۱	الشفاء فی تعریف حقوق المصطفےٰ	قاضی عیاض
۱۲	سراج النبوۃ	سید بابا القادری
۱۳	بحار الانوار جلد ثالث عشر	علامہ ملا محمد باقر مجلسی
۱۴	موائد العوائد فی عیون الاخبار والفوائد	نواب صدیق حسن صاحب
۱۵	طبرانی شریف	
۱۶	مقاصد الحسنہ فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنہ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی
۱۷	فوائد الجلیلہ	
۱۸	الخصائص الکبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی۔
۱۹	لطائف المعارف	ابو الفرج ابن رجب عبدالرحمن بن احمد الحنبلی
۲۰	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفےٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین۔	
۲۱	مواہب لدنیہ	شیخ شہاب الدین آلوسی

۲۲ رفع المکنون والفلک المشحون للسیوطی رح ۲۳ عون المعبود ۲۴ تحفۃ الاحوذی ۲۵ میزان الاعتدال ۲۶ الاعلام

انتباہ!

یہ چودھویں صدی اپنے عالمگیر فتنوں بلاؤں زلزلوں اور عالمگیر خون ریز جنگوں کی وجہ سے بے مثل صدی ہے عرب و عجم کے مسلمان مغربی تہذیب میں پھنسکر تباہ و برباد ہو رہے ہیں جزائر اور فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہند میں جو کچھ ہونیوالا ہے وہ کسی اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں مگر اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کا کوئی پرسان حال اور دستگیر پیدا نہیں ہوا اور وہ اسی طرح مٹ جائینگے کیا دجال اپنی ہوسناکیوں اور دسیسہ کاریوں سے نوع انسان کو اسیطرح شکار کرتا رہیگا؟ کیا زمین ان نہنگان موت کی ہلاکت آفرینیوں سے ہمیشہ تختۂ مشق بنی رہیگی کیا خالق کائنات کا قانون عدل و انصاف میدان میں نہ آئیگا؟ مذاہب عالم کی کتب مقدسہ اس کا جواب دے رہی ہیں یعنی ہندوستان کی مختلف اقوام آج ایک اوتار کے لئے چشم براہ ہیں۔ مسلمان خصوصیت کیساتھ ایک امام الزمان (امام الجہاد) کے منتظر ہیں۔

مہدی کا لفظ باوصف اسکے کہ جانفزا اور ایمان آفریں بشارتوں کا سرمایہ دار ہے لیکن اسکے غلط استعمال نے اسکو دجال کے مترادف کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے پاس بطفیل سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سب کچھ موجود ہے وہ کسی مدعی کو حضور انور کے مقابل ٹھہرنے نہیں دیں گے لیکن ... آج وہ پرفتن زمانہ میں عجیب کشمکش میں گھرے ہوئے ہیں ان کے علماء فقراء سخت پریشان ہیں وہ اپنے مفتون ماحول میں اپنی اصلی قدر و منزلت کو بھول چکے ہیں پس آج ان کو اس مرد مومن کی ضرورت ہے جو انکے بلند و برتر مقام کی انکو خبر دے وہ آئینہ مسلم بنکر مسلمان کو انکی اصلی شکل و صورت بتا دے ایسے ہی ایک وجود کو سردار دو عالم نے مختلف ناموں سے پکارا ہے رجل من امتی یا من عترتی میری امت سے یا میری اولاد سے ایک مرد امام الناس نوع انسان کا امام امام القائم کھڑا ہونیوالا امام - امام المہدی ہدایت یافتہ امام یہ نام اسکی کارگزاری کی نوعیت سے رکھے گئے ہیں وہ فنافی الرسول ہو کر انا منہم وھم منی کا مصداق ہے چونکہ وہ سردار دو عالم کی شان قدسی کا مظہر اتم ہوگا اس لیے اسکی شخصیت کے تعارف کے لئے نشانات بتائے گئے ہیں تاکہ مسلمان قدرت کے اعجاز کے ماتحت فوق العادۃ محیر العقول روحانی و ایمانی اقتدار پیدا کریں کیونکہ جس شخص کیساتھ زمین و آسمان کے کھلے نشانات ہوں تو اسکے ساتھ یقیناً تائید ربانی کی بے پناہ قوت ہوگی اور وہ قطعی و یقینی طور پر غالب آئیگا لاغلبن انا و رسلی الآیہ

میں نے امام الجہاد میں اسی حقیقت کے پیش نظر اس عظیم الشان اور بابرکت انسان کے مختلف ناموں کو اسکے ایک ہی کام کی بنا پر امام الجہاد لکھا ہے آج مسلمانوں کی ہر اندرونی و بیرونی مصیبتوں کا واحد علاج جہاد فی سبیل اللہ میں ہے اور بس۔

وہ مفتون لوگ جو کام کرنے اور میدان میں آنیکی اہلیت نہیں رکھتے خواہ مخواہ ایسے ناموں سے قوم میں نفاق پیدا کرنے اور انکو بزدل بنانے میں لگ جاتے ہیں ہم بانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مولانا صاحب قبلہ نہ مہدویت کا دعوی کرتے ہیں نہ مہدی کے نام پر بیعت لیتے ہیں اب جو بھی مفتون اس نوع کی افترا پردازی سے عمل جہاد کے آگے روڑے اٹکائیگا وہ درحقیقت اپنی جان کا دشمن اپنے کیے کی سزا پائیگا فطرت اللہ کی روحانی کشش ہر مستعد اور سعید مومن کو کشاں کشاں اس نکتہ پر جمع کر رہی ہے۔ منافق اور کام چور ہمیشہ کے لئے نامرادی کی موت مریں گے۔ اللہ اور اس کے دوست ہی ہر سیاہ و سفید کے مالک رہیں گے۔

ابو العرفان عفی اللہ عنہ

شانِ قدسی کا ظہور

بعثتِ ثانیہ کی حقیقت

جیسا کہ میں نے تمہید میں فلسفہ کائنات سے استشہاد کرتے ہوئے اس امر کو بالصراحت ثابت کیا ہے کہ مخلوقات کی وحدت آدم علیہ السلام پر ختم ہوئی اور نبیوں کی وحدت خاتم النبیین سردار دو عالم صلعم پر ختم ہوئی۔ اس سلسلہ میں مجھے نبوت کی حقیقت بھی بیان کرنا مقصود ہے تاکہ اجرائے نبوت اور ختم نبوت کے درمیان جو دقیق اور لطیف بحث ہے وہ حل ہو جائے۔

واضح ہو کہ قرآن کا موضوع بیانِ فطرت اللہ کا تبیان ہے، چونکہ فطرت الانسان بھی فطرت اللہ سے مستفاض ہے لہٰذا موضوع قرآن میں فطرت الانسان کا بیان بھی داخل ہے۔ چونکہ فطرت الانسان کے اجزائے ترکیبی کئی لاکھ ناسوتی جذبات ہیں اس لئے قرآن حکیم انسان کے سامنے اسکے کمالاتِ فطری اُجاگر کرنے کے لئے بتدریج کائنات کو گواہ ٹھہراتا ہوا فطرتِ انسان میں ایک کامل انسان کی اتباع کے وسیلہ سے اس امر کی صلاحیت پیدا کرتا ہے کہ فطرت اللہ کے انوار کاملہ کے آئینہ فطرتِ صافیہ پر بالفعل منعکس ہو سکیں۔ اور وہ صبغۃ اللہ کے رنگ میں ڈوب جائے۔ اور تخلقوا باخلاق اللہ سے متخلق ہو کر مظہر اللہ بن جائے وذالک غایۃ العبودیۃ۔ "واذا تم العبودیۃ فھو اللہ"

نبوت تکمیل فطرتِ انسانی کا ایک نورانی دائرہ ہے، جو آفتاب روحانیت کے انوارات میں سے ایک نور ہے جو آدم کی فطرت میں جزوی طور سے متجلی ہوا (ونفخت فیہ من روحی)[۱] اور ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبیوں و اوتاروں کے ذریعہ اس دائرہ نور کا تفصیلی ظہور جزوی رنگ میں ہوتا گیا تا آنکہ اس نور نبوت کے دائرے کا کلی ظہور سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر آکر مکمل طور سے ظہور پذیر ہوا۔ اب آفتاب رسالت و نیر نبوت کے طلوع ہونیکے بعد کسی جزوی نبوت کا ظاہر ہونا شرعًا و عقلاً ایسا محال ہے جیسا کہ سورج کے طلوع ہونیکے بعد کسی ستارے کا طلوع ہونا محال ہے لیکن جیسا کہ سورج زمین کی گردش میں آکر چھپ جاتا ہے تو ستارے نمودار ہوتے ہیں، اسی طرح فیج اعوج کی گردش میں جب آفتاب نبوت آکر چھپ جاتا ہے جسکو زمانہ غیب کہتے ہیں تو ان نبیوں کے انواری ستارے نظر آنے لگتے ہیں۔ فیج اعوج کے مجددین دائمہ جو اسلام میں مختلف فرقوں کا باعث بنے یہ سب انبیائے امم سابقہ ہی کے نمبر پر تھے جو تمثیلی رنگ میں اپنی اپنی قوم (فرقہ) کی طرف آئے جو مسلمان ہو کر بھی اسلام کے اندر اپنی فطرت کا اظہار کرتے رہے الشیخ فی جماعتہ کالنبی فی امتہ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میں اسی کا بیان ہے۔ اس بنا پر میں کہتا ہوں کہ ان مجددین و مشائخین کو جو فیج اعوج کی پیداوار ہیں اتنا ہی نور نظر آسکتا تھا جو انکے مقام و مرتبہ کے لائق تھا۔۔ اور انکی فطرت پر فطرت اللہ کے انوار اُسی اندازہ تک متجلی ہو سکتے تھے، جس حد تک ان کی فطرت نے بالفعل صلاحیت پیدا کرلی تھی اور ظاہر ہے کہ فیج اعوج میں فطرت وہ کمال پیدا نہیں کرسکتی تھی، جو دورِ اوّل میں صحابہؓ کی فطرت نے کمال پیدا کیا تھا

[۱] آدم میں نفخ روح، نورِ ذات کا جزوی طور پر متجلی ہونا ہے۔ گویا ذات جب اپنے تعینات کے پردوں میں اور صفات کے مظاہر میں خود کو خطاب کرتی ہے تو یہ تخاطب انسان کی جہت سے نبوت کہلاتا ہے ذات نے خود کو آدم میں صفاتی جہت سے خطاب کیا ایسا ہی سوا لاکھ انبیاء صفاتی تخاطب کا محل ہیں۔ سردار دو عالم کو یہ خطاب (ذات) ذات کو ذات نے مخاطب فرمایا کا فہم قابل دقیق ۱۲ منہ

ان کی فطرت اپنے پورے جوہروں کے ساتھ اس لئے چمکی کہ ان پر وہ وقت بہت مبارک تھا اور وہ اپنے آئینہ فطرت میں تمام و کمال فطرت اللہ کے انوار تامہ کے جذب اور منعکس کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ کیونکہ سراج منیر ٹھیک ان کے سر پر نصف النہار کی طرح ضیاء افگن تھا۔ پھر جیسے جیسے گردش زمانہ سے وہ سراج الانبیاءؐ نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ ویسے ویسے فطرتِ انسان گردشِ زمانہ کی ظلماتی آڑ میں آکر مستور ہوتی گئی حتیٰ کہ فیج اعوج میں تیرہ و تاریک رات چھا گئی۔ اس ظلمت بھری رات میں جزوی روشنی رکھنے والے قرآن حکیم سے جو فطرت اللہ کے انوار تامہ کاملہ کا بیان ہے اپنی فطری صلاحیت کے مطابق ہی نور حاصل کر سکتے تھے۔ پھر ایسے لوگوں کی تحریریں بھی وہی لوگ اپنے اثباتِ دعوی کے استدلال میں پیش کر سکتے ہیں جو خود بھی ایک ستارے سے بڑھ کر اپنے اندر نور نہیں رکھتے۔ روحانیت میں اِن ستاروں کی روشنیاں انہی لوگوں کے لئے قابل فخر و قابل استناد ہو سکتی ہیں جو خود کسی ستارے کی روشنی پکڑے بیٹھے ہیں۔ سورج میں چلنے والے ان تاروں کو کیا کریں گے؟ شیخ اکبر ہوں یا مرید تبریزی، مجدد ہوں، یا محدّث، ایسے حضرات، جو کچھ اس سلسلہ میں لکھیں گے وہ دراصل اسی نور کا بیان ہو گا جو ان کی فطرت پر جزوی طور سے چمکا۔ مثلاً فرض کیجئے۔ ابن عربی و امثالہ غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے قائل ہیں تو محض اس وجہ سے کہ وہ اپنے اندر آفتابِ نبوت کی ایک کرن دیکھتے ہیں، حالانکہ غیر تشریع نبوت کا معنے ہی کچھ نہیں۔ کیونکہ نبوت کی ماہیت ہی میں تشریع داخل ہے یعنی ہر نبی صاحب شریعت و کتاب ہوتا ہے، چنانچہ فرقان حمید میں ہے وما ارسلنا من قبلك من رسول الا ليطاع باذن الله الاٰیہ ولکل جعلنا شرعۃ ومنہاجا الاٰیہ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب الاٰیہ یعنے اے محمدؐ تم سے پہلے جو رسول آئے وہ اللہ کے اذن سے مطاع ہے۔ اور ہر ایک کے لئے ہم نے شریعت اور نہج مقرر کیا اور ہم رسولوں کو بشارت و انذار کے لئے بھیجتے ہیں اور ان کو کتاب دیتے ہیں۔

آج بھی مسیح موعود کی امت جو اپنے اندر ایک صبح کے ستارے کی جھلک رکھتی ہے ایک جزوی نبوت کے اجراء کیلئے بیقراری سے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے، ان تنگ ظرفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ وہ ایک ندی نالے سے نکل کر ناپیدا کنار سمندر میں آچکے ہیں۔ ان کی تنگ دامنی انہیں چند کلیوں پر قناعت کے لئے مجبور کر رہی ہیں۔ ورنہ وہ ایک ایسے گلشنِ قدس پر فائز ہیں کہ ان کی تنگ دامانی کا بھی علاج اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ اقبال کا دل اِن تنبیوں کو کہتا ہے ؎

تو ہی غافل چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

نبوت کی تعریف میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ کا بتایا جانا یہ مرزا صاحب قادیانی کی ایجاد بندہ ہے۔ ورنہ یہ تعریف نبوت کی نہیں، بلکہ ولائت محمدیؐ کی ہو سکتی ہے، اور بدرجۂ اولیٰ ولائت محمدی میں جو ولائت کبریٰ علیا کہلاتی ہے یہ امور داخل ہیں۔ میں کہتا ہوں، اِن اجرائے نبوّت کے حامیوں کو صرف اپنی غرض سے کام ہے۔ ورنہ جو کام یہ جزوی نبوت سے لینا چاہتے ہیں (جو ہرگز نہیں لے سکتے) ولائت محمدیہ سے بدرجہ اتم لے سکتے تھے کیونکہ ولائت محمدیہ گذشتہ نبوتوں سے لاکھ گنا بڑی ہے۔ درحقیقت

یہ فرقہ گرتنتبی مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے تھے مگر اپنی فطرت کے تقاضوں کو نہ بدل سکنے سے ان کی مساعی افتراق امت پر منتج ہوئی۔ ان میں سے بعض نے اپنے ہی ظرف سے بحر محمدیت کو ناپنے کی بے بنیاد کوشش کی ہے۔ کوئی کہتا ہے النبوۃ سادیۃ الی یوم القیمۃ نبوت قیامت تک جاری ہے۔ کوئی کہتا ہے:۔ لوائی اعظم عن لواء محمد میرا جھنڈا۔ محمدؐ کے جھنڈے سے بڑا ہے۔ کوئی کہتا ہے:۔ من چہ پروائے مصطفےٰ دارم × پنجہ در پنجہ خدا دارم مجھے مصطفےٰ کی کیا پرواہ ہے' خدا کے پنجہ میں پنجہ رکھتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے:۔ رسول اللہ میرے پیر بھائی ہیں: کوئی کہتا ہے:۔ قاب قوسین است اوادنی حجاب ہے، حجب تا حق تعالیٰ میروم۔ یعنے رسول اللہ کے لئے حجاب تھا مگر میں بے حجاب حبا تا ہوں۔ کوئی کہتا ہے:۔ رسول اللہ کے لئے ایک نشان تھا' میرے لئے دو نشان ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ گستاخیاں ناقابل معافی ہیں۔ یہ اس ذات اطہر و جسم منورؐ و جسد مطہرؐ کے مقابل سرکشی ہے جو مقام وحدت میں ذات اللہ سے موسوم تھا اور عالم شہادت میں محمد رسول اللہ سے ملقب ہوا۔ تعجب بالائے تعجب ہے ولائت اور نبوت کے ان مدعیوں نے اللہ کو اور پھر رسول کو کیا جانا۔ قرآن و اسلام کو کیا سمجھا۔ ولائت کو نبوت سے افضل کہکر پھر نبوت کے اجراء کا قائل ہونا ولائت کی افادیت سے بے خبری کی دلیل ہے۔ اگر ولائت سے ولائت محمدی مراد ہے تو چونکہ وہ تمام نبوتوں کی جامع ہے' اجراء نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اگر نبوت سے مراد نبوت محمدی ہے' تو ختم نبوت کا افاضۂ کامل فنافی الرسول کا مقام عطا فرماتا ہے نہ کہ کسی ایک نبی کا۔ اگر دونوں مساوی ہیں تو یہ ترجیح بلا مرجح کیوں؟ نبوت کو جاری رکھکر' ولائت کو افضل کہنا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں اور کس طرح ہے۔ نبوت محمدیہ اگر جاری ہے تو مدعی نبوت کو محمد نبی اللہ کا دعویٰ کرنا چاہیئے جو بے ضرورت ہے۔ اگر چادر محمدیت اوڑھ کر کوئی مقام مل سکتا ہے تو ولائت محمدیہ علیا کا ہے' جس سے غوثیت قطبیت متحقق ہوسکتی ہے نہ کہ نبوت' بہرحال اجراء نبوت کا عقیدہ حد درجہ کی بے تمیزی اور روحانی کم مائیگی اور دربار رسول میں صریح گستاخی ہے..... ایک کامل متبع فنافی الرسول کا مقام سوا لاکھہ نبیوں' اوتاروں کا جامع ہوتا ہے اور باوجود اسکے اسکا نام نبی نہیں ہوتا بلکہ فنافی الرسول' سلطان الاولیا' غوث اعظم قطب الاقطاب وغیرہ سے اسے پکارا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اسکو نبی کہنے سے ایک تو نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک ہے۔ دوسرا اسکو اسکے بلند و برتر مقام سے نیچے گرانا ہے اور یہ دونوں کام راسخ العلم بالغ الفکر مسلمان نہیں کرسکتا۔

اللہ کہاں ہے؟

عقلی اور روحانی نظر سے بلند سے بلند تر ہوتے جاؤ تو آپ باتباع سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے انتہائی مقام ولائت علیا میں پہنچ جائیں گے' ولائت علیا اس مقام وحدت میں پہنچنے کا نام ہے جہاں ذات مطلقہ کے تعینات کی ابتدا ہوتی ہے۔ مقام وحدت تعین اوّل ہے اس سے اوپر احدیت میں کوئی تعین نہیں اس لئے اسکو مقام لاتعین کہتے ہیں۔ یہ مقام وحدت کیا ہے؟ یہ وحدت کس کی ہے؟ احدیت سے کیا مراد ہے؟ اور گنج مخفی کسکو کہتے ہیں۔ حضرات محققین صوفیا توجہ فرمائیں کہ وہ ذات اللہ کو من

حیثِ تعین کس مرتبہ میں دیکھتے ہیں ؛ کیا گنج مخفی قبل از تعین کچھ نام رکھتی ہے ؟ کیا اسم اللہ کا مسمّے وہ کنز مخفی ہے یا اس کا ظہور اوّل
محققین صوفیا اسکے قائل ہیں کہ گنج مخفی نے احدیت سے نکل کر جو پہلا تعین حاصل کیا تو وہی تعین ذاتُ اللہ سے موسوم ہوا اُسی کا اضافی
نام حقیقت محمدیہ ہے پھر اس نے اپنے لئے اور مراتب نزولی اختیار فرمائے ۔ حتےٰ کہ چھٹے مرتبہ شہادت میں وہی ذات اللہ
محمد رسول اللہ کی صورت میں مشہود ہو گئی شاھد و مشھود ۔ اب اگر مراتب و اعتبارات و اضافات کے آئینوں کو ملحوظ رکھا جائے
تو محمد عبدہ و رسولہ ہیں اور اگر ان سب کو بنظر کشفی ہٹا دیا جائے تو محمد ذات اللہ ہی کی حقیقت کا دوسرا اظہار ہے ۔ اسی
حقیقت کے پیش نظر حضرت اقدس درود شان میں فرماتے ہیں :- فی مرتبۃ الغیب ھو اللہ ۔

پس اس مختصر تمہید کے بعد ان مدعیانِ ولائت سے دریافت کرنا چاہیئے کہ "محمد کے جھنڈے سے میرا جھنڈا بڑا ہے" سے ان کا
کیا مطلب ہے ؟ یہ کون ہیں ؟ اگر محمد سے الگ ہو کر بول رہے ہیں تو ان کا کشف صریح مغالطہ ہے ۔ اگر ان کی مراد یہ ہے کہ ہم اللہ میں
فنا ہو کر کہہ رہے ہیں تو پھر اللہ تو خود حقیقتِ محمدیہ کا ہی نام ہے اور یہ فنا فی الرسول ہو کر ہی فنا فی اللہ کہلا سکتے ہیں تو پھر گویا
ان کا محمد سے بڑھنے کا معنے یہ ہوا کہ یہ اللہ سے بھی بڑھ گئے ۔ پنجۂ خدا کیا ہے وہی پنجۂ محمد ہے ان الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم الایہ پس تمہارا مصطفٰے سے بے پرواہ ہونا خود اللہ سے بے پرواہ ہونا ہے ۔ رسول اللہ
کو پیر بھائی کہنے والوں سے دریافت کیجئے کہ تمہارا پیر کہاں ہے ؟ اگر مقام لاتعین میں حیرت زدہ ہو کر بول رہے ہو تو وہ ذات
مطلق اسم اللہ سے مرتبہ اول میں متعین و موسوم ہو کر حقیقت محمدیہ میں مشہود ہو رہی ہے ۔ اللہ نے اپنی معرفت دینے کے لئے
عالم شہادت میں ہمارا ہم جنس ہو کر ہمارے کان آنکھ اختیار فرما کر مرتبہ تشبیہہ میں ہمیں آ کر پکڑا ہے آیتہ قل انما انا بشر مثلکم
یوحیٰ الی انما الٰھکم اللہ واحد الایہ میں اسی کا بیان ہے ۔ اگر محمد سے مراد آپکی وہ تعین جسمانی ہے جو ۶۳ برس گذار کر پھر
نظروں سے اوجھل ہو گیا تو آپنے محمد کو نہ پہچانا اور آپکا عرفت ربی بمحمد کہنا صحیح نہیں ہوتا ایک عرض سے جوہر کی کہنہ یا ذرہ سے آفتاب
کو پانا یا کوزہ سے حقیقت بحر کو ناپنے کی سعی لاحاصل ہے ۔ ایسے ہی بے حجاب ہونیوالے کو محمد نظر نہ آئے تو یہ خود حجاب آور ہی کی دلیل ہے
رسول اللہ کے لئے ایک نشان اور میرے لئے دو نشان کہنے والے کو سنا دیجئے ۔ کہ غلام کی شان اپنے آقا کے مقابل کچھ نہیں ہوتی
فنائیت کے بعد جب دوئی کا احتمال باقی نہیں رہتا تو جو کچھ ظاہر ہوتا ہے تو وہ اصل کا ہی ہے آئینہ کو آفتاب کے سامنے مقابلہ
کا کوئی حق نہیں ، آئینہ محل فنائیت ہے آفتاب عالمتاب ہمیشہ اپنی تجلیات ظاہر فرمانے کے لئے ایسے ہزاروں آئینے سامنے لا سکتا ہے ۔
ہاں سنو ! رب العالمین کی معرفت رحمۃ للعالمین کے بغیر ناممکن ہے اور رحمۃ اللعالمین کی معرفت بغیر عرفانِ نفس کے ناممکن اور
نفس کی معرفت فلسفہ کائنات کے جاننے کے بغیر محال ہے ۔ پس میں نے کائنات سے استشہاد کرتے ہوئے نفس انسان کی تعریف اپنی
تمہید کے اوائل میں نہایت بسط سے کی ہے فطرت انسان سے فطرت اللہ کا کیا تعلق ہے وہ بھی بیان کر دیا ہے ۔ اب میں اللہ کے
آئینے کی نوعیت اور رحمتہ للناس صلے اللہ علیہ وسلم کے حشر برپا کرنیکی حقیقت پر کچھ سیر حاصل بحث کرنا چاہتا ہوں تاکہ آنے والے

آگے بڑھئے

امام الجہاد کی پیدائش اور اُس کے مُتعلِقات

وہ ہندوستان میں پیدا ہوگا

روی الامام بیہقی فی شعب الایمان
ان مولدہ بھند
ان مولد المھدی بھند من ولد الحسین
من قبل المشرق (طبرانی ۔ نعیم بن حماد)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں روائت کیا ہے کہ اس کی پیدائش ہندوستان میں ہوگی۔
امام الجہاد کی پیدائش ہندوستان میں ہوگی حسین کی اولاد سے مشرق کی طرف۔

تشریح: امام الجہاد کی پیدائش کا مقام بالم پیٹھ تعلقہ گرمکال ضلع گلبرگہ سلطنت آصفیہ ہے۔ حسینی خاندان سے۔ نام صدیق حسین باپ کا نام امیر حسین دادا کا نام مظفر حسین ہے۔

وروی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من ولد الحسین من المشرق الحدیث (برہان)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام الجہاد حسین کی اولاد سے مشرق سے نکلے گا۔

اس کے آباء واجداد کے مبارک نام

فان اسماء آبائہ محمد وعلی وحسین و۔ جعفر و موسی وحسن (بحار)

اس کے آباء واجداد کے نام محمد و علی وحسین وجعفر و موسےٰ وحسن رہیں گے۔

تشریح: امام الجہاد کے بزرگوں میں سیّد راج محمد پانچویں پشت کے بزرگ ہیں یہ نام انکی قبر پر مکتوب ہے۔ سید یار محمد دادا کے بھائی انکی اولاد میں تقریباً سب علی کے نام والے ہیں۔ مثلاً مظہر علی قیوم علی وغیرہ۔ باپ کا نام امیر حسین ہے ماموں جعفر حسینی نانا عبداللہ حسینی ان کے بھائی علی موسےٰ رضا ہیں۔

اس کی والدہ سیّدۃ الاماء (عورتوں کی سردار) ہوگی

ذلك ابن سیدۃ الاماء الذی یخفی علی الناس ولادتہ ولا یحل لھم تسمیتہ حتی یظھرہ عزوجل الخ (بحار الانوار)

وہ بیٹا ہوگا عورتوں کی سردار عورت کا اس کا پیدا ہونا لوگوں پر مخفی رہے گا اور اس کا نام رکھنا (یعنے مہدی کا لقب دینا) انکے لیے حلال نہیں ہوگا جب تک

تشریح امام الجہاد کی والدہ اعلیٰ خاندان کی سیدانی تھیں یعنی نواب جعفر یار جنگ (سید جعفر حسینی) کی بہن تھیں اس لحاظ سے دیگر سیدانی عورتوں کی سردار تھیں۔

اسکی پیدائش کے مقام کو کوئی نہ جانے گا

غلاما مناخفی المولد والمنشاء غیر خفی فی نفسه (بحار الانوار)

اہل بیت سے ایک لڑکا ہے جس کا مقام پیدائش مخفی ہوگا لیکن نفس الامر میں اسکے اٹھنے کی جگہ پوشیدہ نہیں ہوگی۔

تشریح امام الجہاد کی پیدائش کا مقام ایسا گم نام قریہ ہے پانچسو سے زیادہ آبادی نہیں حتیٰ کہ امام الجہاد نے بھی اپنی آنکھوں سے اب تک اس قریہ کو نہیں دیکھا۔ شیر خواری کے زمانہ میں نقل مقام کرنا پڑا۔

لیکن نفس الامر میں یہ قریہ گم نام نہیں کیونکہ اس کا نام پیش گوئیوں میں لکھا ہے۔ بالم پیٹھ بچہ (جن لسوشور) پیدا ہونیکی بستی

وہ پیدائش کیوقت ایک ساقط شدہ لوتھڑا معلوم ہوگا

حتی یبعث اللہ من لا یؤبه لولادته ای یکون سقط لقط الخ) قال الجوہری)

اللہ اسکو مبعوث فرمائے گا جسکی پیدائش ایک گرے پڑے بچے کی سی ہوگی۔

تشریح امام الجہاد کے بزرگ خوب جانتے ہیں کہ جب وہ پیدا ہوئے تو اسقدر کمزور تھے کہ نہ ہاتھ ہلتا تھا نہ پاؤں آواز باریک دبی ہوئی۔ اسوقت باپ نے یہ کہا یہ بچہ کیا جیتا ہے اس کو گھوڑے پر پھینک دو۔ ماں نے کہا کہ ابھی جان باقی ہے کس طرح پھینکنا۔

امام الجہاد کے جسمانی واخلاقی نشانات

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف الحدیث (ابوداؤد)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الجہاد مجھ سے ہے روشن پیشانی ہوگی دراز بینی ہوگی الخ (ابوداؤد)

عن علی فی المهدی انه شاب کث اللحیة اکحل العینین ازج الحاجبین مقترن ابرق الثنایا علی خده الایمن خال و

حضرت علی رضؓ نے کہا کہ وہ امام الجہاد جوان گھنی داڑھی سُرمائی آنکھیں باریک بھویں ملی ہوئیں چمکدار دانت دائیں رخسار پر خال اور اسکے کندھوں کے درمیان مُہر ہوگی مانند مُہر نبی صلے

صلے اللہ علیہ وسلم کے

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ستکون بینکم و بین الروم اربع هدن یوم الرابعۃ علی ید رجل من آل هارون (وفی روایۃ آل هرقل) ید و م سبع سنین قیل یا رسول اللہ من امام الناس یومئذ قال من ولدی ابن اربعین سنۃ کان وجهه کوکب دری فی خده الایمن خال اسود علیہ عبایتان قطرانیتان (وفی روایۃ قطرانیتان کانہ من رجال بنی اسرائیل یستخرج الکنوز من الارض و یفتح مدائن الشرك (وفی روایۃ یملك عشر سنین (کنز العمال جلد، ۶ ص ۱۸۶ و عقد الدرر)

ابو امامہ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں اور نصاریٰ میں چار لڑائیاں ہونگی اور سات سال چلیں گی چوتھی لڑائی آل ہارون کے ایک شخص کے ہاتھ سے ہو گی پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ اس دن کون امام الناس ہوگا فرمایا وہ میری اولاد سے ہوگا اسوقت اسکی عمر چالیس سال کی ہوگی گویا اس کا چہرہ چمکدار ستارہ ہے اور اس کی دائیں رخسارے پر سیاہ خال ہوگا اور وہ دو عبائیں گیرو رنگ کی پہنے ہوئے ہوگا گویا وہ بنی اسرائیل کے رہبان سے ہے زمین سے خزانے نکالے گا اور مشرکوں کے شہر فتح کرے گا اور دس سال مملکت کریگا۔

اُس کا چہرہ

المهدی من ولدی وجهه کالقمر الدری (بحار)	اس کا چہرہ چمکتے چاند کا سا ہے
کان وجهه کوکب دری (کنز العمال)	اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہے۔
حسن الوجه (کنز)	خوبصورت چہرہ رہے گا۔
اجلی الجبهۃ (ابوداؤد)	روشن پیشانی رہے گی۔

تشریح امام الجہاد کی پیشانی پر بالکل چاند کی طرح ایک نصف دائرہ بنتا ہے عموماً رات کو بجلی وغیرہ کی روشنی میں نمایاں نظر آتا ہے جسکے دونوں طرف قوس سر کے دائیں بائیں اوپر کی جانب ہیں۔ اور کوکب دری کی مثال وہی نور کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے نور کی ہے کانها کوکب دری گویا خدا کا چہرہ اہل باطن روحانی آئینہ میں کوکب دری کی طرح مشاہدہ کرتے ہیں پس مظہر اللہ کا چہرہ ایسی کوکب دری کا ترجمان ہے۔

اس کی زبان میں قدری ثقل ہوگا

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام الجہاد کی توصیف کے

المهدی فذکر ثقلاً فی لسانہ۔ الحدیث | سلسلہ میں اس کی زبان کے اڑنے کا ذکر فرمایا

دائیں رخسار پر سیاہ خال

فی خدہ الایمن خال اسود (کنز) | اسکے دائیں رخسار پر ایک سیاہ خال ہوگا

تشریح مسلمانوں کو اُس مہدی کا انتظار ہے جسکے چہرے پر خال نہیں ہوگا پس اسی لیے میں نے حضرت قبلہ مولانا کو امام الناس وامام الجہاد لکھا ہے۔ لہٰذا آپ مسلمانوں کے متخیلہ مہدی نہیں ہیں۔

اُس کی آنکھیں

اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ (کنز العمال) | آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے رہے گا

تشریح امام الجہاد عرب بچوں میں کھیلے کودے ہیں اُن کی صحبت نے آنکو سرمہ کا عادی بنا دیا ہے۔

اُس کی پلکیں

اَزَجُّ الْحَاجِبَیْنِ (کنز العمال) | لمبی اور دراز بھویں رہیں گی۔

اس کی بینی

اَقْنَی الْاَنْفِ[1] (ابوداؤد) | لمبی ناک اور باریک درمیان بینی کا بلند رہے گا۔

اس کی پیشانی

انحسر الشعر عن جبهته (بحار) اجلی الجبهة | پیشانی سے بال ہٹے رہیں گے۔ روشن پیشانی

اسکے سر بال

یَسِیْلُ شَعْرُہٗ عَلٰی مَنْکَبَیْہِ (خواتم الحکم) | سر کے بال کندھوں پر لٹکتے رہیں گے

اس کی داڑھی

کَثُّ اللِّحْیَۃِ (کنز العمال) | گھنی داڑھی رہے گی

اس کی گردن

غَلِیْظُ الرَّقَبَۃِ (بحار الانوار) | موٹی گردن رہے گی

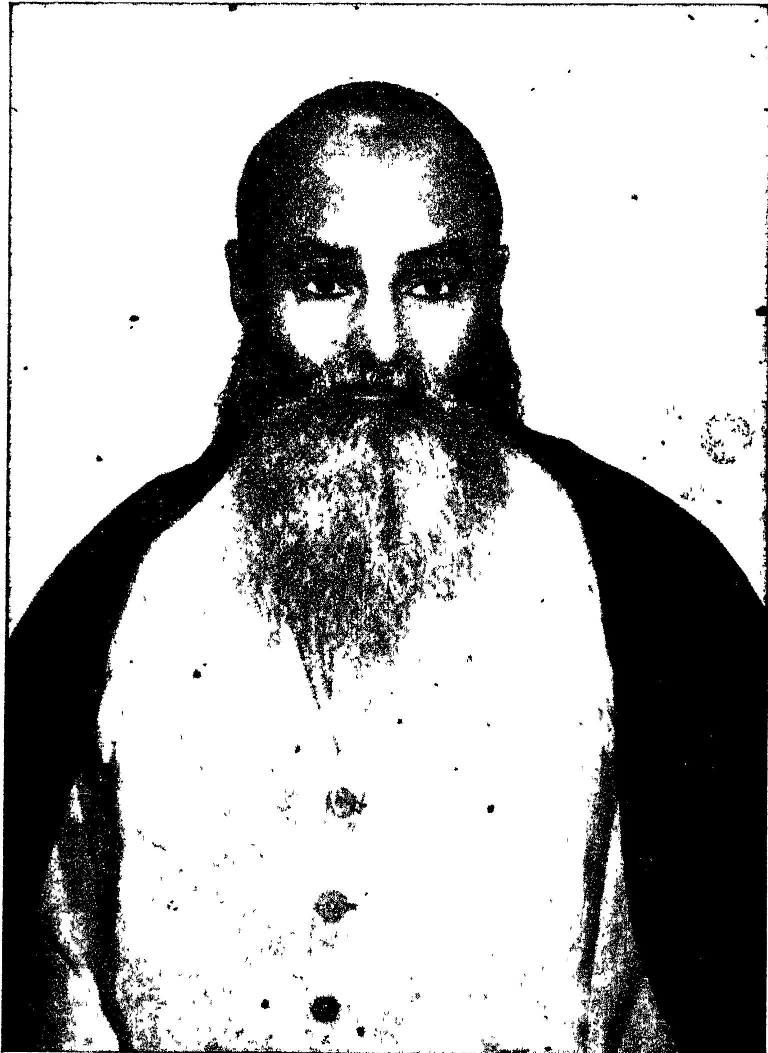
اس کا قد وقامت

مَرْبُوْعُ الْقَامَۃِ (برہان) | گٹھیلا جسم رہے گا۔

[1] وقنا الانف ارتفاع اعلاه واحدیداب وسطه وسبوغ طرفه او نتو وسطه القصبة وضیق المنخرین کذا فی القاموس ۱۲ لمعات ۱۲ منہ
[2] من الجلاء ای انور داو فتح وا وسع ۱۲ قاموس

హిందె ఆదను ముందె ఆగ్వను । మంకమతిగిళు ఏనుబల్లరు ।
చంద్రశేఖర చన్నబసవను । బందు జగతుద్ధారమాడువుదా
ముక్కణనాశనటియల్లి దిలవేంసనారలి బంకమత్యక్కె

اولین میں جوہوا وہی آخرین میں ہوگا نبی الدین والے کدا حادین
جاندکے داج والا جن بسو نشور آندگا جگ گودام رفعت بر بہچا ندگا علی الاعلان
بہ کہدا آندگا دین آدکھروا ہے اسور کی قسم دم جھوٹ نہیں ہے



His Holiness Moulana Siddiq Deendar Chanbaswaeshwar

వరెగ్గ్ల శరమన్చర కరలింగ జపమాల ప్రామాత్మ
నెంబనిజమే ణావ పిడికోండు ప్రబ్రహ్మబంద
లోకక్కే—మొగ్గ్యా కరెగళేను తిళియదు

Right Hard

چن بسو بنسو بصورت پر برہم آئیگا ۔ اس کے
ہاتھ میں انسانوں کے پر دھری کسوٹی ہوگی ۔
ہاتھ پر خدا اور لنگ ہوگا ۔ ہاتھ میں اللہ کی
وقیبوت کی تسبیح ہوگی دنیا کے بکروں کو یہ معلوم
نہ ہوگا ۔

చిన్న వర్ణ నేబంద చన్న బసవణ్ణ బంద
బణ్ణ బణ్ణ గళజెలె నీడుత్తపన్న గాధరను
ప్రభుదేవరు ఒరువుది కన్ని గళిగేను తిళియదు

His Holiness
Moulana Siddiq Deendar Chanbaswaeshwar

چن بسویشور سنہری رنگ والا آئیگا ۔ ہے قو وہم
فرقہ کی عزت کرتا آئیگا ۔ ایشور اوتار ہوگا ۔ پیٹھ پر
سانپ کا نشان ہوگا ۔ یہ پربھو ہوگا ۔ اس کے آمد کی
خبر کتنوں کے بچوں کو نہیں ہوگی ۔

اسکے چہرے کا رنگ

مشربٌ بالحمرة (برہان) — اس کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔

لونُهٗ عربیٌّ وجسمُهٗ اسرائیلی (برہان) — رنگ اس کا عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔

اس کا پیٹ

ضخمُ البطنِ (بحار) — موٹے بطن کا رہے گا۔

اس کے کندھے

بعیدُ ما بین منکبیهِ (بحار) — چوڑے سینے والا۔

اس کی ہتھیلیاں

یُدنی من السماءِ کفٌّ منقّشٌ یشیرُ للبیعةِ الی المهدی (نعیم بن حماد) — منقوش ہتھیلی آسمان سے قریب ہوگی جو امام الجہاد کے بیعت کی طرف اشارہ کرے گی۔

فی کفِّهِ الیُمنیٰ خالٌ (برہان) — اسکی داہنی ہتھیلی پر سیاہ خال رہے گا۔

اسکے کندھوں کے درمیان مہر

علی کتفهِ خاتمٌ کخاتمِ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم — اسکے کندھے پر مہر ہوگی مانند مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اس کا لباس اور لباس کا رنگ

علیه عباءتانِ قطرانیتانِ (عرف الوردی) — اس پر دو کپڑے گیرو رنگ کے ہونگے

فواللهِ ما لباسُهٗ الا الغلیظُ (بحار الانوار) — بخدا اس کا لباس موٹا گاہڑا ہوگا۔

اس کی خوراک

ولا طعامُهٗ الا الجشب (بحار) — اس کا کھانا جو جوار رہے گا۔

اس کی عمر

ھو شابٌّ (برہان عرف عقد بحار) — وہ جوان رہے گا۔

دیکھنے میں بوڑھا معلوم ہوگا

یخرجُ الیهم شابًّا وهم یحسبونه شیخًا کبیرًا (برہان عقد) — وہ جوان ظاہر ہوگا اور لوگ خیال کرینگے کہ وہ بوڑھا ہے۔

اس کا علم وہبی ہوگا

یورِّثُهٗ علمًا وکتبًا ولا یکلهُ الی نفسهِ (بحار) — اللہ تعالی اسکو علم اور کتب کا وارث کردیگا اور اسکو نفس کے حوالہ نہیں کریگا۔

مَعْدَنُ الْعِلْمِ (بحار الانوار)
وہ علم کی کان رہے گا۔

يَأْتِيْ بِذَخِيْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ (بحار)
وہ تمام انبیاء کے علمی وروحانی ذخائر کیساتھ آئے گا۔

اسکے حال کی پہچان

بِاَيِّ شَيْئٍ يُعْرَفُ الْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ قَالَ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ (بحار)
امام الجہاد تسلی اور اطمینان بخش حال وقال سے پہچانا جائے گا۔

اس کا تقریر کیوقت ران پر ہاتھ مارنا

وَضَرْبُ فَخِذِهِ الْيُمْنٰى بِيَدِهِ الْيُسْرٰى اِذَا اَبْطَاءَ عَلَيْهِ الْكَلَامُ (برہان)
اور دائیں ران پر دایاں ہاتھ ماریگا جب تقریر میں ایک خاص جلال کا زور پڑتا ہے۔

یوسف سی مشابہت

اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ يُشْبِهُ مِنْ يُوْسُفَ مِنْ اَمَةٍ سَوْدَاءَ يُصْلِحُ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ فِيْ لَيْلَةٍ
امام الجہاد کی مشابہت حضرت یوسفؑ کیساتھ ہوگی ایک لڑکی سودائی سے اللہ تعالیٰ ایک رات میں اسکی بہتری کا سامان کردیگا

قبل از ماموریت زندگی کا اجمالی خاکہ

(دیکھو خادم خاتم النبیین)

هُوَ الطَّرِيْدُ الْوَحِيْدُ الْغَرِيْبُ الْغَائِبُ عَنْ اَهْلِهِ الْمَوْتُوْرُ بِاَبِيْهِ (بحار ص۳۷)
وہ نظروں سے گرا ہوا۔ اکیلا۔ کس مپرس اپنے اہل سے غائب باپ کی نظروں میں نکما۔

تشریح امام الجہاد کے تعلیم کے شوق نے خاندان سے گم رکھا آپنے ایک زمانہ اولیاء اللہ کی صحبت میں گذارا۔ ایک زمانہ تحقیقات ادیان عالم میں مندروں میں مٹھوں میں خانقاہوں میں گذارا۔ حالت کس مپرسی کی تھی خاندان سے غائب تھے اپنے جمع کردہ علم کو اکتساب مال وجاہ و دولت میں کبھی نہیں لگایا اس طرح وہ باپ کی نظروں میں نکمے تھے۔

اسکے لیے سورج اور چاند کو رمضان میں گہن لگا!!

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لمھدینا آیتین لم یکونا منذ خلق السموت والارض تنکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان والشمس فی وسط الحدیث اوکما قال۔

فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مہدی (امام الجہاد) کے لیے عدیم النظیر دو نشان ہیں ابتدائے آفرینش سے ابتک نہیں ہوئے چاند اپنی گہن کی تاریخوں میں اولٰی تاریخ میں گہن ہوگا اور سورج اپنی گرہن کی تاریخوں میں درمیانی تاریخ میں گرہن ہوگا۔ اور یہ رمضان کے مہینہ میں ہوگا۔

تشریح آپ کی پیدائش کے سات سال بعد بطور نشان خسوف وکسوف ہوئے۔ یعنی رمضان کی تیرہ تاریخ کو چاند گرہن ہوا اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن ہوا۔

اسکے ظہور سے پہلے سورج سے ایک نشان ظاہر ہوگا

لَا یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ حَتّٰی یَطْلُعَ مِنَ الشَّمْسِ اٰیَةٌ (بُرہان) | امام المہدی کے ظہور سے پہلے سورج سے ایک نشان ظاہر ہوگا

تشریح آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ یہ نشان سورج سے دو طرف شرجوں کی صورت میں ظاہر ہوا

اسکے لئے مشرق سے ایک دُم دار چمکتا ہوا ستارہ نکلے گا

یَطْلُعُ نَجْمٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَهْدِیِّ لَهٗ ذَنَبٌ یُضِیْئُ (نعیم بن حماد مشکوٰۃ) | اس کے ظہور سے پہلے مشرق سے ایک چمکتا ہوا دمدار ستارا طلوع ہوگا۔

تشریح ۱۹۱۰ء میں یہ ستارہ نشان کے طور پر نکلا۔ قیصر ہند ایڈورڈ مر گیا۔

اسکے لیے آسمان سے بارش آئے گی

ینزّل اللّٰہ عزّ وجل له القطر من السّماء (حجج) | اللہ عزوجل اس کے لیے آسمان سے بارش نازل فرمائیگا

تشریح آپ کے لیے بارش کا آنا بطور معجزہ کے ہے۔ دعاؤں سے بارش کا آجانا تو سب کو معلوم ہے لیکن یہاں آپکے نقل مکانی سے بغیر دعا کے ۲۴ گھنٹے میں بارش آتی ہے۔ اے معجزہ دیکھنے والو آؤ! سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس پیش گوئی کو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ اپنی ذات کو مسلمانوں کا محبوب منظر بنانے کے لیے سب سے بڑا جادو یہ ہے کہ آپ کا مسلمانوں میں کوئی دعوٰی نہیں ہے دوسرا جوہر ماموریت جو انتہائی قوت پر ہے وہ یہ ہے کہ آپکے ہر نقل مقام پر ۲۴ گھنٹے میں بارش کا نازل ہونا گویا آسمان کی آواز ہے کہ سب اسکے ساتھ ہو جاؤ۔ یہ تائید اب تک کسی فرد کو نصیب نہیں ہوئی۔ جب سے آپ سن شعور کو پہنچے ہیں برابر اس تائید سماوی کو دیکھ رہے ہیں ۱۹۲۲ء میں اپنے بڑے بھائی کو آٹھ مہینے ہمراہ رکھ کر ۲۲ مقامات پر نقل مکانی میں ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بارش آتے ہوئے دکھایا وہ عینی مصدق ابھی تک بفضل خدا زندہ موجود ہیں ان کے علاوہ یہ نشان عجیب وقتیبہ بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے۔

خلق و خُلق میں مشابہت

اَشْبَهُ النَّاسِ بِیْ خُلُقًا وَّخَلْقًا (بحار) | وہ تمام لوگوں سے زیادہ خُلق اور خَلق میں مجھسے مشابہ ہے۔

تشریح اس معاملہ کو صاف سمجھنے کے لیے حضرت قبلہ کی صحبت بابرکت کی ضرورت ہے۔

لوگوں کی نظروں سے چھپا رہے گا۔ مومنوں کے دل اسکو دیکھ رہے ہیں

يَغِيبُ عَنْ اَبْصَارِ النَّاسِ شَخْصُهٗ وَلَا يَغِيبُ عَنْ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ (بحار)

اس کی شخصیت لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے گی اور مومنوں کے دلوں سے پوشیدہ نہیں ہوگی۔

اُس کا ظہور آیتِ قرآنی کا مصداق ہے

وبالاسناد یرفعہ الی ابن عباس فی قولہ تعالیٰ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ قال هو خروج المهدی (بحار)

ابن عباس رفعاً آیت مذکور کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ "تُوعَدُونَ" سے مراد امام المہدی (امام الجہاد) کا ظہور ہے

تشریح جو شخص دنیاوی ذرائع سے آنکھ نہیں بند کر لیتا اس کو حضرت قبلہ اپنا مبلغ نہیں بناتے۔ چالیس سے زائد مبلغین توکل علے اللہ کام کر رہے ہیں۔

اُسکے ظہور سے مردہ زمین زندہ ہوگی

وَهُوَ الْاِمَامُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يُحْيِي اللّٰهُ بِهٖ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَيُظْهِرُ بِهِ الدِّيْنَ الْحَقَّ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (بحار)

وہ امام بالحق کھڑا ہونیوالا ہے اسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کرے گا اور غالب کریگا اس سے دین حق کو اوپر تمام ادیانِ باطلہ کے اگرچہ کافر لوگ بُرا ہی مناتے پھریں۔

وہ اللہ کا راز ہے

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا جابر ان ھذا الامر من امر اللہ و سرہ من سر اللہ...... فایاک والشک فی امر اللہ الحدیث (بحار)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے جابر یہ امر اللہ کے امر سے ہے اور راز ہے اللہ کے راز سے پس اللہ کے امر میں شک کرنے سے بچ۔

اُس کی اتباع منہاج الرسول پر چلائیگی

وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ اِنِ اتَّبَعْتُمْ طَالِعَ الْمَشْرِقِ سَلَكَ بِكُمْ مِنْهَاجَ الرَّسُوْلِ (بحار)

تم یقین جانو کہ اگر مشرق سے طلوع کرنیوالے کی تم اتباع کروگے تو وہ تمہیں منہاج الرسول پر لے چلے گا۔

اُس کے ظہور کے بعد قیامت قائم ہوگی

وَبَعْدَ خُرُوْجِهٖ يَكُوْنُ قِيَامُ السَّاعَةِ (بحار)

اسکے ظہور کے بعد قیامت قائم ہوگی۔



والد کی وفات کے بعد اس کا ظہور ہوگا

ثم بعد ست سنین عند وفات والدہٖ ظھر امرہ لکثیر من الخلق الخ (بحار)

پھر چھ سال بعد اسکے والد کی وفات کیوقت اس کا دعوٰی بہت لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔

تشریح امام الجہاد کا دعوٰی جن بسویشور والد کی وفات کے بعد ہوا اور چھ سال کے بعد اس دعوٰی کی شہرت تمام عالم میں ہوئی۔

فنا فی الرّسول ہوگا

رَجُلاً مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ (بحار)

وہ (امام الجہاد) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں

تشریح امام الجہاد کی صداقت کے ثبوت میں اِسقدر نشانات ہیں کہ اُن سے جزوی نبیوں کی کئی نبوتیں ثابت ہوتی ہیں اور کئی مہدیوں کی مہدیّت باوجود اس کامل و مکمل سرمایہ کے آپ کا کوئی دعوٰی نہیں ہے۔ اپنا وجود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا کردینے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اعلائے کلمہ طیبہ کیلئے زندگی وقف ہے اسی کے لیے مارنا مرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی خانقاہ سرورِ عالم۔ آپ کی کتاب سرورِ عالم آپ کا عَلَم (جھنڈا) لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے غرض ان کا اپنا کچھ نہیں۔

اُس کا مقام باطنی

اَلْمَھْدِیُّ رَجُلٌ عَزِیْزٌ لَا یَعْرِفُہٗ اِلَّا الْعَارِفُوْنَ (بحار الانوار)

امام الجہاد ایک مرد عزیز اور گرامیقدر ہوگا اسکو عارف ہی پہچانیں گے۔

اُس کی قوّت ارادی

قَالَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ لَوِ اسْتَقْبَلَ بِہِ الْجِبَالَ لَھَدَّھَا وَاتَّخَذَ فِیْھَا طُرُقًا (بحار)

حسن کی اولاد سے ایک مرد مشرق سے نکلے گا اگر وہ پہاڑوں کی طرف منہ کرے گا اُن کو گرادیگا اور اُن میں راستے بنا لیگا۔

امّت کی تمام مصائب کا واحد حل کنندہ

بِہٖ یُفَرِّجُ اللّٰہُ عَنِ الْاُمَّۃِ (بحار)

اللہ تعالٰی اُسی کے وجود کیساتھ امّت کی مشکلات حل فرمائیگا۔

رسول کا جھنڈا اُسکے ساتھ ہوگا

مَعَہٗ رَایَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ نَشَرَھَا لَا یَھْوِیْ بِھَا اِلٰی قَوْمٍ اِلَّا اَھْلَکَھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ (بحار)

اسکے ساتھ رسول اللہ کا جھنڈا ہوگا اور یقینا اسکو شائع کریگا پھیلائیگا۔ جس قوم کی طرف اسکو لیکر جھکے گا ہلاک کردیگا اللہ عزوجل اس قوم کو۔ (ظاہری جھنڈے کے سلاوہ یہ کتاب بجائے خود..... (رأیۃ رسول) رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد یقیناً جہاد شروع ہو جائیگا۔)

وہ ایک تلوار ہے۔

وَمَا ھُوَ اِلَّا بِالسَّیف وَالموت تحت ظلّ السیف | وہ تو ایک تلوار ہے اور موت تلوار کے سائے کے نیچے ہے

اس کی شان محض مقاتلہ ہے

وَلَیسَ شَانُہٗ اِلَّا القَتلُ لَا یَستَبقِی اَحَدًا | اور وہ اتنا مارے گا کہ کسی (کافر) کو نہیں چھوڑے گا

وَلَا یَاخُذُہٗ فِی اللہِ لَومَۃُ لَائِمٍ (بحار) | اور وہ کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا

اسکی سخت جنگجویانہ سعی جاہل کی نظر میں بے رحمی ہے

وَیَقتُلُ حَتّٰی یَقُولَ الجَاھِلُ لَو کَانَ ھٰذَا مِن | اتنا مارے گا کہ جاہل کہنے لگے گا اگر یہ محمدؐ کی اولاد

ذُرِّیَّۃِ مُحَمَّدٍ لَرَحِمَ (بحار) | سے ہوتا تو البتہ رحم کرتا۔

وہ شریعت اسلامیہ اور کتاب اللہ کیطرف بلائیگا

یُقِیمُ النَّاسَ عَلٰی مِلَّتِی وَشَرِیعَتِی وَیَدعُوھُم | لوگوں کو میری ملّت اور شریعت پر قائم کریگا اور انکو کتاب اللہ

اِلٰی کِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ (بحار الانوار) | کی طرف بلائے گا۔

امام الجہاد کے ساتھی

اُس کے اکثر ساتھی بادیہ نشین ہوں گے

وَیَکُونُ اَکثَرُ مَن یُّؤمِنُ بِہٖ اَھلُ البَوَادِی (عقد) | اس کا ساتھ اکثر دیہاتی اور بادیہ نشین لوگ دیں گے۔

تشریح مولانا کے دعویٰ چن بسولیشور کے ابتدائی زمانہ سے اب تک یہ سنت چلی آئی ہے کہ دیہاتی لوگ آپکا ساتھ دے رہے ہیں اگر کوئی عالم فاضل اور پنڈت و بی اے وایم اے بھی ہیں تو وہ دیہاتی ہی ہیں - بہت شاذ و نادر شہری بیعت کر رہا ہے۔

اُن کے اخلاق ایک ہی انسان کے اخلاق رہیں گے

اَخلَاقُھُم عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ (مسند احمد) | وہ ایک ہی انسان کے حال و قال پر رہیں گے [1]

ان کے امتیازی خصوصی اوصاف کا پورا نقشہ

رُوِیَ عَن عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ قُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم سے

اَمِنَّا المَھدِیُّ اَم مِن غَیرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ | مہدی ہوگا یا ہمارے غیر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] ایک انگریز ڈپٹی ... نے ہندوؤں کے اثر میں آکر ... فیصلہ دیا اس ... الفاظ میں دیکھئے فیصلہ ...

بَلْ مِنَّا يَخْتِمُ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ مِنَّا
اي اَظْهَرَهٗ بِاَتَمِّ الظُّهُوْرِ فِيْ زَمَانِهٖ وَاَوْصَلَ
اَصْحَابَهٗ فِيْ مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
فَهُمْ اَهْلُ الْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ وَالْمُكَالَمَةِ
وَلٰكِنْ لَا يَعْرِفُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ وَاَوْلِيَائُهٗ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ
اخرجه هذا الحديث جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ فِيْ كُتُبِهِمْ
مِنْهُمْ اَبُو الْقَاسِمِ الطبراني وابو نعيم الاصفهاني
وعبد الرحمن بن حاتم وابو عبد الله نعيم بن
حماد وغيرهم وقال عليه السلام يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ قَوْمٌ اَنَا مِنْهُمْ وَهُمْ مِنِّيْ وَاِنَّ عَامَّتَهُمْ
اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَامَتُهُمْ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمْ قَوْمٌ لَيْسُوْا بِكَثْرَةِ الْعِلْمِ
وَلَيْسَ عِنْدَهٗ مِنَ الْكِتَابِ كَثِيْرٌ يَتَعَلَّمُوْنَ
الْقُرْاٰنَ عَلٰى كِبَرِ سِنِّهِمْ وَيَتَعَلَّوْنَ بِالْحِلْيَةِ مِنْ
حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ وَالسُّنَّةُ تُثَبَّتُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ بِالْبُشْرٰى
وَيُرْضِيْهِمْ بِمَا هُمْ فِيْهِ وَيَحْشُرُهُمْ فِيْ زُمْرَةِ
الْاَنْبِيَاءِ وَيَرْزُقُ الْعِبَادَ بِسَبَبِهِمْ وَيَرْفَعُ
الْبَلَاءَ بِهِمْ ذكر في مفتاح النجاة وسراج السائرين
....وَقَالَ فِيْ شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ بُصَرَاءَ رَاغِبِيْنَ
فِي الْاٰخِرَةِ تَارِكِيْنَ الدُّنْيَا وَيَقْنَعُوْنَ بِقُوْتِ
يَوْمِهِمْ فَيَوْمِهِمْ وَلَا يَدَّخِرُوْنَ الْمَالَ الحديث
(الحجة)

بلکہ وہ ہم سے ہوگا ختم کریگا اس سے دین کو اللہ تعالیٰ جیسے ہم سے
فتح کیا یعنے اسکے زمانے میں اللہ دین کو کمال درجہ پر غالب کریگا
اور اسکے ساتھیوں کو مقربین و صدیقین کے مقامات عطا کریگا
پس وہ لوگ اہل مشاہدہ اور اہل معائنہ اور مکالمہ رہیں گے لیکن انکو
اللہ اور اسکے دوستوں کے سوا کوئی نہیں پہچانیگا جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں اور انکو میرے
سوا کوئی نہیں جانتا اس حدیث کو حفاظ کی ایک جماعت نے
نکالا ہے منجملہ انکے ابو القاسم طبرانی ہیں اور ابو نعیم اصفہانی ہیں
اور عبد الرحمٰن بن حاتم ہیں اور ابو عبد اللہ نعیم بن حماد ہیں وغیرہ
اور فرمایا سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک
قوم نکلے گی میں ان میں رہونگا اور وہ مجھ میں رہینگے اور تحقیق انکے
عوام اولیاء اللہ ہونگے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
اُن کے کیا نشانات ہیں؟ تو حضور انور نے فرمایا وہ ایک قوم ہے
کہ جسکو کثرت کیساتھ (ظاہری) علم نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے
پاس زیادہ کتابیں ہونگی۔ بڑی عمر میں قرآن سیکھیں گے اور حلاوت
ایمان سے آراستہ ہونیکے لیئے تعلیم قرآنی حاصل کرینگے اور سنت (
سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فعل تقریر) کی اتباع کا جذبہ
انکے دلوں میں بلند پہاڑوں کی طرح مضبوط ہوگا اللہ انکو بشارتوں کیساتھ
مبعوث فرمائیگا اور ہر حال میں انکو راضی رکھے گا اور ان کو انبیاء کے زمرہ
میں محشور کریگا اور انکے طفیل بندوں کو رزق وغیرہ دیگا اور انکی وجہ سے انکی
بلائیں دور کریگا۔..... روشن ضمیر آخرت کے معاملہ میں رغبت کرنیوالے
دنیا کو ترک کرنیوالے ہونگے اور قناعت کرینگے ہر دن کی معمولی خوراک
پر اور مال کو جمع نہ کریں گے۔
(حجت ص)

تشریح

بعد صحابہ کرام کے ہماری ہی وہ ایک جماعت ہے جس پر اس حدیث کا لفظ چسپاں ہوتا ہے۔ ہماری سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے جسکو دنیا جانتی ہے کہ ہم جس مسئلہ کو سمجھانا چاہتے ہیں اسکو کائناتِ عالم کے مشاہدہ سے پیش کرتے ہیں یہ ہماری جماعت کا اٹل اور لاتبدیل اصول ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ چونکہ مسلمانوں کا رعب و داب سطوت و حکومت کا خاتمہ ہوگیا ہے اور کفار حضور نور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی دریدہ دہنی و بدزبانی سے بکواس کر رہے ہیں جس کا جواب، علماءِ اسلام بہتر طریق سے دے رہے ہیں، لیکن یہ طریق مدافعت ہے اور ہر مذہب کا کام ہے مگر یہ کوئی جوہرِ اسلام نہیں ہے۔ اسلام کا جوہر جارحانہ حملہ ہے جس کے ضمن میں مدافعت بھی آجاتی ہے یہ کام صحابہ کرام کا تھا یا اب ہم فقراءِ اسلام کا ہے ہمارا ہر فرد شُھَدَاءَ عَلَى النَّاسِ کے مقام پر امام الناس بنا ہوا اقوام عالم کے سامنے اسلام کے ہر مسئلہ کو مشاہدات عالم سے پیش کرتا ہے یعنی اللہ رب العالمین کی قولی کتاب قرآن مجید کو اسکی فعلی کتاب صحیفہ فطرت میں دکھاتا ہے وہ صحابہ کرام جو اس امت کا بہترین حصہ تھے ورثہ انبیاء کے مالک تھے اور اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی بشارت پر شُھَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وائمۃ الناس تھے اور مع النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ کی نعمتِ کبریٰ یعنی ورثہ انبیاءؑ کے وارث تھے بایں ہمہ جاہ و جلال اقوام عالم کے سامنے فلسفۂ کائنات سے اسلام کو پیش کرکے مسلمان بناتے تھے۔ وہ آپس میں رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ اور اشداء علی الکفار تھے ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے تھے باوجود انتہائی مقامات پر فائز ہونے کے ہر قسم کے دعویٰ کے اعلان کو جس کی مسلمانوں پر کوئی حجت ہو بہر نوع زندیقیت سمجھتے تھے۔ وہی حال ہمارا ہے۔ جس کا پورا پورا نقشہ حضور انور مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس الفاظ میں کھینچا ہے۔ ہمارا حال ہمیں ہی معلوم ہے نہ ہم دنیا پر ظاہر ہونا چاہتے تھے اور نہ اس سے ہماری نظروں میں کوئی فائدہ متصور تھا۔ ہم فرش نشین کمینی دنیا سے بے نیاز ہو کر جبینِ نیاز اپنے معبود کے سامنے فرش زمین پر رکھتے ہوئے اسکو راضی کرنیکی فکر میں، اسکے دین کو دنیا کے کناروں تک پہچانے کے لیئے رات دن بیقرار ہیں۔ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر ہوں مگر اب ہم دیکھتے ہیں جسقدر ہم چھپنا چاہتے تھے اُسیقدر اللہ ہمکو باہر لانا چاہتا ہے۔ وجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے۔ مسلمانوںکو ہر مکر و کید سے کچلا جارہا ہے مسلمانوں کا کوئی فرقہ کوئی قوم اور کوئی قبیلہ کیوں نہ ہو اس امر کو بھی سمجھنے سے قاصر ہو رہا ہے کہ وہ کفار کے پیدا کردہ فتنہ میں کس طرح گرفتار ہے اور کیوں التّاہر ہفیدے کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ رہا ہے۔ مادی روشنی نے ان کی آنکھوںکو جیکا چوند کردیا ہے برپا شدہ طغیان میں غلطان و پیچان ہے۔ احساس زیاں و نا امیدی کا ٹیلیگرام ان کے کانوں تک پہونچتا ہے مگر بدقسمتی سے چھٹکارہ پانیکا کوئی دروازہ نہیں ملتا۔ کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا کی وعید ظاہر ہو رہی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ پر اور اپنے پیدا کئے ہوئے

علوم دہریت پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ کبھی انہوں نے اپنے اللہ اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھا
کہ حضور آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور ہم آپکی امت اب مصائب میں مبتلا ہیں اپنی امت پر رحمت فرمائیے۔ آپ اس زمانۂ
پر فتن سے واقف تھے آخر ہماری نجات کے لیے آپ نے کیا راستہ نکالا ہے۔ بہرحال ہم فقراء اسلام چونکہ ہر مسلمان کو اپنا بھائی
سمجھتے ہیں ان کا اس طرح تباہ و برباد ہونا ہم سے دیکھا نہیں گیا آخر ہم کو ظاہر ہونا ہی پڑا اور خود کو قرآن کریم اور احادیث شریف
کے آئینہ میں دکھانا مناسب سمجھا اس طرح ہم مسلمانان عالم کی توجہ کو اُنکے حقیقی کام کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں جسکو حضور انور صلے
اللہ علیہ وسلم نے ایک جملہ میں ختم کر دیا ہے الفاظ یہ ہیں:۔ یَخْتِمُ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنَ کَمَا فَتَحَہٗ مِنَّا اَیْ اَظْہَرَہٗ بِاَتَمِّ
الظُّہُوْرِ فِیْ زَمَانِہٖ۔ لہذا اب ہم مسلمانان عالم کو اس کتاب کے ذریعہ سے معلوم کرانا چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے محض
اپنے فضل سے کافی نشانوں کیساتھ کھڑا کیا ہے تاکہ ہم دین اسلام کو ادیانِ عالم پر غالب کر دیں۔ آؤ اے مسلمانو ہمارے ساتھ
ہو جاؤ یہی ایک راہِ ارتقا ہے اسی میں آپکی عزت و وقار ہے اسی سے ہر فتنہ سے چھٹکارہ ہوگا آپ کا جوہری بم کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہے۔ مغربی دنیا کا جوہری بم مخلوقِ خدا کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے اور یہ کلمہ طیبہ مخلوق خدا کو زندہ کرنا چاہتا ہے اور کرتا رہا،
یہ وہ احسان بر انسان ہے جس کے صلہ میں مسلمانانِ عالم یورپ اور امریکہ کے حاکم بن جائینگے۔

اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ۔ یہ بشارت کمال درجہ پر پوری ہو رہی ہے یعنے حضرت مولانا صاحب
جس رنگ ڈھنگ کا لباس پہنتے ہیں وہی لباس مبلغین کو پہناتے ہیں حقیقت میں اُن کے کمالات کو اس لباس فقیری میں
کوئی نہیں پہچان سکتا۔ ہم لوگ آپس میں ایکدوسرے کو پہچانتے ہیں یا ہمارے رہبر حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور رضا [illegible]
پہچانتے ہیں۔ اس حدیث میں سردار دو عالم کا یہ فرمانا اَنَا مِنْہُمْ وَہُمْ مِنِّیْ خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضور انور صلے اللہ
علیہ وسلم کی قدسی طاقت فیج اعوج کے زمانہ کے بعد ہم میں تشریف لائی ہے یہ کام آپ ہی کا ہے اور ہم آپ ہی کے ہیں آپنے
ابتدائی قرنوں کو اپنے بتانے کے بعد فرمایا ایک ہزار سال تک فیج اعوج کا زمانہ ہوگا اس زمانہ کے فرقہ بندوں کی نسبت
فرمایا لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُمْ یعنے وہ لوگ مجھ سے نہیں رہینگے اور میں اُن سے نہیں رہوں گا۔ اس کا ثبوت یہ ہے
کہ فیج اعوج کی پیداوار ۷۳ فرقے ہیں اور فرقہ و تبلیغ اسلام دو متضاد چیزیں ہیں۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے
ساتھیوں کا کام تبلیغ اسلام کا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو قادری، چشتی، سہروردی، احمدی، مہدوی، شیعہ، وہابی،
اہل حدیث، اہل قرآن لکھا اور نہ ایسا تصور کبھی اُن کے ذہن میں آیا یہ جسقدر فرقے بنے ہیں وہ مسلمانوں کی آپس کی
ٹکر کیوجہ سے بنے ہیں اس زمانہ کے مسلمانوں کی اگر کافروں سے ٹکر ہوتی تو وہ ان فرقوں میں مقید نہ ہوتے اور ایکدوسرے
کو کافر نہ کہتے اُن کی آپس کی ٹکر بازی نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْہُمْ کہنے پر مجبور کیا ہے

مثلاً فرض کیجئے آپ کسی وقت ان فرقہ پرست جماعتوں میں تشریف لائیں اور فرمائیں کہ میں خود کو مسلمان کہنا کافی سمجھتا ہوں وہ فرقے والے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی مجلس میں بیٹھنے کے لیے جگہ نہیں دینگے یہاں لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ کی عملی تصدیق ہوتی ہے یہ تو مذہبی حیثیت سے اسلام کا اس طرح فرقوں میں تقسیم ہونیکا حال ہوا بھلا سیاسی حیثیت سے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سیاسی جماعت میں تشریف فرما ہیں؟ تحقیق کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی سیاسی جماعت میں بھی نظر نہیں آتے پہلے تو آپ کو کسی قوم یا کانفرنس میں شریک کرنا آپ کی ذات رحمۃ للعالمین کے منافی ہے۔ نہ آپ یہ کبھی کہہ سکتے ہیں کہ پہلے میں ایک قوم کا فرد ہوں بعد مسلمان یا پہلے کسی لیگ یا کانفرنس کا ممبر ہوں بعد مسلمان جب موجودہ زمانہ میں یا فیج اعوج کے زمانہ میں ہر قوم کا مسلمان یہ کہتا چلا آیا ہے کہ پہلے ہم ترک ہیں بعد مسلمان۔ پہلے ہم ایرانی ہیں بعد مسلمان۔ پہلے ہم افغان ہیں بعد مسلمان۔ اور سیاسی ادارے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے ہم ہندوستانی کانگرسی ہیں بعد مسلمان۔ ہمکو چین و جاپان و جزائر وغیرہ کے کانگرسی مسلمان سے بعد کا تعلق ہے اول تعلق اپنے ملک کے کانگرسی سے ہے اسی طرح ہندوستان کے مسلم لیگی بھی یہی کہتے ہیں۔ چین و جاپان و خراسان و ترکستان و ایران و افغانستان کے مسلم لیگی سے ہمارا بعد کا تعلق ہے پہلے ہمارا تعلق ہندوستانی مسلم لیگ سے ہے اس طرح ان دونوں جماعتوں کا اپنے مذہبی پیشوا کے بنا کردہ و خود ساختہ ایک فرقہ کو اسلام پر مقدم کرنا اور ہر سیاسی ادارہ کا اپنے وطن کی ایک سیاسی جماعت کو عالم اسلام کے مسلمانوں سے جدا کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ بحیثیت ایک مسلمان کے اب کوئی مسلمان کہیں بھی جی نہیں سکتا خارج از قوم و فرقہ مسلمان ہے۔ پس اسی حقیقت کا اظہار اپنے الفاظ میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ۔ الحمد للہ ہماری تحریک ان دونوں عیبوں سے پاک ہے ہمارے ایمانی و عملی جذبہ کا بار بار اعلان ہوتا ہے کہ ہم فرقہ بندی کو لعنت قرار دیکر صرف کافروں کو مسلمان کرنے کے لیے کھڑے ہیں اور مسلمانوں سے ہمارے دعوی کی کوئی مخاطبت نہیں حسب فرمانِ ذوالجلال ہم فتنہ ارتداد کے زمانہ میں کافروں سے جہاد کرنے کے لیے خم ٹھونک کر کھڑے ہیں بایں وجہ ہم مسلمانوں پر نرم ہیں اور کافروں پر سخت جیسا کہ ارشاد ربانی میں ہے:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ الآیہ اس قوم کی تعریف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تفسیر فرمائی وہ حدیث مندرجہ عنوان میں مذکور ہے وہ ہماری حالت کا کھلا اظہار ہے۔

لَيْسُوْا بِكَثْرَةِ الْعِلْمِ۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں اگر اُمّی کہدیا جائے تو بالکل بجا ہے۔ ہم مبلغین میں دو ایک مولوی ہیں باقی سب چوتھی اور پانچویں جماعت کے لوگ ہیں۔

لَيْسَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْكِتَابِ كَثِيْرٌ۔ حضرت مولانا صاحب کے چند رسائل ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور انجمن

ہیں وہ ایک تاریخی کتب اور ایک ۲ حدیثوں کی کتابوں کے سوائے کچھ بھی نہیں۔

یَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کِبَرِ سِنِّهِمْ - ہمارے پاس بچپن میں قرآن پڑھا ہوا شائد ہی کوئی ہو اکثر کو صحیح قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا جو ہمارے حالات سے واقف ہیں وہ ہمیں خوب جانتے ہیں۔ ہم جو رونچے والے ہو کر حضرت مولانا صاحب کے پاس صرف قرآن کریم کی تعلیم پانے آئے ہیں نہ اس دُھن میں کہ احادیث کا دورہ کریں اور فقہ و تفسیر پڑھیں۔

یَتَعَلَّمُوْنَ بِالْحِلْیَةِ مِنْ حِلَاوَةِ الْاِیْمَانِ - ہم نے حضرت مولانا صدیق دینداراجن بسویشور صاحب قبلہ کو عملی قرآن کی صورت میں دیکھا ہے قرآن کو جہاں کھولا وہیں مولانا صاحب کو پایا اس طرح ہم حلاوۃ ایمان سے آراستہ ہیں۔

یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ بِالْبُشْرٰی - ہم میں سے ہر ایک بشارت کی بنا پر آیا ہے۔ ہم مشاہدات میں نامزد کئے گئے ہیں۔ اب ہمیں احادیث سے اور زیادہ روشن ہو گیا ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری بشارت دی ہے جن کو دیکھ کر ہمارے ایمان اور زیادہ مضبوط ہوئے ہیں

یَرْضِیْهِمْ بِمَا هُمْ فِیْهِ - ہم حلاوۃ ایمان سے اسقدر مسرور ہیں کہ دنیا کی کوئی کشش ہمیں اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہم خوش ہیں اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیا ہے جسکی توضیح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی ہے رَاغِبِیْنَ فِی الْاٰخِرَةِ تَارِکِیْنَ الدُّنْیَا۔

وَیَقْنَعُوْنَ بِقُوْتِ یَوْمٍ فِیْوْمٍ وَلَایَدَّخِرُوْنَ الْمَالَ - دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہماری جھونپڑیاں بانس اور ٹھیکروں سے آراستہ ہیں اور ہمارے کپڑے خود بتا رہے ہیں کہ ہم صبح جو کھاتے ہیں تو شام کے کھانے کا کوئی انتظام نہیں رہتا دریں حال جمع مال دور از وہم و خیال ہے۔

سلطان باہُو رحمۃ کی کتاب عین الفقر میں ہم فقراء اسلام کی خصوصیات

حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اے ابو ذر تمہیں غم اور فکر معلوم ہے کہ میں کس چیز کا مشتاق ہوں؟ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ آپ ہی بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ آہ۔ آہ۔ آہ واشوقا! مجھے اپنے رفیقوں کی ملاقات کا بہت شوق ہے جو میرے بعد ہونگے اور جن کی شان انبیاء جیسی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کا مرتبہ شہداء کا ہوگا۔ یہ لوگ اپنے ماں باپ بھائی بہنوں اور اپنی اولاد سے دور بھاگیں گے اور اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں گے انہیں اپنے مال و دولت کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی اُسے بھی چھوڑ دینگے وہ اپنے سرکش نفسوں کو عاجزی سے بدل دینگے اور خواہش نفسانی اور دنیائے دوں سے نفرت کرینگے۔ پہلے وہ مجذوب ہونگے اور ان کے دل محبت اللہ کی طرف کھچے ہوئے ہونگے ان کی روزی ذکر اللہ ہوگی اور انکے کام محض لوجہ اللہ ہونگے جب کوئی اُن میں بیمار ہوگا تو خدا کے نزدیک انکی بیماری ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہوگی۔

اے ابو ذر! تم چاہتے ہو تو میں اور بیان کروں! انہوں نے عرض کی ہاں رسول اللہ نے فرمایا اگر ان میں سے کوئی اپنے کپڑوں کی جوں مارے گا تو خدا کے نزدیک ایسا ہوگا کہ گویا اس نے ستر حج کیئے اور ایسا ثواب ہوگا کہ انہوں نے گویا چالیس غلام آزاد کیئے اور فرض کرو کہ وہ غلام بھی حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہے۔ فقط تمہ ترجمتہ

اس کے ساتھی مشرق سے نکلیں گے۔

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج ناس مِنَ الْمَشْرِقِ فَیُوطِئُوْنَ لِلْمَهْدِی سُلْطَانَهٗ

فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے چند لوگ مشرق سے نکلیں گے پس وہ امام الجہاد کے لیے سلطنت بنائیں گے۔ (برہان)

وہ غربا امت جن سے اسلام پھر اعادہ کرے گا

اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ قَالَ الجزری ای اَنَّهٗ کَانَ فِیْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ کَالْغَرِیْبِ الْوَحِیْدِ الَّذِیْ لَا اَهْلَ لَهٗ عِنْدَهٗ لِقِلَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا کَانَ ای یُقِلُّ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَیَصِیْرُوْنَ کَالْغُرَبَاءِ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ ای الجنة اُولٰئِكَ الْمُسْلِمُوْنَ الَّذِیْنَ کَانُوْا فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَیَکُوْنُوْنَ فِیْ اٰخِرِهٖ وَاِنَّمَا خَصَّهُمْ بِهَا لِصَبْرِهِمْ عَلٰی اَذَی الْکُفَّارِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَلُزُوْمِهِمْ دِیْنَ الْاِسْلَامِ (بحار الانوار ص۱۵۲)

امام جزری نے حدیث مذکورہ میں کہا ہے کہ اسلام اولین میں جیسا مسافر اور اکیلا تھا اسکے ماننے والے تھوڑے مسلمان تھے ایسا ہی پھر اعادہ میں ہوگا یعنے آخر زمانہ میں مسلمان تھوڑے ہونگے اور مسافروں کی طرح کس مپرسی کی حالت میں رہیں گے پس جنت کی خوشخبری ہے ان مسلمانوں کے لیے جو اسلام کے دور اوّل میں تھے اور دور آخر میں رہیں گے اور انکو مخصوص اس لیے کیا ہے کہ انہوں نے کافروں کی ایذا رسانی پر پہلے بھی صبر کیا اور آخر بھی کرینگے اور دین اسلام کے ساتھ چمٹے رہیں گے

تشریح کفار کیطرف سے ایذاء رسانی تبھی ہوسکتی ہے جبکہ کافروں میں تبلیغ اسلام کا کام کیا جائے جو لوگ کسی فرقہ کی حمائت میں اٹھتے ہیں وہ ناچار اپنے مسلمان کلمہ گو بھائیوں ہی کی تکفیر شروع کرتے ہیں اس لیے کہ فرقہ اور تبلیغ دو متضاد چیزیں ہیں پس وہ کفار میں تبلیغ نہیں کرسکتے ہم صحابہ کرام کی طرح کفار کے مجمعوں میں گھس کر علے الاعلان اسلام پیش کرتے ہیں اسلیے ہم ستائے جاتے ہیں ہماری زبان بندیاں کی جاتی ہیں علاقوں اور شہروں سے نکلوا دیا جاتا ہے زنجیر اور سلاسل میں جکڑ کر قید و بند کی تاریک کوٹھڑیوں میں بند کیا جاتا ہے یہی حال قرن اولیٰ کی مبلغ اسلام جماعت صحابہ کا تھا اور وہی اب ہمارا ہے۔

وہ آیت فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ کا مصداق ہیں

وذکر فی تفسیر النیسابوری تحت قوله تعالیٰ فسوف

تفسیر نیشاپوری میں آیت مذکورہ کے نیچے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس

قوم سے مراد امام الجہاد کے ساتھی ہیں۔	یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَعَلَّ الْمُرَادُ مِنْہُ قَوْمُ الْمَھْدِی

تشریح ۱۹۲۴ء میں علاقہ ملکانہ کے کئی لاکھ مسلمان مرتد ہوکر آریہ بن گئے اسی سال حضرت مولانا صاحب قبلہ کا دعوئی جن بسوا شیور کا اعلان ہوا معلوم ہوا کہ جب بھی اسلام سے ارتداد واقع ہوگا تو سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ قدسی ایک وجود لیکر اور الظاہر کا مصداق بنکر مَنْ بَدَّلَ دِیْنًا فَاقْتُلُوْا کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خود تشریف لاکر نہایت جاہ وجلال کے ساتھ علم جہاد بلند کریگی اس کا ساتھ دینے والی جماعت فسوف یاتی اللہ بقوم کا عین مصداق ہوگی سو الحمد للہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی صفت ھو الظاہر کا معاینہ ومشاہدہ کررہے ہیں یہی ھیں وہ جو مسلمانوں پر رحم دِل اور نرم ہیں ہر کلمہ گو مسلمان سے اسلامی برتاؤ کرتے ہیں ان سے کوئی مخاطبت ہی نہ تکرار نہ بحث ہے نہ دعوئی نہ حجت ہر کلمہ گو کو دیکھ کر خوش ہونا اسی جماعت کا کام ہے کافروں کو کلمہ پڑھانے کے لیے حد درجہ کی مصیبت اٹھارہے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ اسلام میں داخل کرنے کے لیے جو لوگ ناکافی سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک وہ زندیق اور ناداں ہیں نعوذ باللہ من الجہل

قرآن حکیم کا پورا علم ان کو ہوگا

قرآن کی ہر آئت کا علم جاننے والی ایک قوم ہوگی خصوصًا وہ امام الجہاد کے ساتھی رہیں گے۔	ذکر فی العوارف مَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَلَھَا قَوْمٌ سَیَعْلَمُوْنَ بِھَا......سِیَّمَا مِنْ اَصْحَابِ الْمَھْدِی

(زوارف شرح عوارف)

تشریح لطف یہ ہے کہ وہ اُمّی ہونیکے باوجود ماہر قرآن ہونگے وجہ اس کی یہ ہے کہ قرآن فطرت کائنات کا علمی بیان ہے، پس وہ لوگ جن کی لوحِ فطرت صاف ہے کسی وضعی اور اختراعی علوم نے انکے آئینہ فطرت کو زنگ آلود نہیں کیا اور انکی دماغی قوتوں کو مصنوعی سانچے میں ڈھالکر کج فہمی اور کج بینی کی مہلک بیماری میں مبتلا نہیں کیا ایسے لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو اس کی تصدیق اپنے دل ودماغ میں موجود پاتے ہیں کیونکہ جو باہر کائنات میں ہے وہی ان کی لوحِ فطرت میں مرقوم ہے پس انفس اور آفاق کا بیان جب مل جاتا ہے تو معانی کھل جاتے ہیں اور منشاء ایزدی اُن پر واضح ہوجاتا ہے اور عند التطبیق بعض امور کی تفہیم کے لیے ناطق قرآن ومجسمۂ فرقان ایک وجود مزکّی اپنے اندر رکھتے ہیں جو انکے نفوس کا تزکیہ کرتا ہے

پختہ یقین اور صحیح معرفت والے اس کا ساتھ نبھا سکیں گے

پس اُس پر وہی ثابت قدم رہے گا جسکا یقین مضبوط ہے اور معرفت صحیح ہے اور اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہ کرے اور اہلبیت کیلئے مطیع ومنقاد رہے۔	فَلَا یُثْبِتُ عَلَیْہِ اِلَّا مَنْ قَوِیَ یَقِیْنُہٗ وَصَحَّتْ مَعْرِفَتُہٗ وَلَمْ یَجِدْ فِیْ نَفْسِہٖ حَرَجًا مِمَّا قَضَیْنَا وَسَلَّمَ لَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ الخ

اسکے ظہور سے پہلے جن ساتھیوں نے ایذاء پر صبر کیا ان کا مقام

اِنَّ الصَّابِرِیْنَ فِیْ غَیْبَتِہٖ عَلَی الْاَذٰی وَالتَّکْذِیْبِ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ بِالسَّیْفِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اسکے ظہور سے پہلے جنہوں نے ایذاء اور تکذیب پر صبر کیا وہ بمنزلہ اس مجاہد کے ہے جس نے رسول اکرم کے سامنے تلوار سے جہاد کیا

وہ امام الجہاد کے انصار ہیں

رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ عَرَفُوا اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ وَھُمْ اَیْضًا اَنْصَارُ الْمَھْدِیْ (بحار ۲۲)

وہی مرد مومن ہیں جنہوں نے اللہ کو خوب پہچانا اور وہی امام الجہاد کے یار و مددگار ہیں۔

اصحاب کہف اسکے مددگار ہونگے

ابن مردویہ از ابن عباس آوردہ مرفوعاً کہ اصحاب کہف اعوان مہدی شوند۔ (حجج الکرامہ ۳۸)

ابن مردویہ نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اصحاب کہف امام الجہاد کے مددگار ہونگے۔

تشریح اصحاب کہف کے متعلق قرآن مجید میں مذکور ہے کہ وہ پہاڑوں میں پناہ گزیں ہیں اور مدت سے سوئے پڑے ہیں امام مہدی کے زمانہ میں جاگ کھڑے ہونگے اور اسکا ساتھ دینگے وہ ایک تاریخی واقعہ ہے لیکن اسکو روحانیات میں لے آنے کے بعد آج وہی اصحاب کہف ہیں جو غاروں میں غفلت کی نیند سوئے پڑے ہیں امام الجہاد کی آواز کیساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ وہی قوم ہے جسکو اہل خراسان یا غی کہا گیا ہو حدیثوں میں خراسان سے ایک قوم کا نکلنا ثابت ہے اور امام الجہاد کا پہاڑوں میں جانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس قوم (یاغی) کے تین لاکھ افراد نے جہاد کے لیے جو بیعت کی ہے وہ اصحاب کہف کے مضمون کی عملی تصدیق ہے فافہم۔

وہ پہاڑوں میں جائے گا

یَدْخُلُ الْجَبَلَ ذَلِیْلًا وَیَخْرُجُ مِنْہُ عَزِیْزًا (بحار الانوار)

وہ پہاڑوں میں بظاہر کمزور حالت میں جائیگا اور غلبے کے ساتھ وہاں سے نکلے گا۔

تشریح ہندوستان کے خاص مقام والے خصوصاً لاہور احمدیہ بلڈنگس والے اس بات کے شاہد ہیں۔ جب ہم سفر یاغستان کے سلسلے میں ان کے ہاں مہمان تھے ہم اپنے کرتوں کی جوئیں مارتے ہوئے صحن مسجد میں بیٹھے تھے ہمارا کوئی پرسان حال تھا نہ کوئی مددگار لیکن یاغستان سے واپس کردینے کے بعد پورا یاغستان ہمارے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھیوں کی تعداد

اَصْحَابُ الْقَائِمِ الثَّلٰثُمِائَۃِ وَالْبِضْعَۃَ عَشَرَ (بحار) اَعْلٰی عِدَّۃِ اَھْلِ الْبَدْرِ (حجج) (برہان)

امام الجہاد کے ساتھی اہل بدر کی گنتی کے موافق ہوں گے (برہان)

تشریح

جسقدر اب تک تحریکیں اٹھی ہیں ان کی تعداد چند برسوں میں لاکھوں تک پہنچی مگر اس جماعت میں ۲۲ سال کے عرصہ میں جان و مال کیساتھ صدق دلی سے آنیوالے بمشکل تین سو تیرہ ہیں دیکھو فوٹو نمبر

وہ روح القدس سے مؤید رہیں گے

فان اللہ تعالیٰ لا یکلھم الی انفسھم بل ھم مؤیدون بالالھام و روح القدس (بحار)

اللہ تعالیٰ ان کو نفس کے حوالے نہیں کریگا بلکہ وہ الہام اور روح القدس سے تائید کئے جائیں گے۔

وہ مختلف قبائل اور مختلف شہروں سے اللہ کے ذکر پر جمع ہونگے

المتحابون فی اللہ من قبائل شتی و بلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ (بحار)

وہ باہمی خدا کے لیے محبت کرینگے مختلف قبیلوں اور شہروں سے وہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوں گے۔

تشریح

مبلغین میں سے کوئی فرنٹیر اور پنجاب کا ہے اور کوئی میسور اور دکن کا مختلف دیار و امصار سے احباب جمع ہیں ذکر اللہ وہ مظہر اللہ جسکو دیکھ کر اللہ یاد آجائے ان کے وجود سے اللہ یاد آتا ہے قرآن کی یہ خاص اصطلاح ہے جس کا منشے عملی رنگ میں مامور اور مظہر الوہیت کی ... ہوتا ہے فافہم۔

وہ ہر فتنہ سے محفوظ رہیں گے۔

اولئک مصابیح الھدی و ینابیع العلم ینجیھم اللہ من کل فتنۃ مظلمۃ (بحار)

یہ لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے اور علم کے چشمے اللہ ان کو ہر تاریک فتنہ سے نجات دے گا۔

وہ امت مسلمہ کے بہترین انسان ہیں

اولئک خیار ھذہ الامۃ مع خیار الابرار ھذہ العترۃ (بحار)

وہ اس امت کے بہترین لوگ ہونگے انہیں سادات کے بہترین ابراروں کی معیت حاصل ہوگی۔

تشریح

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر الآیہ اس امت کے اخیار یا اس امت کا بہترین حصہ قرن اولے اور قرن اُخری والے ہی ہیں کیونکہ ان دونوں گروہ نے بانیٔ اسلام اور نزول قرآن اور دین اسلام کے ظہور کی غرض و غائت کو اچھی طرح سمجھا اسکی دلیل یہ ہے کہ اسکی تبلیغ میں لگ گئے جسکا اظہار اخرجت للناس کا جملہ کر رہا ہے چونکہ کافر کا مقام بالمقابل مسلمان کے حیوان کا ہے اس وجہ سے کافر مسلمان پر امر بالمعروف و نھی عن المنکر نہیں سکتا پس لامحالہ مسلمان اپنے فرض کی ادائیگی میں ستائے جائیں گے۔ ہجرت کرینگے۔ پھر طاقتور ہوکر کافروں سے امر و نہی کا اقتدار چھین لیں گے اسوجہ سے اس گروہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر چونکہ جہاد فی سبیل اللہ ہوتا ہے اور جہاد سے ہی اللہ ظاہر ہوتا ہے اسوجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب ہوکر کہتا ہے فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم اس آئت سے معلوم ہوا کہ مومنوں کے ذریعہ اللہ کا اظہار ہوتا ہے

امام المھادی کے ظہور کیوقت عام اخلاقی تباہی

مسلمانوں پر سخت بلاؤں کا نزول

ہلاکتِ عرب

اذا امات الناس الصلوٰۃ واضاعوا الامانۃ واستحلوا الکذب واکلوا الربا واخذوا الرشاء وشیدوا البنیان وباعوا الدین بالدنیا واستعملوا السفہاء وشاوروا النساء وقطعوا الارحام واتبعوا الاھواء واستخفوا بالدماء وکان الحلم ضعفا والظلم فخرا وکانت الامراء فجرۃ والوزراء ظلمۃ والعرفاء خونۃ والقراء فسقۃ وظہرت شہادات الزور واستعلن الفجور وقول البھتان والاثم والطغیان وحلیت المصاحف وزخرفت المساجد وطولت المنار واکرم الاشرار وازدحمت الصفوف واختلف الاھواء ونقضت العقود واقترب الموعود وشارک النساء ازواجھن فی التجارۃ حرصا علی الدنیا وعلت اصوات الفساق واستمع منھم وکان زعیم القوم ارذلھم واتقی الفاجر مخافۃ شرہ وصدق الکاذب واوتمن الخائن واتخذت القیان والمعازف ولعن اخر ھذہ الامۃ اولھا ورکب ذوات الفروج السروج وتشبہ النساء بالرجال والرجال بالنساء وشھد شاھد من غیر ان یستشھد واشھد الاخر قضاء لذمام بغیر حق عرفہ وتفقہ لغیر الدین واثروا

جب لوگ نماز انکو تباہ کرینگے اور امانتونکو ضائع کرینگے اور جھوٹ کو جائز کرینگے اور سود کہائینگے اور رشوتیں لینگے پختہ عمارتیں بنائینگے دنیا کے بدلے دین کو بیچیں گے بیوقوفونکو عامل بنائینگے عورتوں سے مشورہ لینگے ارحام کو توڑینگے خواہشات کی پیروی کرینگے خون کرنا معمولی جانینگے۔ صبر اور تحمل کو بزدلی سمجھا جائیگا ظلم کو فخر سمجھا جائیگا امیر لوگ فاجر ہونگے اور وزیر ظالم عارف بدمعاش قاری فاسق جھوٹی گواہیاں غالب ہونگی اور فسق و فجور علانیہ ہوگا بہتان بندی گناہ سرکشی عام ہوگی اور محلّی کیا جائیگا قرآن کو اور مزیّن کی جائینگی مسجدیں اور لمبے کئے جائینگے انکے مینار اور شریروں کی تکریم کیجائیگی۔ صفوں میں رش ہوگا اور خواہشاتِ نفسانی میں اختلاف ہوگا اور معاہدے توڑے جائینگے اور موعود قریب آئیگا اور دنیاوی حرص کیلئے اپنی عورتونکو تجارت میں شریک کرینگے اور بدکار لوگ اونچے ہو جائینگے اور کمینہ آدمی قوم کا سردار ہوگا بدمعاش کی شرارت سے اس کو نیک کہا جائیگا اور جھوٹے کو سچا اور خائن کو امین داشتہ رکھی جائینگی اور باجے بجائے جائینگے آخر امت کا اوّل کو لعنت کریگا اور عورتیں گھوڑے کی سواری کرینگی اور مردوں کا ایڈریس پہنینگی اور مرد عورتوں کی مشابہت کرینگے اور بغیر بلائے گواہ بنیں گے اور بغیر پہچاننے کے ناحق گواہی دینگے اور دین کو بالائے طاق رکھکر فقہ پڑھی جائیگی اور دنیا کو دین پر مقدم کیا جائے گا

۵ آج گورنمنٹ برطانیہ کلمہ طیبہ قبول کرلے تو وہ ہندوستان میں ہمیشہ کیلئے شہنشاہیت کرسکتی ہے۔ آج یوم الدین کا مالک آچکا ہے بغیر دین اسلام قبول کیئے کوئی بچ نہیں سکتا۔ مسلمان حکمران بھی قرآن پر عمل کئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

عمل اللدنیا علی الاٰخرۃ ولبسوا جلود الضأن علی قلوب الذئاب وقلوبہم انتن من الجیف وامر من الصبر فعند ذلك الوحا الوحا العجل العجل الخ مت۱۵۲ بحار

اور بھیڑ کا چمڑا بھیڑیئے کے دل والے پہنیں گے اور ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ اور کڑوے رہیں گے پس اندریں حالات بہت جلد ایک حیرت انگیز انقلاب برپا ہوگا

تشریح اس حدیث میں جتنی خرابیوں اور اخلاقی تباہیوں کا تفصیل کیساتھ ذکر کیا گیا ہے اس زمانہ میں ان سب کا ظہور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں رکب الفروج السروج کی پیشگوئی خصوصیت کیساتھ اس عالمگیر جنگ میں پوری ہوئی عورتیں بھرتی کی گئی ہیں اور وہ بعض مقامات پر گھوڑوں پر بیٹھ کر محاذ جنگ میں گئیں۔ اور خاوندوں کا اپنی عورتوں کو تجارت میں شریک کرنا تو عام ہو چکا ہے غرض اس حدیث میں جتنی اخلاقی تباہیوں کا ذکر ہے وہ من وعن اب نظر آرہا ہے

دنیا کی ابتر حالت

صارت الدنیا ھرجا ومرجا وتظاھرت الفتن وتقطعت السبل واغار بعضھم علی بعض الحدیث

دنیا میں کشت وخون ہوگا اور فتنے ٹوٹ پڑینگے اور راستے کٹ جائینگے اور ایکدوسرے پر یلغار مارینگے۔

مسلمانوں پر بادشاہ کیطرف سے سخت بلاؤں کا نزول

ینزل بامتی فی اٰخر الزمان بلاء شدید من سلطانھم حتی تضیق الارض عنھم فیبعث اللّٰہ تعالیٰ رجلا من عترتی الحدیث

رسول اکرم ؐ نے فرمایا میری امت پر آخر زمانہ میں ان کے بادشاہ کیطرف سے سخت بلائیں نازل ہونگی حتی کہ زمین ان پر تنگ ہو جائیگی پس اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک مرد کو کھڑا کر دے گا الخ

مسلمانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے نصاریٰ ان پر مسلط ہیں

یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی احد من الایمان حبۃ خردل الا قلیل من الناس فی الحجاز فیسلط اللّٰہ علیہم النصاریٰ جزاء بما کانوا یعملون

لوگوں پر عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں رہیگا مگر چند لوگ حجاز میں کہ اللہ تعالیٰ ان بدکرداروں پر عیسائیوں کو مسلط کر دے گا۔

اختلافات اور زلزلے

رجل من قریش من عترتی یبعث علی اختلاف من الناس وزلازل الحدیث

ایک مرد قریش کا میری عترت سے کھڑا کیا جائیگا جب لوگوں میں اختلاف اور زلزلے برپا ہونگے۔

طاعون اور تلوار

بین یدی المهدی موت احمر وموت ابیض فاما الموت الاحمر فالسیف واما الموت الابیض فالطاعون الخ

امام الجہاد کے ظہور سے پہلے سرخ موت اور سفید موت ہوگی سرخ موت تو تلوار ہے اور سفید موت طاعون ہے۔

تشریح انفلوئنزا بھی ایک قسم کی طاعون ہی ۱۹۱۸ء میں ایسی عالمگیر ہوئی کہ کلکتہ سے شروع ہوئی چند دن میں اسنے پورا ہندوستان گھیر لیا جس سے چند ماہ کے اندر چار کروڑ سے زائد انسان مرگئے ۱۹۴۰ء کی جنگ جس میں ۲۰ کروڑ سے زائد انسان ہلاک ہوئے ہیں یہ دونوں سرخ اور سفید موتیں ہیں ۱۹۱۴ء کی جنگ کو بھی شامل کرلیجئے

گمراہ لیڈر

ثم تکون دعاء الضلالة فان رأیت (عرف) یومئذ خلیفة اللہ تعالی فی الارض فالزمه

پھر گمراہ کرنیوالے لیڈر رہیں گے پس اگر تو دیکھے اسدن اللہ تعالے کے خلیفہ کو تو اسکو چمٹ جا۔

لوگوں کا اپنے دینوں سے گمراہ ہونا

حتی یضل الخلق عن ادیانهم

لوگ اپنے دینوں سے گمراہ ہو جائیں گے۔

دین اسلام سے ارتداد

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون الفتن والزلازل والارتداد عن دین اللہ تعالی (الخ)

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے اور زلزلے برپا ہونگے اور دین اسلام سے ارتداد واقع ہوگا۔

تشریح ۱۹۲۴ء میں علاقہ ملکانہ کے نو لاکھ مسلمان آریہ بنالیے گئے

عراق کیلئے خرابی

فویل للعراق ثم یخرج المهدی (عقد الدرر)

عراق کے لیے خرابی ہے پھر امام الجہاد نکلے گا۔

شام میں قتل عام

علامة خروج المهدی یقتل من قبل العرب علیه رجل من کندة اعرج فاذا اظهر اهل المغرب علی مصر فبطن الارض یومئذ لاهل الشام (عقد)

امام الجہاد کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ عرب کی جانب قتال ہوگا اسپر ایک لنگڑا آدمی ہوگا پس اسوقت اہل مغرب مصر پر غالب آئینگے تو اسدن شام والوں کے لیے زمین کا پیٹ ہے

تشریح آج کی مغربی جنگ سے ظاہر ہے کہ اگر صدر امریکہ روزویلٹ جو لنگڑا تھا اسکو مشتعل نہ کرتا تو آج

اٹلانٹک چارٹر کے نفاذ کے لئے فلسطین میں یہودیوں کو گھسا کر اور اس بہانہ سے اہل شام کو زمین کا پیوند بنایا جاتا

فِتْنَۃٌ تَکُوْنُ بِالشَّامِ ثم الشرقیۃ ھلاک الملوک ثم یتبعہ الغربیہ وذکر الرایات الصفر قال والغربیہ ھی العمیاء الخ (بحار)	شام میں فتنہ ہوگا پھر مشرق میں بادشاہ ہلاک ہونگے پھر مغرب اسکی اتباع کرے گا اور آپنے پیلے جھنڈے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مغربی فتنہ بے نور اور اندھا رہے گا۔

تشریح موجودہ زمانہ میں جو فتنے عراق اور شام میں برپا ہیں اس سے بڑھ کر اور تباہی وخرابی آتی ہے۔

عرب کی ہلاکت قیامت کی علامت ہے

ان من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب (برہان)	عربوں کی ہلاکت قرب قیامت سے ہے۔

تشریح فلسطین میں عربوں پر جو گذر رہی ہے وہ محتاج تشریح نہیں جاوا میں ہفتہ عشرہ کے اندر اندر کئی لاکھ عروب اڑا دیئے گئے ہیں اور نسل عرب کو غیب کرنے کی نیت سے مغربی دنیا پوری طاقت سے بل مار رہی ہے عرب قوم جغرافیانہ وقوع کے لحاظ سے ایسے نازک مقام پر ہے کہ وہ اندریں حالات تباہ ہوگی کیونکہ بدقسمتی سے آج وہ آزادئ وطن کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے بفرض محال اگر وہ آزاد ہوجائے تو انگلینڈ اور امریکہ مشرق میں حکومت نہیں کرسکتے بالخصوص ہندوستان پر محکم قبضہ رکھنے کے لئے ان حکومتوں کا یہ فرض عین ہوگا کہ وہ ان درمیانی اقوام عرب کو غلامی کے فولادی پنجہ میں جکڑ رکھے کیا برطانیہ عربوں کو آزادی دیکر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہندوستان کو چھوڑ دیگا کیا وہ اپنے ہاتھوں اپنے پیٹ میں چھرا گھونپ سکتا ہے؟ ان مفتون عربوں کو اپنے رنگ میں لاکر اتنا مارے گا کہ ان کے خونوں سے حرارت آزادی ختم ہوجائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا کوئی ایسا ہے؟ جو ہماری آواز کو عربوں تک پہنچادے اور یہ کہدے کہ تم دجّال کے مقابلہ میں دجّال کے ہتھیاروں سے مت آؤ بلکہ دجال کو نمک کیطرح پگھلا کر دریا برد کرنے والے ابدال آگئے ہیں انکے ساتھ ہوجاؤ اور کہدو یہودیوں کو کہ فلسطین میں آؤ لیکن جہاز سے اترنے سے پہلے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعلان کردو اور برٹش کو آخری الٹی میٹم دیدو کہ کلمہ پڑھ لے پھر ہم سب بغیر تنخواہ کے تیرے سپاہی ہیں ورنہ اعلان جہاد کردو پھر دیکھو جلال وجبروت کا مالک اللہ تمہاری مدد کے لیے آئیگا فرشتے تمہاری مدد کو کھڑے ہوجائینگے پوری اسلامی دنیا اسلام کے علم کے نیچے خون کا آخری قطرہ بہانے کو تیار ہوجائیگی پھر دیکھو وہ خدا برتر و توانا جو ہزاروں پر تین سو تیرہ کو فتح دیتا ہے آج بھی اپنے وعدے پر قائم ہے جو قائم بنکر ایک وجود کو اپنا مظہر اتم بنا کر تیار کھڑا ہے۔

پہلے ایران ہلاک ہوگا پھر اسکے اثر میں عرب

اول الناس ھلاکا فارس ثم العرب علی اثرھم (نعیم بن حماد)	سب سے پہلے ایران ہلاک ہوگا پھر اسکے اثر میں عرب

تشریح: اسٹالن برلن تک آنے والا آگیا ایران کچلا گیا اب عرب کی باری ہے۔

بحری جہازوں کی کثرت

یکون عند استداد الفلک (بحار)

امام الجہاد جہازوں اور کشتیوں کے چلنے کے زمانہ میں ہوگا

تشریح: "استداد الفلک" جو اس مرتبہ عالمگیر جنگ میں جہازوں اور ڈبکنی وغیرہ ڈبکنی کشتیوں نے چکر لگائے ہیں اسکی نظیر پیچھے نہیں ملتی یہ ایک غیر معمولی نشان ہے۔

اسکے ظہور سے پہلے لوگوں پر ایک سال قحط کا آئے گا۔

لابد ان یکون قدام القائم سنة تجوع فیها الناس و یصیبهم خوف شدید من القتل و نقص من الاموال والانفس و الثمرات و بشر الصابرین (بحار)

اور امام القائم کے ظہور سے پہلے ضروری ہے کہ لوگوں پر ایک سال بھوک کا آئے گا اور قتل ہو جانے کا سخت ڈر انکو پہنچے گا اور مال وجان اور ثمرات کے نقصان کا خوف بھی ہوگا اور بشارت دو صبر کرنے والوں کو

تشریح: ۱۹۴۳ء میں بنگال کے اندر قریباً ۵ لاکھ نفوس بھوک سے مر گئے اور قریباً ہر بڑے شہر میں بم باری کا خوف پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن صابرین کی جماعت مال و جان اور نتائج خدا بر ذوالجلال والاکرام کو اس وقت بھی ہشاش بشاش تھی اور اب بھی ہے۔ دنیا ابھی تک اس راز سے آگاہ نہیں ہوئی۔

مسلمانوں کے لئے ہر سال نئی شر انگیزی کا ہوگا۔

ما من عام الا والذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم (انس)

ہر آئندہ سال گذشتہ سال سے زیادہ شر انگیز ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے (روحانی مربی امام الہدایت یا امام الجہاد) کی ملاقات کرو

امام الجہاد سخت خوں ریزی کے بعد ظاہر ہوگا

قال لا یخرج المهدی حتی یقتل من کل تسعة سبعة الخ

امام الجہاد نہیں ظاہر ہوگا جب تک ہر نو سے سات نہ قتل کئے جائیں۔

اسکے ظہور سے کچھ مدت پہلے ایک غلام نامی انسان کی بیعت مشہور فی الآفاق ہوگی

قال اذا سادت الرکبان ببیعة الغلام فعند ذلك یرفع کل ذی صیصیة لواء الخ

جب غلام کی بیعت کر کے لوگ سفر کرینگے تو اسوقت ہر خونخوار بادشاہ اپنا اپنا جھنڈا کھڑا کرے گا۔

تشریح: یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت ہے بنسبت ہدایت کے گمراہی بڑھ گئی۔ اجرائی نبوت کی آواز

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا کا باعث ہوئی آقا کے خاندان سے صدیق رحمت کا نشان بن کر کھڑا ہے۔ اور اسکے ظہور سے پہلے یہ یورپ کے درندے آپس میں خوب لڑے ابھی کچھ اور صفائی ہونا باقی ہے۔

اس کا ظہور عین مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں ہوگا

فخروجه علیه السلام اذا خرج یکون عند الیاس والقنوط الخ

پس امام الجہاد کا ظہور عین مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں ہوگا۔

لوگوں کی زبانوں پر اسی کا چرچا ہوگا

اذ نادمناد من السماء ان الحق فی آل محمد فعند ذلك یظهر الله المهدی علی افواه الناس تشرب ذکره فلا یکون لهم ذکر غیره (عقد)

ایک منادی کرنیوالا آسمان سے ندا دیگا کہ حق محمد کی آل میں ہے پس انہی حالات میں اللہ تعالیٰ امام الجہاد کو ظاہر کردیگا لوگوں کی زبانوں پر محض اسی کا چرچا ہوگا۔

تشریح موجودہ زمانہ میں مکّار قوموں نے مسلمانوں کو جذبۂ دین سے الگ کرکے انکو قومیت میں تقسیم کرکے خوب کچلا ہے وطنیت کی دُھن میں مفتون کر رکھا ہے جب مالابار میں ۳۰ ہزار موپلے مسلمان مارے گئے تو کہا گیا کہ ماپلے مارے گئے مسلمان نہیں۔ سندھ میں حُر مارے گئے مسلمان نہیں۔ عرب مارے جا رہے ہیں مسلمان نہیں۔ ہر تحریک کا گلا دبا دیا جاتا ہے مسلمانوں پر یہ زمانہ مایوسی اور ناامیدی کا ہے اب عموماً مسلمانوں کی زبانوں پہ یہی جاری ہے کہ اللہ ہی اسلام کا نگہبان ہے اللہ ہی مسلمانوں کا حافظ ہے پس محافظ اللہ امام الجہاد کی صورت میں پوری طاقت کیساتھ جلوہ گر ہو چکا ہے بس جہاد کی ایک گرج ہوگی ؛ ان کانت الا صیحة واحدة فاذا هم جمیع لدینا محضرون۔ ۲۳

اس کا خروج ناگہانی ہوگا!

عن علیؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم قیل له یا رسول الله متی یخرج القائم من ذریتك فقال مثله مثل الساعة لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السموت والارض لا یاتیکم الا بغتة الخ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ آپ کی اولاد سے امام القائم کب ظاہر ہوگا؟ فرمایا اسکی مثال الساعۃ کی مثال ہے الساعۃ کو وہی چمکائیگا زمین و آسمانوں میں اُسکی بڑی گرامیقدر ہستی ہے وہ تمہارے پاس اچانک آجائے گا۔

اس کی قبولیت شہاب ثاقب کیطرح ہوگی

تضل فیه الامم ثم یقبل کالشهاب الثاقب الخ (بحار)

بہت سی امتیں اسکو سمجھنے سے چکر کھا جائینگی پھر اسکی قبولیت اتنی تیزی کے ساتھ بڑھے گی جیسے ٹوٹا ہوا سیارہ چلتا ہے۔

اس کی مدد میں اکابر ملائکہ رہیں گے

لو خرج قائم آل محمد لنصرہ اللہ بالملائکۃ والمردفین والمنزلین والکروبین یکون جبرائیل امامہ ومیکائیل عن یمینہ واسرافیل عن یسارہ ...... والملائکۃ المقربون حذاہ الخ

اگر امام القائم آل محمد سے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد مردفین منزلین اور کروبین فرشتوں سے کریگا جبرئیل مدد کیلئے آگے حاضر رہینگے اور میکائیل اسکی دائیں طرف اور اسرافیل اسکی بائیں طرف ہونگے اور ملائکہ مقربین اسکے سامنے ہونگے۔

تین ہزار فرشتوں سے اسکی مدد کی جائیگی

یمدہ اللہ بثلاث آلاف من الملائکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم (برہان)

اللہ تعالیٰ اسکی مدد تین ہزار فرشتوں سے کریگا جو دشمنوں کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارینگے۔

تشریح حضرت اقدس مدظلہ العالی جب اسلام کی کس مپرسی اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت پر غور فرماتے ہوئے میدانِ گدک میں ایک درخت کے نیچے اکیس دن تک بیٹھے تو بطور بشارت و نصرت آپنے دیکھا دائیں ران پر دو ہزار فرشتے نازل ہوئے ہیں اور بائیں پر ایک ہزار تو آپنے اسوقت حیرت انگیز طاقت محسوس کی انہی ایام میں آپ کو "تو ہی چن بسویشور ہے" کا الہام ہوا اور آپ خدمت اسلام کیلئے کھڑے ہوگئے

اس کا حال وقال بالکل جدید نظر آئے گا

یقوم بامر جدید وکتاب جدید وسنۃ جدید وقضاء علی العرب شدید (بحار)

وہ امر جدید کتاب جدید عمل جدید اور قضاء شدید علی العرب کے ساتھ کھڑا ہوگا

تشریح فیج اعوج کے زمانہ میں روح اسلام گم ہو چکی تھی بدیں وجہ فرقہ بندی کا زور رہا حضور انورؐ فرماتے ہیں کہ میرا وجود ان فرقہ بازوں میں نہیں ہوگا اور نہ وہ مجھ سے ہونگے۔ ہزار سال کے اندر جب امت فروعات میں الجھ گئی تو علماء مفسرین و فضلاء مجتہدین اسی انداز پر مسلمانوں کے اندر تکرار میں پھنس گئے اور اسی انداز کی کتابیں تفسیریں بننی شروع ہوئیں جو درحقیقت روح اسلام سے معرا اور اصلی نکتہ ارتقاء سے یکسر غیر بالغ تھیں حضور انورؐ فرماتے ہیں کہ اعادہ میں میں ہی کام کرونگا انا منہم وھم منی جس طرح ابتداء امر میں اسلام اپنے امر جدید کتاب جدید اور عمل جدید سے نظر آیا ایسا ہی اعادہ میں ہوگا وہ امر دنیا کی تمام تحریکی مشنوں اور تبلیغی انجمنوں سے الگ تھلگ کام کرتا ہوا نظر آئیگا۔ ہماری یہ کتاب امام الجہاد ایسی کتاب ہے کہ اسکا استشہاد فلسفہ کائنات کیساتھ تطبیق کھاتا ہے اور وجود مقدس وہ پیش کیا گیا ہے جسکے بدیہی نشانات سورج سے زیادہ روشن نظر آرہے ہیں جسکے اخلاقی و جسمانی نشانات حیرت انگیز مشاہدہ پیدا کررہے ہیں ہمارا مذہبی اور سیاسی راہِ عمل دنیا کی کسی تحریک سے نہیں ملتا۔

اسکے پاس لوگ عروس نو کی طرح جذبات لیکر آئیں گے

فاتی الناس المهدی فزفزة کما تزف العروس الی زوجها لیلة عرسها (بحار)

امام الجہاد کے پاس لوگ عروس نو کی طرح جذبات لیکر آئیں گے۔

تشریح عروس نو وصال اور محبت کے جذبات لیکر آتی ہے انسان کی فطرت میں وصال الہی کی تڑپ اور کشش ہے امام الجہاد کے پاس آکر وصال الہی کا سامان ہوگا یعنے روحانیات میں اسکا مقام الوہیت پر کھڑا ہونا اور لوگوں کا اسکے پاس آکر فنا فی الرسول ہوکر وصال الہی حاصل کرنا یہی منشاء عنوان ہے۔

لوگ شہد کی مکھی کی طرح چھتے کیطرف آتی ہے اسکے پاس آئینگے

یاوی الیه الناس کما یاوی النحل الی یعسوبها

لوگ اس کیطرف پناہ حاصل کرینگے جس طرح شہد کی مکھی اپنے چھتے کی طرف پناہ لیتی ہے۔

اس کا ظہور جابر بادشاہ ہونکے بعد ہوگا

وهو یجیٔ بعد ملوک جبابرة (بحار)

اور وہ جابر بادشاہوں (ڈکٹیروں) کے بعد آئے گا

وہ ہندوستان میں جہاد کریگا

عصابتان من امتی احرزهما الله تعالی من النار عصابة تغزالهند الحدیث

عن ابی هریرة قال وعدنا رسول الله صلے الله علیه وسلم فی غزوة الهند الحدیث (مسند احمد)

میری امت میں دو گروہ ہیں اللہ تعالی نے انکو آگ سے بچا لیا ہے ایک ان میں سے ہندوستان میں جہاد کرے گا

ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اکرمؐ نے ہندوستان میں جہاد کا وعدہ فرمایا

وہ سنت رسول کے مطابق جہاد کرے گا

عن علی و عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المهدی رجل من عترتی یقاتل علی سنتی کما قاتلت انا علے الوحی (کتاب برہان)

فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امام الجہاد میری اولاد سے ایک مرد ہے میری سنت پر مقاتلہ کرے گا جیسا کہ میں نے مقاتلہ کیا ہے وحی پر۔

دین کو مضبوط کرے گا

یقوی الدین فی اٰخر الزمان کما قمته فی اول الزمان الحدیث (فوائد الفکر)

آخر زمانہ میں دین کو طاقتور بنائے گا جیسا میں نے مضبوط کیا اول زمانہ میں

گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا

بعث اللہ عند ذلک منہما من یفتح حصون الضلالۃ وقلوبا غلفا الحدیث

اللہ تعالی اس کو کھڑا کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریگا اور بند دلوں کو۔

وہ روم وچین سندھ اور ہندوستان کو فتح کریگا

یفتح اللہ لہ الروم والصین والترک والدیلم والسند والھند الحدیث (بحار)

اللہ تعالی اسکے لیے روم چین ترک دیلم سندھ اور ہندوستان کو فتح کرے گا۔

قسطنطنیہ اور چین وغیرہ کو فتح کرے گا

ویفتح قسطنطنیۃ والصین وجبال الدیلم (عقد)

وہ قسطنطنیہ اور چین کو فتح کرے گا

تمام بت خانوں کو جلا دے گا

فلا یبقی فی الارض معبود دون اللہ عزوجل من صنم وغیرہ الا وقعت فیہ نار فاحترق (بحار)

زمین پر کوئی معبود باطل پتھر وغیرہ باقی نہیں رکھے گا مگر اس میں آگ لگا کر جلا دے گا۔

وہ عرب کا مالک ہوگا

لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی الحدیث۔ (ترمذی)

دنیا کے گذرنے سے پہلے ایک مرد میرے اہل بیت سے عرب کا مالک ہوگا۔

اس کا غلبہ مشرق ومغرب پر ہوگا

وتشرق الارض بنور ربھا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب (بحار)

زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اسی رب کا امام (الجہاد) کا غلبہ مشرق ومغرب تک پہنچ جائے گا۔

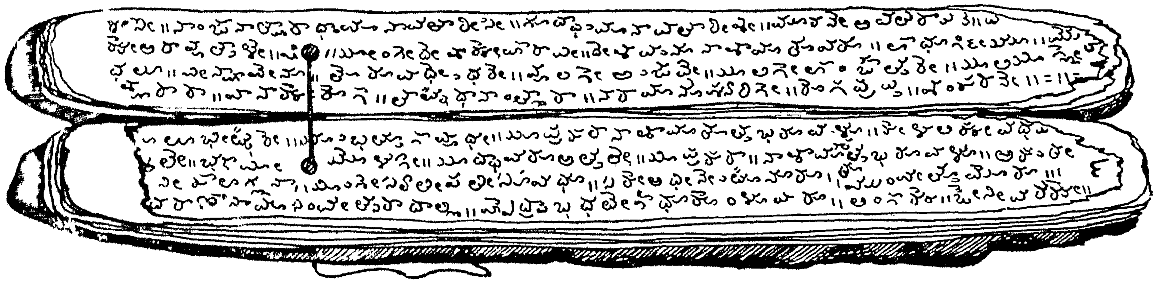
اعلیحضرت عثمان علی پاشا آصف جاہ سابع کے متعلق پیشگوئی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جاہ جاہ (کتب حدیث)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن گذرتے جائینگے حتی کہ بادشاہ ہونے ایک انسان (نشان کے طور پر) مالک ہوگا اسکو جاہ جاہ کہا جائیگا۔

تشریح یہ حدیث اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ اللہ باقی، اللہ والے باقی اور اللہ والوں کا کام باقی ہے سرزمین بیت المقدس پر آج جو خونریزی کفار اشرار کے ناپاک منصوبوں کیوجہ سے ہو رہی ہے وہ آخر کار کفار نابکار خود نامرادی کی موت مرینگے اور فلسطین مسلمانوں کے قبضہ میں ضرور آئیگا۔ کمزور عربوں کا ان حکومتوں سے بلاخوف


ہر ملک ملک ماست
کہ ملک خدائے ماست
ہے آج ابتدا کی صدا انتہا کے بعد
زندہ ہوئی خلافت علی میں فنا کے بعد



اکنذ منی نے لکھا ہے - کلبرگ ۵۰۱۱ مطبق سنہ ۱۹۱۱ سے دھرم کی شروع ہوگی بعد اس سال دھرم راجہ تخت نشین ہوگا - وہ ساتواں بادشاہ ہوگا نشان یہ ہوگا اسی سال حیدرآباد غیر کے پنجے سے نکال لیا جائگا -



- بیت المال

و ما تنفقوا من شئی فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون خانقاہ سرور عالم کی عمارتوں میں سے یہ ایک عمارت ہے - جسکو بیت المال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس بیت المال کا قیام سنہ ۱۳۶۱ میں ہوا ہے - اسمین جمع شدہ رقم کا مصرف وہی ہوتا ہے جو سرکار مدینہ صلعم کے بیت المال کا تھا یہ ایک محفوظ عمارت ہے - مخلصین کے پہرہ میں ہے - حسب فرمان رب ذوالجلال مال کی فراہمی کیلئے عاملین مقرر کئے گئے ہیں - ان کے پاس اجازت نامے رہینگے اور باضابطہ رسید رہینگے - اس کے علاوہ وعدہ والے تمسکات بھی رہینگے - ہم اراکین دارالانجمن بشارت کی بناپر کہتے ہیں کہ اس بیت المال میں مال جمع کرنیوالے مضاعف درمضاعف مال پائینگے - یہ سنت اللہ ہے ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا -

انجام لڑ جانا جو جوہری بم سے لاکھوں افراد کو ایک ہی وقت میں موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ اُن کے اندر فاروقی تلوار کام کر رہی ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف سیاسی تھپیڑوں سے بچی ہوئی یہ جاہ عا کی خطاب یافتہ آصف جاہی سلطنت جو محفوظ اور مامون اپنا اقتدار اعلیٰ سنبھالے ہوئے بیٹھی ہے اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ اس آصف جاہی سلطنت کو ایک اللہ والے مجدد وقت غازی عالمگیر نے اپنی تلوار سے قائم کیا ہے۔ اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ کی بشارت کی بنا پر اپنے قائم کردہ ممالک محروسہ میں وہ قوت کچھ دوبارہ بیدار ہوگی اور اپنے جانشین جاہ خطاب والے کو اپنے آبائی موروثی شہنشاہیت کا مالک کر دیگی فللّٰہ الحمد۔

خراسان کیطرف سے سیاہ جھنڈیوں کے اندر نظر آئیگا

یقبل رأیات السود من خراسان علی جمیع الناس شاب من بنی ھاشم بکفہ الیمنی خال سھل اللّٰہ امرہ وطریقہٗ (برہان)	خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈیاں آئیں گی جمع ہونیوالے لوگوں پر بنی ہاشم کے ایک جوان کیساتھ اسکی دائیں ہتھیلی پر (سیاہ) خال ہوگا اللہ اس کا کام اور راستہ آسان کرے گا

تشریح خراسان کے تین بادشاہوں نے حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی ہے جسکی قدرے تفصیل تمہید میں درج ہے۔ اور حضرت اقدس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ خال موجود ہے دیکھو فوٹو نمبر بریت

پہاڑوں سے آنیوالی جماعت کے سردار کا سینہ چوڑا ہی

اُس دن جبکہ دنیا اپنے مرنے والوں کا ماتم کر رہی ہو تم ایک آواز پہاڑ سے اترنے والے لوگوں کی سنوگے یہ تم کو تسلی دینے آئینگے انکی زبانوں پر تعزیت کے الفاظ ہونگے تم انکی گفتگو میں صداقت اور صلاحیت پاؤگے اس گروہ کا سردار چوڑے سینہ والا ہے جسکی زبان لکنت کرتی ہے وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے تم اس سے محبت کرو خدا کی رضامندی اسی میں ہے۔ مالا بد قبل القیامۃ لابن عربی و رسالہ ناگفتہ بہ للشیخ السنوسی

وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا

یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا (کنز العمال)	زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جیسے وہ ظلم واستبداد سے بھری ہوگی۔
یرضی فی خلافتہ اھل الارض واھل السماء والطیر فی الجو... والحیتان فی الماء (برہان)	زمین وآسمان والے اس کی خلافت سے خوش ہونگے پرندے ہوا میں اور مچھلیاں پانی میں۔

اسکے وجود سے مفتون اور کافر باہم محبت سے مل جائینگے

بہ یستنقذون من الشرک وبہ یولف اللّٰہ بین قلوبھم بعد عداوۃ بینھم کما بنا الف	اسکے وجود سے وہ شرک سے چھٹکارا پائینگے اور اسکی وجہ سے اللہ انکے دلوں کو ملا دیگا جیسا کہ ہمارے وجود سے عداوت شرک کو مٹا کر دلوں کو ملا دیا۔

بین قلوبھم بعد عداوۃ الشرک قال علیؑ مومنون ام کافرون قال مفتون وکافر اوکما قال ۲ (الحجج الکرامہ صفحہ ۳۵۵)	حضرت علی رضی اللہ تعالی نے عرض کیا کہ کیا مومن یا کافر آپس میں محبت سے ملیں گے؟ فرمایا حضور انور ۲ نے مفتون اور کافر

تشریح حضرت مولانا صاحب وقت قبلہ نے ایک کتاب جامع البحرین تالیف فرمائی ہے اس کے ذریعہ حضور نے اپنے مقام اور قوات کا پتہ بتایا ہے کہ وہ کس طرح کفار کو اپنے اندر ضم کرلیں گے اس کتاب کے دیکھنے سے نوع انسان میں انتہائی محبت پیدا ہونیکا یقین ہو جاتا ہے۔ حضور انور کا دعوی جن بسوشور یہی آپ کا دوسرا نام الیشوا وتار اور تیسرا نام کلکی بھگوان ہے آپ ہندوستان کے آخری اوتار ہیں جنکی آمد کی بشارات ہیں ویدوں اور پرانوں اور اپنشدوں میں بارہ ہزار فقرات لکھے ہیں وہ من وعن حضرت مولانا صاحب قبلہ کی ذات بابرکات سے پورے ہو رہے ہیں۔ جن میں سے چند ضروری نشانات اس کتاب میں درج ہیں اس ظہور نے معتقد اقوام میں محبت کی ایک لہر دوڑادی ہے جہاں مولانا صاحب تشریف لے جاتے ہیں عموماً ہندو وغیرہ بڑی عقیدت سے آپکو گھیر لیتے ہیں اور مسلمانوں میں مولانا صاحب کا یہ اثر ہے کہ آپکی وعظوں میں عدیم المثال ہجوم ہوتا ہے۔

آخر زمانہ کے فتنوں میں منافقین کی ہلاکت

لا تکرھوا الفتن فی اخر الزمان فانھا تدمر ای تھلک المنافقین۔ (مقاصد الحسنہ)	آخر زمانہ کے فتنوں کو برا نہ کہو اس لیے کہ وہ منافقین کو جڑ سے اکھیڑ دیں گے یعنی ہلاک کر دینگے۔

امام الجہاد کے لئے خزانوں کا نکلنا

زمین سے خزائن نکالے گا

یخرج الکنوز من الارض (کنز العمال)	وہ زمین سے خزانے نکالے گا۔
ویظھر لہ کنوز الارض (بحار الانوار)	اسکے لیے زمین کے خزائن نکالے جائینگے۔

امام الجہاد کے متعلق ایک قدسی حدیث

وبہ اظھر الارض من اعدائی واورثھا اولیائی وبہ اجعل کلمۃ الذین کفروا ھی السفلی وکلمتی ھی العلیاء وبہ احی بلادی وعبادی ولاظھر الکنوز والذخائر بمشیتی وایاہ اظھر علی الاسرار	اس کے ذریعہ سے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کرونگا اور اپنے دوستوں کو اس کا وارث کرونگا اور اسکے ذریعہ میں کافروں کی "حجت" کو پائمال کردونگا اور اپنا کلمہ بلند کرونگا اور اسکے ذریعہ میں شہروں کو اور اپنے بندوں کو زندہ کرونگا اور اپنی مشیت سے اسکے لیے مدفون خزانے

والضمائر بارادتی وامدہ بملائکتی لیؤیدہ علیٰ نفاذ امری واعلان دینی ذلك ولی حقًا ومهدی عبادی صدقا (بحار ص۱۵)

اور ذخیرے ظاہر کرونگا اور اپنے ارادہ سے خاص اسکو راز دان اور مخفی باتوں کی اطلاع دونگا اور مدد کرونگا ہیں اس کی فرشتوں کے ساتھ تاکہ اسکی تائید کریں میرے امر کو نافذ کرنے کے لیے اور میرے دین کا اعلان کرنے کے لیے اور یہ میرا ہی حق ہے اور میرے بندے مہدی صدّیق کا۔

دولت کو علی التسویہ تقسیم کرے گا

یقسم المال صحاحا ای بالتسویۃ بین الناس یفیض المال فیضا الحدیث (کتاب البرہان)

دولت کو لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کرے گا۔ مال و دولت کو خوب لٹائے گا۔

امت بے انتہا خوش ہوگی

ان رسول اللّٰہ قال یخرج فی اخر امتی المهدی یسقیہ اللّٰہ الغیث وتخرج الارض نباتها ویعطی المال صحاحا وتکثر الماشیۃ وتعظم الامۃ الحدیث (حاکم جلد ۲ ص۵۵۸)

فرمایا حضور انورؐ نے کہ میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا اللّٰہ اسکو باران رحمت پلائیگا اور زمین اپنی نباتات نکالیگی اور مال علی التّسویہ دیگا اور جانور بہت ہونگے اور امت کی شان بڑی ہوگی اور امت خوش ہوگی اتنی کہ پہلے خوش کبھی نہیں ہوئی۔

مدّت عملداری

یملك سبع سنین او تسع سنین او عشر سنین یعمل هذہ الامۃ سبع سنین وینزل بیت المقدس (برہان)

وہ سات یا نو یا دس سال مملکت کریگا۔ اس امت پر وہ سات سال کام کریگا اور بیت المقدس جائیگا۔

وصال

ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون (برہان)

پھر انتقال فرمائیگا اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے

انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون

اسکے بعد زندگی میں کچھ مزہ نہیں

لاخیر فی العیش بعد المهدی (عرف)

اسکے بعد زندہ رہنے میں کچھ خیر نہیں۔

تشریح غوث وقطب و ابدال بننے یا مثیل انبیاء ومعلم الرّسل کے مقامات ملنے کا وقت گذر جاتا ہے دولت ومال کی فراوانی میں مسلمان روحانی ترقیات کی طرف بڑھ نہیں سکتے۔ مبارک ہے آج وہ جو کس مپرسی اور بھوک وتنگی کے دنوں میں اپنے اللّٰہ کے پاس دین کی خدمت میں ہمہ تن لگ چکا ہے اسکے لیے دائمی بشارتوں کے یہی دن ہیں اور سرمدی زندگی کے حصول کا یہی وقت ہے آج وہ جنت کا وارث ہے اسکی طفیل اہل دنیا

کو روزی مل رہی ہے۔ اے طالبانِ خدا! آؤ غربار کے جھرمٹ میں اللہ کو پاؤ اور ساعۃ العسرۃ میں ننگے بھوکے غربارِ اسلام کا ساتھ دیکر ہمیشہ کی احتیاج کھو کر صمد میں آ کر بے نیاز ہو جاؤ۔ فتح کے دن ایمان کیا نفع دیگا

فقیر ابوالعرفان

لِبَاسُ الْاٰخِرِیْنَ عَلٰے مُشَابَهَةِ الْاَوَّلِیْنَ

دورِ اوّل میں صحابہ کرام و مبلّغین اسلام کی ظاہری شکل و صورت اور لباس وغیرہ کا مفصل ذکر احادیث و آثار میں موجود ہے مگر جہاں اور تعلیماتِ اسلامیہ کی اصلی تصویر مسلمانوں سے اوجھل ہوگئی یہ چیزیں بھی نظرانداز کردی گئیں۔ دورِ اول کا اعادہ اپنے تمام ظاہری و معنوی خد و خال کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا جو جماعت روحِ اسلام لیکر کھڑی ہوگی اس کا ہر قدم ہر حرکت لباس و صورت حال و قال صحابہ کرام رضوان اللہ سے ملتا جلتا ہونا چاہیئے۔ یہاں پر دورِ اول کی بعض خصوصیات ظاہری کے دو ایک نمونے پیش کرتا ہوں کہ سردارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھی کس رنگ کا لباس زیبِ تن فرماتے تھے اور سر کے بال کیسے تھے؛ علاوہ ازیں مسئلہ فوٹوگرافی یعنے تمثال یا شبیہہ لینے کے جواز میں ذرا تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

گیسو درازی

عن البراء بن عازب کان رسول اللہ عظیمۃ الجمۃ وفی روایۃ اخری لہ شعرۃ یضرب منکبیہ

براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے سر کے بال عظیم الجمہ تھے دوسری روایت میں کہ آپکے بال کندھوں پر پڑتے تھے۔

ابن حجر نے جمہ کی شرح میں لکھا ہے :- [illegible]

الجمۃ ما سقط من شعر الراس علی المنکبین یعنے جمہ وہ بال ہیں جو سر سے اتر کر کندھوں پر پڑیں۔ الجمۃ بالضم واللمۃ بکسر اللام ما جاوز شحمۃ الاذن ووصلت المنکبین۔ لِمّہ لام کے زیر کے ساتھ وہ بال ہیں جو کان کی لو سے گذر کر کندھوں تک آجائیں والوفرۃ ما نزل من شحمۃ الاذن۔ وفرہ وہ بال ہیں جو کان کی لو سے نیچے اتر آئیں۔

عسقلانی لکھتے ہیں :- ان الجمۃ ھی مجتمع الشعر اذا تدلی من الراس الی شحمۃ الاذن والی المنکبین والی اکثر من ذلک واما الذی لا یجاوز الاذنین فھو الوفرۃ۔ جمہ وہ بال ہیں جو سر سے اتر کر کان کی لو تک اور کندھوں تک اور اس سے زیادہ نیچے تک آجائیں اور جو کانوں سے آگے نہ بڑھیں وہ "وفرہ" ہیں۔

عن الصدیقۃ قالت کان لہ صلے اللہ علیہ وسلم شعر فوق الجمۃ دون الوفرۃ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال جمہ سے اوپر وفرہ سے نیچے تھے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں:-

الجمۃ بضم الجیم وتشدید المیم ما سقط علی المنکبین والوفرۃ بفتح الواو وسکون الفاء بعدھا راء ما وصل الی شحمۃ الاذن کذا فی جامع الاصول والنھایۃ۔ یعنے جمّہ جیم کے ضمہ سے اور میم کی تشدید سے وہ بال مراد ہیں جو کندھوں پر پڑیں اور وفرہ وہ ہیں جو کان کی لو تک آئیں۔

سبیل الھدیٰ والرشاد میں اور زاد المعاد میں ابن قیم نے کہا ہے:-

لم یحلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ الشریف الا اربع مرات | کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں صرف چار مرتبہ بال منڈوائے ہیں۔

خریم الاسدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہی فرمائی اس کا جواب ملا علی قاری نے یہ دیا ہے:-

لا شك ان طول الشعر لیس مذموماً ولا جاء امر بقطع ما زاد علی ما ھو معلوم منہ فلعلہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی ھذا الرجل تبختراً بطول جمتہ کما یدل علیہ واسبال الازار ای اطالۃ ذیلہ۔ کہ گیسو درازی کوئی بری چیز نہیں اور جو کچھ احادیث میں آیا ہے اس سے کم کرنے کی کوئی وجہ نہیں پس شائد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لمبے بالوں کی وجہ سے اس شخص میں تبختر دیکھا ہوگا جیسا کہ تہبند کا دامن گھسیٹنا اسپر دلالت کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ فقراء دینداروں کی ریس میں اگر کوئی امیر دنیا دار زلفیں دراز کرلے تو ہم اسکے کٹوانیکا حکم دینگے۔

عن ام ھانیٔ بنت ابی طالب قالت قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ ولہ اربع غدائر | ابو طالب کی بیٹی ام ہانی نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپکے سر کی چار چوٹیاں تھیں۔

غدائر جمع ہے غدیرہ واحد۔ ضفائر۔ ذوائب۔ غدیرہ۔ ضفیرہ۔ ذوابہ کا معنے ایک ہی ہے یعنے والضفر نسج الشعر بالوں کا گوندنا۔ ابن حجر کہتے ہیں:-

فیہ حل ضفر الشعر حتی للرجال الخ یعنے مردوں کے لئے بالوں کا گوندنا جائز ہے۔

عبد الحق محدث دہلوی نے مشکوٰۃ کی شرح فارسی میں لکھا ہے:-

درازی موئے مذموم ومکروہ نیست | گیسو درازی کوئی بری اور مکروہ نہیں ہے۔

عین العلم میں ہے:- فان بقاء الشعر علی الراس انفع للدماغ وادفع للبرد والحر ولھذا اختارہ صلی اللہ علیہ وسلم وسائر اصحابہ الکرام فما حلقوا الا بعد الفراغ من احد النسکین۔ یعنے سر پر بالوں کا چھوڑنا دماغ کے لئے بہت نفع بخش ہے اور سردی گرمی کی مدافعت ہوتی رہتی ہے اسی لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تمام صحابہ کرام نے اسکو اختیار فرمایا۔ انہوں نے سوائے حج وعمرہ کی ادائیگی کے کبھی بال نہیں منڈوائے۔

شرح مشکوۃ میں ملا علی قاری لکھتے ہیں:-

اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ لَّا یُحْلَقَ - یعنے افضل یہی ہے کہ بال نہ منڈوائے جائیں۔

مواہب لدنیہ میں ہے:- ولم یروا انہ صلے اللہ علیہ وسلم حلق راسہ الشریف فی غیر نسک حج او عمرۃ مما علمتہ فتبقیۃ الراس سنۃ ومنکرھا مع علمہ یجب تادیبہ الخ ومن لم یستطع الابقیۃ یباح لہ ازالتہ یعنے جہانتک مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سوا مناسک حج وعمرہ کے سر شریف منڈواتے ہوئے نہیں دیکھا پس سر کے بال چھوڑنا سنت نبویہ ہے اور جو شخص اسکو جانتے ہوئے بھی انکار کرے اس پر تادیبی کارروائی کرنی واجب ہے اور جو شخص بالوںکو برداشت ہی نہ کرسکے اسکے لئے اتار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

منتہی الالقاب میں ہے:- قَالَ اَحْمَدُ هُوَ سُنَّةٌ امام احمد نے فرمایا کہ سر پر بال چھوڑنے سنت ہیں اور اسی کتاب میں ہے:- فثبت ان اتخاذ شعر الراس ھو سنۃ عند الحنفیۃ۔ یعنے حنفیوں کے نزدیک سر پر بال چھوڑنے سنت ہیں۔

امام نووی شارح مسلم کہتے ہیں:- اَلسُّنَّةُ تَرْكُ الْحَلْقِ ترک تحلیق سنت ہے

عز بن عبد السلام نے فرمایا:- اَلْحَلْقُ بِدْعَةٌ سر کو منڈوانا بدعت ہے

رفع الستور من احکام الشعور میں ہے:- والحاصل ان الحلق بدعۃ مباحۃ یعنے تحلیق بدعت مباحہ ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:- ان الخوارج سیماھم التحلیق یعنی سر کا بالکل منڈوا دینا خارجیوں کی علامت ہے۔

احیاء العلوم میں امام غزالی فرماتے ہیں:- ولا باس بالترک لمن یدھن ویترجل۔ بالونکے چھوڑنے کا کوئی ڈر نہیں اسکے لئے جو تیل لگاتا ہے اور کنگھی کرتا ہے۔

مسلم نے کریب سے روائت کی ہے:- ان ابن عباس رای عبد اللہ بن حارث یصلے وراسہ معقوص من ورائہ فجعل یحلہ۔ ابن عباس نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ سر کے بالونکو گدی میں باندھکر نماز پڑھ رہا ہے تو انہوں نے انکے بالوں کو کھول دیا۔

عن ام سلمۃ رض قالت انہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی الرجل وراسہ معقوص	ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ بالوں کو گردن پر باندھکر نماز پڑھی جائے۔

وعن عمر رض انہ مر علے ساجد عاقص راسہ کما یفعلہ النساء فحل حلا عنیفا فقال اذا طول احدکم شعرہ فلیرسلہ یسجد معہ۔ حضرت عمر فاروق ایک نمازی کے پاس سے گذرے جس نے گردن میں عورتوں کی طرح بالونکو باندھ رکھا تھا پس آپنے آہستہ سے انکو کھول دیا اور فرمایا جب تم سے کوئی بال لمبے رکھے تو انکو نیچے چھوڑ دے کہ وہ نمازی کیساتھ سجدہ

کرتے ہیں۔

امداد الفتاوی میں شرح قونوی سے نقلاً لکھا ہے:۔ انہ علیہ الصلوٰۃ مرّ برجل یصلی وھو معقوص بالشعر فقال دَعْ شعرك يسجد معك۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک نمازی کے پاس سے گذرے جس نے سر کے بالوں کو باندھ رکھا تھا تو آپنے فرمایا بالوں کو چھوڑ دے تیرے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔

مندرجہ چار روایات سے ہمارا تمسک و احتجاج ظاہر ہے کہ آدمی معقوص الشعر اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ بال کندھوں تک بلکہ اور نیچے آگئے ہوں ورنہ کانوں کی لو تک بال چھوڑنے والا معقوص الشعر نہیں کہلا سکتا۔

فعلِ نبوی اور تعامل صحابہ یہی تھا کہ وہ بال لمبے رکھتے تھے انکی اتباع میں فقراء دینداروں کا بھی یہی عمل ہے فللہ الحمد

گیروے رنگ کا لباس

کاہو۔ گیرو۔ مِشق۔ مَغرَۃ۔ طِینُ الاحمر

عربی میں گیرو (کاہو) کو مغرہ مشق اور طین الاحمر یعنے سرخ مٹی کہتے ہیں۔ اس سرخ مٹی سے رنگے ہوئے لباس کو حلہ حمراء کہا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک کے متعلق حلۃ حمراء آیا ہے۔ اس سرخ مٹی کے علاوہ ایک اور (حمرۃ الدم) خونی رنگ کی سرخی ہوتی ہے اس سے حدیثوں میں ممانعت آئی ہے۔ ایک اور رنگ معصفر زعفرانی سے بھی نہی آئی ہے۔ ان تینوں رنگوں میں فرق نہ کرتے ہوئے شارحین نے بہت اختلاف کیا ہے

اختلف فی لبس الثیاب المصبوغۃ احمر بالعصفر او غیرہ فاباحھا جماعۃ من الصحابۃ رض والتابعین وبہ قال الشافعی ومنعھا آخرون مطلقا قال البیھقی والصواب تحریم المعصفر علیہ الاحادیث الصحیح ذکر ذلك فی الروضۃ وقیل یکرہ لقصد الزینۃ الشہرۃ ویجوز فی المھنۃ والبیوت ونقل عن مالك وقیل یجوز لبس ما صبغ غزلہ ثم نسج ویمنع وصبغ بعد النسج وقیل النھی خاص بما صبغ بالعصفر لورود النھی عنہ وقیل المنع انما ھو فی المصبوغ کلہ اما فیہ لون اخر فلا وعلی ذلك تحمل الاحادیث الواردۃ فی الحلۃ الحمراء لان الحلل الیمانیۃ غالبا تکون کذلك (قسطلانی)

وقیل یکرہ لبس الثوب المشبع بالحمرۃ دون ما کان صبغہ خفیفا ھذہ الاقوال السبعۃ ذکرھا یعنے صاحب الفتح الباری والطبری جوزہ مطلقا۔ جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم یجوزون المعصفر وبہ قال الشافعی وابوحنیفۃ ومالك وکرھہ بعض تنزیھا (ص۲۲ تکملہ مجمع البحار)

میں کہتا ہوں کہ اس اختلاف کا صحیح فیصلہ یہ ہے کہ جن حدیثوں سے سرخ رنگ کی نہی ثابت ہوتی ہے انکو حمرۃ الدم

پر محمول کیا جائے یعنے سوائے سرخ دہاری والے کپڑے کے کہ وہ حُلّہ یمانیہ کے تحت جائز ہو سرخ کپڑے کو منع کیا جائے اور معصفر یعنے زعفرانی رنگ کو بھی اِسی طرح (مردوں کے لئے) منع رکہا جائے۔ لیکن سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا "حلہ حمراء" زیب تن فرمانا اور صحابہ کرام کا خصوصًا حالت احرام میں کا ہو (گیرو) کا استعمال کرنا یہ طین الاحمر کے سنّیت ہونے پر صراحتًا دلالت کر رہا ہے۔

ابوداؤد نے کتاب اللباس ص۲۰۰ میں ایک روائت کے ذریعہ یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ گیرو رنگ حضور کو پسند نہیں تھا گو پہر اسکی رخصت بھی ساتھ ثابت کر دی ہے مگر تعجب ہے کہ فن درائت میں ایسی جلد بازی کیا نتیجہ پیدا کرتی ہے انکو معلوم نہیں ہوا آج اس غلط استدلال سے ہمارے مؤرخ اور مولوی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ فی الواقع کاہو کا رنگ حضور انور کو ناپسند تھا دیکھو سیرت النبی شبلی ص۲۰۰۔ میں اس روایت کا ترجمہ لکھتا ہوں۔

زینب حرم رسول اکرمؐ کے پاس بنی اسد سے ایک عورت بیٹھی تہی وہ کہتی ہے کہ ہم بی بی زینب کے کپڑے کاہو سے رنگ رہے تھے کہ اچانک رسول اکرمؐ گہر میں تشریف لے آئے۔ پس حضور انور ہمیں دیکھ کر واپس ہو گئے پس بی بی زینب نے دیکھا کہ (شائد) ہمارے اس فعل سے کراہیت فرما کر واپس ہو گئے ہیں تو انہوں نے کپڑے سے پورا رنگ دہو دیا۔ پہر حضور انور واپس آئے اور جھانکا تو کچھہ نہ دیکھا تشریف لے آئے

میں کہتا ہوں کہ اس روائت سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضور انور کو کاہو کا رنگ درحقیقت ناپسند تھا۔ حضورؐ کے واپس ہو جانے پر مدار استدلال ہے اور وہ بھی ایک اجنبی عورت کا خیال ہے یا زیادہ سے زیادہ بی بی زینب نے ایسا سمجھا۔ مگر کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ حضور انور اس لئے واپس ہو گئے ہوں کہ گہر میں آس پڑوس کی مختلف عورتیں دیکھ کر حضور نے اندازہ کیا کہ مل جل کر عورتیں کپڑے وغیرہ دہونے میں مشغول ہیں عمومًا ایسے حالات میں عورتیں نیم برہنہ ہوتی ہیں آپ واپس ہو گئے اور یا حضور انور کو کوئی ضروری کام یاد آ گیا ہو جیسا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے آپ واپس تشریف لے گئے یہ کہاں سے نکلا کہ فی الواقع حضور انور کو کاہو پسند نہیں تھا۔ بی بی زینبؓ کا ذاتی اجتہاد تھا جیسا کہ عمومًا ایسے موقعہ پر فرمانبردار بیوی اپنے محبوب شوہر کی ہر ادا پر کمال احتیاط سے نظر رکہتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورتوں کے لئے یہ رنگ مکروہ ہو جیسا کہ ہمارے حضرت مولانا اقدس نے انجمن دیندار کی عورتوں کو کاہو پہننے سے منع فرمایا ہے ایسا ہی حضور انور نے کیا ہو۔ نہ کہ مردوں کے لئے بھی جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام احرام میں کاہو کے کپڑے پہنتے تہے دیکھو مجمع البحار جلد ۳ ص۳۰۰ کنا نلبس الممشق فی الاحرام کہ ہم احرام میں کاہو کا لباس پہنا کرتے تہے ایسا ہی محمد بن سیرینؒ کہتے کہ کنا عند ابی ھریرۃ وعلیہ ثوبان ممشقان من کتان ہم ابوہریرہ کے پاس تہے تو آپکے اوپر دو کپڑے گیروے رنگ کے رنگے ہوئے تہے جو کتان (السی) کے تہے دیکھو سراج النبوۃ ص۳) ایسا ہی بی بی حفصہؓ اپنے والد محترم امیرالمومنین عمر فاروقؓ کو انکے دریافت کرنے پر کہتی ہیں کہ حضور انور کا محبوب تر لباس کاہو کا لباس تھا۔

دیکھو رسالہ واعظ نمبر ۲۱ تا ۲۴ جلد ۱۴ مضمون مولانا محمد زکریا صاحب محدث سہارنپوری بابت ماہ جمادی الآخر ۵۸ھ ۱۳ھ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گیروے رنگ کا لباس پہنتے تھے دیکھو موطا امام مالک رح۔
ابوداؤد ص۲۰۷ کتاب اللباس میں باب الرخصۃ باندھ کر حلۃ حمراء کی حدیث لاکر یہ ثابت کیا ہے کہ
حضور انور ؐ گیروے رنگ کا لباس پہنتے تھے میں یہاں پر دو چار حدیثیں درج کرتا ہوں جن سے بالتصریح ثابت ہوتا ہے
کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم طین الاحمر کا رنگا ہوا سرخ حلّہ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

۱ عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مَرْبُوعًا بعید ما بین المنکبین عظیم الجمۃ الی شحمۃ اذنیہ علیہ حلۃ حمراء

ابو اسحاق نے کہا کہ میں نے برار بن عازب سے کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گٹھیلے چوڑا سینہ لمبے بالی والے تھے۔ اور آپ پر سرخ جوڑا تھا

۲ عن البراء بن عازب قال ما رایت من ذی لمۃ فی حلۃ حمرا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

برار بن عازب نے کہا کہ میں نے زلفوں کی درازی میں اور سرخ جوڑے میں رسول اکرم ؐ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا۔

۳ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ ضحیان وعلیہ حلۃ حمراء

جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اکرم ؐ کو چاندنی رات میں دیکھا تو آپکے اوپر سرخ حُلّہ تھا۔

۴ عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیہ حلۃ حمراء۔

عون اپنے باپ جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اکرم ؐ کو سرخ حلّہ پہنے ہوئے تھے۔

پس بمتابعت سردار دو عالم ؐ اور باقتدار تعامل صحابہ کرام ہم فقراء دیندار مبلّغین اسلام گاہو کا لباس پہنتے ہیں

ٹخنے پر پاجامہ

خدا کی قدرت ہے کہ جب مسلمان کا دماغ روحانیات سے اتر کر مادّی فتنوں میں چکر کھانے لگتا ہے تو مذہب کی ہر بلند وارفع حقیقت بھی اُس کے نزدیک ڈھیلے پاجامے پر آکر ختم ہوتی ہے اور اسی غلامانہ ذہنیت سے وہ ہر مسئلہ دینی کو دیکھنے لگتا ہے آج سب سے بڑا متقی اور وارث جنت وہ ہے جسکا پاجامہ نصف پنڈلیوں تک چڑھا ہوا ہوتا ہے اور مونچھیں اُسترے سے منڈی ہوئی ہوں اور ایک ہاتھ میں ازار بند دوسرے سے ڈھیلہ استعمال کرتا ہوا بازار میں چکر لگاتا ہو کہا جاتا ہے جس کا ٹخنہ ڈھکا ہوا ہو اسکی نماز نہیں ہوتی اور وضو بھی فسخ ہو جاتا ہے جس حدیث سے یہ فتویٰ گھڑا جاتا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں مَنْ جرّ ثوبہ خیلاء فلن ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم او کما قال یعنے اللہ تعالی قیامت کے دن

اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبر سے کپڑا کھینچا۔ اس حدیث میں لفظ خیلاء قید احترازی ہے ورنہ حدیث میں اسکے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس مضمون کی جتنی حدیثیں ہیں ان سب میں اگر غور کیا جائے تو یہی ایک علت نظر آتی ہے یعنی فخر و استکبار کے لئے کپڑا لٹکانا منع ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ صدیق اکبر کو جر ثوب کی اجازت دی گئی اگر مطلقاً حرام ہوتا تو کسی کے معمولی عذر سے حرمت کیسے بدل سکتی ہے۔ جرّ ثوبہٗ میں دامن کا گھسیٹنا مراد ہے۔ ہم دیندار انجمن کے مبلغین فقراء پاجامہ ایسا نہیں پہنتے جس کا پائچہ زمین پر گھسٹتا ہے بلکہ پاؤں کی ... رہتا ہے اور تکبر کی تعریف یہ ہے:۔ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ حق کو ٹال دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ اس تعریف کے ... پائچہ نہیں آتا اگر ٹخنوں کے محض ڈھک جانے سے دوزخ ملتی ہے تو جرابیں پہننا بھی منع ہوگا۔ معترضین حضرات کو معلوم نہیں اگر وہ جرّ ثوبہ کی وعید کے صحیح مصداق دیکھنا چاہتے ہیں تو ان ملوکان ارضی کو دیکھیں جن کا ... یا ازار (گون) اٹھانے کے لئے کئی کئی خدام نظر بر قدم تیار رہتے ہیں ہم صدیق کے ساتھیوں کو ان حدیثوں کا مصداق قرار دینا گویا صدیق اکبرؓ پر فتویٰ چسپاں کرنا ہے الحذر اے مسلمان الحذر!!

قدم بوسی

وعن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص۴۰۲ کتاب المصافحہ

زارع نے جو وفد عبد القیس میں تھا کہا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم اپنی اسواریوں سے جلدی اتر کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔

اسی طرح ابوداؤد ص۵۲۵ میں بَابُ قُبْلَةِ الرِّجْلِ باندھ کر یہی حدیث ذکر کی ہے جسکی شرح میں ایک اہلحدیث عالم مولوی شمس الحق اپنی کتاب عون المعبود شرح ابی داؤد میں لکھتے ہیں:۔

وفی الحدیث دلیل علےٰ جواز تقبیل الارجل۔ یعنے اس حدیث میں دلیل ہے کہ قدم بوسی جائز ہے۔

اسی طرح ترمذی ص۳۹۹ میں بَابُ مَاجَاءَ فِی قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ باندھا ہے جسکی شرح میں ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم اپنی کتاب تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج۴ میں لکھتے ہیں:۔

قال ابن بطال وذکر الترمذی من حدیث صفوان بن عسال ان یهودیین اتیا النبی صلعم فسالاہ عن تسع آیات الحدیث وفی آخرہ فقبلا یدہ ورجلہ قال الترمذی حسن صحیح ومن حدیث بریدۃ فی قصۃ

الاعرابی والشجرۃ فقال یارسول اللہ ائذن لی ان اقبل راسك ورجلیك فاذن له واخرج البخاری ان علیا قبل ید العباس ورجله ۔ یعنے ترمذی نے حدیث صفوان سے ذکر کیا ہے کہ دو یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نو سوالات کئے ..... آخر میں انہوں نے حضور انور کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے اور حدیث بریدہ جس میں ایک اعرابی اور شجر کا قصہ ہے کہ جس نے کہا یارسول اللہ کہ مجھے اذن دیجئے کہ میں آپکے سر اور پاؤں کو بوسہ دوں تو حضورؐ نے اسے اجازت دیدی اور امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عباس (عم رسول اللہ) کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا تھا

پس ان آداب صحابہ کے طریق کو دیکھ کر اور حضور انورؐ کی خوشنودی طبع کی خاطر (جسکے اہلسنت و اہلحدیث کے علماء بھی قائل ہیں) ہم حضرت اقدس کو شانِ قدسی کا مظہر اتم یقین کرتے ہوئے آپکے ہاتھ اور پاؤں کو کبھی کبھی بوسہ دیتے ہیں

مُہرِ نبوۃ

حضرت اقدس کے جسمانی نشانات میں ایک نشان مہر کا بھی ہے دیکھو فوٹو نمبر چنانچہ اس کے متعلق حدیث نے میں متعلقہ باب میں درج کی ہے ۔ یہ نشان حضرت علی کی روایت میں بیان کیا گیا ہے ۔ میں نہیں کہتا کہ یہ نشان اور دائیں رخسار پر سیاہ خال کا نشان جسکا ابوامامہ کی رواۃ میں ذکر ہے اس مہدی منتظر کا نشان ہو جس کا اب تک مسلمانوں کو انتظار ہے ۔ لہذا ہمارے امام الجہاد وہ مہدی نہیں ہیں جس کو عام نظریہ سے پہچانا جائے رہا یہ امر کہ حضرت علیؓ کی رواۃ میں یہ مہر کا نشان مہدی کا بتایا گیا ہے ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثوں میں آنیوالے کئی مہدیوں کا ذکر ہے مگر ایک روائت جس میں رجل من امتی اور امام الناس کا ذکر ہے ۔ یہی حدیث ہمارے امام الجہاد کا صحیح مصداق ہو سکتی ہے گو کہنے والے آپکو بھی مہدی کہتے رہیں مگر حاشا وکلا آپکا دعوی مسلمانوں کے اس خیالی مہدی کا نہیں بلکہ رجل من امتی فنا فی الرسول ۔ ایک فنا فی الرسول امت محمدیہ اور ملت اسلامیہ کا ایک فرد شاہد مسلم آئینہ مومن مہدی گر آپکو کہنا مناسب ہے اور یہی آپکا حقیقی مقام ہے وما ارسلناك الا کافۃ للناس کا مظہر اتم امام الناس ہوتا ہے چنانچہ آپکے شانوں کے درمیان اسی طرح کی مہر ہے جیسے سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی ۔ عام طور پر مشہور ہے کہ حضور انورؐ کی مہر نبوت پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یہ غلط ہے بلکہ شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم نبوت تھی بظاہر سرخ ابھرا ہوا گوشت سا تھا ۔ دیکھو صحیح مسلم ۔ شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ سے روائت ہے رأیت الخاتم بین کتفی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم غدۃ حمراء مثل بیضۃ الحمامۃ دیکھا ہے رسول اللہؐ کے شانوں کے درمیان ایک سرخ غدود کبوتر کے انڈے کی طرح

لیکن ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں شانہ کے پاس چند مہاسوں کی مجموعی ترکیب سے ایک مستدیر شکل پیدا ہو گئی تھی اسکو مہر نبوت کہتے تھے تمام صحیح روایات کی تطبیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرا ابھرا ہوا گوشت کا حصہ تھا جس پر تل تھے اور بال اگے ہوئے تھے دیکھو صحیح مسلم باب اثبات النبوّت۔

مشہور ہے کہ پشت پر جو خاتم نبوت تھی اس میں گویا قدرتی طور پر کلمہ طیبہ تحریر تھا یہ بالکل بے سند بات ہے احادیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں محدثین نے تصریح کر دی ہے کہ ان میں سے بعض روائتیں باطل اور بعض بہت ہی ضعیف ہیں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں لم یثبت منھا شیئ (زرقانی بر مواہب جلد اول ۱۵۱) البتہ کلمہ اس نقرئی خاتم میں منقوش تھا جو انگشت مبارک میں خطوط پر مہر کرنے کی غرض سے آپ پہنا کرتے تھے لوگوں نے غلطی سے اسکو خاتم نبوت کی طرف منسوب کر دیا۔ سیرت النبی ۱۹۷ جلد اول۔

خصائص کبریٰ جلد اول ۶۰ میں علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں وقد ورد انہ قد رفع عند وفاتہ کہ یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مہر نبوت حضورؐ کے انتقال سے پہلے اٹھائی گئی تھی یعنے شانوں سے نکل گئی تھی فافہم

تمثال اتروانے یعنی فوٹو لینے پر محققانہ تبصرہ

شریعت اسلامیہ میں دو قسم کے احکامات ہیں ایک تو نوع انسان کے تمدن و معاشرت سے تعلق رکھتے ہیں دوسرے تقرب و عبادت سے ان دونوں کی اساس و بنیاد میں بعض اہم علل کو ملحوظ رکھا گیا ہے، مدنیت و معاشرہ کے بعض امور کو ہنگامی حالات میں موقوف علی العلۃ قرار دیا گیا ہے اور رفع علت سے رفع حکم لازم کر دیا گیا ہے اعمال تعبدی بھی دلیل موجہہ اور علت موجبہ رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ علت اسلامی نکتہ نگاہ سے روحانی ارتقاء کے لئے انتہائی مقام رکھتی ہے وہ بدل نہیں سکتی۔ انسانی معاشرہ کے بعض مسائل اپنی بنیاد ایسی علتیں رکھتے ہیں کہ اگر وہ بدل جائیں تو انکا حکم بھی بدلجاتا ہے مثلاً شراب کے حرمت کی علت سکر ہے اگر سکر نہ رہا اور وہ شراب سرکہ بن گئی تو حرمت بدل گئی اسیطرح اضطرار و اکراہ کی حالت میں وقتی طور پر مردار کھانا سداً للجوع مباح ہے۔

دوسری تمہید "ہر چند کہ فرقان حمید کا موضوع کلام اور مقصود اصلی نہایت اشرف اور اعلے مضامین اور ذکر مسائل الٰہیات اور بیان منظر فطرت اور مظاہر قدرت اور اس کا منشاء اصلی نشر مطالب شریفہ و مکارم اخلاق عالیہ و مواعظ حسنہ ہے مگر کلام الٰہی تو ینبوع کل حکمت ہے اور بیشک ہمارے اقوال و افعال اسی کی طرف مفتقر ہیں۔

اور ہم کو سب کا موں میں اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ چنانچہ اس بحث میں اس آیت قرآن سے جو بضمن قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام وارد ہے :- و یعملون له ما یشاء من محاریب و تماثیل (سبا پ ۲۲) بہت سی باتیں صاحب ذہن سلیم و مذاقِ صحیح ادراک کر سکتا ہے۔

اول - اس کی دلالت ظاہری اور لغوی اس بات پر کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تماثیل اور تصاویر بنواتے تھے خواہ تمثال و تصویر کو مرادف لفظ سمجھئیے یا تصویر کو داخل تمثال سمجھئیے، بہر صورت اس فعل کے جائز اور پسندیدہ ہونے میں (خصوصًا ایسی حالت میں کہ اسکی ممانعت کی کوئی خبر ایسے قطعی طریق اور اس مرتبہ کے ثبوت میں نہ ہو جیسے اسکا جواز ہے کسی طرح کا شک نہیں باقی رہتا اور یہ کچھ اس قسم کا ثبوت نہیں ہے کہ جیسے اکثر مسائل فقہیہ ظنیہ عدم ذکر یا عدم ورود نہی سے جائز مانے جاتے ہیں بلکہ بعلم قطعی اور بدلالۃ النص ثابت ہے۔

دوسرے - اسی آئت سے وہ ایک شبہ بھی باطل ہوجاتا ہے کہ تصویروں کے بنانے میں تشبہ بحضرت الباری تعالی عن التشبہ پایا جاتا ہے، کیونکہ اگر کیفیت مضاہات بخلق اللہ اس میں پائی جاتی تو یہ فعل حضرت سلیمان علیہ السلام کا معمول نہ ہوتا۔

کچھ بعید نہیں کہ مانعین تصویر اس میں یہ احتمال نکالیں کہ تمثال سلیمانی غیر جاندار چیزوں یعنی درختوں اور پھولوں کی ہونگی مگر اس طرح سے بھی وہ قول مشہور اور مسئلہ مقبول کہ تصویریں بنانے کی حرمت اسوجہ سے ہے کہ اس میں مضاہات بخلق اللہ ہے¹ باطل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ حیوانات اور نباتات کی تصویر میں، صرف حیوانیت کا فرق ہے مگر صورتِ جسمیہ ونوعیہ اور اقطار ثلاثہ میں نمو کرنا دونوں میں مشترک ہے اور جو صنعتیں کہ جناب باری نے اشجار و نباتات میں رکھی ہیں، وہ اقسام حیوانات کی صنعتوں سے کم نہیں ہیں، پس ایسی صورتوں میں اگر حیوانات کی تصویر میں تشبہ بحضرت معبود پایا جاتا ہے تو اشجار و نباتات کی تصویروں میں بھی پایا جائیگا۔

تیسرے - ایک اور مغالطہ عام کہ تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے یا ملائک رحمت نہیں نازل ہوتے یا حضرت جبرائیل نہیں داخل ہوتے قطعًا باطل ہوگیا کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایوان رفیع المکان میں اکثر ملائکہ عمومًا اور خصوصًا آتے جاتے تھے اور یہ تصویریں بھی جو اس اہتمام اور حفاظت الہی میں بنتی تھیں بیکار اور رائیگاں نہ جاتی ہونگی بلکہ اُن کے دیوان عالی شان میں لگائی اور سجائی جاتی ہوں گی۔

چوتھے - دلیل قطعی سے ان تماثیل سلیمانی میں تمثال خدائے متعال الذی لیس کمثلہ شیء اور فرشتوں کی صورتیں اور خدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کی فرضی تصویریں داخل نہیں ہوسکتیں اور ایسی تصویریں خواہ

---

¹ دیکھو امام نووی کی عبارت شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۹

وہ پتھر کی ترشی ہوئی یا کھودی ہوئی ہوں، یا کاغذ پر کھینچی ہوئی ہوں قطعاً ناجائز اور حرام ہیں۔

پانچویں :۔ اصنام اور اوثان بنانا یعنے ان معبودان باطل کی تصویریں جو خدا کے ماسوا پوجے جاتے ہیں اور تماثیل قبیحہ و تصاویر فاحشہ جو خلاف تہذیب و شائستگی و شرم و حیا کے ہوں وہ بھی ان سے خارج ہیں۔

چھٹے :۔ وہ تصاویر حسنہ اور تماثیل صالحہ جو حضرت سلیمان کے حکم سے اور انہیں کے لئے بنتی تھیں۔ انبیاء کرام اور بزرگان دین اور سلاطین ماضیہ اور معارک جنگ اور سرداران فوج وغیرہ عمائد و مشاہیر اور نیز وحوش طیور اور دیگر مظاہر قدرت اور مناظر فطرت کی تصویریں ہونگی جن سے متعدد فائدے اور مختلف منافع حاصل ہوتے ہیں"

مطلقاً تصویر یا تمثال کو حرام کہنا محض تحکم اور فقاہت فی الدین کے منافی ہے۔

نمبر۷ خدا تعالیٰ خود مصور ہے وہ تصویریں بناتا ہے آدم کی تصویر اور اسکا بت مدت تک زمین پڑا رہا مسلمان اسکے قائل ہیں اگر کہا جائے کہ اللہ کا تصویریں بنانا جائز ہے کہ وہ ان میں جان ڈالتا ہے تو لازم آتا ہے کہ کوئی بچہ پیٹ سے بیجان پیدا نہ ہو مگر یہ مشاہدہ کے خلاف ہے۔

۸ سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شبیہہ مبارک ہرقل کے خزانے میں بمعہ انبیاء علیہم السلام کی شبیہوں کے موجود تھی بعض لوگوں نے دیکھی اور انکار نہ کیا دیکھو تفسیر ابن کثیر۔

۹ سردار دو عالمؐ کے سامنے حضرت عائشہ کی قبل از عقد تصویر حضرت جبرائیل نے پیش کی دیکھو مشکوۃ

۱۰ سردار دو عالمؐ کی شبیہہ مبارک ہر مومن کی قبر میں پیش کی جاتی ہے اور فرشتے میت کو کہتے ہیں ما تقول لھذا الرجل کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے دیکھو کتب حدیث۔

۱۱ درحقیقت تصویر بنانے اور فوٹو گرافی میں فرق ہے ہاتھ سے تصویر بنانیوالے سے قوی احتمال ہے کہ وہ اصل جو کو کم و بیش انداز میں ظاہر کرے لیکن فوٹو گرافر ایسا نہیں کرتا بلکہ عین صحیح عکس لیتا ہے یہ عکس یا تمثال تقریباً ہر انسان روزانہ اپنے آئینہ میں دیکھتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ فوٹو گرافر عکس کو مستقل پکڑ لیتا ہے اور یہ آئینہ بین حضرات عکس کو عارضی رکھتے ہوئے روزانہ نئے عکوس سے دل خوش کرتے رہتے ہیں۔

۱۲ قدرت خود تصویر اتارنے کا کام کرتی ہے آنکھ میں ہر مرئی چیز کا فوٹو اترا آتا ہے پھر عقل اس کا ادراک کرتی ہے

۱۳ اخروٹ کے درخت میں ایک ابھار پیدا ہوتا ہے جسکو گپ کہتے ہیں اسکے فوٹو ہزاروں روپوں سے بکتے ہیں اسکی اصلیت یہ ہے کہ وہ ایک طبقاتی ابھار ہوتا ہے پہلا طبقہ کے سامنے جو جاندار چیز گذرتی ہے فوراً اس کا عکس پردہ میں اتر آتا ہے اسی طرح دوسرا طبقہ اور تیسرا اور چوتھا حتے کہ متعدد طبقات اپنے اپنے وقت میں سامنے

سے گذرنیوالی ہر جاندار چیز کا فوراً فوٹو کھینچ لیتے ہیں اس گپ کو خاص مشین کے ذریعہ نہایت احتیاط سے کھولا جاتا ہے جن میں مختلف جانوروں کے فوٹو اس خوبی سے اترے ہوئے نظر آتے ہیں کہ انسانی تصویر کشی اسکے سامنے بے آب ہو کر رہ جاتی ہے۔

۱۴ دیگر ممالک میں جانے کے لئے پاسپورٹ کیساتھ فوٹو لیا جاتا ہے کہا جائیگا کہ یہ مجبوری اور ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں تبلیغی مجبوری اور ضرورت اس سے بدرجہ اولیٰ ہے۔

۱۵ جیبوں میں انگریزی روپے اور نوٹ ڈال کر نماز پڑھنا ہمارے مفتیوں کے نزدیک عموم بلوی کی جہت سے لاباس بہ ہے ایک تثلیث پرست کی تصویر تو سینے سے لگا کر رکھی جا سکتی ہے مگر ایک اللہ والے کی شبیہہ کافروں میں نشانات بتا کر ان کو مسلمان کرنے کے لئے انکے نزدیک مورد اعتراض ہے۔ حالانکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مولانا صدیق دینا چن بسویشور صاحب قبلہ نے کمال احتیاط کو ملحوظ فرماتے ہوئے بازو کے خال کو مُہر دکھاتے وقت اپنے چہرے کو ڈھانک لیا ہے۔ گو ان کے لئے شرعاً چہرے کا چھپا لینا کوئی واجب نہیں تھا حضرت قبلہ کے مبارک چہرے کے دائیں رخسار پر ایک سیاہ خال ہے حدیثوں میں اسکی نشاندہی کرائی گئی ہے اسی طرح پیشانی مبارک پر ہلالی دائرہ جسکو قمر دُرّی سے حدیث میں تعبیر کیا گیا ہے اسکو دکھانے کے لئے چہرہ کا فوٹو ضروری تھا اسیطرح کث اللحیۃ ازج الحاجبین اجلی الجبھۃ اقنی الانف کی نمائندگی کے لئے بھی چہرہ مبارک کا عکس نہایت ضروری تھا۔

۱۶ آج جبکہ نئی اور پرانی دنیا ایک خاندان کی طرح باہم معاملات لین دین کرنے لگی ہے تو تبلیغ اسلام کا دائرہ زمین کے کناروں تک پھیل گیا ہے صحیفوں اور کتابوں اخباروں اور رسالوں کی نشریات کے ذریعہ دنیا علوم و فنون میں ترقی کر رہی ہے ایک عظیم الشان مبارک وجود بے شمار نشانوں کے ساتھ کھڑا ہے تو اسکے جسمانی و اخلاقی نشانات کی تبلیغ محض زبانی تشریحات کے ساتھ ان کا ہو بہو عکس لیکر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو اس سے مقاصد تبلیغ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا آج تبلیغ اسلام کے لیے کسی نشان والے مامور کا فوٹو لینا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہوگا۔ مظہر خدا کی تمثال مردہ جسموں میں روح پیدا کرتی ہے۔

وفی ہذا کفایۃ لمن لہ درایۃ ولدینا مزید انما الاعمال بالنیات وانا الفقیر الی العرفان سید عبد القادر مبلغ اسلام

دور میں فہم حقیقت کے لئے خضر راہ ثابت ہو وما باللہ التوفیق

کائنات کے نزول اور عروج

کے جاننے اور پہچاننے کے بعد آپ ہی آپ محکمات اور متشابہات کی بیّن تفسیر سامنے آجاتی ہے۔

کنز مخفی

ذات مطلق بلا اعتبار صفات و تعیّنات و اضافات

واضح ہو کہ مقام احدیت میں ذات مطلقہ من حیث الذات، ذاتِ ہُوہُو، بلا اعتبار صفات و تعینات کچھ نام نہیں رکھتی اس لئے اسکو حدیث میں کنت کنزا مخفیا کنز مخفی، نقطہ ہویت، ذات بحت، وساذج اور مرتبہ لاتعین کہتے ہیں۔ ازل الازال، جہت تنزیہہ و جہت ضیق بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ذات اس مرتبہ میں ہر اسم و صفت سے مبرّا و منزّا ہے اسکو کسی لفظ، نام، صفت سے متصف نہیں کر سکتے حتیٰ کہ وہم و خیال اور عقل بھی وہاں دنگ ہے اس لئے اس کو مقام حیرت کہتے ہیں۔ غیب الغیب، غیب ہویت، ذات بلا اعتبار، عدم العدم، ماہوت، یا ہوت، ہو ہو۔ منقطع الاشارہ احدیت لابشرط شے وغیرہ کہتے ہیں۔

ذات نے خود بخود اپنے کو اپنے تئیں اپنے میں آپ پایا۔ ذات کو علم ہوا وحدت کا جب ذات نے نزول کیا تو اس کو نزول وحدت کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اس نے اپنا نام مرتبہ وحدت میں ہی آکر تعین اول حاصل کر کے خود کو انی انا اللہ کہا۔ گویا ذات مطلقہ اپنے مسمے کی جہت سے مرتبہ وحدت میں اسم ذاتی (اللہ) سے ظاہر ہوئی یہ نام مستجمع جمیع الصفات الکمال ہونیکی وجہ سے ذاتی نام ٹھہرا۔ یعنے ذات مطلقہ کا نزول جب احدیت سے وحدت میں ہوا تو اپنا نام اللہ ٹھہرایا۔ اب شریعت طریقت حقیقت و معرفت کے جملہ منازل کا انتہائی ارتقا اسی مرتبہ تک ہو سکتا ہے۔ اسکے آگے بڑی سے بڑی عقل و روحانی نظر بھی خیرہ و تاریک رہتی ہے۔ بصارت کی طرح بصیرت بھی ادراک ذاتِ بے چون سے محروم ہے اور عقول بالغہ و افہام کاملہ کو اس مرتبہ میں عجز کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ موجودات ممکنہ میں سے کوئی بھی کنہہ ذات الٰہیہ تک نہیں پہنچا بڑے سے بڑے سالک کے لئے یہ ناممکن ہے کہ اس مقام سے آگے قدم رکھ سکے۔ چشم باطن بھی اسکے آگے چشم ظاہر کی طرح محو حیرت ہے اور موسےٰ علیہ السلام کی طرح وہی لن ترانی کا جواب پاتی ہے اس لئے مرتبہ وحدت کو ہی ذات کا نزول اول ظہور اول کہتے ہیں۔ چونکہ یہ مرتبہ ظہور ذات کا پہلا مرتبہ ہے اس لئے اسکو تجلی ذاتی اور تجلی اوّل کہتے ہیں۔ اول ما خلق اللہ العقل عقل اول، غیب اول، ظل اول علم ذاتی برزخ البرازخ انا مطلق، ربّ الارباب الرّوح ھو اللہ روح کل۔ سدرۃ المنتہٰی، کتاب مکنون لوح محفوظ ام الکتاب سر الاسرار، عین ہویت، مصباح ازل، شاہد الوجود منشاء انتزاع

نکتۂ عشق عبد حقیقی اس لئے کہ ذات کے جو مراتبِ ظہور کی اصل ہے یہی حقیقت محمدیہ ہے اور یہ برزخ ہے درمیان رب اور عبد کے باعتبارِ اطلاق کے رب ہے اور باعتبارِ تقیید کے عبد ہے ان دونوں اعتبار سے قطع نظر کرو تو نہ رب ہے نہ عبد۔ التوحید حقیقۃ لا رب ولا عبد میں اسی طرف اشارہ ہے۔ لبشرط لاشئے کیونکہ ذات یہاں علم مجمل کیساتھ ہے۔ حقیقۃ قرآن، قاب قوسین او ادنی یہ وہ مقام ہے جس میں عبد حق سبحانہ سے متحد ہوجاتا ہے اور خلق کو عین حق اور حق کو عین خلق دیکھتا ہے اور جملہ اعتبارات غیریت کو وہمی سمجھتا ہے، یہ مقام مراتب قرب حق میں سب سے اعلیٰ مقام ہے لیکن مقامِ اَو اَدْنیٰ اس سے بھی اعلیٰ وارفع ہے۔ اس مقام میں عبد اور حق میں ایسا اتحاد، ایسی علینیت ہوتی ہے جسکا بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس مقام میں اعتبارات غیریت کا وہم ہی نہیں ہوتا مظہر ذات اللہ کی شان قدسی کا یہی مقام ہوتا ہے حضرت اقدس "بارانِ رحمت" میں فرماتے ہیں ؎ قاب قوسین کی منزل میں اتر کر دیکھا ؏ اُلستِ خالق و مخلوق سے انسان ہوں میں۔ قابلیت اُولیٰ۔ اسم اعظم حقیقۃ الحقائق۔ علت العلل۔ جمع الجمع جانِ جاناں۔ قرب الفرائض۔ ذات اللہ کہتے ہیں۔

پھر اس مرتبہ سے نیچے ذات احدیت مآب نے مرتبہ واحدیت میں نزول فرمایا اور متصف بجمیع صفات و مسمّٰی بہ جمیع اسماء ہوئی۔ حقائق الاشیاء صور علمیہ، اعیانِ ثابتہ اسی مرتبہ میں بعلم الٰہی متعین و مقرر ہوئیں۔ ان کو حقائق الممکنات اور انا ال الممکنات کہتے ہیں۔ حقیقتِ انسانی حقیقتِ آدم، حضرتِ ربوبیت، حضرتِ ارتسام، حضرتِ الوہیت بھی اس مرتبہ کو کہتے ہیں، اس میں ذات کا ظہور صفات میں ہوتا ہے اور ذات کو صفات کا علم تفصیلی ہوتا ہے اور جملہ کائنات کی حقیقتیں یہیں متعین و مرتسم ہوتی ہیں اور حقائق الٰہی اور حقائق کونی اسی جگہ ظہور پاتے ہیں یہاں ذات نے اپنے اجمال کی تفصیل فرمائی اس لئے اس مرتبہ کو تفصیل صفات، نفسِ رحمانی، "مرتبہ ثبوت اعیانِ ثابتہ" واحدیت تعین ثانی، تجلی ثانی، تجلی صفاتی کہتے ہیں اور ذات کا تفصیل صفات میں آنا ہی باعث ایجاد جملہ کائنات ہے۔

اس سے نیچے واحدیت سے تعین ثالث یعنی عالم ارواح (میں اسکو جوہر انسانی کہتا ہوں[1]) ظاہر ہوا جسکو عالم امر بھی کہتے ہیں جوہر انسانی سے تعین رابع یعنی عالم مثال ظاہر ہوا جسکو حقائق القلوب بھی کہتے ہیں۔ حکماء مشائین اسکو نفوس منطبعہ اور حکماء اشراقین اقلیم ہشتم اور اشباح کہتے ہیں، اور محققین صوفیا اسکو عالم مقداری کہتے ہیں، عالم مثال سے تعین خامس یعنی عالم شہادت ظاہر ہوا۔ جسکو عالم برزخ اور نفس جاری بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک لطیف جوہر ہے، قابل طیر و سیر ہے، خواب و مشاہدہ میں نظر آتا ہے اسے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا آنکھ سے دیکھا نہیں جاتا اسکی صورتوں کے مطابق عالم اجسام کا ظہور ہے اور یہ عالم اجسام قابل مس ہے، اسے ظاہری آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے، یہ عالم ذات کا انتہائی ظہور ہے، یہ تعین سادس ہے، تصوف میں یہ مراتب تنزلاتِ ستّہ سے معروف ہیں۔

احدیت اور وحدت اور واحدیت کے تینوں مراتب داخلی کو میں فطرت اللہ سے موسوم کرتا ہوں اور عالم ارواح، مثال، شہادت کو فطرت انسان کہتا ہوں اور یہ سب مراتب عالم اجسام میں انسانی وجود میں کہ جمع ہوتے ہیں اور اسی لئے یہ مراتب حقی و خلقی محسوس معقول ہوتے ہیں فطرت اللہ واجب الوجود ہے اور فطرت انسان ممکن الوجود۔ واجب کے افاضہ سے ممکن ظاہر ہوا یعنے فطرت اللہ کے فیضان سے فطرت انسان

[1] اس مرتبہ کو عالم ارواح کہنے سے یہ عالمگیر فساد پیدا ہوا کہ جانوروں کو روح سمجھنے لگے اور کتے گدھے میں بھی روح ہے بولنے لگے حالانکہ روح من قبیل ذات ہے اسکی جمع نہیں آتی اسکے مراتب ہوسکتے ہیں جیسے ذات اپنے مراتب صفات میں جزوی ظہور کرسکتی ہے ایسا ہی یہ روح اجزاء روح رکھتا ہے جو حقائق انبیاء کہلاتے ہیں۔ اصطلاح میں جان کو روح کہنا بحث سے خارج ہے۔ نکل از مصطلحہ ۲۲ صفحہ

ظاہر ہوئی ہے چنانچہ اسی حقیقت کا بیان اس آئت میں ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لاتبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم
ولکن اکثر الناس لایعلمون ظہور ذات کی حقیقت، حقیقتِ محمدیہ کہلاتی ہے۔ اور ظہور صفات کی حقیقت، حقیقت آدم سے موسوم ہے
اول الذکر الامر ہے اور ثانی الذکر حامل الامر۔ امر کا دوسرا نام روح کل قل الروح من امر ربی اور حقیقت قرآن وکذلک اوحینا الیک
روحا من امرنا ہے۔ اور حامل امر کا دوسرا نام اجزاء روح نفخت فیہ من روحی ہے اور حقیقتِ فرقان ہے۔ روح ذات کے مظہر کامل
سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور انہیں جو کتاب دی گئی وہ روح من امرنا قرآن حکیم ام الکتاب کتاب مکنون لایمسہ الا المطہرون
قرآن مجید فی لوح محفوظ ہے۔ اور حامل امر اجزاء روح مظاہر صفات سوا لاکھ پیغمبر علیہم السلام ہیں اور ان کو جو الگ الگ صحائف اور
زبور و کتب دی گئیں۔ ان سب کا مجموعہ انہ لفی زبر الاولین، فیہا کتب قیمۃ، فی صحف مکرمۃ، فرقان کہلایا۔

فطرت اللہ وجوب کے آئینہ میں متجلی ہے اور فطرت انسان امکان کے آئینہ میں روشن، واجب الوجود وہ ہے جو آپ سے آپ ہی اپنے وجود
میں کسی کا محتاج نہو اور ممکن الوجود وہ ہے جسکا عدم وجواز لذاتہ نہو۔ فطرتِ انسان، فطرت اللہ کا ظل ہے۔ ظل وجود اضافی کو کہتے
ہیں، اور اضافت نسبت کو کہتے ہیں جو بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ ذات کے ہر ظہور اور تعین کو ظل کہتے ہیں کیونکہ تمام ممکنات عدم محض ہیں
جن کا ظہور اسم نور کے مظاہر (جسم خارجی) سے ہوا اور اس وجود خارجی نے ان ممکنات کے عدم کی ظلمت کو اپنے گونا گوں نیرانی صورتوں
میں چھپا لیا ہے اور اس وجود حقیقی کا ظل بن گیا ہے ذیل کی آئت میں اسی طرف اشارا ہے الم تر الی ربک کیف مد الظل الآیہ

تنزلات ستہ کے مراتب و ظلال درحقیقت ذات بے چون کے مقابل ظاہر و مجاز کا حکم رکھتے ہیں اور یہ درحقیقت موجود ہیں ان کا
رفع فرض فارض سے نہیں ہو سکتا۔ اور آپس میں متمائز و متغائر ہیں اور یہ امتیاز و غیریت حق تعالی نے قائم کی ہوئی ہے اور نفس الامری
ہے اسکو غیریت حقیقی لغوی کہتے ہیں، یہ غیریت، حقیقی اصطلاحی غیریت مابین عبد اور رب کے نہیں ہوسکتی یہ تو ممکنات میں آپس میں
ہے کیونکہ کوئی اللہ کی ضد نہیں۔ یہ مسئلہ عینیت و غیریت کا ادق ترین مسئلہ ہے بلا تربیت نور نبوت اور تلقین حضرت اقدس سمجھ
میں نہیں آسکتا، یہی وجہ ہے آج کئی مسلمان ہمہ اوست کی غلط توجیہہ کرتے ہوئے فلسفہ ہند کا شکار ہو کر جملہ کائنات کو عین ذات
کہنے میں کفر کی تشہیر کا باعث بن رہے ہیں عقول ملہمہ بفیض حضرتِ اقدس خوب جانتے ہیں کہ حقیقت میں جملہ کائنات عین ہے
اور ان اعتبارات کا نام غیریت ہے۔ . . . . لیکن جملہ نظام عالم اور احکام شریعت نہیں اقسام غیریت پر مبنی ہیں
من کل الوجوہ عبد اور رب کو عین سمجھنا اور مراتب تنزلات کو ظاہر نہ کرنا الحاد و زندقہ ہے اور من کل الوجوہ عبد اور رب کو غیر
سمجھنا کفر اور ظلمت ہے ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ الآیۃ اولئک ہم الکفرون حقا اور حقیقت میں عین اور مراتب تنزلات
کو قائم رکھنا حقیقی اسلام ہے اور بعثت سردار دو عالم کی یہی غرض ہے اور شریعت کا یہی منشا ہے۔

بُعد اور قُرب

حق سبحانہ اور بندے میں تعینات و تنزلات و اعتبارات غیریت کا حائل ہونا بعد ہے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون۔

اور جب سالک ان حجابات کو اٹھا دے اور سلوک پورا کرے تو وہ قُرب ہے۔ یہ قُرب و بُعد بندے کی طرف سے ہے اور حق سبحانہ کا قرب و بُعد یہ ہے کہ وہ ذات بحیثیت اعتبارات علینیت کے سب کے قریب ہے نحن اقرب الیکم ولکن لا تبصرون اور بحسب اعتبارات غیریت کے جملہ خلق سے بعید ہے الاعیان ما شمت رائحۃ الوجود۔ ان مجازی حجابات غیریت کو اٹھانے اور مرتبہ وحدت میں نورِ ذات میں فنا ہونے کے متعلق لوح محفوظ کا نقشہ بنظر غور دیکھ لینا چاہیئے ۔۔۔۔ جو اسی کتاب کے حصۂ کلکی اوتار میں درج ہے یہ تعینات متمائزہ و متغائرہ بالکل معدوم نہیں ہوتے لیکن جیسا کہ سورج کی سلطانِ تجلی میں ستارے ناپید ہو جاتے ہیں اسی طرح نورِ ذات قلب سالک پر اسقدر متجلی ہوتا ہے کہ یہ حجابات ناپید ہو جاتے ہیں۔ سالک اپنے نفس امارہ پر قابو حاصل کرکے اسپر سوار ہوتا ہوا نفس مطمئنہ سے گذر کر جبروت کی سیر، سیر الی اللہ کرکے متصف بصفات اللہ ہو جاتا ہے تو اس مقام میں حق تعالیٰ اپنے بندے کا باطن ہو جاتا ہے اور اسکے تمام کام بذریعہ صفاتِ حق سبحانہ کے صادر ہوتے ہیں چنانچہ حدیث قرب النوافل میں اسی کا ذکر ہے:۔ ما زال عبد یتقرب الی بالنوافل حتی یسمع بسمعی و یبصر ببصری و یبطش بیدی و یمشی برجلی اسکو میں سلوک قرب النوافل کہتا ہوں۔ اور جب یہ سالک اپنی ہستی اور خودی کو دریائے وحدت میں غرق اور بے نشان کرکے سیر فی اللہ میں فنا اور بقا کے بعد مقام فرق کی طرف نزول کرتا ہے تو اس کا نزول ذات اللہ کا نزول ہوتا ہے، اس مقام میں عبد، باطن حق ہوتا ہے اسکے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام ہوتا ہے، حق سبحانہ اس عبد مقرب کے وسیلہ سے مخلوق پر نئی زندگی کے دروازے کھولتا ہے اور اسے خلق جدید کے رنگ میں رنگتا ہے۔ یہی عبد مقرب مظہر شان قدسی ہوتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ میں ابتغاء وسیلہ اسی کی نسبت کہا ہے، نورِ ذات اس سالک کے قلب میں اپنے پورے جلال و جمال کیساتھ چمکتا ہے اسی کو حقیقت منتظرہ کا لباس مجاز میں ظہور کہتے ہیں، ڈاکٹر اقبال فطرت کے اسی جذب کمال میں کہتا ہے ؎

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں ✲ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

اسی عبد مقرب کو ذوالعقل والعین بھی کہتے ہیں اور یہی وہ مظہر عین اللہ و عین العالم ہوتا ہے جو متحقق ہے حقیقت برزخ کبریٰ میں، اُدہر اللہ سے واصل اور اسکے عین ہے اور اِدہر جملہ کائنات عالم کے شامل اور اسکے عین ہے، میں اس مقام کو قرب فرائض کہتا ہوں، یہ حقیقی وجود با جود سردار دو عالم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ؎

اُدہر اللہ سے واصل اِدہر مخلوق سے شامل ✲ خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

خلاصہ یہ کہ ذات مطلق اپنے تمام مراتب داخلی و خارجی کے ساتھ حضرتِ انسان میں آکر مشہود ہو رہی ہے لہٰذا یہی وہ وجود ہے جس میں نزول و عروج کائنات کے تمام مراحل طے پاتے ہیں۔ یعنے ذات کا فطرت انسان میں کمال تجلی فرمانا نزول ذاتی کہلاتا ہے اور انسان کا نفس امارہ پر قبضہ کرکے ذات وحدت تک ترقی کرنا عروج کہلاتا ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مجیئت اللہ اللہ کا آنا نزول قرآن، نزول امر یا اللہ کا غیب ہو جانا یا امر کا آسمان کی طرف چڑھ جانا، قرآن کا چلے جانا یا علم کا اٹھائی جانا فطرت انسان کی

جہت سے ہی متحقق ہوسکتا ہے۔ ذات اللہ اور حقیقہ محمدیہ، حقیقتِ قرآن، نزولِ روح وامر یہ سب ایک انسانِ کامل ہی کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے ہیں جسکو ذات کا مظہرِ اتم، قرآن ناطق، روح کہتے ہیں۔ آؤ ہم دیکھیں واجب الوجود ذات اللہ کس طرح ایک مظہر وجود کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ مَیں نے اپنی تمہید میں یہ بات واضح کردی ہے کہ ذات اللہ کے مراتب داخلی کا ظہور مراتب خارجی میں انعکاسی صورت میں ہوتا ہے۔ ظلِ انعکاسی میں یہ لازم آتا ہے کہ جو چیز اول ہو وہ سب سے آخر ہو۔ مثلاً آپ پانی کے چشمہ میں اپنا عکس دیکھتے ہیں تو آپکا سر جو آپکے جسم سے اوپر اور سب سے اول ہے پانی میں سب سے نیچے نظر آئیگا۔ اسی قاعدہ سے حقیقت محمدیہ نے جو ذات مطلق کا ظلِ ذاتی اول ہے۔ دائرۂ ناسوت میں سب سے آخر اپنا ظہور فرمایا یعنی ہمارے آقا و مولیٰ سردار دو عالم مظہرِ اتم روح مجسم سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر تشریف لائے گویا آپکا تشریف لانا فی الحقیقت ذات اللہ کا شہادت میں تشریف لانا تھا، نزولِ روح و نزولِ قرآن تھا۔ قرآن حکیم میں جہاں بھی اللہ کے شہادت میں آنے روح وامر کے نازل ہونیکا ذکر آتا ہے اسکی یہی حقیقت ہے کہ ذات اللہ ایک مرتبہ سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مطہر میں ظہور و نمود فرما کر عالم شہادت میں تشریف لائی اور اسی کو بعثتِ اول کہتے ہیں جسکا ذکر سورہ جمعہ کی آئت ھو الذی بعث فی الامیین میں ہے۔ دوسری مرتبہ بھی ایسے ہی آئیگی۔

بعثتِ اول اقوامِ عالم پر قیامت تھی
بعثتِ ثانی قومِ مسلم پر قیامت ہے

سردار دو عالم کی بعثتِ اول مستلزم تھی کہ سابقہ تمام انبیاء کے انوارات، نبوت محمدیہ میں جمع ہوگئے تھے کیونکہ کل آجانے کے بعد جز ختم ہو جاتا ہے لہٰذا ان نبیوں کا ختم ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ انکی امتوں پر قیامت آکر ان سب کا نور چھینا گیا، اسوقت سے ہی تمام اقوام عالم بے نور اور بے روح ہوگئیں یہی سبب ہے کہ ان میں آج تک کوئی ولی پیدا نہیں ہوا اور وہ حیوانِ محض کے درجہ پر گر کر غلاظتِ مادہ میں گھس چکی ہیں چونکہ مادہ فی الاصل باطل اور ناپائیدار ہے یہ مادہ پرست قومیں اپنے معبود سمیت جہنم کا ایندھن بن رہی ہیں انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم مگر یہ کیا قیامت ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی و مذہبی تمام تحریکیں مادی حکومت کی طلب میں سر ٹپک رہی ہیں اور ہر طرف سے ہلاکت اور تباہی کے بادل ان پر منڈلا رہے ہیں حالانکہ یہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ رہے کہ جن حکومتوں کی اندھی تقلید میں ہم دیوانہ وار ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں خود اُن کا کیا حشر ہو رہا ہے، یہ ایک نشہ ہے جس میں مشرق و مغرب کا مسلمان مبتلا ہے وتری الناس سکاری وما ھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید۔ آج مشائخ اور مولوی سب بے نور نظر آتے ہیں روئے زمین کے مسلمان تہذیب دجالی کا شکار ہو کر پتنگے کی طرح اڑ رہے ہیں، قرآن حکیم اس حالت کو قیامت سے تعبیر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب تری الناس تو دیکھتا رہے گا لوگوں کو یعنی مسلمانوں پر قیامت کے زمانہ میں تو موجود ہوگا اور یہی بعثت ثانی کا منشاء ہے، بعثتِ ثانی مستلزم ہے کہ سلوک اور تصوف کے تمام لمعات، شمع محمدیہ میں جمع ہوگئے ہیں آج تمام سلسلوں اور فرقوں پر قیامت آکر ان سب کا نور سلب ہو چکا ہے۔ چونکہ بالآخر انسان کی فطرت میں بالقوہ یہ جوہر موجود ہے کہ وہ گرا کر اطمینان کی راہ تلاش کرتا ہے ابدی امن و راحت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ کوئی ایسا راستہ ملے کوئی ایسی سبیل اختیار کرے کہ اسے دائمی امن اور مستقل اطمینان حاصل ہو۔ جوہرِ انسانیت کے اس تقاضہ اور فطرتِ انسانی کی اس پیاس کو دور کرنے کے لئے

دستِ رحمانیت خود آگے بڑھتا ہے۔ اور سرچشمۂ ہدایت، ینبوع روحانیت، آفتابِ نبوت، رحمۃ للعالمین، صاحب کوثر کی شانِ قدسی ایک وجود لیکر کھڑی ہو جاتی ہے الذی یراک حین تقوم تاکہ ہر طالب اپنے مطلوبِ حقیقی کو پالے، ہر تشنہ لب اپنی فطری پیاس کو بجھائے ہر راہ روِ ظلمت صراطِ مستقیم کی روشن ترین شاہراہ پر چلنے لگے، پس آج امام الجہاد مسلمانوں کی ایمانی وحدت قائم کرنے اور انہیں حقیقی مقام کی خبر دینے کے لئے شانِ قدسی کا مظہر بنکر کھڑا ہے، یہی قانون روحانیت میں بعثت ثانیہ کہلاتا ہے اور کائنات میں اسکا نام اعادہ ہے آئت تلک الایام نداولھا بین الناس دونوں کو شامل ہے۔ واضح رہے کہ غیر مسلم اقوام میں روحانیت پہونچنے کیلئے وہ شانِ قدسی انہی کا لباس اوڑھکر انہی کے نام سے آتی ہے تاکہ وہ لوگ اپنے ہی حال و قال کے مطابق اسکو پہچان سکیں، آج مظہر ذات اللہ نے سرزمین ہند میں اپنا ظہور فرمایا ہے اور غیر مسلم اقوام کو سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے کے لئے انہی کے لباس میں یعنی بسولیشور، الیشور اوتار، کلکی اوتار (جن کا ان لوگوں میں سخت انتظار ہے) کے نام سے اپنا جسم دھارن کیا ہے، خوش قسمت ہیں وہ غیر مسلم جو اپنے گرو اور اوتار کو پہچان کر اسکا ساتھ دے رہے ہیں۔

اور ہاں روحانیت کا اعادہ جسمانیت کے اعادہ کو مستلزم ہے اس لئے کہ جب شانِ قدسی ایک وجود ہی کے ذریعہ ظاہر ہو کے احیاءِ موتیٰ کا کام کرتی ہے تو یہ مردہ قومیں جب تک حشر اجساد میں کھڑی نہوں روحانی زندگی حاصل نہیں کرسکتیں بلیٰ قادرین علیٰ ان نسوی بنانہ، اس لئے کائنات میں اعادہ جسمانی کا قانون بھی جاری ہے، اسی بنا پر حشر اجساد امر واقع اور یقینی ہے گویا روحانی بعثت اور جسدی حشر دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ نفس انسانی کے لئے عالم مثال کی صورت کا تجسّم جیسا بدأت میں بنا تھا ویسا ہی اعادہ میں بنتا چلا آرہا ہے۔ کائنات میں جو جسم اختیار کرنیکی بالقوہ صلاحیت تھی وہ جب بطور خلاصہ کے ایک وجود بشری میں بالفعل ظاہر ہوئی تو وہ آدم ابوالبشر کا جسم تھا۔ اب اعادہ میں یہی جسم بذریعہ توالد و تناسل بنتا چلا آرہا ہے وبدأ خلق الانسان من طین ثم جعل نسلہ من سلالۃ من ماءٍ مھین مگر صورتِ نوعیہ میں فرق ہے۔ اس لئے روحانیت کے سردار ذات کے مظہر کل شیءٍ من نوری فرمانے والے جب پہلی بعثت میں جسم عنصری کے ساتھ متلبس ہو کر ایک ماحول میں تشریف لائے تو دوسری بعثت میں ایسا ہی جسم لیکر مبعوث ہونگے صرف صورت نوعیہ میں فرق ہوگا یَشْبَہُ الْخُلُقَ وَلَا یَشْبَہُ الْخَلْقَ اور یہ نوعی تبدل ماحول کے بدل جانے سے لازمی ہے کیونکہ بعثت ثانی کا ماحول، اس ماحول سے بالکل مختلف ہوگا جو پہلی بعثت کیوقت تھا کیونکہ اسوقت مطابق آئت یوم تبدل الارض من غیر الارض زمین بدلی رہے گی۔ مثلاً بعثت اول حجاز عرب میں ہوئی تو ضرور تھا کہ جسم اطہر اسی ماحول کی خصوصیات کا حامل ہو اب بعثت ثانی جس خطۂ زمین پر ہوگی وہیں کے آب و ہوا کی تاثیر کے لحاظ جسم بنے گا اور کل شیءٍ من نوری کہنے والے کا حق ذاتی ہے کہ وہ اپنے ظہور کے لئے جو چاہے لباس اختیار کرے اور جو چاہے ماحول پسند فرمائے۔ مگر شانِ قدسی کی جملہ تجلیات اور فطرت اطہر کے کوئی کمالات بدستور وہی رہینگے جو ماحول اوّل کیوقت تھے۔ لیکن چونکہ بعثتِ اول بناءِ شریعت اور تاسیس دین کے لئے مخصوص ہے اس لئے وجود انور و جسم مطہر بطور ٹائپ قالب اور مہر کے رہے گا۔ اسی کا کلمہ طیبہ جاری اور اسی کا اسوۂ حسنہ چلتا رہے گا۔ وہ وجود منزلہ

آئینہ حقیقی کے ہے اور یہ مظاہرِ قدسیہ مانند مجازی آئینوں کے ہیں ان آئینوں میں وہی آئینہ حقیقی بار بار جلوہ ریز ہوگا یہ آئینے مقامِ فنا میں رہتے ہوئے اپنا سب کچھ کھو کر اسی میں فنا ہو کر اسی کو ظاہر کرتے رہینگے ۵

رُخِ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہمارے چشمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

بعثتِ ثانی کا ذکر سورۂ جمعہ کی آئت واٰخرین منھم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم میں آیا ہے۔ آخرین میں جو یلحقوا کا مفعول بنتا ہے سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ بعثت کا ذکر کیا گیا ہے۔ منھم کی ضمیر انہی امیین عرب کی طرف راجع ہے جو بعثتِ اول کے وقت مخاطب تھے۔ جنکو دوسری آئت میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہا گیا ہے۔ یعنی امت کا بہترین حصہ جو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ بعثتِ اوّل کے وقت عرب کے وہ امیین صحابہ ہی خیر امت اور اخرجت للناس تھے اور ان کا ہی حق تھا کہ تبلیغ اسلام کے لئے کفار میں کھڑے ہو جائیں کیونکہ وہ اُن کے ہی نبی تھے جو سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیلئے مبعوث کئے گئے جس کا ذکر اس آئت میں ہے یوم نبعث من کل امۃ بشھید منھم وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا۔ تاریخ شاہد ہے کہ کفارِ نابکار نے ہر ممکن تدبیر سے انکو ایذا دی اور وہ ہجرت پر مجبور ہوئے اور مدینہ میں قوت فراہم کرکے بذریعہ جہاد کفار سے امر و نہی کا اقتدار چھین لیا۔ اب شانِ قدسی سردارِ دوعالم کی دوبارہ بعثت اُنہی منھم کے اندر اپنے اُنہی جوہروں کے ساتھ، اسی مشکوٰۃ اولین کے زجاجہ صدیق میں کوکبِ دُرّی کی طرح چمکتی ہوئی ظاہر ہونی چاہیئے یعنی اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ عربوں میں ہو، اور عربوں میں سے ان پڑھ اور اُمّی اسے قبول کریں اور وہ مثیلِ انبیاء ہوں، خیر امت ہوں جو تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کا نقشہ اپنے حال و قال سے بتا رہے ہوں، وہی اُخرجت للناس ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اذلۃ علی المؤمنین واعزۃ علی الکافرین، یعنے مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں، ان کا کوئی فرقہ نہ ہو۔ اور مما رزقنھم ینفقون کے مطابق اپنی تمام طاقتیں اللہ میں لگاتے ہوئے فنا فی الرسول ہو کر اپنے وجود سے اللہ موجود کی شہادت دیں، کمزور، بادی الرأی گم نام بے سرمایہ، تہیدست، مطرودِ خلق، مقبولِ حق ہوتے ہوئے قلیل تعداد میں کفارِ اشرار کے ہزاروں آہن پوش اور فولادی لشکر جرار کے ساتھ، دولت حکومت کے لئے نہیں، تاج و تخت کے لئے نہیں، بلکہ صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پھیلانے کیلئے لڑ جائیں اور یحشر الناس علی قدمی کی صداقت میں تمام سرفرازانِ دولت و سرکشانِ حکومت کے ساتھ سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر اُن کا حشر کرنے کے لئے بھڑ جائیں۔ تاکہ اللہ ان کے ہاتھوں سے تیغ زنی کرتا ہوا فرمائے فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم۔

پس ایسی ہی ایک جماعت کا مسلمانوں میں سے کھڑے ہو جانا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الایہ کا مصداق بنکر سردارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ قدسی کا ظہور، اور احشار الناس، اقامِ قیامت اور نزولِ الٰہی، نزولِ روح و نزولِ قرآن کی حقیقت ہے۔ اس حقیقت کا کچھ انکشافات شاہ ولی اللہ صاحب محدث مجدد صدی بارہویں پر ہوا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

واعظم الانبیاء شانا من له نوع اخر من البعثة ایضا و ذالک ان یکون مراد الله تعالیٰ فیه ان یکون سببا لخروج الناس من الظلمت الی النور وان یکون قومه خیر امة اخرجت للناس فیکون بعثه یتناول بعثا اخر والی الاول وقعت الاشارة فی قوله تعالیٰ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم والی الذی فی قوله کنتم خیر امة اخرجت للناس الخ .... حجة الله البالغه

کہ سب نبیوں سے شان میں بڑے وہ نبی صلعم ہیں جنکی ایک اور قسم کی بعثت بھی ہے اور اس دوسری بعثت نبوی سے خدا تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ یہ بعثت ثانیہ لوگوں کے ظلمات سے نور کیطرف نکلنے کا سبب بنے تاکہ آپکی قوم خیر امت کہلانیکی مستحق ہو اور اس کا خیر امت ہونا آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کو شامل ہو اس بعثت اول کے متعلق آیت هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم میں اشارہ ہے۔ اور دوسری بعثت کے متعلق کنتم خیر امة اخرجت للناس میں الخ۔

اس تشریح سے وہ تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں جو ارباب ظاہر کو بعثت ثانی کے مظہر کی حقیقت کے متعلق پیدا ہو سکتے ہیں نیز میدان حشر میں اللہ کا غیر کی صورت میں آنے کا ذکر کنز العمال کی اس حدیث میں ہے۔ رسول خدا صلعم فرماتے ہیں:۔

هل تمارون فی القمر لیلة البدر لیس دونه سحاب هل تمارون فی رویة الشمس لیس دونها سحاب فانکم ترونه کذالک یحشر الناس یوم القیمة فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعه. فلیتبع من کان یعبد الشمس الشمس ویتبع. ومن کان یعبد القمر القمر ویتبع. ومن کان یعبد الطواغیت الطواغیت. وتبقی هذه الامة فیها منافقوها فیاتیهم الله فی صورة غیر صورة التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ بالله منک هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا ربنا عرفناه فیاتیهم الله فی صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیتبعونه الحدیث

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ دائرة المعارف)

کیا تم چودھویں رات کی چاندنی میں چاند کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ کیا تم دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں شبہ کر سکتے ہو؟ (نہیں) ایسا ہی تم اللہ کو بے پردہ دیکھو گے قیامت کیدن لوگوں کا حشر ہوگا پس کہیگا اللہ جو جسکی عبادت کرتا تھا اسکے پیچھے لگ جائے۔ پس چندر سوریہ والے اپنے اپنے دیوتوں کے پیچھے لگ جائیں گے اور مادہ پرست طاغی طاغوں کے پیچھے یہ امت مسلمہ باقی رہجائیگی اس میں منافق بھی ہونگے۔ پس اللہ غیر کی صورت میں آئے گا جسکو مسلمان نہ پہچانینگے۔ اللہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ بولینگے نعوذ باللہ منک ہم اپنے رب کے انتظار میں اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے۔ تو اللہ اس صورت میں آئیگا جسکو وہ پہچانتے ہونگے پس کہیگا میں تمہارا رب ہوں۔ مسلمان بولینگے بیشک تو ہمارا رب ہے تو اسکی اتباع میں لگ جائینگے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لواء حمد کے نیچے حشر کیدن تمام انبیاء بمعہ اپنی قوموں کے کھڑے ہونگے اور اللہ تعالیٰ قاضی بن کر فیصلہ کرنے کیلئے میدان حشر میں عرش پر متمکن ہوگا یہ بالکل حق

اور امر واقع ہے ذاتِ مطلق نے مرتبہ احدّیت سے نزول فرما کر اپنے پہلے نزول یعنی وجود اضافی حقیقت محمّدیہ کے ذریعہ اپنا ظہور فرمایا اور خود کو متعارف کیا۔ اب حشر میں وہی اللہ اپنے ذاتی مظہر کی صورت میں "بلباس دیگران بار آمد" کے طریق آمد سے آئیگا۔ چنانچہ ذات اللہ کے مظہر کی شانِ قدسی بلباس جن بسو نشور الیشو را وتار جلوہ آرا ہوئی ہے۔ جسے دیکھ کر مسلمان نعوذ باللہ منک کہتے ہیں۔ لیکن یہ چند دن کی بات ہے میدان حشر (جہاد) میں بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ وہی شمعِ عشق فروزاں ہوئی ہے جسکی انتظار میں صدیوں سے عاشقانِ دیدہ تر کی پروانہ وار آمد و رفت رہی۔ وہ جب اپنے آقا و مولے کو کام سے پہچانیں گے فوراً اطاعت کے لئے سر تسلیم خم کر دینگے (فلیتبّعونہ)

میں نے امام الجہاد کے نام سے مسلمانوں کی وحشت دور کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔ میدانِ جہاد میں آتے ہی وہ اپنے سردار آخرین۔ مظہرِ رحمتہ للعالمین۔ خادمِ خاتم النبیّین کے نام و کام کو دیکھ کر فوراً پہچان لینگے فقط

ابو العرفان سید عبد القادر و یاس منی

مبلغ اسلام

ابوالبرہان مولانا سید قاسم صاحب گرنگوڈو مصنف ہندو مسلم دوستی و
مترجم کنڑی قرآن کریم



Abul Burhan Moulana Syed Qasim Sahib Garangodu
Authar of Hindu Muslim Unity and Translator of
Holy Quran in Canarese.

INTRODUCTION.

This is the age of science. The western nations in particular have so far advanced in harnessing the forces of nature and in utilizing them both for the benefit and detriment of humanity that even the oriental nations in order to shake off the chains of slavery from them or to dominate over others are trying to copy the west in every way. The East is no longer shining in its own glory as the West has practically eclipsed it by means of its inventions and discoveries. From the implements and methods of agriculture, to the use of electricity, X Ray, wireless, aeroplanes and the explosives every thing western has dazzled the eyes of the easterner The East and especially India is, therefore, now trying to imitate everything occidental even in politics and social systems. Can Indians possibly take the west as their model and ape it for their salvation? Capital, labour, communism, socialism are all manifestations of an ill adjusted social system based on human intelligence Most of them have failed to keep up the balance of society and those in the experimental stage are bound to fail because all these have the society in view and not the Creator of the society Surely the maker of a machine knows best how to work it So man has to look to his Creator alone for proper guidance.

We have forgotton that we had a more glorious past than the present Europe or America has got. Europe or America can only see distant objects in space by means of instruments, they talk from a distance by means of apparatus, and they kill one another by using the materials afforded to them by nature. But the Easterners and particularly the Indians could see not merely distant objects in space but also in time, they could talk not merely with one another who existed at the time, but also with those who had gone before and who would come later, without the medium of any apparatus, and they could kill and exterminate individuals and nations with a sigh from their hearts but they would only revive the spiritually dead, and pray for the betterment of the mankind. But we, to-day, have been vainly looking to the West for our guidance while we percieve that the whole of their society is going to rack and ruin. Could we not wait for a moment and try to see what our beloved sages have said and done?

India can only become an independent nation after its spiritual uplift. The idea of a nation carries with it the idea of a composite and harmonious society with a uniform social basis. The differentiations of castes, communities, and colours, can only be wiped out by a religious reformation and unification of the Indian society on a religious basis. Half way measures such as the removal of untouchability, or external reforms such as the wearing of Khaddar, or retaliative measures such as the boycott of foreign goods can never unify India into a solid nation that it is required to be to stand erect in the assembly of independent nations of the world Our political leaders and social reformers fail to see the simple fact that any union based on the hatred of others only goes to disruption as soon as the thing hated

disappears. What is required is a real change of heart of the members of the union towards each other with pure love and recognition of mutual relationship. Such a change can come when the whole religious outlook is changed since the whole social fabric of India is woven from religious threads. Thus the political and social leaders are doomed to failure sooner or later and India will continue to be a subject country, unless our leaders turn back and seek guidance from God Almighty.

This sacred land has given birth to many Avathars, Sages and Saints who have liberated it more than once out of similar difficulties. What of Sri Rama, Sri Krishna, Gautama Budha and numerous Rishies and Munies who have left behind their teachings and have also indicated in clear terms where to go for further guidance. Even in later periods sages have made their appearance in this land of ours who had the vision of the Eternal and who were gifted with communion with God Almighty Amongst these were Sri Basaveshwar, Sri Chnna Basaveshwer, Akhanda Muni Swamy, Moureshwara Swamy, Sarvajna Murthy, and 63 other Purathanars who lived in the Deccan from 7 to 8 hundred years ago. They worked for the uplift of the people during their physical existence on this earth. What is more wonderful is their knowledge of the things that would happen after their departure. Their vivid description of things that were to come hundreds of years after them simply leaves us in wonder. Every word spoken by them is coming out to be true. They had foretold of the general conditions of the present day as well as of the particular incidents For example, the scientific advancement, the railways, motor cars, telegraphs and such other things have been clearly foretold by them. Not merely this, the reigns of Haider Ali and Tippu Sultan, the rule of the British, and even the death of a Mahraja of Mysore in northern India and the burning of his palace and stopping of the worship in Gulbarga temples, the great world war, the downfall of Turkish Khilafat and the simultaneous inundations of the Jamna and the Kaveri in 1924 the eclipse of the moon and the sun during the same fort night, the partition of Bengal, the riots in Benarese and many more things related in this book, have been foretold as the forerunners of the appearance of the great religious reformer who would weld the divided human beings into thoroughly unified society. When we see that the conditions of the country at the present day are just as they have been described, there can be no reason for us to doubt about their prophecies relating to the apprearance of the promised religious reformer who would appear at such a time. They have even foretold of the present political movement in India which according to them would be lead by a person spinning yarn with a Charka and would be asking the rulers to quit the land and go away. They say that the political movement will not bring about the salvation of India. It is only the religious reformer who can bring about both everlasting unity and peace to this unfortunate land of ours.

This religious reformer foretold by them is none other than Sree Channa Basaveshwer. The prophecies are quite clear about the time, and place of his appearance, and also they have given clear indications of the person Out of the 12,000 prophecies a few have been collected in this volume. These prophecies go to show that this is exactly the time for the appearance of that long expected religious reformer The place has been fixed as Gadag in Karnataka country, and the person is a Deendar which means a

Mussalman. Unfortunately, the minds of our countrymen are so much filled with hatred of each other that those who claim to be Hindus cannot for a moment tolerate the appearance of a religious reformer who is a true Mussalman, i.e a man thoroughly resigned to the will of God; and those who call themselves Muslims cannot even bear to see the name of Channa Basaveshwer added to that of Deendar. Is it not a great evil that is prevailing in the land–the hatred of the Hindu towards the Muslim and vice versa? should it not to be eradicated? That can only be done through the appearance of a religious reformer who unites in himself all that is good in the Mussalmans as Siddique Deendar, i e the truthful one, and all that is good in the Hindus, as Channa Basaveshwer, i e. the true servant of the lord. The prophecies do not stop merely by announcing a Deendar Channa Basaveshwer but they also indicate the gist of his message and his work as a reformer The greatest thing that would be done by him is that of the unification of the various castes and that of Hindu–Muslim unity He will preach the unity of God, recognition of all Messengers of God, following of the combined message of all the prophets, adopting the combination of all the prayers, abolition of all distinctions of castes and creeds This work is the real work of Shanti or peace. This is the message which Islam gives whether one likes or dislikes, as every one of the five things stated above are none other than the Divine unity, recognition of prophets, their teachings, and their prayer (Namaz) and the brotherhood of man, are all the teachings of Islam As Islam is the religion of peace, as revealed by God of the worlds and nations, it is the teaching revealed through all the prophets up to Hazrath Muhammed, the prophet (may peace be on him) and followed by all saints and sages in whatever country after him including Sree Kalyan Basaveshwer, Baba Nanak, Tulsidas and Manik Prabhu. Since the country is again plunged in darkness the Almighty God has chosen to reimpress the same message of Shanti through one of the followers of the Prophet Muhammed (may peace be upon him). The barriers of nationality and country existed only prior to the appearance of Hazrath Mohammad (may peace be upon him) and after him no such artificial distinctions can stand in the way of the unification of mankind particularly in India

Just as the individual's life is limited, and every one has to die and face his Creator some day or other so also the lives of the nations are predestined conditionally or unconditionally. All the lands and nations had divine messengers and warners sent to them, and no nation was punished or destroyed until a warner had been sent to it. These warners have come to this world only when sin prevailed over virtue. The reign of goodness and virtue over that of sin and evil is established through them If people accept their message then they are saved, otherwise Divine wrath overtakes them, and they are swept away It is the same message that the holy Quaran also gives.

"And for every nation there is a doom, so when their doom is come they shall not remain behind the least while, nor shall they go before".

"O children of Adam ! if there come to you apostles from among you relating to you My communications, then who ever shall guard [against evil] and arght,—they shall have no fear, nor shall they grieve. As for those who reject our communications and turn away from them haughtily—these are the inmates of fire and they shall abide therein." [Quran, Chapter VII verses 35 to 37]

Thus God in His mercy has given us to-day a spiritual guide who will lead us on the path of salvation in this life and that to come. If we reject the Divine guidance then owe be unto us. History of those who turned away from the path of God will repeat itself here. We cannot mould God according to our selfish desires but it is necessary that we should mould our actions according to the Will of God. What else can the present author do in all humility, except requesting the readers to read the following pages with an unbiassed mind forgetting for the present all politics and communal bikerings? He feels that he has done his duty towards God, Guru and man. "May He lead him in the path of those upon whom God showered His blessings and not in the path of those upon whom His wrath came down". Amen.

Bangalore, 5th December 1932. P. SYED QASIM GANANGALU.

Some of the important Prophecies of the saints regarding the advent of

HIS HOLINESS MOULANA SIDDIQUE DEENDAR CHANNA BASAVESHWER.

The signs and period of his advent.

(1) He (Deendar Channa Basaveshwer) will be born 8 years prior to the thirteenth Nandana (Neela Lochana)

(2) He will declare his mission in Raktacshi i.e. 1924 A.D. (Rudra Muni P. 14.)

(3) He will declare his mission in the world as soon as the Turkish Khalifate will come to an end (Kinnari Bramaih P. 11.)

(4) He will appear in the year when there will be simultaneous floods in the Rivers, Jumna and Kaveri (Rudra Muni P. 8.)

(5) He will declare his mission in that Raktacshi when the worship in Gulburga temples will stop. (Rudra Muni P 14)

(6) First, he will come to Karnataka as a bachelor in the year 1836 of Shalivahana (1914 A D.) He will proclaim at Gadag in 1845 of Salivahana. Mounashwer and Kodekal Basappa P. 8-39.)

His appearance in the person of a Mussalman.

(1) He will appear in the person of a Mussalman with the Holy book of Muhammed Nabi Sahib in his hand. (Mounashwer P. 2.)

(2) Hindus and Muslims will become one at the advent of Deendar Channa Basaveshwer. (Mounashwer P 22)

(3) The Sharan will appear in the person of a Saheb. (Mounashwer P. 2)

(4) A Mussalman will come with the name of Malli Natha. (Sharana Leelamritha. Old Manuscript.)

His personal identification.

(1) There will be a snake sign on his back. (Mounashwer P. 25.)

(2) He will be the son of a re-married widow. (Mounashwer P. 41.)

(3) He will be the seventh child of his parents. (Mahadevi P. 47.)

(4) He will have in his hands a sign of a bullock, couch shell signs in five fingers, the sign of rosary, half Hanuman, a drum sign and linga, three circles in three fingurs, a trident sign, a flag, an arrow and a bow, etc. (Rudra Muni, Mounashwer, Pages 14, 15, 28, 16)





دیندار چن بسویشور

ہندوں کے دہرم شاستر کی رُو سے کلیوگ سنہ ۵ کے بعد آنے والی قیامت کا اور امام قائم یعنے قیامت کے مالک کا بڑی اہمیت سے ذکر کیا گیا ہے اور بڑی شد ومد سے ان کی کتب کالگنان میں اس موعود کو پیش کیا گیا ہے جس کا نام کہیں کلکی اوتار کہیں چن بسویشور کہیں الیشوراوتار اور کہیں آلمہ پربھو ہے وہ مقدس انسان اہل ہنود کا موعود ہے۔ تمام اقوام ہند خصوصاً قوم لنگائیت شدت سے اسکے منتظر ہیں۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ادام اللہ فیوضہٗ وبرکاتہٗ نے وقت مقررہ پر ظہور فرما کر کالگنان کے بیان کردہ جسمانی اخلاقی زمینی و آسمانی نشانات کو اپنے ظہور کی شہادت میں پیش کر کے اقوام مذکورہ پر اتمام حجت فرمادی ہے منجملہ ان تمام پیش گویوں کے دکن کے ایک سو ایک ذات کے ہادیوں کی پیشگوئیاں اس حصہ میں میری طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ (سید قاسم گرڈ نگر و۔)

دیندار چن بسویشور کے ظہور کا زمانہ

[illegible]

(۱) سری بسوراج دیو کا کلیانی کو آنا کلیوگ سنہ ۱۹۲ھ اور وہاں سے سری کیلاس کو جانا راکشس سوبجر پاگن شدھی ۱۲ دوشنبہ ۲۸ گھڑی کے بعد چلا گئے (رردرمنی کا لگنان صٓ)

تشریح سنہ ۱۹۲ھ سری بسویشور جو لنگائیتوں کا مقدس گرو مانا جاتا ہے راجہ بجبٹر کا وزیر اعظم تھا۔ کلیوگ مطابق سنہ ۱۰۹۰ء میں کلیانی آیا۔ بجبڑ کے وزیر اعظم کا داماد بنا ۸ سال بعد خود منصب وزارت پر فائز ہوا۔ ۳۶ سال تک خدمت وزارت انجام دی۔ آخری سال راکشس کلی ۴۲۳۶ھ مطابق سنہ ۱۱۳۴ء میں کلیانی چھوڑ کر نکلا۔ بجبڑ سے عقائد کے اختلافات کیوجہ سے عداوت ہوگئی۔ بجبڑ نے اسکے دو مریدوں کو بے رحمی سے بیلوں کے پیروں کو باندھ کر کھچوا دیا۔ اسکے انتقام میں اس کے مریدوں نے بجبڑ کو قتل کیا۔ اُس کے

ساتھیوں اور بجر کی فوج میں جنگ ہوئی۔ بسویشور اور اسکے ساتھیوں نے مغلوب ہو کر مغربی گھاٹ اڑدی مقام میں پناہ لی وہ اور اس کے ساتھیوں نے دیندار چن بسویشور کے آمد آمد کی بشارت دی ہے جو بارہ ہزار فقروں میں موجود ہے۔

[illegible]

(۳) یہ سب شرن (اولیاء اللہ) شیولنگ کی پاس کو جاکر دنیا میں آنے تک ۱۳ راکشس لوٹ کر آئیں گے تب ایشور کے درباری اولیاء اللہ (چن بسویشور اور انکے ساتھی) تمام شاداں و فرحاں آئینگے (سرو گنا شرن لیلا امرت)

تشریح

اہل ہنود کے پاس زمانہ کا پیمانہ ۶۰ سال کے دور سے کیا جاتا ہے۔ اور اس دور کے ہر سال کا نام الگ الگ ہے۔ جس راکشس میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے وہ سال ۱۱۳۴ سنہ عیسوی میں آیا ہے اس سال کے ۱۳ دور ۷۸۰ سال یعنی ۱۹۱۴ سنہ عیسوی پر ختم ہوتے ہیں اور تیرواں راکشس اسی سنہ میں آیا ہے اور بسویشور اور اسکے ساتھیوں نے ۷۸۰ سال کے بعد دیندار چن بسویشور کے ظہور کا زمانہ بتلایا ہے۔ ۱۳ دور کے خاتمہ کے ثبوت کے لئے مزید جو نشانات بتائے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

[illegible]

(۱) بارہویں آنند نام سوبجر ۱۸۵۴ سنہ راکشس میں دہلی کا تخت ناس ہوگا (نوتن پراتن کالگنان)
(۲) کنک ملیا کی گھنٹی ٹوٹ جانیکے بعد جو آنند آئے گا۔ وہی آنند تیرواں آنند ہوگا (گھنٹ والیا چن)
(۳) شنکر کی چوٹی (دمدار ستارہ) ظاہر ہونیکے ۳ سال بعد جو آنند آئیگا وہی تیرواں آنند ہوگا۔ (سوما را دھیہ)

تشریح

چنانچہ دہلی کا تخت ۱۸۵۷ سنہ عیسوی میں انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ اس کے دو سال قبل بارہواں آنند و راکشس آیا ہے۔ اسکے بعد تیرھواں آنند ۱۹۱۴ سنہ عیسوی میں آیا ہے۔ کنک ملیا کی گھنٹی جسکا دائرہ ۱۶ فٹ کا تھا یکایک ۱۹۱۰ سنہ عیسوی میں گر کر پھوٹ گئی۔ دمدار ستارہ بھی ۱۹۱۰ سنہ میں ظاہر ہوا جسکے تین سال بعد تیرواں آنند (راکشس) ۱۹۱۴ سنہ عیسوی میں آیا۔ ان نشانات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ سنہ ۱۹۱۴

۔ عیسوی کے بعد ہی دیندار چن بسویشور کے ظہور کا زمانہ ہے۔

دیندار چن بسویشور کی تاریخ پیدائش

(۱) پیشانی پر آنکھ رکھنے والا آیا کہہ کر مرغ بجا یگا۔ ۔ خدمت گار سب اٹھو کہہ کر پکاریگا۔ ایک صادق ولی سب دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لیکر آئیگا۔ یہ تم سب سنو۔ اور (امام دیندار چن بسویشور) آنے کے سات سال بعد قیامت کا زمانہ ہے۔ اولیاء اللہ سب محفوظ رہیں گے۔ یہ بات تم سب سنو (مونٹیشور ص ۴۳)

(۲) چاند اور سورج گرہن ایک ہی ماہ میں ہونگے اور باپ کو بیٹا مروائے گا اس وقت دنیا کو قیامت آئے گی۔ (سسرو گنا)

[illegible]

تشریح اس میں حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی تاریخ پیدائش بتلائی گئی ہے وہ اس طرح کہ چاند اور سورج گرہن ایک ہی ماہ میں ۱۳۱۱ھ میں ہوئے ہیں۔ اسکے سات سال پیشتر یعنے ۱۳۰۴ھ ماہ رمضان ۴ تاریخ بیر کے دن آپ کی پیدائش ہے۔ یہی بات پیشگوئیوں میں لکھی ہے یعنے چن بسویشور کی پیدائش کے سات سال بعد قیامت آئیگی۔ سورہ قیامت میں ان گرہنوں کا ذکر ہے۔ ان گرہنوں کے واقعات کی ہندوؤں میں اسقدر اہمیت ہے کہ ہر ماہ کی تیرہ تاریخ اور اٹھائیس تاریخ کو تاکیداً پوجا مقرر کی گئی ہے اس پوجا میں قیامت کا تفصیلی ذکر ہے وہ تفصیل قرآن کریم کی تفصیل قیامت سے ملتی ہوئی ہے۔

تاریخ ظہور چن بسویشور

(۱) ۱۸۴۴ شالیوان شکے میں ترکستان اور انگلینڈ کی لڑائی ہوگی۔ ۱۸۴۵ شالیوان میں صلح ہوگی لیکن اسکو صلح نہ سمجھنا چاہیئے۔ اسکے ساتھ ہی سری چن بسویشور ظاہر ہونگے۔ اُس وقت سب دیوتاؤں

[illegible]

[illegible]

کے نشانات ظاہر ہوں گے (اکھنڈ منی صـ۲)
(۲) رکتاکشی نام سونچر میں (۱۹۲۴ء) گلبرگہ کے دیولوں کا پوجا بند ہوجائے گا اسکے بعد ہی ہمارے گرہ نگرڈ و آئیں گے (ردر منی صـ۱۴)
(۳) خبر سُنی جائے گی کہ مسلمانوں کا پٹ (خلافت) ناش ہوگیا (کنتری برہمیا)۔

تشریح

سنہ ۱۸۴۵ شالیوان مطابق سنہ ۱۹۲۴ عیسوی میں ترک اور انگلینڈ کی لڑائی ہو کر صلح ہوئی۔ اُسی سال چن بسویشور بادشاہ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کے روپ میں ظاہر ہوئے اور اسی سال ... رکتاکشی میں گلبرگہ کی مشہور دیول شرن بسپا کا پوجا بند ہوگیا اسکے بعد ہی دیندار چن بسویشور کے گرڈ نگرڈ و تبلیغی میدان میں نکلے۔ اسی سال میں مسلمانوں کے پٹ (خلافت) کا خاتمہ ہوا۔

سنہ ۱۹۱۴ء کے اختلافات عالم میں

ماحی اختلافات

مولانا صدیق دیندار چن بسویشو قبلہ کے ظہور کے اہم نشانات ہیں

اختلاف نمبر۱ - بانی اختلاف مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان

(۱) آئندہ شرنوں (چن بسویشور اور اسکے ساتھی) کے ظہور کے لئے ایک نشان میں تمہارے لئے بیان کرتا ہوں اے ایشور کے درباری لوگو! تم سب بطیب خاطر سنو! قدیم زمانے میں ہری کے (وشنو) جو اوتار گذر چکے ہیں ان میں سے جو کیشو اوتار ہے وہ آئندہ گیارواں ہوگا اس کا پٹ آخری ہوگا۔ اس ہر [illegible] کے لوگ پیدا ہو کر دین کے کاروبار چلائیں گے۔ یکایک اُن میں پھوٹ پڑے گی۔ یہی ایک نشان شرن یعنے چن بسویشور اور ان کے ساتھیوں کے ظہور کا ہوگا۔ ایشور کا نذرمانا

[illegible]

[illegible]

ہوا موعود بیٹا شدھ سنتل والا بہادر چن بسویشور صاحب جلال و شکوہ اولوالعزم اس وقت دنیا کو سنبھالے گا (سروگنا شرن لیلا مُرت)

(۲) دس گذر گئے ہیں۔ آگے گیارہ ختم ہونیکے بعد "نند نام سونچر میں ویر وسنت رایا ظاہر ہوگا" یہ بات سچ ہے تمہاری قسم تمہارے اولیاء اللہ کے قدموں کی قسم (ردرمنی صـ۷)

(۳) آنند نام سونچر (سنہ ۱۹۱۴ عیسوی) کارتیک اسد ہوا بروز جمعہ سواتی نکشتر میں ۱۸ گھڑیوں کے بعد ویروسنت کا ظاہر ہونا سچ ہے۔ حکمرانوں کے خاندان سے ویروسنت رہیگا اسکے نشانات، لانبے ہاتھ، الٹے بال، پیشانی پر ہری رگیں اُٹھی ہوئی رہیں گی (ردرمنی صـ۸)

(۴) ویروسنت رایا کی پیدائش سرودہاری نام سونچر (سنہ ۱۸۸۹ء) میں ہوئی ہے (کلیانی بھولشیہ پتریکا)۔

تشریح

ان پیش گوئیوں میں صاف لکھا ہے کہ چن بسویشور ظاہر نہ ہوگا جب تک ویروسنت ۱۹۱۴ء میں ظاہر نہ ہو۔ ویروسنت ایک اندھیرے کا پہلو ہے جسکو دور کرنے کے لئے چن بسویشور ظاہر ہوگا۔ ان پیش گوئیوں میں نشانیاں دیکر بتلایا ہے کہ وہ موجودہ خلیفہ قادیان ہیں جن کی پیدائش کا سنہ سرودہاری نام سونچر مطابق سنہ ۱۸۸۹ء ہے جو ویروسنت کی پیدائش ہے اور گادی نشینی سنہ ۱۹۱۴ء بروز جمعہ بتائی ہے۔ خلیفہ قادیان کی پیدائش اور گادی نشینی ٹھیک انہیں تاریخوں میں ہوئی۔ اور حلیہ جو بتایا ہے وہ لفظ بلفظ ان میں پایا جاتا ہے۔ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ الحمد للہ
اس میں لطیف نکتہ یہ ہے کہ ظہور ویروسنت کرشن اوتار کی جماعت یعنی احمدیوں کے پھوٹ کا باعث ہوگا اور یہ پھوٹ چن بسویشور کے ظہور کا ایک اہم نشان ہے تاکہ وہ حق بات کا فیصلہ کرے۔ مزید یہ کہ ردرمنی نے

لکھتا ہے کہ ہمپی مقام پر اس کا فیصلہ ہوگا۔ وہ یہ ہے :-

[illegible]

(۱) مسلمانوں کے حروف کو ویر لبسنت مسلمانوں کے رُوبرُو توڑ موڑ کے بیان کرے گا (مونبشور)

(۲) (چن لبسوئیشور) وہاں سے وِرپاکشیسور کے پاس (ہمپی کا ایک بڑا دیو ہے) آکر ہمپی میں داخل ہونگے۔ ویر وسنت رایا سے تبادلہ خیالات کرینگے کہ سوا چار کو خراب کرکے وشنو کا آچار کس سبب سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس پر ویر وسنت وِشنو کے قدم سے گنگی (نبوت) جاری ہوگئی ہے کہے گا۔ اُسپر سری چن لبسوئیشور بیس لوگوں کے بعد ماتیہ (حضرت سرور عالم کی خلافت) ظاہر ہوئی کہیں گے۔ اُسپر ویر وسنت کلیوگ میں وشنو ظاہر ہوا ہے کہے گا (اس کے جواب میں چن لبسوئیشور) اٹھائیسواں اوتار ایشور (مظہر رب العالمین) ظاہر ہوا کہے گا۔ اس طریقہ سے دونوں بحث مباحثہ کرینگے وہاں پر وِرپاکشیسور (قیامت کے مالک مظہر رب العالمین) جنگم کی روپ سے آکر کہیں گے کہ تم دونوں بحث کرنے سے کیا فائدہ؟ تم میں پاتال گنگ (؟) کو جو سکھایا گیا (جو سکھایا ہے) وہی گرو ہوکر آئے گا (روزمنی صفحہ ۱۳)

(۴) اتنے میں ویر لبسنت ویر [illegible] ایشور کو (مظہر رب العالمین یعنے حضرت رحمۃ للعالمین کو) [illegible] کے لئے تیار ہوگا۔ اس وقت سری [illegible] ایشور پر بھو پر [illegible] جنگ کے لئے [illegible]

(۳) [illegible] وقت مظہر رب العالمین فقیر کے روپ میں

[illegible]

آکر کہے گا کہ تم دونوں کا لڑنا اچھا نہیں سری
سیل کو جا کر تم میں سے جو پاتال گنگی (نبوت) کو
ختم کرے گا وہی بادشاہ ہوگا جو نہیں ختم کریگا وہ وزیر ہوگا اسوقت چن لبسویشور
بادشاہ اس کو سکھا کر ختم کر دے گا۔ چندرگپت
راج (خلافت) پتھر ہوکر جو پڑا ہے سورج کی کرن
پڑ کر اولیاء اللہ کے قدم لگ کر زندہ ہوگا اسوقت خلافت قائم ہوگی
اور بڑا جشن ہوگا سری ملیش کے پہاڑ کو غسل دینگے اللہ کے استھانے کو جا کر
صدیقین اور اولیاء اللہ کو لیکر ہمیں کو آئینگے اسوقت ویروسنت کہے گا اے
پربھو کے مظہر مجھکو اور میری جماعت کو ارشاد دے کر بیعت لو۔

(اکھنڈ مٹی تاڑ کی پتری)

(۴) اس کے بعد ویروسنت رایا کو بھگتی
(چن بسویشور پر اعتقاد) پیدا ہوگی۔ سجدہ کرے گا
پانچسو ولیشنو (احمدی) آئیں گے۔ چن بسویشور
سے عرض کرینگے کہ ہمکو ارشاد دو۔ اس وقت
چن بسویشور ویروسنت رایا کو کنگن باندھ کر
پنچاچاریوں کو جمع کرکے ...... بیعت
لیں گے (رودر منی صفحہ ۱۲)

تشریح

حسب بالا کالگنان کے حوالوں سے صاف ظاہر ہے ختم نبوت اور اجرائی نبوت پر دو فریق
بحث ہوگی۔ جس میں ویروسنت ناکامیاب ہوگا اور چن بسویشور تائید غیبی سے کامیاب
ہوکر اجرائی نبوت کے مسئلہ کو فتنہ دجال ثابت کرے گا۔ اس کے بعد ویروسنت سجدہ کرے گا اور ان کے
پانچ سو مرید بھی چن بسویشور کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ تیرواں آنند نام سونچھر سنہ ۱۹۱۴ء میں ۸۰
سال ختم ہوئے اور اسی سال ویروسنت (میاں محمود) گادی نشین ہوئے۔ اس اندھیرے کو دور کرنے
کے لئے حسب بشارت اسکے دس سال بعد رکتاکشی نام سونچھر مطابق سنہ ۱۹۲۴ء میں دیندار چن بسویشور
ظاہر ہوئے۔

اختلاف نمبر ۲

بانی اختلاف

کاشی ناتھ شاستری

(۱) ویرسیو مذہب کے ورکتوں اور پٹ والوں میں پھوٹ ہونیکے ۹ سال بعد (چن بسویشور اور ان کے ساتھی) شرن ظاہر ہوں گے (کرتھل ناگ لنگیا)
(۲) پٹ والے آپس کے اختلاف سے لڑ مریں گے اور اس وقت چن بسویشور پٹ کو آئے گا۔ کل پٹ والے بھوسے کی طرح اڑ جائیں گے (ہرلیا کالگنان)

[illegible]

تشریح

۱۹۱۴ء میں پٹ والوں کا سردار کاشی ناتھ شاستری نے لنگائت میں سخت تفرقہ بازی کی یعنی پٹ والوں کو ورکتوں سے بالکل الگ کر لیا اور کلیانی بسویشور اور ساتھی اولیاء اللہ کی سخت مخالفت شروع کی۔ اس اختلاف کے دور کرنے کے لئے حسب پیش گوئی واقعہ کے ٹھیک ۹ سال بعد یعنی ۱۹۲۳ء میں اللہ تعالیٰ نے دین دار چن بسویشور کو ظاہر کیا۔

اختلاف نمبر ۳

بانی اختلاف: اقوام یورپ

(۱) ۱۸۳۶ شالیوان مطابق ۱۹۱۴ء میں شمال مغربی علاقہ میں جنگ شروع ہوگی۔ اسی سال ترک روس۔ انگلینڈ وغیرہ میں لڑائیاں ہونگی۔ اس جنگ میں بہت سے لوگ ہلاک ہوں گے۔ ۱۸۴۵ شالیوان شکے مطابق ۱۹۲۴ء میں صلح ہوگی لیکن اس کو صلح نہیں سمجھنا چاہیئے اس کے ساتھ ہی چن بسویشور بادشاہ ظاہر ہوں گے۔ (راکھنڈ منی ص۳)

[illegible]

تشریح

ان پیش گوئیوں میں جنگ عظیم کا ذکر ہے جو سنہ ۱۹۱۴ء مطابق سنہ ۱۸۴۵ شالیوان شکے میں شروع ہوکر سنہ ۱۹۲۴ء پر ختم ہوئی۔ اس اختلاف دولہائے یورپ کے دس سال بعد یعنی سنہ ۱۹۲۴ء میں حضرت مولانا صدیق دیندار کا ظہور ہوا ہے **اختلاف نمبر ۴۔ بانی اختلاف اقوام یورپ۔**

[illegible]

(۲) خبر سُنی جائے گی کہ مسلمانوں کا پٹ (خلافت) ناش ہوگیا۔ (کنڑی برہمیا)

تشریح

سنہ ۱۹۱۴ء جو دنیا کے مذہبی و سیاسی اختلاف کا سنہ ہے۔ اسی سنہ میں عربوں اور خلافت والے ترکوں کا اختلاف ہوا۔ عرب ترکوں سے از روئے سیاست الگ ہوگئے۔ انہوں نے ممالک عرب میں مختلف بادشاہتیں قائم کرلیں حتیٰ کہ مکہ معظمہ جہاں سے خلافت نکلی تھی وہاں بھی بادشاہت قائم ہوگئی جو مسلمانوں پر حرام ہے حدیثوں میں یہ قیامت کا نشان لکھا ہے۔ اس کے بعد ترکوں نے بحالتِ مجبوری ترکستان سے خلافت اکھاڑ کر پھینکدی۔ یہ حرکت کل عالم اسلام کے شیرازہ بکھری کا سبب ہوا مسلمان ممالک اپنے اپنے وطن کے راگ الاپنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی اسی سنہ میں دیندار چن بسویشور حسب بشارات ظاہر ہوئے۔ مذکورہ بالا واقعات کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۴ء کو کالگنان میں بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ۵۹ یہ..... کہ اس سنہ میں مختلف ممالک میں جنگ چھڑ جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ میں افتراق شروع ہوجاتا ہے۔ اور قوم لنگائت میں ورکت اور پٹ والوں کے جھگڑے نمودار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں ترک اور عربوں کے درمیان اختلافات شروع ہوتے ہیں۔ خلافت کا بھی اسی سبب سے خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اور کل روئے زمین کے مسلمان سیاسی جماعتیں و حکومتیں الگ الگ ہوجاتی ہیں اب ان سب کے اختلافات کا خاتمہ کرنے والا دیندار چن بسویشور ظاہر ہوگیا ہے۔

چن بسویشور کا ظہور مسلمانوں سے ہوگا

[illegible]

(۱) (چن بسویشور) دنیا میں مسلمانوں کا روپ لیکر آئے گا۔ نیا قانون چلانے کے لئے آئے گا بسوا پربھو محمدؐ نبی صاحب کا مصحف پکڑے آئیں گے۔ صاحب (مسلمان) کے روح سے ولی ظاہر ہوگا۔ دیکھو بھائی! ہندو مسلمان ایک ہوکر چلیں گے، دیندار بسویشور آنے کے زمانے میں..... اللہ رب العالمین کی آواز ایک

ہی ہوگی۔ حق و باطل کے پرکھنے کے لئے مُلّا محمدؐ
ہو کر آئے گا۔ اُسوقت دہلی کے مسجد کا پٹ
حقیقی ہوگا۔ مسیم (محمدؐ) ہی نجات کے لئے
سہارا ہوگا۔ ظاہرہ دیکھنے کے لئے بہن ناگلی کا
بیٹا چن بسویشور ہوگا۔ (مونیشور ص‘‘ ۸۵-۸۶
اُستاد آئیگا (ہرلیا) پہلوان آئیگا (ھرلیا)
سیّدوں کے گھر میں کھانا پینا ہوگا (مونپیّا)۔
مقدس چن بسویشور بادشاہ ظاہر ہوں گے؛
(اکھنڈمنی) مُلّا آکر چھُری چلائے گا (رُدرمنی)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تشریح مذکورہ بالا پیش گوئیوں سے صاف ظاہر ہے کہ چن بسویشور مسلمان ہوگا۔

دیندار چن بسویشور کا مقام ظہور ۷۷۷

(۱) سات سو ساڑھے ستہتر سال کی غلامی کے
دن ختم ہوگئے دنیا کے لئے۔ قد آدم خون بہنے
کا کالگنان کا زمانہ قریب آگیا کہہ کر اعلان کرنے
کے لئے دنیا میں آیا " ۵ "
وروی اور چھپی دونوں کے درمیان (گدگ) میں
بھیڑوں کی باڑ سدھارنے کے لئے نشان کے طور
پر تبر پکڑا ہوا دنیا کے خودسر درختوں کو کاٹنے
کے لئے آیا (مونپیّا ص۱)
(۲) اَپیّا (چن بسویشور) کے قدم کی زیارت ہوئی
گروتاپور (گدگ) شہر میں جھنڈا بلند کیا جائے گا
انتہائی خوشی کے ساتھ شکر سے فاتحہ دلائیں گے
الہامی الفاظ پڑھتے ہوئے مختلف ملکوں کے معتقدین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

(శిశునాళ [illegible])

جمع ہو جائیں گے، بسولیشور کا روپ لینگے - خاص مقربانِ الٰہی خوشیاں منائیں گے - ازلی وابدی قدرت کا شہر وسیع کیا جائے گا - اللہ کے عنایت سے سب اسباب مہیّا کئے جائیں گے - شنبھو کے شرن (اولیاء اللہ) مزے اڑائیں گے - دس سال کے بعد ان کی سچائی ظاہر ہوگی - مہاتماؤں کے پاس اس بھید کو سمجھ - پنچاکشری کے مٹھ میں کھانا تیار کریں گے - کھانے کا تبرک حاصل کریں گے چن بسولیشور آتے ہیں پرمتھ گڑ نگرڈ کے ساتھ امن کا شہر بنائیں گے - پاروتی پرمیشور دونوں گانے گائیں گے (شِشونار کا گنان)

تشریح حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسولیشور کا ظہور ۱۹۲۴ء میں بمقام گدگ ہوا - اس کا ذکر مذکورہ بالا پیش گوئی میں اس طرح ہے کہ وہ وردی اور چھبی کے درمیان کھڑا ہوگا - وردی ایک گاؤں ہے جو گدگ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے اور دوسرے جانب چھبی ایک گاؤں ہے جو ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے - اِن دونوں کے درمیان میں شہر گدگ واقع ہے - دوسری پیش گوئی میں مقامِ ظہور کِرِتاپو کہا گیا ہے، جو گدگ کا قدیم نام ہے - اس کا نام قدیم زمانہ سے کِرِتاپور اسلئے ہے کہ دیندار چن بسولیشور اس مقام سے ظاہر ہوگا اور کِرتایوگ یعنی دینی دور شروع ہوگا -

دیندار چن بسو لیشور کے جسمانی و اخلاقی نشانات

[illegible]

(۱) ان کا (دیندار چن بسولیشور کا) حلیہ یہ ہوگا - ہاتھ میں ڈگدگی پکڑے ہوئے ہونگے - کالی کمل اوڑھے ہوئے ہونگے - عشق کا بھبوت لگائے ہوئے [illegible] جلال سے بھری ہوئی تسبیح ہوگی - شوق کا تبرک تھیلی میں بیل کا مہر ہوگا - ناگ بید ہاتھ میں پکڑے ہوئے

موتیوں کے کھڑانویں پہنے ہوئے پرماتما بنے ہوئے چن بسویشور دیو آتے ہیں (رودرمنی صفحہ ۱۶)

(۲) (چن بسویشور) دنیا میں مسلمان کے روپ سے آئے گا۔ نیا قانون چلانے کے لئے بسوا پربھو آئے گا۔ محمد نبی صاحب کا مصحف پکڑا ہوا کھڑا ہوگا۔ صاحب (مسلم) کے روح سی شرن (ولی) رونما ہوگا! دیکھو بھائی (مونیشور ۲)

(۳) چن بسویشور پاجامہ پہنا ہوا۔ تیر کمان پکڑا ہوا، شکاری بنکر آتا ہے (مونیشور صفحہ ۳۳)

(۴) سنہری رنگ والا آیا، چن بسویشور آیا۔ رنگ رنگ کے حالات دیکھتا ہوا، سانپ رکھنے والا رب العالمین آئے گا۔ ان کتوں کے بچوں کو (دنیا والوں کو) کچھ معلوم نہیں ہوگا (مونیشور مصرع ۴۴)

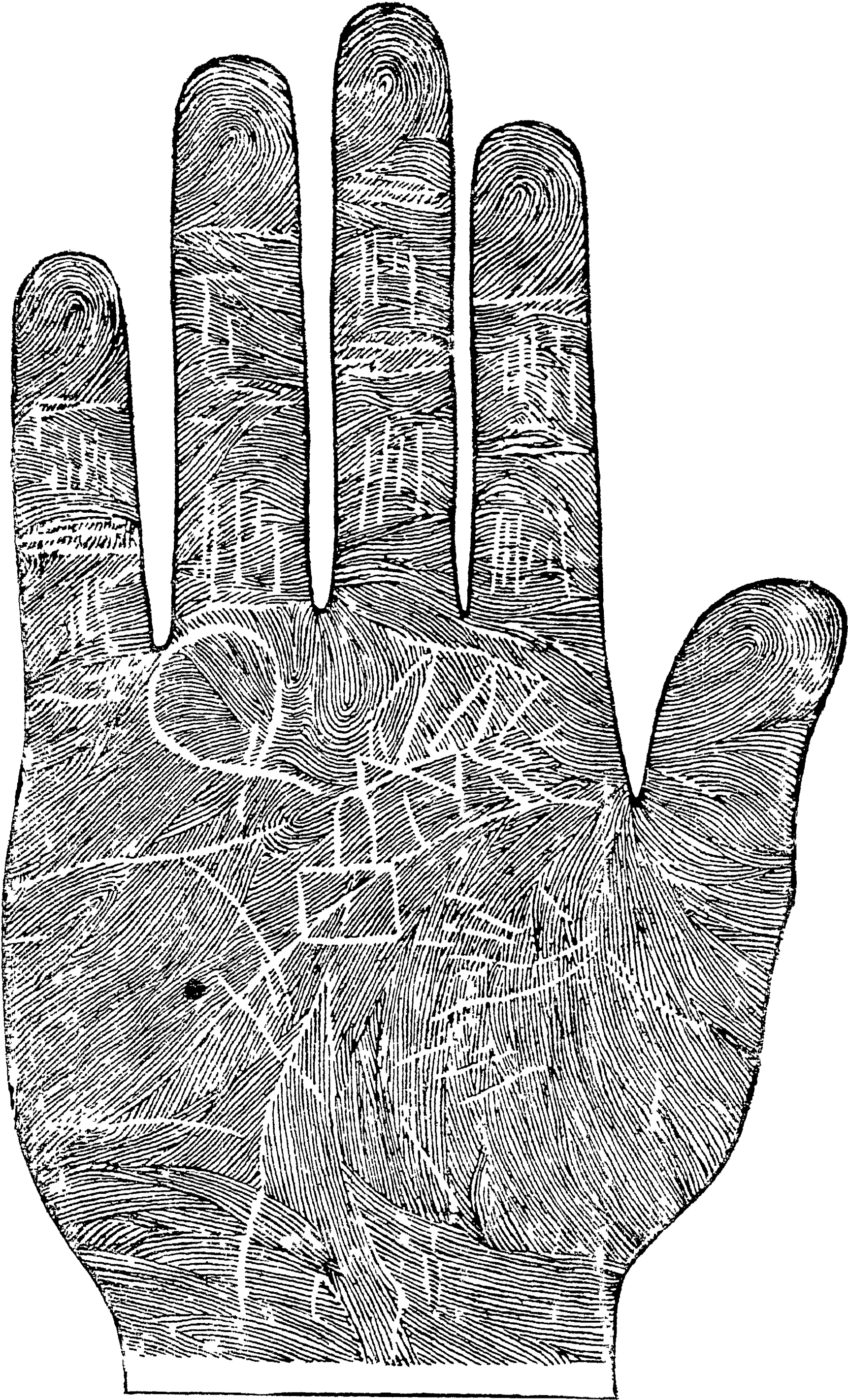
(۵) کسوٹی کا پتھر لیا ہوا، ہاتھ میں خال رکھتا ہوا اور ہاتھ میں لنگ لیا ہوا، ذکر کی تسبیح اللہ کی دائم قائم پائیدار رسی (حبل اللہ) پکڑا ہوا پربرہما دنیا میں آئے گا۔ دنیا کے بکروں کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوگا (مونیشور مصرع ۴۷)

(۶) چن بسویشور (ماں باپ کا) اول سے اور آخیر سے بھی ساتواں (بچہ) ہوگا (مونیشور صفحہ ۴۷)

(۷) ایک متقی بیوہ بنت پہنے گی (نکاح ثانی کریگی) تب دائمی زندگی دینے والا مدنیہ ور (چن بسویشور) جسم لیکر آئے گا (مونیشور صفحہ ۴۱) رنگین لباس پہنیں گے اور بسویشور کہلائیں گے (کالہو کالبا ۳) مونیشور ۴۲)

[illegible]

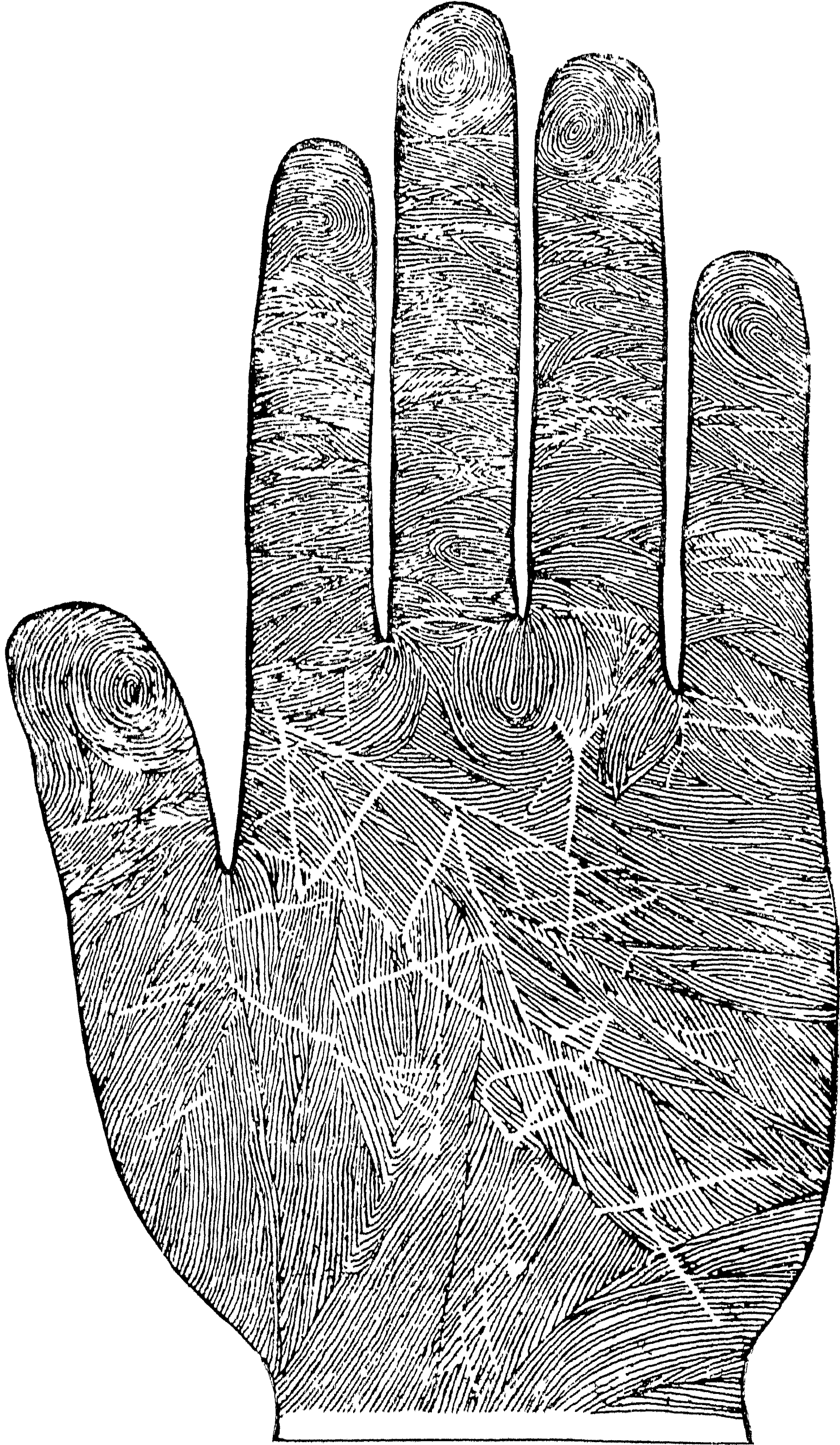
వరెగల్లుశరమచ్చర కర లింగ జపమాలె పరమాత్మనెంబనిజమేణవా
పిడుకొండు పరబ్రహ్మబండ లోకక్కే మర్యాద కురిగళిగేనుతిలియదు శంక చక్ర గధా పాణి



Right Palm

چن دسو دشو، بصورت پربرھم انگا اسکے ھاتھ مدن انسانوں کے برتھر کی کسوٹی ھوئی ھاتھ پرحال
اور لنگ ھر کاھاتھ مدن اللہ حمی ودیوم کی نسیح ھوگی دیداکے ندروں نے مر معلوم ھوگا سکھ چکر

శూలధరను పరశురాముని బిల్లుబా [illegible] భముద్రయసన్న [illegible] శంఖు చక్రగదాపాణి
[illegible]కొండు మత్స్య[illegible] [illegible] జగదోపడసి



Left Palm

تونشول و‌‌الثیرکمان لباہواہوگا۔ پرسرام کی کلہ زبی دال کامہرر کہاہوا شدکم چکرہاتہ مبین عصا لباہوا۔
الما مبین ھی ہوں کہداہوا علم جہاد بلند کیا ہوا للکار دیا ہوا فرد واحد بنکر کہڑاہوگا

[illegible]

(۸) درحقیقت اس طریقہ سے مذکورہ پیش گوئیاں کے پورے اوصاف سے متصف ہوکر میرے (مونیشور) روپ سے وہ ہوگا۔ اس کی پہچان برتر از گمان و وہم و قیاس ہے۔ اسوجہ سے اسکو اولیاء اللہ کے بیان کردہ نشانات کے ذریعہ سے پہچاننے کے سوائے عقل کے بل بوتے پر ہرگز ہرگز نہیں پہچان سکتے (مونیشور)

تشریح

مونیشور کہتا ہے کہ چن بسویشور میرے روپ سے آئیگا جو نشانات اُسکے اولیاء اللہ نے بتلئے ہیں۔ اُنہیں کو دیکھ کر اُس کو پہچان لینا چاہیئے۔ ورنہ نری عقل سے اُسکو پہچان نہیں سکتے

[illegible]

(۹) ماموں کے عزیزوں کی تعریف کرنا ہی محال ہے پیر کے دن شام میں نکاح ہوگا۔ باپ کے عزیزوں کی تعریف بھی کرنا محال ہے۔ اسوقت اتوار کیدن نکاح ہوگا۔ باپ دادوں کے عزیزوں کی تعریف بھی محال ہے۔ سرپرست رہینگے۔ منگل کیدن شادی ہوگی۔ اس زمانہ کے اولیاء اللہ کو کبھی زوال نہیں ہوگا۔ سب کے لئے ایک ہی قسم کی ایک ہی تخم سے فصل ہوگی۔ تین ہی شادیاں ہونگی اور کوئی شادی نہیں۔ (مونیشور صکہ)

تشریح

ان پیش گوئیوں میں دیندار چن بسویشور کے ظہور کے بعد تین نکاحوں کا ذکر ہے۔ حسب پیشگوئی پہلا نکاح پیر کیدن شام کو ہوا۔ دوسرا، منگل کو ہوا اور تیسرا اتوار کو ہوا۔

[illegible]

(۱۰) ۳۵۰ ہُن کے ساتھ مہر باندھا جائے گا۔ تین بیویاں ہونگی (چن بسویشور) بچے والا ہوگا۔ اڑوی کے طرف سے آئے گا۔ دوسروں کو یہ مقام ملنا ممکن نہیں (مونیشور)

تشریح

قدرتاً حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب کی ہر بیوی کا مہر ۳۵۰ ہُن باندھا گیا۔

[illegible]

جس کی قیمت تقریبًا ایک ہزار روپے ہوتے ہیں۔

(۱۱) شدھ ہوگئے ہیں سمجھ کر جیت گئے مت سمجھو تمہاری شدھی کا لحاظ کئے بغیر تمہارا بے انداز خون بہے گا۔ مُہر والا گرو آیا ہے۔ آگے سوچ سمجھ کے کام لو گہری نیند سونے والو بیدار ہوجاؤ (کوڑیکل وچن ص۶۲)

تشریح

اس پیش گوئی میں شدّہی سنگھٹن والوں (آریوں) کو انذار کیا گیا ہے۔ مہر والا گرو چن بسویشور کو کہا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت مولانا دیندار چن بسویشور کی پشت پر دونوں شانوں کے درمیان میں کبوتری کے انڈے کے برابر ایک غدود ہے جسکو اہل ہنود کی کتابوں میں سانپ کا پھن اور مہر کہا گیا ہے۔

[illegible]

(۱۲) بڑے لوگ اور سچے لوگ فریب کی باتیں نہیں کرتے۔ سچائی کی تخم ریزی کرکے حقیقی پھل پاتے ہیں ایسے لوگ صدق کے علمبردار سیّدوں کے گھرانے میں کھانا کھائینگے۔ رکلیا کے تبرک والا مکڑہین کی بات پائیدا نہیں ہے کہے گا (مونیشور ص۱۰)

(۱۳) طمع کی آنکھ گم کرکے خاموش رہ جاؤ اور ہمارے ترشول رکھنے والے کی جھلک دیکھو (مونیشور ص۲۱)

(۱۴) (چن بسولیشور) پیٹ کا مارا نہیں ہے۔ سر منڈھانے والا نہیں ہے۔ کھانے کا لالچی نہیں ہے۔ گرو اپنے دل میں توشہ (آخرت کا) باندھا ہے (مونیشور ص۳۹)

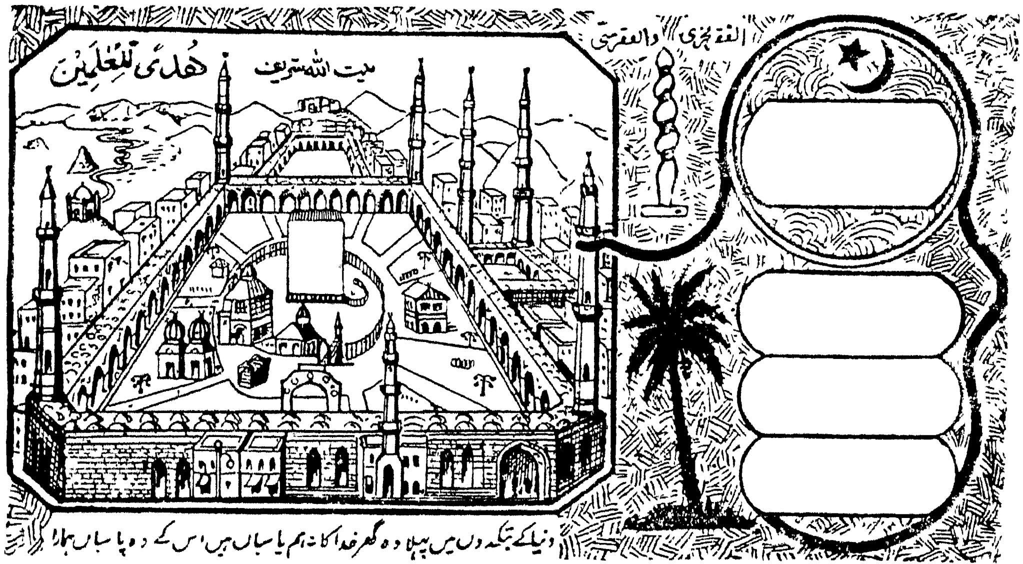
(۱۵) پوشیدہ باتیں کرنے کے لئے یہ راز چھپانے والوں کا بچہ نہیں ہے۔ وہ مظہر اللہ ہے۔ کام کرنے والوں کو گھس کر دیکھے گا۔ جیسے سونے اور چاندی کو گھس کر دیکھتے ہیں۔ اس طرح کسوٹی کا پتھر ہاتھ میں پکڑا ہوا کھڑا ہے۔ دائمی حیات والے چن بسولیشور کا

ముసలమానరహాంగ ఏసుదేయుళిగెత దాను హుసన్యాయమాడ బందాను ఒసవ ప్రభు
మహమ్మద్ నబిసాహేబర మసహాఫహిడిదునింతాను నహెంబరఆత్మదలి శలణ వుదిసిదనో డింక్లో

چن بسویشور مسلمان کے روپ سے دنیا میں ظاہر ہوگا حد عدالت قائم کریگا حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مصحف الہی پکڑا ہوگا سبد کی روح میں جو ارا اوتار مبعوث ہوگا ——



His Holiness Moulana Siddiq Deendar Chanbaswaishwer



خلافت کرنسی نوٹ



مہر خلافت

(బసవేశ్వర కాల జ్ఞానము)
తెంతెరు మర్త్యకుల ఇల్లు ముద్రవేసెంచ
కొలుట కనల్లు బంధురాక నల్లి జగరార
కన్నాకృతలకంవకంచేనే నొల్లుసుక।
బంపాకలబంచ రాణిక వరిష్రాం నాగ।
బంతక్రకంయుబారక్షబయునవే।
కెంచె మానవల్లు కిబహువ బంచము
త్రంత నాయి కమ కెకభ్రమా॥
కిచేయునల్లువలెవతదమూనవనల్లు
బతాపాంయుదనయను అల్లుముగా
మ।బవవరిగెంకబతమ।పాలశ్రీ
వ పొంత బంచమ కేక్యా సె

آنا' دنیا کے دیوانو! تم کو معلوم نہیں ہوگا (مونیشور ص۲)

(۱۶) بیوی بچوں کے بغیر زندگی بسر کرنے والا ناڑ بند نہیں رہے گا۔ وہ آوارہ نہیں ہوگا۔ جگت کا مالک ہوگا۔ اس کو جو اس کے اپنے وجود میں دیکھے گا وہی بولتا ہوا آئے گا۔ مقام وحدت پر کامل طور سے فائز رہے گا۔ جو ملے گا کھائے گا۔ جو نہ ہوا اس کی طمع نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اللہ کہے گا۔ فوج کا سردار ہوگا۔ شیر ببر ہوگا (مونیشور ص۵)

(۱۷) عظمت والا' شاندار ہوگا۔ مادی عزت کا خواہاں نہیں ہوگا۔ دنیا کی بڑائی کا اس کو کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ اللہ والا غریب لوگوں میں غریب ہوگا۔ تمام دنیا کو دولت دے گا (مونیشور ص۱)

تشریح

مذکورہ بالا حوالوں میں جو جسمانی اور اخلاقی اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ سب حضرت صاحب قبلہ میں موجود ہیں۔ جسمانی نشانات کے لئے فوٹو ملاحظہ کریں۔

కవికేశ్వర ఏనుకెఋ రికమసుత్తవ
నేలి।కోనెవాను యుకెకళమస్తెలాదితిం
దబనవంగా॥పదృతహోద్యమనవా
తగిఅల్లుయుత్రభ్రువల।బరుతనా
క్షెంయా దిడి సుర ఉ. (
కెందు వర్షకబదకసొంపిఁరు జగతి
ల్లయుందె శ్రీనాత్రుబకి బెంచ
యాని ఒమే (కాలజ్ఞానము
రం)

(۱۸) آسمان سے اللہ رب العالمین کہتا ہوا عظمت کے ساتھ بلندی پر چڑھ کر بارشوں کو بلائے گا۔ بسویشور سب کو نشان دکھائے گا۔ وہ اللہ رب العالمین کے خطابات و ماہی مراتب کے ساتھ ڈنکا بجاتے اور نرسنگا پھونکتے ہوئے آئے گا۔ (مونیشور ص)

(۱۹) ہم (اولیاء اللہ) آنے کے ایک سال آگے دنیا تمام بہت ہی مصیبت میں مبتلا ہوگی۔ ہم آنے کے بعد بہت اچھا ہوگا۔ یعنی بارش وغیرہ کثرت سے ہوکر دنیا کو آرام ہوگا۔ (شرن لیلامرت)

تشریح

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دینداری چن بسویشور کا سب سے بڑا نشان اُس کے لئے

بارش کا برسنا ہے - جہاں کہیں آپ نقل مقام کرتے ہیں - وہاں پر اندرون ۲۴ گھنٹے بارش برستی ہے ۔ چنانچہ کئی مقامات میں اتمام حجت کے طور پر یہ نشان ظاہر ہوا ہے - اس کی چشم دید شہادت ڈاکٹر مولوی سید محبوب حسین صاحب آپکے برادر کلاں دیتے ہیں - اور دیگر بیشتر حضرات بھی اس کے شاہد ہیں - آپ کے ظہور کے ایک سال آگے یعنے ۱۹۲۳ء میں بارش کی بے حد قلت ہو کر دنیا بہت ہی مصیبت زدہ تھی - آپ کے ظہور کے ساتھ ہی کثرت بارش سے دنیا کو سکھ وچین نصیب ہوا -

دیندار چن بسویشور کے ظہور کی شہادت میں زمین و آسمان کے نشانات

[illegible]

(۱) راستوں پر اسٹیشن بنائیں گے - کھمبوں کو تار باندھینگے سیدھی گاڑی آئے گی - اُس وقت دنیا کا کھیل دیکھو!
(۲) پانچ دھاتوں کی پٹڑی زمین پر بچھائینگے پنچ (پیتل) کا رتھ چلائینگے - وہ رتھ بجلی چمکائے گا
(۳) بغیر بیل کے بنڈی (موٹر) دبا دبا کے چلائینگے چو طرف حکومت کرینگے - اسکے بعد وہ فنا ہو جائیں گے
(سر دگنا کالگنان)

تشریح اِن پیش گوئیوں میں، ریل، ٹرام، موٹر وغیرہ کا ذکر ہے - ان سواریوں کے موجدین کے انجام کی طرف بھی اشارہ ہے - یہ دیندار چن بسویشور کے ظہور کے لئے بطور نشان بیان کئے گئے ہیں

[illegible]

(۴) کرودھن نام سونچھر (۱۸۶۵ء) میں جو ہونے والا ہے - وہ یہ ہے :- ہتھیلی میں آنکھ رکھنے والے، سر پر سینگ رکھنے والے، پانچ منہ اور دس ہاتھوں والے آئیں گے - آگ اور پانی کو ایک جگہ بند کرنے والے دور سے دیکھنے والے دور سے سننے والے آئینگے - اس طریقہ سے آنے والوں کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں - اُن پر ایمان مت لاؤ - کرودھن نام سونچھر میں (۱۸۶۵ء) سری بسویشور آئینگے (پیدا ہونگے)
(رودر منی صہ ۱۳)


KHALIF QADIAN


H. E. H. THE NIZAM


H. M. GEORGE VI


HIS HOLINESS MOULANA SEDDIQ DEENDAR CHANBASWAISHWER.


M. M. ALI LAHORE


ALLAMA MASHRIGI


MR. GANDHI


HER HITLER


H. M. JAPAN


STALIN P. RUSSIA



بشریٰ للمؤمنین

ہندوستان تمام مسلمان ہونیوالا ہے (الہام)

تغابن

عیسائی ہندوستان کو عیسائی بنانا چاہتے ہیں اور آریہ ہندوستان کو آریہ بنانا چاہتے ہیں اور سکھ ہندوستان کو سکھ اور اسی طرح لنگائت ہندوستان کو لنگائت بنانا چاہتے ہیں چونکہ یہ مذاہب آپس میں اصولاً ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں پس ہرگز ممکن نہیں کہ ایک ہندوستانی ان چاروں مذاہب کو اختیار کرسکے اس تغابن کا فیصلہ وہی مذہب کریگا جو اپنے اندر ان چاروں مذہب کو ہضم کرلینے کی طاقت رکھتا ہے الجنۃ تحت ظلال السیوف کے اصول پر جہاد اس کا معجزہ ہوگا یہ معجزہ مسلم بلیکر تمام دنیا کو دکھایا ہے اب یہی مسلم دوبارہ اس معجزہ کو دکھائے گا

ಚೆನ್ಣ್ಣ ಬೊಣ್ಣವನ್ನು ಉಟ್ಟು
ರೊಂಡು ಬಿಲ್ಲಂ ಹಿಡುಕೊಂಡು
ಬೇಟೆಗಾರನಾಗಿ ಬರುತ್ತಾನೆ.

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

ہندوستان میں مذہبی تغابن



چن بسویشور پاجامہ پہنکر ترکمان دستبق پکڑا ہوا شکاری بنکر آتا ہے



خاکہ ہندوستان اسلام کے مشابہ ہے

۱۔ سیام برما آسام حرف الف کے مشابہ ہے
۲۔ بنگالہ حرف سین کے مشابہ ہے (۳) دکن اور سیلون حرف لام الف کے مشابہ ہے
۴۔ کراچی اور سندھ حرف میم کے مشابہ ہے (۵) کشمیر اور شمال مغربی سرحد تنوین کے مشابہ ہے
۶۔ چینی سرحد جزم اور زیر کے مشابہ ہے (۷) جاوا اور سماٹرا زیر کے مشابہ ہے

آدم کے وجود نے درندوں کے فسادات کو شاکر زمین پر امن قائم کیا
برٹش کی حکومت نے ہندوستان کے راجاؤں اور بادشاہوں کے آپس کے جھگڑوں کو مٹاکر امن قائم کیا
دیندار وں کا وجود ہندوستان کی اقوام کے مذہبی فسادات کو مٹاکر امن قائم کرے گا
فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

منجانب اراکین دیندار انجمن آصف نگر دارالخلافت حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

العاقبۃ للمتقین

حضرت امام حسین علیہ السلام کے تبلیغ ہند کا خیال بصورت دیندار انجمن جسم اختیار کر چکا ہے لہٰذا اس ذریعہ سے

تمام ہندوستان مسلمان ہوگا

موعود نمبر ۱ کالگنان میں خلیفہ قادیان کو دیرسنت کہا گیا ہی پیدائش ۱۸۸۹ء بتائی ہے اور گادی نشینی کا ۱۹۱۴ء بروز جمعہ اٹھارہ گھڑی لکھا ہے اسکی پیدائش کے ساتھ ہی ۱۲ دن تک سورج چھپ جائیگا وہ قرآن شریف کے الفاظ کو توڑ موڑ کر بیان کریگا وہ ایک اندھیرا ہے اسکو دور کرنے کیلئے چن بسویشور ۱۹۲۴ء میں ظاہر ہوگا۔ دہرم راجہ چن بسویشور کے ساتھ ہونیکے بعد اور والی بھنڈارا اور تریتی کے خزانے باہر پڑنے کے بعد ویرہ سنت کو بھگتی ہوگی وہ معہ اپنے موجودہ پانچو مریدوں کے چن بسویشور کے ہاتھ پر بیعت کریگا (رومنی کلیوگ کالگنان)۔

موعود نمبر ۲ جلالت الملک سلطان میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ سابع آپکو دکن کے اولیا اللہ نے دہرم راجہ کہا ہے آپکی تخت نشینی کا ۱۹۱۱ء بتایا ہے۔ حکومت گوداوری اور کرشنا کے درمیان بتائی ہے چن بسویشور اور دہرم راجہ یہ دونوں ملکر ایک سو ایک ذات کو ایک کرینگے

موعود نمبر ۳ ملک معظم جارج ششم قیصر ہند اولیا اللہ دکن نے اس بادشاہ کو غیر نام ز بادشاہ لکھا ہے اسکی شناخت یہ بتائی ہے کہ لنگ کی ٹوپی والے آگ اور پانی کو بند کر کے کام لینے والے دور سے سننے والے دور سے دیکھنے والے بغیر بیل کی بنڈی چلانے والے اس کی قوم والے ہوں گے۔ دیندار چن بسویشور کو تکلیف دینے کی وجہ سے ان کو بلیات گھیر لیں گی۔ سخت کشت و خون ہوگا۔

موعود نمبر ۴ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے صدر جماعت احمدیہ لاہور۔ اس وجود کا نام اولیا اللہ دکن نے "بسویشور" رکھا ہے یہ وجود چن بسویشور کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔ اقوام عالم اس کی عزت کرینگی۔

موعود نمبر ۵ مسٹر گاندھی اولیا اللہ دکن نے اس موعود کو "بدکی" کے نام سے موسوم کیا ہے شناخت یہ تبلائی ہے کہ لٹکے ہوئے چمڑے ہونگے بوڑھی کی صورت ہوگی۔ آڑے تیڑھے دانتیں ہوں گے۔ چرخہ لیکر باریک کاتتا ہوا آئیگا۔ اس کا نام سنکر سرداروں کے سینے پھٹ جائینگے۔ حاکموں کو حکومت چھوڑ کر بھاگ جاؤ کہے گا (کلیوگ کالگنان)

شخصے ز قوم زنار ظاہر شود و علم وار چو — جسمش چو تار باشد قولش چو رستمانہ (نعمت اللہ شاہ ولی)

موعود نمبر ۶ علامہ مشرقی عنایت اللہ خاں صاحب۔ حدیثوں میں ہی کہ ایک مسلمان دجال کو مومن کہیگا۔ میری نظر میں یہی وجود ہے کیونکہ یورپین حکومتیں جو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے دجال ہیں۔ ان کی نسبت مشرقی صاحب نے لکھا ہے یہ مومن ہیں دلی ہیں، مزید یہ کہتے ہیں کہ اقوام یورپ کل مقام محمود پر ہیں۔ آخر مشرقی صاحب اپنے خیالات سے رجوع کرینگے۔

۱ سمرادھاری نام سونچر شالیواہن شک ۱۸۱۱ — ۲ آنند نام سونچر شالیواہن شک ۱۸۳۶

موعود نمبر ۷ ہٹلر خطۂ یورپ کو آگ لگاتا ہوا نکلے گا۔ بہت سی سلطنتوں کو اپنے ہاتھ میں لیگا۔ یہ چھاگل بنانے والوں کے خاندان سے ہوگا۔ آخر ہولناک جنگوں کی وجہ سے جرمنی کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوگا (صادق کلیوگ کا لگنان) دیکھو کتاب اعادۂ اسلام مطبوعہ ۱۱۶ھ

موعود نمبر ۸ اسٹالن احادیث میں اس کی قوم کو یاجوج ماجوج کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اسکا نشان مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ بتایا ہے یعنے وہ ہر بلندی سے ٹوٹ پڑیگی۔ آخر وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے گا۔ اس قوم کی عبادت گاہوں کی جگہ مسجدیں بنائی جائیں گی۔

موعود نمبر ۹ شہنشاہ جاپان۔ اس وجود کا نام اولیاء اللہ دکن نے "ماری" دیا ہے۔ اس کی قوم چن بسویشور جس کو کلکی بھگوان بھی کہا گیا ہے کے مقابلہ میں آئیگی۔ بہت کشت و خون ہوگا۔ آخر شکست کھا جائیگی قرآن کریم نے اس قوم کو عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ کہا ہے اور حدیثوں میں لکھا ہے اے مسلمانو! تم کو اس قوم سے لڑنا ہوگا جس کا حلیہ یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والی چپٹی ناک والی ڈھال کے چہرے والی قوم ہوگی (چپتیا ونی)

اللہ سے علم پاکر ان سب کی عاقبت بتلانے والا کامیاب انسان دیندار چن بسویشور ہے حدیثوں میں آیا ہے کہ اسکے سیدھے گلے پر خال ہوگا جب آل ہارون سے ایک شخص (مصطفےٰ کمال پاشا) چوتھی لڑائی لڑے گا۔ اسوقت اسکی عمر چالیس سال کی ہوگی چہرہ ستارہ کے مانند چمکدار ہوگا۔ وہ یہودیوں کے رہبان جیسا نظر آئیگا۔ دو سوتی عبائیں والا ہوگا۔ وہ غیروں کے ملک فتح کرے گا۔ خزانے نکالے گا (ترکی کے کروڑہا کے خزانے ہیں) اور سات سال حکومت لیگا۔ اللہ تعالیٰ اسکے لئے بارش برسائیگا۔ اولیاء اللہ دکن نے لکھا ہے۔ اسکی وجہ سے عالمگیر لڑائی ہوگی یعنے وہ اس عذاب کا باعث ہوگا۔ اسکی ذات سے دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ ہندوستان کی ایک سو ایک ذات والے سب مسلمان ہوجائیں گے (ترسٹھ اولیاء کا قول) دہریت کی تہذیب کی جگہ مذہبی تہذیب ہوگی۔ ہندو قوم اسکے انتظار میں یوم یعنے تیرھویں تاریخ کو اماس یعنی اٹھائیسویں تاریخ کو پوجا کیا کرتی ہے یہ ان کی یادگار ہے تاکہ اس عمل سے وقت پر اپنے پروردگار کو پہچانیں۔ لکھا ہے چن بسویشور کی پیدائش کے سات سال بعد قیامت آئیگی۔ آپکی پیدائش ۱۳۰۳ھ کی ہے اور چاند گرہن اور سورج گرہن موعود ۱۳۱۱ھ میں ہوا (دیکھو جنتری) لکھا ہے۔ دیندار چن بسویشور کے ساتھ باغی کام کرینگے جنکے حدود دریائے ہیمو سے لنڈی کوتل تک بتلائے ہیں۔ یہ باغی ایک قوم ہے۔ باغی سنسکرت لفظ باگی (مذہب کیلئے مارنے اور مرنے والا) کا بگڑا ہوا ہے یہ قوم ہندوستان کے ہر بے نوری کے وقت کام آتی رہی چنانچہ جب بدھوں کی سطوت اور حکومت نے بے نوری پیدا کردی تھی اس وقت اس قوم نے شنکراچاریہ کے ساتھ ہوکر اس دہریت کی ہوا کو بند کردیا تھا اللہ کی یہ سنت ہے جب دہریت کی تہذیب انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو نتیجہ میں عالمگیر جنگ ہوجاتی ہے۔ پھر وہ بتِ پائندہ نما کو صرف وہ قوم فتح کرتی ہے جن پر دہریت کی تہذیب کا کوئی اثر نہ ہو۔ علامہ اقبال نے اس حقیقت کو اسطرح واضح کیا ہے۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی ؎ یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی

تشریح انگریزوں نے ۱۸۶۵ء میں ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ سے دکن میں ریل جاری کی۔ جس میں آگ اور پانی کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے۔ ہتھیلی میں آنکھ سے مراد انجن دیکھنے والے ہیں۔ سر پر سینگ والے دیو ہیکل لوگ۔ پانچ منہ سے مراد چوطرف نظر رکھنے والے، پانچواں منہ یعنے آسمان کی فضا میں چلیں گے۔ دس ہاتھیں۔ دس ہاتھ کا کام مشینیں کرتی ہیں۔ یہ لوگ ان اثرات سے تبدیل مذہب کرینگے لہذا متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی سنہ میں سری بسویشور کی پیدائش بتائی ہے لیکن کوئی نشان کسی کالگنان میں بسویشور کا نہیں بتایا، شناخت کے لئے صرف پانچ واقعات کا وقوع بتایا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ دکن میں ریل کی آمد کے ساتھ ہی وہ پیدا ہوگا۔ دوسرا یہ کہ وہ چن بسویشور کا استاد رہے گا۔ تیسرا یہ کہ وہ چن بسویشور کے عقائد سے اتفاق کرے گا۔ چوتھا یہ کہ وہ ویردسنت کا مخالف ہوگا پانچواں واقعہ وہ مخلوق خدا میں محبوب ہوگا۔ یہ موعود شخصیت درحقیقت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی ہے۔

[illegible]

(۵) گدگ کا ترکوٹ الیشور (ٹوٹ جائے گا۔) کپل کے ہمپیا کا منہدم شدہ مٹھ دوبارہ باندھا جائے گا۔ اڑوی کے وبھوتی کا ہد گوہی کے چھت کو لگ جائے گا۔ گدگ کے قریب بڑی برف کی چٹان گرے گی۔ تنگبھدرا کی نہر نکالینگے (بھولوک جینتارتن ص۱۶-۱۲-۱) گدگ کے ویرنارائن کے رتھ کا کھینچنا ہی نشان ہوگا (ترسٹھ پیراتھ)

تشریح ۱۹۱۸ء میں گدگ کے بت کے رونے کی آواز سرکاری لوگوں اور رعایا نے سنی ہے یہ آواز تین دن تک برابر آتی رہی۔ وبھوتی کا ہد بتدریج بڑھ رہا تھا اس کا چھت کو لگ جانا چن بسویشور کے ظہور کا اعلان سمجھا گیا تھا۔ وہ اب چھت کو لگ گیا ہے دیکھو فوٹو وبھوتی کنج گوہی۔ تنگبھدرا پراجکٹ چن بسویشور کے زمانہ میں عمل میں آرہا ہے۔ ویرنارائن کا رتھ لنگائتوں کی مخالفت کی وجہ سے بالکل رک گیا تھا۔ وہ اب کھینچا جارہا ہے۔

(۶) کنک ملیا کی گھنٹی کا گر جانا ہی نشان ہوگا (بھولوک چینتارتن)

[illegible]

تشریح اس گھنٹی کا دائرہ سولہ فٹ کا تھا۔ پہاڑ میں کسی حکمت سے لگائی گئی تھی۔ وہ ۱۹۱۰ء میں گر کر پھوٹ گئی۔

[illegible]

(۲) ترپورانت کے تالاب کا پانی صاف ہونا ہی نشان ہے۔ اور اس وقت گڑنگرو آئیں گے۔ اس تالاب میں اپنے کپڑے دھوئیں گے۔

(ترسٹھ اولیاء کا قول)

تشریح شہر کلیانی ضلع گلبرگہ علاقہ سرکار عالی کا مشہور تالاب ترپورانت کا پانی بوجہ سرخ زمین ہونے کے کسی وقت سفید نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا پانی بطور نشان ظہور ین بسولیشور حسب پیش گوئی ۱۹۲۳ء میں یعنی ظہور کے ایک سال پیشتر ہی بالکل صاف ہوگیا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں نواب صاحب کلیانی کے ایماء پر ناظم صاحب نے مجھے کلیانی آنے کی دعوت دی تھی۔ میں نے تالاب کے پانی کو صاف دیکھا اور اپنے کپڑے اس میں دھوئے۔ ۱۹۲۷ء سے ہی مجھے گڑنگرو کا خطاب دیا گیا تھا۔ اور یہ پیش گوئی بھی کلیانی میں ہی اس عمل کے بعد چلوادی لبیا جس کے پاس پورے کال گنان کا ذخیرہ ہے۔ رلی۔

[illegible]

(۸) کلیانی شہر قصابوں کا محلہ ہو جائے گا

(ردرمنی صلا)

تشریح اس شہر میں خصوصیت کے ساتھ لوگوں کو اس بات کا انتظار تھا کہ جہاں بسولیشور بیٹھ کر شاستر پوران سنایا کرتے تھے۔ اس چبوترے پر قصاب اپنی دکان لگائیں گے اور یہ ہو چکا

(دیکھو فوٹو)

[illegible]

(۹) کاٹر ائیکت نام سونچر ۱۹۱۸ء میں ماہ شاڑھ بروز اتوار پشیا نچھتر میں شمال مشرقی کونے (بنگال) سے ایک وبا مغرب کی طرف پھوٹے گی۔ ملک (ہند) کے چاروں کونوں میں تین چار ماہ رہے گی۔ ۸۸ لاکھ ۲۵ ہزار انسان ہلاک ہونگے (ردرمنی صہ)

تشریح اسی سنہ میں وبائے انفلوئنزا پھوٹ پڑی۔ چند ماہ کے اندر اندر اس نے پورے ہندوستان کو گھیر لیا۔

త్రిపురాంతకదకెరెనీరు కప్పాదీతు

تری پرانت(کلیانی) کے تالاب کا پانی کالاھو جا ئگا

کلیانی کا تالاب



Tank of Tripuranth

కల్యాణకటగెరె ఆదీతు

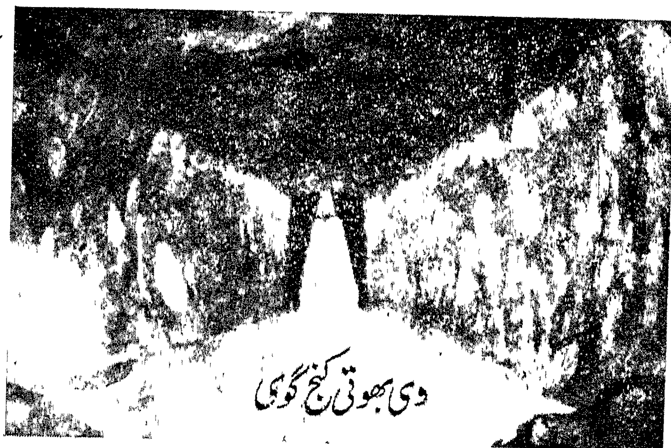
کلیانی ''چبوترہ بسویشور'' گاؤ قصابوں کا آرہ بنیگا



Bashwaishwer's Waranda.

విభూతి కణజగవి మాళిగెగెముట్టితు

وبھوتی کا ھد گوی کے چھت دولگ جائیگا



Cave of Vibhuti Ulvi

పుళు వేయ మేలింద పురుళ్యాపుగుండుగ

کے پہاڑوں سے گولے لڑھک جائینگے



Ulvi Hills

పుళు వేయ మేలింద పురుళ్యాపుగుండుగళు

وڑوي کے پہاڑوں سے گولے لڑھک جائنگے



Ulvi Hills

పుళు వేయ మేలింద పురుళ్యాప్రుగుండుగళ

ي کے پہاڑوں سے گولے لڑھک جائنگے



Ulvi Hills

[illegible]

(۱۰) ۱۸۱۸ شالیوان شکے مطابق ۱۸۹۶ء میں کن دیش (میسور) کا راجہ شمال میں جاکر مرجائے گا۔ پھر آسوج کے ماہ میں میسور میں تخت نشینی ہوگی۔ اسکے بعد کارتک کے ماہ میں ایوان شاہی میں عورتیں جمع ہوکر شادی منائینگے۔ ایسے موقع پر دہکتی ہوئی آگ نکل کر ایوان شاہی جل جائیگا (اکھنڈ منی ص۳)

تشریح

میسور کا مہاراجہ اسی سال کلکتہ جاکر انتقال کرگیا۔ اور کارتک کے ماہ میں ہی شادی کے موقعہ پر راجہ کا محل جس کا نام جگن موہن پیلس تھا اسکو آگ لگ کر آدھا جل گیا (دیکھو فوٹو)

[illegible]

(۱۱) رکتاکشی نام سونچھر ۱۹۲۴ء میں دوپہر کے وقت بمقام گلبرگہ بُت کا پوجا بند ہوگا۔ اسکے بعد ہمارے گرہ نگرڈ و میدان میں آئیں گے۔ (ردرمنی)

تشریح

اسی سنہ میں ہندو مسلم فساد ہوکر گلبرگہ کا مشہور بُت شرن بسپا توڑ دیا گیا جس سے پوجا تقریباً پانچ ماہ تک بند رہی۔ یہ بات قابل نوٹ ہے کہ دیندار چن بسویشور کا ظہور گدگ میں ماہِ رجب کے آخری عشرے میں ہوا۔ آپکے برادرِ کلاں ڈاکٹر مولوی سید محبوب حسین صاحب خلیفۃ الرحمٰن آپ کی طرف سے مبلغ بن کر گدگ سے نکلتے ہیں۔ الہام کی بنا پر ماہِ رمضان کا سالم مہینہ اسی دیول کے میدان میں ایک درخت کے نیچے گذارتے ہیں۔ اعتکاف کے دنوں میں کشف میں دکھایا جاتا ہے۔ کہ اس دیول کا بُت توڑ دیا گیا ہے۔ سخت ہنگامہ آرائی ہورہی ہے۔ صاحب موصوف اس بات کی اطلاع دوستان کے مہنت کو دیتے ہیں اور مسلمان ہونے کی تلقین کرکے نکل جاتے ہیں۔ اسکے بعد ہی ہندو مسلم فساد ہوکر دیول کا پوجا بند ہوگیا۔ اسکے ساتھ ہی دیندار چن بسویشور کے گرہ نگرڈ و میدان میں آئے۔

چاند اور سورج کا ایک ہی پکش میں گرہن ہونا ظہور چن بسویشور کا زبردست نشان ہے

[illegible]

(۱۲) چاند اور سورج گرہن دو ہفتوں میں ہوں گے باپ کو بیٹا مروانے کے بعد دنیا کو قیامت آئے گی۔ (سروگنا ص۱۲۹)

[illegible]

(۱۲) چاند گرہن اور سورج گہن ایک ہی ماہ میں آکر باپ کو بیٹا مارنے کے بعد آگے نندی واہن بسولیشور آئے گا۔ (نیلما کالگنان)

تشریح چاند اور سورج گرہن ایک ہی پکش میں یعنی پندرہ دن کے اندر ہونگے۔ وہ اس طرح کہ تیرہ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ تاریخ کو سورج گہن ہوگا یعنے پُنم کو چاند گرہن اور اماس کو سورج گہن ہوگا۔ ہندو مذہب میں پُنم اور اماس کا پوجا بھی ظہورِ چن بسولیشور کے یادگار کے طور پر ہے تاکہ وہ اس یادگار سے اپنے پروردگار کو پالیں۔ وہ آنے والا ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوگیا۔ مذکورہ بالا چاند گرہن اور سورج گہن اسکی شہادت کے لئے مطابق پیشگوئی ماہِ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا۔

[illegible]

(۱۳) جنوب مشرقی سمت میں دمدار ستارہ نکلے گا (بھولوک چنتارتن پہلا پشپ ص۱۴)
(یہ ۱۹۱۰ء میں ہوچکا)

[illegible]

(۱۴) ۱۸۱۹ شالیوان شکے یعنے ۱۸۹۶ء میں شمالی علاقہ سے درگما (طاعون) ظاہر ہوگی۔ سارے ملک کو برباد کرے گی۔ اس درگی کا پہلا نشان یہ ہوگا کہ شیر سے نہیں ڈرنے والے چوہے سے ڈرینگے۔ پہلے بیماری چوہے کو لگے گی۔ اسکے بعد انسانوں کو (اکھنڈمنی)

(۱۵) ۱۸۳۳ شالیوان شکے سادہان نام سونچیر میں حیدرآباد (غنیکے نیچے سے) نکال لیں گے (اکھنڈمنی)

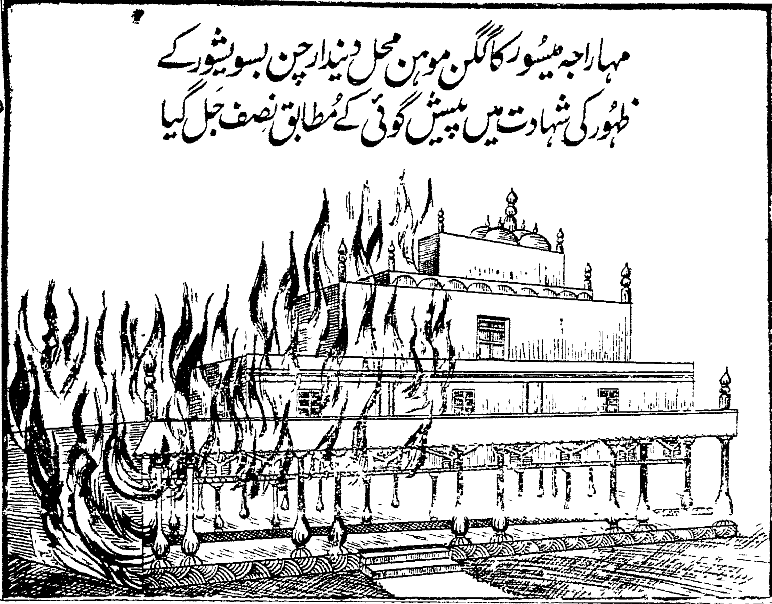
تشریح ۱۸۳۳ شالیوان شکے مطابق ۱۹۱۱ء اعلیحضرت نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ کی تخت نشینی کا سنہ ہے۔ آپ تخت نشین ہوتے ہی اپنے خودمختاری کا اعلان کرتے ہیں اور اس زمانہ سے اعلان خودمختاری منایا جارہا ہے۔ یہ بھی ظہورِ چن بسولیشور کا ایک نشان ہے۔

[illegible]

(۱۶) زمین کو زلزلہ آئے گا۔ پانی سوکھ جائیگا۔ پہاڑیں پھوٹ کر چٹانیں لڑھک جائینگے۔ آگ کی بارش ہوگی (شرن لیلا امرت)

మైసూరిన అరమనయొళగె కన్నెయరుకూడి లగ్న నడిసువరు అష్టరల్లి భుగిలు
భుగిలెందు అరమనె బండారవెల్ల సుడువుదు.

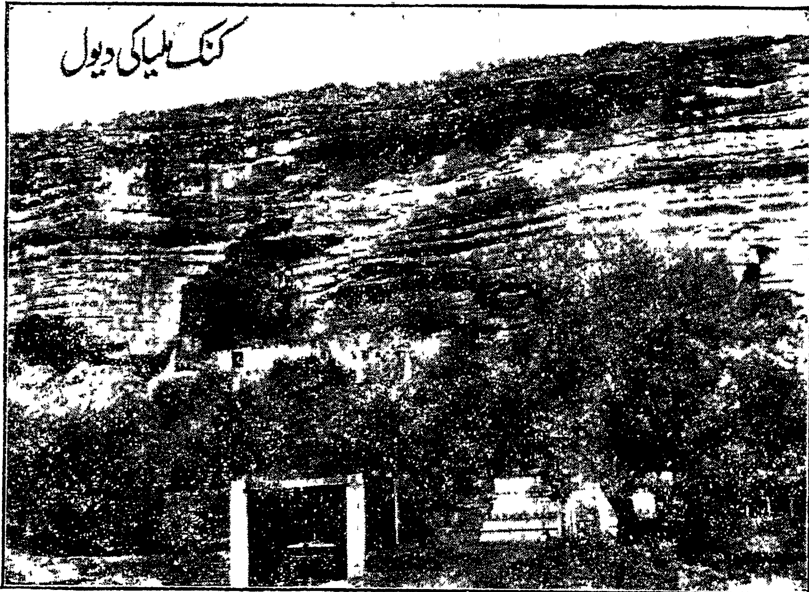
میسور کے ایوان شاہی میں عورتیں جمع ہو کر شادی رچاتی رہینگی اس
اثنا میں اچانک محل کو آگ لگ کر محل بمعہ سامان جل جائیگا



Mysore Maharaja's Palace.
[Gaganmohan]

కనకమల్లయ్యన ఘంటెబిద్దుబయలాదీతు.

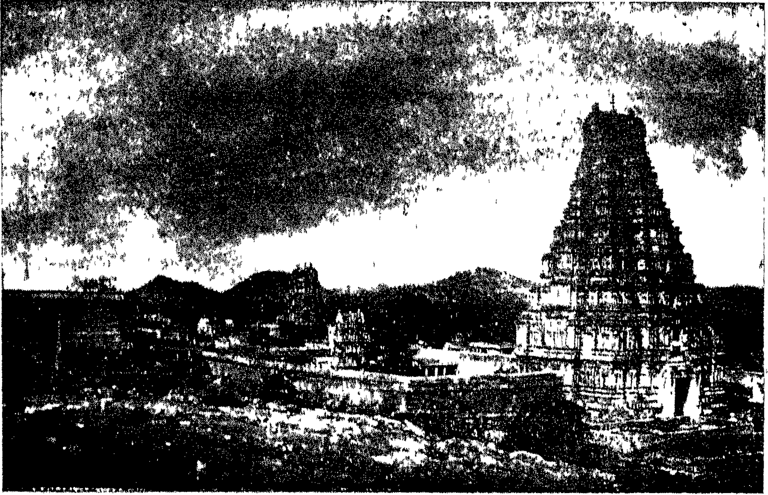
کنک ملیا کے دیول کی گھنٹی ٹوٹ پھوٹ جائیگی



Temple of Kanaka Mallia

బీయిజాపురం సుగాపహూరాదారు కొల్లగొట్టు ముగిదాపు

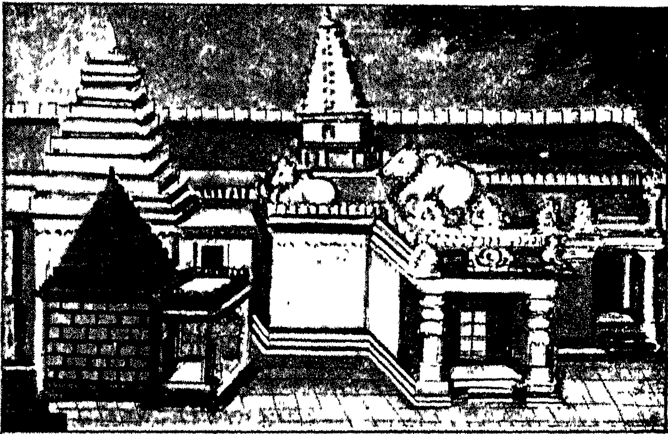
والی دھندار(والی کا خزانہ)لٹایا جائیگا۔ اس واقعہ پر بدشگونیوں
کا اختتام ھے



Hampi Temple.

(శ్రీశైలమునందు దేవాలయము.

بسرسیل کی دیول توڑ دیجا ئیگی



Temple of Sri Syayil.

పాండోరంగగ హాగి విఠలన తెగదారు.

پندھر پور حا کر وتھل کے بت کو اکھاڑکے پھینکینگے!



[illegible]

(۱۷) اُڑدی کے سمت والے چٹان لُڑک گئے۔ لوگوں کو اس کا علم نہیں رہے گا (رُدرمنی)

(۱۸) رُدرُدگاری نام سونچیسر مطابق ۱۹۲۳ء میں ۳۶ مربع میل آگ کی بارش ہوگی (رُدرمنی)

(۱۹) مالک دنیا چن بسویشور کی پیدائش کے سات دن بعد پہاڑ متزلزل ہونگے اور پہاڑ کی چٹانیں لڑک جائیں گی۔ (نیلما)

تشریح سنہ ۱۹۱۴ء میں زمین کو زلزلہ آیا۔ اُسی سنہ میں اڑدی کے سمت کے پہاڑ پھوٹ کر چٹانیں لڑک گئیں (دیکھو فوٹو)۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں جاپان میں بہت بڑا زلزلہ آیا اور بہت سے لوگ اس سے تباہ ہوئے۔ امبولی گھاٹ کے پہاڑ بھی ڈھل گئے ہیں۔ بہتوں کو اس کا علم ہے۔ بہار۔ کوئٹہ کے زلزلے مشہور ہیں۔ گنگا کا پانی کئی سو میل تک زمین میں جذب ہوگیا تھا۔ کئی گھنٹوں تک دریائے گنگا سوکھ گئی تھی

[illegible]

(۲۰) جمنا (دہلی کے پاس) اور کاویری (سرنگ پٹن کے قریب) کی طغیانیاں ہوں گی۔ چن بسویشور اور ویرو سنت آنے کے زمانہ میں (رُدرمنی)

تشریح سنہ ۱۹۲۴ء میں چن بسویشور کے ظہور کے ساتھ ہی وقتِ واحد میں جمنا اور کاویری کی طغیانیاں ہوئیں۔ جس سے بہت سی مخلوق تباہ ہوئی۔ یہ بھی چن بسویشور کے ظہور کا ایک اہم نشان ہے۔

سوراج کی تحریک چن بسویشور کے ظہور کا ایک زبردست نشان ہے

[illegible]

(۲۱) اب کیا کروگے اے بھائی؟ چن بسویشور کے زمانہ میں زمین پاک ہوگی۔ تمہارا بوجھ تمہارے گردن پر ہوگا تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں گی۔ طاقتور بلاؤں کے ساتھ ہمارا اللہ رب العالمین آئے گا۔ دیکھو ہمارے صادقین اولیاء اللہ کے پیچھے پیچھے دنیا کو سمیٹتے ہوئے ماری آئے گی وہ ظلمت کی ساڑی پہنے گی دنیا کے سنوا

[illegible]

سنگار سے آراستہ رہے گی۔ ہمارے شہروں کے پیچھے پیچھے ملک ملک پھرتے ہوئے آئے گی۔ اس کا حلیہ، لٹکتے ہوئے چمڑے والی بڑھیا کا ہوگا وہ ایک چرخہ کاتتے ہوئی آئے گی۔ ابن الوقتی کا بھیس لئے ہوئے تم کو ہلاک کرنے وہ آتی ہے۔ اُس کے آڑے ٹیڑھے دانت ہونگے۔ تمہارے بڑے بڑوں کے سینے دہل جائیں گے دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ ہوکر ہر جگہ آگ لگاتے ہوئے آئیگی دہاڑی (بلا) ہمارے اولیاء اللہ کو چھیڑنے کے نتیجے میں یہ ہوگا۔ تمہاری حکومت چھوڑ کر بھاگو کی آواز اُٹھے گی (دیکھو بڑھیا)

تشریح

مذکورہ بالا پیشگوئی میں سوراج کی تحریک کا ذکر ہے۔ وہ بڑھیا کی صورت والا، آڑھے ٹیڑھے دانت والا، چرخہ کاتتے ہوئے آئیگا۔ اور وقت کی حکومت کو حکومت چھوڑ بھاگ جاؤ کہے گا یہ گاندھی ہے۔ اور کویٹ انڈیا کے الفاظ بھی اس پیش گوئی میں موجود ہیں، یہ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کے ظہور کا ایک زبردست نشان ہے جسکی پیشگوئی آٹھ سو سال پیشتر کی گئی ہے۔

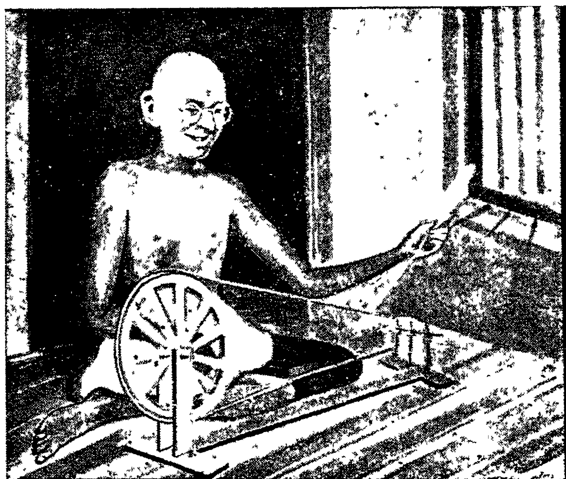
دیندار چن بسویشور کے زمانہ ظہور کے حالات

[illegible]

(۱) آگے چل کر بہت خراب دن آنے والے ہیں، سنو بھائی وہ دن کب آئینگے، مت کہو! بہت جلد آجائیں گے۔ دیکھو بھائی۔ دیوث خصلت والوں کو اس کا علم نہیں ہوگا۔ تم سنو بھائی! دن ختم ہوجائیں گے اولیاء اللہ آجائیں گے۔ دیکھو بھائی۔ بارشیں کم ہوجائینگے فصلیں ختم ہوجائینگے۔ سنو بھائی! مغرور لوگ آئندہ بہت برباد ہونگے۔ دیکھو بھائی! جاڑا زیادہ ہوگا، زناکاری

జొలువదొగలినము దకి వ్ణ్ణనూలుత్తృ బరుత్తాళెపెదకి కాల
కర్మద హొదికె నిమ్మకొల్లాలి బరుత్తాళె పెదకె అడ్డతిడ్డాద
హాల్లు నిమ్మదొడ్డ వరవదెగాళు. ఝుల్లు నమ్మశంకార తడ
విదఘాడి నిమ్మదొరతన బిట్టిన్ను ఓడి...

چھریاں پڑی ہوئیں جہرے والی بڑھا کی صورت والا باریک
سوت کا بنا ہوا آڑے ٹیڑے دانت والا دبلا داری مجسم بلکر
ہمکو تباہ و برباد کرنے آئیگا صاحب اقتدار ہستیو نکے دل
(اس کے نام سے) کانپ جائیںگے حاکموں کو حکومت چھوڑ کے
بھاگ جانا ہوگا۔ ہم اس عذاب کی یاد اش میں ہوگا کہ
حکومت وہ 'جن بسویشور' کے کام میں سدراہ ہوگی -



Mr. M. K. Gandhi

కాసిమందిర కీళ్ళోత్తారు.

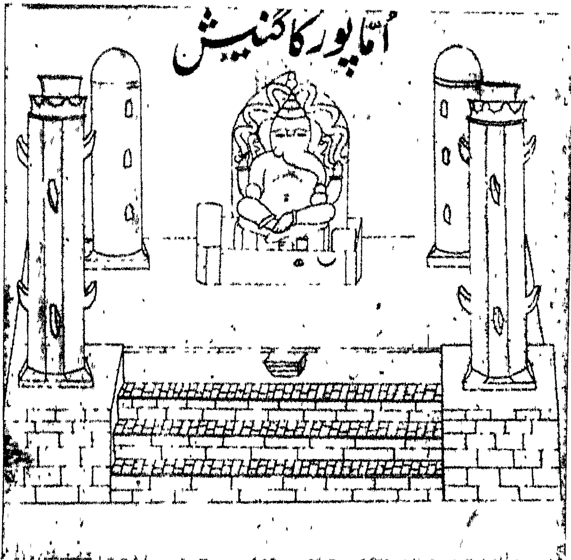
کاسی کا مندر توڑ دیا جائیگا



Temple of Kashi.

ఉమాపురద గణేశ్విగ్రహమును పెకలించివేస్తారు

اماہ پور کے گنیش کو اکھاڑ کے پھینک دینگے



Oomapur Ganaish

بہت بڑھ جائیگی۔ سنو بھائی! امانت کے مال کو غبن کر ڈالینگے
دیکھو بھائی!
(۲) آئندہ کی حالت خوبی کیساتھ بیان کرتا ہوں۔ سنو
بھائی! زمین پر گنجان جنگلیں سب ختم ہو جائیں گے۔
دیکھو بھائی! ملک ملک تباہ ہو جائیں گے سنو بھائی!
دنیا میں جنگ عظیم ہوگا۔ دیکھو بھائی! یوم کیش سوا
شرن (اولیاء اللہ) آنے کے زمانہ میں سنو بھائی! مفسد
لوگ بڑھ جائینگے۔ آخیر زمانہ آجائے گا۔ دیکھو بھائی!
حد سے زیادہ بٹے باز اور چور بڑھ جائیں گے۔ سنو بھائی
لین دین موقوف ہو جائے گا۔ جھگڑے شروع ہو جائینگے
دیکھو بھائی! ہوشیار ہو جاؤ۔ عورتیں مکر و فریب میں
بڑھ جائیں گی۔ دیکھو بھائی!
(۳) نجوم اور رمل، شگون سب جھوٹ ہو جائیں گے۔
سنو بھائی! اس کلیوگ میں چالاکیاں بڑھ جائیں گی
لوگ روزمرہ کے فرائض و عبادات ذکر و اذکار کو ترک
کر دینگے۔ سنو بھائی۔ مذہبی کتابوں کے حامل خر دماغ
ہو جائیں گے۔ سنو بھائی! پیاز کی ڈلی کو ایک عورت
ہوگی۔ سنو بھائی! غیر مردوں کے ساتھ ہو کر اپنے
خاوندوں کو ترک کر دیں گی۔ دیکھو بھائی! ایار ورو
یعنے (برہمنوں) کی عورتیں زناکار ہو جائیں گی۔ سنو بھائی
باپ بیٹے کے ایک ہی عورت ہوگی۔ دیکھو بھائی! ایک
نہیں، استاد اور شاگرد باپ بچوں میں جھگڑے ہونگے
دیکھو بھائی! ضمانت داروں کو لوگ دھوکا دیکر برباد کرینگے
دیکھو بھائی! داشتہ عورتوں کے ساتھ ہو کر بیویوں کو ترک

[illegible]

کر دیں گے۔ سنو بھائی! بزرگوں کو دیکھ کر ٹھٹھا مذاق
کریں گے۔ دیکھو بھائی! لوگ بد معاشوں سے دوستی کریں گے،
سنو بھائی! اس طرح جہالت سے دوزخ میں
جائیں گے۔ دیکھو بھائی!
(۴) گادی نشین (مٹھ پتی) لوگ خراب ہو کر فاسق فاجر
ہو جائیں گے۔ سنو بھائی! رہبانوں کے آشرموں
میں عورتوں کا جمگھٹ ہوگا۔ دیکھو بھائی! وہاں پر
ناجائز اولاد جنیں گے۔ دیکھو بھائی! بہنوں کے ساتھ
لوگ بدفعلی کریں گے۔ دیکھو بھائی! جس کسی عورت کو
دیکھیں گے، اسکے روبرو جھک جائیں گے! دیکھو بھائی
لنگ باندھنے والے لوگ چماریوں سے تعلقات
پیدا کریں گے۔ سنو بھائی! جنگم لوگ لنگ ترک کریں گے
دیکھو بھائی! ایک سو ایک ذات والے خراب ہو کر
ایک ہی برتن میں کھانا کھائیں گے، سنو بھائی! قرضہ
میں جو ٹال دیا جائے گا۔ وہ ڈوب جائے گا۔ جو
زمین میں دفن کیا جائے گا، وہ زمین کے حوالے ہو جائیگا
دیکھو بھائی! جو سود پر دیا جائے گا۔ وہ دوبارہ نہیں
ملے گا۔ سنو بھائی!
(۵) سچائی کو چھوڑ کر لوگ پاگل بن جائیں گے مختلف
مذاہب کے لوگ کھڑے ہو کر جھگڑے فساد پیدا ہو جائیں گے
رہیں گے بسونّا)
(۶) بھکت لوگ (ایماندار) سیدھی باتیں چھوڑ کر
منہ دیکھی باتیں کریں گے، اور وہ سب نجات و ایمانداری
کا خرابہ کریں گے۔ بزرگوں کے ملفوظات پڑھ کر بھی

[illegible]

بھول جائیں گے۔ یعنی نہیں سمجھیں گے۔ خدا کو نمداوالوں سے الگ کر کے فساد کرنا چاہیں گے۔ اللہ والے فقیر کو اللہ نہ سمجھ کر ذات پات کا بھید بتلا کر الگ کریں گے لوگ بناوٹی بھنگوں (فقیروں) کی خدمت کریں گے۔ حقیقی اللہ والا اگر آئے تو اس کو جھڑک دیں گے سَو میں ایک ایماندار ہوگا۔ اور ان سَو میں ایک ولی ہوگا اس کے سوائے کچھ نہیں۔

(۷) لوگ ظاہر ہیں بھگتی کرینگے (ایمانداری تبلائینگے) اندر اندر مکر و فریب میں مبتلا رہیں گے۔ باہر لنگ (معرفت) کی باتیں کرینگے۔ اندر اندر زن کے شکار رہیں گے.... بھگت بھگتوں میں باہمی جھگڑے ہونگے۔ اور جنگم جنگم آپس میں جھگڑینگے۔ اس طریقہ سے آپس میں فضول جھگڑے ہوں گے۔ دنیا میں اولیاء اللہ کے طریقہ کو نہ سمجھکر دین اور دنیا دونوں خراب کرلیں گے۔ اللہ کے طرف کا پرساد (تبرک) سمجھ کر سب مل کر کھانا کھائینگے۔ آخیر میں ایکدوسرے کے ذات پات گنینگے،

(۸) اے پرم گرو! رودر منی! اور گرو سِدرامیشور اور اولیاء اللہ تم سب سنو! دنیا کے نشیب و فراز کے باتوں کو۔ کلیوگ کے بادشاہوں کی حالت سنو! ہمہ قسم سے لوگوں سے مال چھینیں گے۔ اور جال ڈال کر لوٹیں گے۔ کشت و خون کرینگے۔ ہمہ قسم سے تکلیفیں دینگے۔ لوگوں کی چمڑی ادھیڑ کر ننڈی چھوڑیں گے۔ مختلف قسم کے محصول اور ٹیکس لیکر رعایا کو چھیل چھیل کر کھائیں گے۔ کوئی بادشاہ

[illegible]

ہمارد نہیں رہے گا۔ اس طریقہ سے رعایا ستائی
جائے گی۔ (شرن لیلامرت)

اے کسانوں تم دیکھو! تم پر بے حساب ٹیکس
لگائے جائیں گے۔ تمہارے گھروں کو مُہر اور نمبر
لگائیں گے۔ ملک الموت کی طرح سے انسانوں کے
اصل رقم کو گنتی کرینگے اور اسے کہانہ جیسے طرح
گنّوں سے رس نکال لیتا ہے اس طرح اس کو
ختم کردینگے۔ غریبوں سے بیگاری کا کام لیا
جائے گا۔ مالدار سے ڈنڈ لیا جائیگا اور کہٹ
مرٹ آدمیوں کو مارپیٹ کرکے نرم کردیا جائے گا

(۹) دنیا میں شیوا چیاری۔ ویرسید کا راستہ چھوڑ کر
ماری وغیرہ غیراللہ معبودوں کو چڑھادے چڑھاکر
سجدے کرتے رہیں گے۔ (شرن لیلامرت)

(۱۰) تکلیف کے وقت لوگ اللہ کو گالیاں دینگے
آرام کے وقت اس کی پوجا کرینگے۔ دولت پاتے
ہی غرور میں آکر اسکو بھول جائینگے۔ اللہ کے دیئے
ہوئے مالداری کے وقت خیرات نہیں کرینگے۔
لیکن مال جانے کے بعد اللہ کی شکائیت کریں گے۔
ٹھگوں کا یہ طریقہ ہوگا۔ بیوی بچوں کی خاطر
مال جمع کرینگے۔ چورلے جانے پر بہت ہی آہ وزاری
کرینگے۔ آخیر زمانے میں حکمران سب گھل گھل کر
مرجائیں گے۔ ان کے لئے بھیک مانگ کر کھانے کا
وقت آئے گا۔ (شرن لیلامرت)

(۱۱) لوگ زمانے کی شکائیت کرینگے اور خود کے چال

چلن کو بھول جائیں گے۔ جوان عورتوں کو دیکھتے ہی نیت
بدلیں گے۔ ہمہ قسم کے پرہیزگاریوں کا دعوی
کرینگے۔ غیروں کا جھوٹا نہیں کھائیں گے۔ لیکن بدکار
عورتوں کا جھوٹا چکھیں گے۔ لوگ اللہ والے پن کے
باتیں بہت کرینگے، لیکن خود گناہوں میں مبتلا رہیں گے
اس طریقہ سے دنیا کے چال چلن کا بہت ہے۔ اسی زور
سامی ہیں اب بس کرتا ہوں اور سب شرنوں کو نمسکار
کرتا ہوں۔ اگر ہمارا یہ کالنگنا ان دنیا میں پورا نہیں ہوگا؟
الیشور کے شرنوں کے باتوں کی کیا ہتک نہیں ہوگی؟
چندر دہر یعنے چاند پیشانی والا جن بسولیشور ہمارے
ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ اور ہم دنیا میں دوبارہ آکر
تمہاری پرورش کرینگے۔ اُس وقت امن وامان ہوگا۔
(۱۲) ہم سب آنند نام سونچیر کے بعد آئیں گے۔
اُس وقت ۷۰۰ سال ختم ہو جائینگے (شرن لیلامرت)
(۱۳) کرم بڑھ جائے گا۔ آخیر زمانہ شروع ہو جائیگا
دین کو مت چھوڑو اے بھائیو! تمہارا محاسبہ کرنیوالا
اُستاد آتا ہے۔ تم سب پاک رہو بھائی۔ سربلند دل
کا سربلند بہادر آئے گا۔ دنیا کا شہنشاہ ہو کر۔
کسی کا کھیل چلنے نہیں دے گا۔ سب کا حساب لیگا
میں اعلان کرتا ہوں آگے دولت کے گھمنڈ میں متکبر
مت بنو۔ وہ کھانے کے لئے تمہارا نہیں ہے اُس کے
مالک آئینگے۔ دانت توڑینگے۔ گن گن کے تم سے
لیں گے۔ لنگائتوں کے چال چلن کا حساب لے گا
جنگموں کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ تامم رکھنے والوں

[illegible]

[illegible]

(پیشانی پر کھڑا ٹیکہ لگانیوالوں) کا حال بے حال ہوجائیگا
وبھوتی رودراکشی دھاریوں کے چال چلن کا حساب لیگا
وہ تکلیف اٹھائینگے جس کو کوئی برداشت نہیں کریگا
قاضی مُلّاؤں کے وعظوں پر چلنے والے بادشاہوں کو
بھی بسیرا نہیں رہے گا۔ سب کے لئے ہول کا زمانہ
آیا ہے، یہ جھوٹ نہیں، اولیاء اللہ میدان میں آئینگے
تخت کے لئے لوگ آپس میں لڑ مریں گے۔ اس وقت
دنیا میں چن بسویشور آئے گا۔ سب بھوسے کی طرح
اُڑ جائیں گے (ہرلیا)

(۱۴) آخری زمانے کے قریب، مالک دنیا آئے وقت
ترک اور کہاں رہیں گے۔ ان کا حال بے حال ہوگا مصحف
پڑھنے والے مُلّا اور قاضی سب فاسق وفاجر ہوجائینگے

(۱۵) قیامت کے مالک کو مسلمان بھول جائیں گے۔

(۱۶) آگے چل کر مسلمان تمام مصیبتوں میں گھر جائینگے
(ص۱۱) (مونبیشور۔ رودرمنی)

(۱۷) ملک انگلینڈ سے فرنگی آئیں گے سریرنگ پٹن
پر قبضہ کرینگے اور دنیا کو سب فسق وفجور سے بھر دینگے
عورتوں کے منہ والے، بندر کے سر والے سنگم کو آئینگے
سنگم کو آکر ملک سب ہڑپ کرینگے۔ کوٹ پتلون والے
ٹوپی پہنے والے عورتوں کے منہ والے بندر سریرنگ پٹن
پر حکومت کرینگے۔ (سروگنا ص۱۳۱-۱۳۳)

ظہور کے بعد دیندار چن بسویشور کے دورے

[illegible]

(۱) تینوں عالم کا مالک، چن بسویشور صادقین کو ڈھونڈتے

[illegible]

ہوئے نکلے گا۔۔۔۔ پچھے نام سونچر مطابق ۱۹۲۶ء میں
ہمپی ورپاکشیسور کے پاس پمپا پور کو آئیں گے۔۔۔۔
سری چن بسویشور ویاس کا پوجا لیتے ہوئے سری
نندی الیشور کے پہاڑ کو آئینگے اور نندی یشور کا
درسن کریں گے (ردر منی ص ۱۳۱)

تشریح

حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور بشارتوں کی بنا پر گدگ کے سخت کفرستان سے اپنے دعوے کا ۱۹۲۴ء میں اعلان کرتے ہیں، اور تنِ تنہا روز ازل کے اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈتے ہوئے نکلتے ہیں۔ اور ایک ایک کرکے جمع کرتے جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے کئے اللہ کے بندے آپ کا ساتھ دیکر تبلیغی میدان میں نکلتے ہیں۔ مذکورہ بالا پیشین گوئی کے مطابق اللہ پاک ۱۹۲۶ء میں آپ کو ہمپی لیجاتا ہے۔ اور اسی طرح ۱۹۲۷ء میں نندی درگ علاقہ میسور میں آپ گاندھی کو تبلیغ کرنے کے لئے تشریف لیجاتے ہیں۔ اللہ تعالی ۸۰۰ سو سال پیشتر بیان کئے ہوئے ان پیشگوئیوں کو آپ خود وقت مقررہ پر پورا کرتا ہے۔

[illegible]

(۲) فخر و شب (بسوا) کے نام کا شہر آراستہ پیراستہ
کرایا جائے گا۔ ایک مسلمان کلی ناتھ کا نام لیوا آئیگا
بسوا کے شہر کا قلعہ اور بازار آراستہ و پیراستہ
کرانے کے بعد بسوا کی پکار ہوگی۔ ہر سمت میں اُنکی
شہرت ہوگی۔ اُسی وقت چن بسویشور آیا سمجھو (شرن
لیلا مرت قدیم نسخہ)

تشریح

حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور جس زمانہ میں بنگلور داخل ہوئے ہیں، اُسوقت وہ شہر آراستہ پیراستہ کیا ہوا دور دور تک پھیلا ہوا پایا جاتا ہے۔ آپکو وہاں کے معزز خاندان کے لوگ بسوا کا شہر یعنے بسون گڈی میں ٹھہرا لیتے ہیں۔ وہاں دیندار انجمن قائم ہوکر اخبار اور لٹریچر زور و شور سے نکالتے ہیں اور میسور علاقہ میں چن بسویشور کے آنے کی شہرت اِسی بسوا کے شہر یعنے بسون گڈی سے ہوتی ہے۔ اسی بسون گڈی میں آپ کا نکاح بھی ہوتا ہے۔ اِسوقت آپکے دو بیویاں اسی بسون گڈی کی ہیں۔

[illegible]

(۳) پربھو نام سونچر مطابق ۲۹ ۱۹۲۸ء میں (چن بسویشور

[illegible]

بھالکی کو آئیں گے - وہاں بالکیشور کا درشن کریں گے
اُن کو اور گرہ نگر ٹ و کو بلانے کیلئے حکمران پٹیل و زیر رعایا
و خدمت گذار سب (آئینگے) ہم انکو بلا کر لائیں گے۔
ہمہ قسم کے باجے بجنتروں کے ساتھ ہونگے۔ تمٹا
ایٹ۔ لنسال۔ مردنگ۔ بجنتر وغیرہ سے سجا
منڈپ کو آئیں گے (رودر منی صٗ)

تشریح

حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ اور راقم الحروف مولوی عبدالکریم صاحب وکیل تیماپوری کے ایماء پر اسی سنہ میں بیدر پہنچے۔ مولوی اکبر حسین صاحب وکیل کے مہمان رہے۔ وہاں حضرت قبلہ کے تقریبًا سولہ سترہ وعظ ہوئے۔ اہل بیدر وعظوں سے بہت ہی متأثر ہوئے ہزاروں آدمی حضور کے وعظ میں رہتے تھے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد میں خاص انتظام و اعلان کے بعد عظمتِ قرآن پر ایک زبردست تقریر ہوئی۔ جس میں کافی اثرات ہوئے۔ تقریر کے بعد ایک صاحب مولوی حبیب شاہ خاں صاحب وکیل بھالکی نے اپنے ہاں وعظ کے لئے دعوت دی۔ دوسرے دن وکیل صاحب نے ہمارے لینے کے لئے اپنی موٹر بھیجی۔ حضرت صاحب قبلہ اور ہمیں روانہ ہوئے اثناء راہ میں ڈرائیور سے معلوم ہوا کہ جہاں جانا ہے وہ گاؤں بھالکی ہے۔ گاؤں کے قریب جانے کے بعد خان صاحب نے ہم دونوں کو ایک درخت کے نیچے چبوترے پر جہاں پہلے ہی سے لوگوں نے فرش بچھا کے رکھا تھا بٹھا دیا اسکے بعد وہاں کے حکام، پٹیل، پٹواری، وکلا اور مشائخین وغیرہ آکر ہم دونوں کو لئے ہوئے مختلف قسم کے تاشے اور باجے بجاتے ہوئے جلوس کے ساتھ شہر میں گشت کراتے ہوئے وہاں کے مشائخ صاحب کے آستانے میں اُتارا۔ اس دن شام میں نشان کے طور پر بارش بھی برسی، بھالکی کے پورے لوگ اس بات کے گواہ ہیں ۸۰۰ سال پیشتر کی یہ پیش گوئی وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی۔ حتّٰی کہ سنہ بھی وہی نکلا جو کہا گیا تھا یعنے سنہ ۱۹۲۹ء تھا۔ اس کو دیکھ کر وہاں کے لوگ خود حیران تھے۔ اُسکے بعد دوسرے دن حضرت قبلہ اور راقم واپس بیدر ہوئے۔ جس کو بیدر کے مشہور لوگ جانتے ہیں۔

[illegible]

(۴) ہیلی میں کشتی ہوگی اور دھارواڑ راستہ ہوگا
(ٹیرات کالگنان)
(۵) کولتھیاں لیکر دہلی کو جائیں گے اور طاقتور

پٹھانوں کو ہموار کرلیں گے (جا مبیّا)	[illegible]

تشریح یہ پیش گوئی اتنی مشہور ہے کہ علاقہ کرناٹک کا بچہ بچہ اس کو دھراتا رہتا ہے، اور جس وقت چن لبسو لیشور تشریف لائیں گے، یہ پیش گوئی پوری ہوگی، ایسا ہی ہوا ۱۹۳۴ء میں حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ اپنے ساتھیوں کو لیکر دھاڑواڑ کے جلسہ کے ارادے سے ہبلی پہنچے وہاں کے لوگوں نے حضور کے وعظ کا انتظام کیا۔ ہبلی کے مشہور مولا علی کے میدان میں آپ کی ایک پر اثر تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے مسلمانوں کے قبلہ کی عظمت کو زبردست دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ اہل ہنود ان دلائل کو سُنکر دم بخود ہوگئے۔ اُن کے پاس ان دلائل کے رد کرنے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ جسکی وجہ سے وہ مشتعل ہوکر فساد برپا کئے۔ چونکہ اس علاقہ میں سرکاری عہدوں پر ہندو کثرت سے ہیں۔ آریہ سماجیوں نے عہدے داروں کو ہماری تحریک کے خلاف بھڑکایا۔ جس پر پولس کے عہدہ داروں کو ہمارے متعلق آوارہ گردی کی دفعہ لگانے کی سوجھی۔

ہبلی کے اُس تقریر کے دوسرے دن ہی حضرتِ صاحب قبلہ معہ اپنے ساتھیوں کے جلسہ کی غرض سے دہاڑواڑ پہنچے۔ اُسی دن شب میں دہاڑواڑ اور ہبلی کی پولس نے رات کو گیارہ بجے ہمارے ۱۹ آدمیوں کو معہ حضرت صاحب قبلہ کے گرفتار کرلیا۔ حوالات میں رکھا۔ اللہ والوں کی چہرہ پٹی لکھی گئی۔ اللہ اس کو خوب جانتا تھا کہ یہی ایک سبب ہوگا جو آئندہ کامیابی کے لئے راستہ نکالے گا۔ وہ اس طرح کہ یہ مقدمہ دہاڑواڑ کی عدالت میں لایا گیا۔ ڈیڑھ ماہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ بعدازاں عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ لوگ اللہ والے ہیں، نشانات رکھتے ہیں، زبردست دلائل والے ہیں، اور اس معاملہ میں وہ جلتی ہوئی لوٹھیاں ہیں۔ ان کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ اسوجہ سے لوگ عاجز آکر گڑبڑ کرتے ہیں، بدامنی ہوتی ہے۔ پولس زبان بندیاں کرتی ہے۔ اس رائے کے بعد عدالت نے حکم دیا کہ چونکہ ہم امن کو قائم رکھنا ہے۔ لہذا یہ تحریک بند کی جاتی ہے۔ اسکے بعد علاقہ میسور اور سرکار عالی میں بھی زبان بندیاں اور پابندیاں عائد ہوئیں۔ چونکہ جب اسلام کے تبلیغ کی رکاوٹ ہوتی ہے اور اس رکاوٹ کو اٹھانے کی اگر طاقت نہ ہو تو ہجرت فرض ہوجاتی ہے۔ اس بنا پر حضرت صاحب قبلہ ۱۹۳۶ء میں معہ اپنے ساتھیوں کے دھلی سے ہوتے ہوئے حسب ذیل پیش گوئی کے مطابق پاغستان پہنچکر تنظیم میں مصروف ہوئے۔ لہذا مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق ہبلی میں کشتی ہوئی اور دھاڑواڑ سے ہجرت کا راستہ نکلا۔

(۶) مشہور اور اولوالعزم مرڑی وال، چن بسولیشور عزم	[illegible]

ఖడ్గములు తీసికొని ముందుకేగి తూర్పున
ఉండును. ఆ సమయాన రాక్షసుల నాశనము
కు ఘోరమైన రక్తపాతము కలుగును

راسخ کے ساتھ قدم بڑھائینگے۔ شمال مغربی علاقہ کو جا کر مشرق کو آکر ٹھہرا ہوا ہوگا۔ اس وقت رکّاسوں کا خاتمہ ہوگا اور بہت ہی کشت و خون ہوگا (کوڑیکل بسویا صفحہ ۵۵)

تشریح دہاڑ واڑ کے فیصلہ کے بعد ہی یہ پیش گوئی ہماری تحریک کا رُخ یاغستان کی طرف پھیر دیتی ہے۔ اسکے مطابق حضرت قبلہ اپنے ۸۳ ساتھیوں کے ساتھ علاقہ یاغستان میں ہجرت کرتے ہیں۔ وہاں جاکر آئندہ ہندوستان کے مسلمانوں پر آنے والے مصائب سے ان کو بچانے کے لئے اور پورے ہندوستان کو مسلمان کرنے کے لئے تنظیم کا کام شروع کرتے ہیں۔ وہاں کے تقریبًا پورے قبائل کے سردار حضرتِ قبلہ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اس چیز کی اطلاع جب اغیار کو ہوئی انہوں نے صوبہ سرحد کی گورنمنٹ میں واویلا مچایا۔ جس پر گورنمنٹ بدظن ہوکر اپنے معاہدہ کے خلاف حضرت صاحب قبلہ اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرواکر واپس حیدرآباد بھیجدیا۔ اُسی گورنمنٹ کی ایماء پر نظام گورنمنٹ نے حضرت قبلہ پر شہر حیدرآباد کے حدود صفائی کے باہر نہ جانے کی پابندی عائد کی اور آپ کے ساتھیوں کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے سے روکا۔ مچلکہ تحریر کرالیئے۔ یہی ایک واحد سبب ہے جس نے گورنمنٹ کو موجودہ عذاب الیم میں مبتلا کر رکھا ہے یعنی۔۔۔ گورنمنٹ برطانیہ نے آنکھ بچھ کر حضرت صاحب قبلہ کو اور آپکے ساتھیوں کو ہتکڑیاں ڈال کر حوالات میں رکھا اور بلا وجہ تکلیف دیکر اشاعتِ اسلام کے مبارک کام میں رکاوٹ پیدا کردی۔۔۔۔ وہ عالمگیر جنگ کی مصیبت میں گرفتار ہوکر جانی اور مالی نقصان اٹھائی اور اب اس عذاب کا رُخ بدلکر دوسری طرف اشتراکیت اور ہر قوم کی الگ الگ حکومت کا جذبہ اسکے مقابلہ میں منہ کھولکر کھڑا ہے۔ اس طرح اس پیشگوئی کے مطابق رکّاسوں کا خاتمہ ہو رہا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار!

دیندار چن بسویشور کے ساتھی کون رہیں گے؟

(౧) చెన్నబసవరాజదేవరు, ౭౭౦ అమరగణంగ
ళు ౬౩ పురాతనులు, ద్వాదశ సహస్ర జంగము
ల సమూహమును తీసికొని వచ్చెదరు.
[illegible]
[illegible]
[illegible] (కూ. బ.)

(۱) شری چن بسوراج دیو۔۔۔۔۔! ۷۷۰ امرگنڈگرو ۶۳ پراتن (اولیاء اللہ) بارہ ہزار جنگم (فقراء) کے مجموعہ کو ساتھ لیکر آئیں گے (رُدرمنی کالگنان صفحہ ۱۳)

(۲) سنک سانند اور منو وغیرہ منی اور سوتھ شونک وغیرہ رُشی تندی دُھج (پرچم ہلال) لیکر انبوہ در انبوہ

[illegible]

آئیں گے۔ (بھولوک چنتا رتن)

(۳) اُس وقت سری من نارائن کہتے ہیں اے اندر سمندر یم۔ کبیھر۔ چندر۔ سوریہ۔ وایو۔ اگنی برہسپتی۔ شکر اَشوِن دیوتاؤں۔ سادھیہ۔ یکش گندھرپ۔ بھوجاب۔ کِنّر وغیرہ تم سب اپنی اپنی طاقتوں کے ساتھ بھگت ہوکر آؤ! (کلیوگ کالگنان ص۳۔ پوتلورویر برہمیا ص۶)

(۴) اس وقت اللہ والے بھگت پیدا ہوکر لانبے بال اور داڑھی والے ہوکر ویر دھرم کی تبلیغ کریں گے (ویر برہمیا ص۱۹)

تشریح حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کے ساتھیوں اوران کے اوصاف اور مقامات کا ذکر مذکورہ بالا پیش گوئی میں موجود ہے۔ ساتھیوں میں بہت سے لوگ اس وقت موجود ہیں اور آئندہ بقیہ لوگ ساتھ دینے والے آئیں گے۔

دیندار چن بسویشور کی کارگذاریاں

[illegible]

(۱) کلیوگ سے پاپ دھویا جائیگا اور سب کا کرم ختم ہوکر آخیر زمانہ آجائے گا۔ دینی حکومت قائم ہوگی۔ دھرم کا گرو۔ چن بسویشور ہوگا۔ کفر سب مٹ جائے گا۔ آگے آگے سب ایک ہوکر اطمینان سے چلیں گے۔ سیوسب نکل جائیگا۔ مصر کا سنو ہوجائے گا۔ جنگموں کی ذات مٹ جائے گی۔ پتھر کا لنگ توڑا جائے گا۔ مصری لنگ قائم ہوگا پتھر کی مورتیوں کا پوجا بند ہوجائے گا۔ سب ذاتیں خراب ہوکر ایک ذات ہوجائے گی بھونڈے

[illegible]

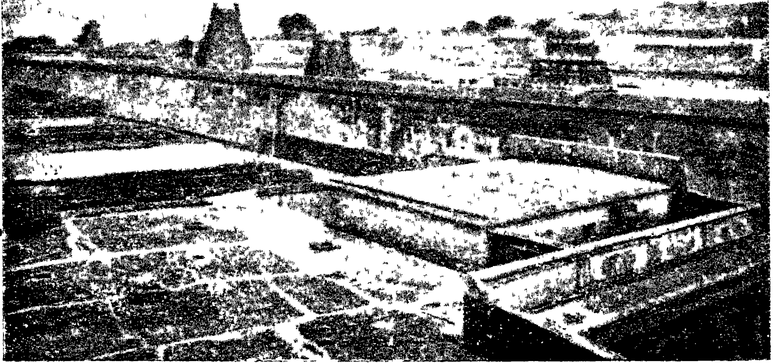
والی ذات مٹ جائے گی۔ پوری دنیا کے لئے ایک
ہی بادشاہ ہوگا۔

(۲) سنو جی سنو! اب کیا ہوگا۔ دنیا کو آگ لگ جائیگا
چن بسویشور پائی کے جانور تباہ ہوجائیں گے اور
(ترہتی) ترملی کی دولت آپس میں تقسیم کریں گے
بنگال کی خرابی ہوگی۔ برہمنوں کو گوشت کھلایا جائیگا
گاؤں گاؤں ملک ملک تباہ ہوجائیں گے بادشاہ
سب برباد ہوجائیں گی۔ کاشی کا لنگ توڑ دیا
جائے گا۔ سری شیل کی دیول توڑ دی جائیگی
نندی الیشور کا جھنڈا (پرچم ہلال) بلند کیا جائیگا
وہ لاکر چن بسویشور کے حوالے کردینگے۔ کفرستان
مٹ جائے گا۔ اعلیٰ ذات والے سیو بھگت
گوشت کھائیں گے۔ آگ کی بارش ہوگی۔ والی
کا خزانہ نکال کر میدان میں ڈالیں گے (کنڑی
برہمیا ص ۲)

(۳) وہ (چن بسویشور) اعلان کر کے مارے گا۔
اور اعلان کے ساتھ بادشاہوں کو مارے گا
اسکو جلد جو مان لیں گے وہ بچ جائیں گے۔ ان
کے لئے سب دیوتاؤں کا پھل ملے گا (ورثۃ الانبیا)
وہ مراتب صدیقیت پائیں گے۔ جو مان کر پھر جائینگے
ان کو ہر قسم کی مصیبتیں گھیر لیں گی۔ جو ساتھ
نہیں چھوڑینگے ان سب کے زلفوں میں موتیوں
کے ہار پہنائے جائیں گے۔ سورج جب آئے گا
تارے سب چھپ جائیں گے۔ دنیا میں جب

ಮುಸಲರು ತಿರುಪತಿ ದೇವಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿ ನುಗ್ಗುವರು.

مسلمان ترپتی کے دیول میں گھس جائینگے



Temple of Tirupati.

ವೀರಸಂಗಪ್ಪನಗದ್ದಿಗೆ ಸಮೀಪಕ್ಕೆ ಬಂದು ಕೋಟಿ ದ್ರವ್ಯವನ್ನು ತೆಗೆದಾರು.

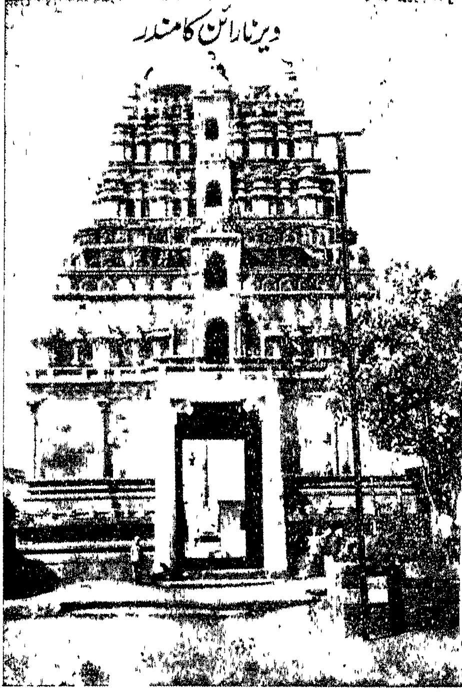
ویر سنگپا کی گادی کے پاس آکر ایک کروڑ کا مال نکالینگے



Vir Sangappa's Seat.

వీరనారాయణన తేరు ఎళదిదే కూరువా.

ویر نارایں کا رتھ کھنچنا ھی ظہور چن بسو یشور کا نشان ھے



Temple of Veernarayan
Gadag.

గదగిన త్రికోటీశ్వరనమనే నొందితు.

ا کے ترکوٹ ایشور کے دیول میں کہلنے کی آواز آئیگی



Trikote Iswar Temple
Gadag.

రక్తాక్షి నామ సంవత్సరదల్లి కల్లుబురిగె దేవరపూజ మద్యన కై నింతు హోదీతు.

رکتا کشی نام سونچھر میں (۱۹۲۴ء) میں کلبرگہ کی
دیول "شرن بسپا" کا پوجا موقوف ھو جائیگا۔



Sharan Basappa Temple
Gulburga.

چن بسویشور آئے گا۔ چھے مذاہب کا خاتمہ ہوگا۔ اس طرح
سے دنیا میں بسونّا اعلان کرے گا۔ چھ مذاہب کو مٹا کر
ایک سو ایک ذات کو مٹائے گا۔ دنیا میں ویرمہاتما
بسونّا (چن بسویشور) جب آئے گا ایک سو ایک
ذات والے ایک باؤلی میں ڈوب جائیں گے۔
(۴) جو اونچا ہوگا وہ نیچا کر دیا جائے گا۔ جو بڑا
ہوگا۔ وہ پھٹ جائے گا۔ جو سستا ہوگا وہ مہنگا
ہوگا۔ جاہلوں کو کیوں سمجھ نہیں آئی۔ سب ذاتوں
کے مورتیوں کو کھودنے کے لیئے پکاس پکڑے گا۔
بسونّا دنیا کو ہلنے نہیں دے گا۔ اس کی ٹلنز کی
بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ بت پرستی کو جڑ
پیڑ سے نکال پھینکنے کے لیئے اُدلی (اوزار) اور
ہتھوڑی ہاتھ میں لیکر آئے گا۔ اور اس کو فنا کرنے
کیلئے کلہاڑی ہاتھ میں ہوگی۔ دنیا کو تباہی سے
کونسا دیوتا بچانے والا ہے۔ دیکھ لونگا۔ کہہ کر
آخر میں داماد (چن بسویشور) کھڑا ہوگا (مونیشور) ۱۲-۸-۷
(۵) بڑے دیوتا کے روبرو رکیک باتیں مت کرو۔ اگر
نہیں جھکوگے تو دانت توڑے گا۔ بسونّا چھ مذاہب
والوں کو انانیت کیوں ہے؟ اُن چھ مذاہب کو وہ
فنا کر دے گا۔ ایک سو ایک ذات کو مٹا دے گا
اولوالعزموں کا اولوالعزم چن بسویشور آئے گا
دنیا پر حکومت کرنے والے سب سیدھے ہو جائینگے
پنڈتوں کے راج کو تباہی آئے گی۔ دنیا سیدھی
ہونے کے دن آگئے۔ گاؤں گاؤں کے پٹیلوں اور

[illegible]

بُت پرستوں کو ٹھکانے لگانے کے دن آ گئے۔ دنیا
کے طفلانہ حرکات کو دیکھنا نہیں چاہئے گا۔ لبسویشور
اودہرہ اُدہر کر دے گا، حیا پیدا کرے گا۔ لبسویشور
متشرع رہے گا۔ اس کا آنا نہیں پہچانیں گے
بندر صفت لوگ۔ اللہ سے لقا پانے کے لئے ضرور
مکتوبے لائے گا۔ حق و باطل کی کسوٹی لائے گا۔
جاننے والے میدان میں آؤ بولے گا۔ اَلَمْ رَاَیَا
(مظہر اللہ) جہاں کھڑا ہوگا۔ وہیں پناہ دے گا
سُنار چمٹے سے جس طرح سونا پکڑ کر آگ میں تپا کر
کھرا کھوٹا الگ کرتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں کو تپا تپا
کر حساب لے گا۔ تین آنکھ والے ایشور کی قسم یہ بات
جھوٹ نہیں ہے۔ اولیاء اللہ سب جلد از جلد گرو
کے ساتھ نازل ہونگے (موتیپا کے اقوال)

(۶) چن لبسویشور آنے کے زمانے میں دنیا کی خیر نظر
نہیں آئے گی۔ بارہ لاکھ فوج سے لیس ہو کر آئے گا
مشرقی چندرگری (ترپتی) کو خان خانوں کے ساتھ
مل کر چلے گا۔ سری گری (ترپتی) میں ترملیشن
کا خزانہ نکالے گا۔ روم کے خان اُٹھ کر آئیں گے
ہیموخان مستی توڑینگے۔ گنہگاری سے سب گھروں کو
پاک کریں گے۔ گھر والوں کا گھر ڈلائیں گے شمالی خان
چڑھ کر آئینگے۔ دنیا تہ و بالا ہو جائے گی۔ تین
آنکھ والے ایشور کو بھی اس سے دم چڑھ جائے گا
آٹھوں سمتیں اُلٹ پلٹ ہو جائیں گے۔ ہمپی میں
سب جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ والی کا خزانہ نکالنے

[illegible]

کا وقت آجائے گا۔ وقت آنے پر فوراً خزانہ نکالینگے
سیچی دیوی، ازلی لچھمی موت کے دیوتا کی شکل اختیار
کرے گی۔ بہت شکلیں بدلے گی۔ سب خان ملکر
اس کا پیچھا اٹھائیں گے۔ اللہ اللہ کہتے ہوئے سب
خان لچھمی دیوی پر بے ساختہ ہوکر لپکیں گے۔
(چن بسویشور کا لگتان شرح لیلا امرت قدیم نسخہ)

(۷) اسوقت شہر نگلو چار میناروں تک پھیل جائیگا۔ اور برباد ہوجائیگا۔
اور ترک (مسلمان) ترپتی کے دیوستان میں گھسینگے مسلمانوں کو دولت
ملکر تین گھڑی میں بڑی بڑی گنبدیں اور مقبرے بنائینگے (پوتلور ویر برہمیا صلا)

(۸) اسوقت بہت سے جھگڑے فساد ہوکر حیدرآباد ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا۔ اسی
دشمنی سے مسلمان سرخ لوگوں پر فتح یابی حاصل کرینگے اور دوبارہ حکومت کرینگے

(پوتلور ویر برہمیا صلا)

(۹) بڑے بڑے وزراء اور عقلمند لوگ ختم ہوجائینگے۔ بادشاہیں
اپنے محل چھوڑ کر بھاگ جائینگے۔ قسم قسم سے لوگوں کو برباد
کرینگے۔ بند مکانوں میں ہی لوگ مر جائیں گے۔ اس طرح
دنیا کو چھانٹتے چھانٹتے فنا کرینگے۔ کولنھیاں لیکر
دہلی کو جائیں گے۔ طاقتور خانوں کو ہموار کر لینگے
بادشاہوں کو غفلت میں رکھ کر مارینگے۔ شہر
والوں کو بغیر چھوئے کے ختم کر دینگے۔ اس دنیا
میں بھگت لوگ ہی بستے ہوئے نظر آئینگے۔ گرم
پانی ڈال کر گھریں جلائینگے۔ ملک میسور پر قبضہ
کرینگے۔ تین لاکھ کھلگے (بھینسے) اور بکرے کاٹینگے
سر یرنگ پٹن کے لئے۔ عورتیں باقی نہیں رہیں گی
اس کا فرنگی پن (مغربیت) ختم ہوجائے گا۔ یہ بات

[illegible]

خدا کے ولی "جامبیا" نے کہی ہے۔ (جمیل احمد رحمۃ اللہ علیہ)
(۱۰) عالم جبروت والے یعنی تمثیل انبیاء لائے جائینگے
پانڈرنگ (پنڈرپور) کو جاکر مجسمہ و ہیکل کو توڑینگے
(رودر منی صـ۱۷)
(۱۱) سری چن بسویشور اور ویروسنت رایا وینکٹا چل
(ترپتی) کے پہاڑ کو آئیں گے ۔۔۔۔ وہاں اسّی کروڑ
کا خزانہ نکال لے کر ہمپی کو جائیں گے۔ والی بھنڈار
کو آکر خزانے میں سے پوری دولت نکال لیں گے!
اُمّا پور کے گنپتی کو توڑینگے۔ ساڑھے تین کروڑ کا
خزانہ نکال لیں گے۔ ویروسنت کو ہُن (اشرفی)
سے غسل کرائیں گے۔
بیدر کے ویرسنگیا کی گادی کے قریب آئینگے
وہاں سے ایک کروڑ کا خزانہ نکال لینگے (رودر منی صـ۱۴)
(۱۲) پتھر کی مورتیوں کا پوجا بند ہو جائے گا۔
اللہ کا اظہار ہوگا۔ جنگ و جدال بڑھ جائیں گے۔
۱۸ ذات والے آپس میں کشت و خون کریں گے سالے
بھائیو گھوڑے کی سُم ڈوبے اتنا خون بہے گا بیدر
کو آنے تک شمالی علاقہ کی دولہن آئے گی۔ آخر زمانے
میں سچّے لوگ آئے وقت سوراج ہوگا۔ چھتریاں
بلند کرینگے۔ اخلاق سے چلیں گے۔ دادرسی ہوگی
ایمانداری اور تقوٰے سے شہرت پائیں گے۔ ذات
ذات سب دین سے دشمنی چھوڑ کر آپس میں محبّت
سے چلیں گے (دہرلیا قدیم نسخہ)
(۱۳) ویروسنت رایا اور سری گرو چن بسوراج

[illegible]

بادشاہ ہاتھی سوار، گھوڑے سوار، پیدل فوج اور تلنٹے
کے منہ والے سری چن بسویشور کے حکم کے مطابق ارشاد
لیں گے۔ سری گروچن بسویشور بادشاہ گذشتہ کا
حساب کتاب لاکر پیش کرنے کے لئے کہیں گے۔ اسوقت
انگلینڈ سے حساب لاکر ان کے حوالے کرینگے۔ تپیاں
(دہات وغیرہ پر لکھے ہوئے مکتوبے) لاکر حوالے کرینگے
سری گروچن بسویشور بادشاہ روم (ترک) کا بادشاہ
روس والے ملکر، نو پالے گار (حکمران) مل کر
بے حساب یعنے ایک پدم سے تین پدم تک دولت
والی بھنڈار سے نکالیں گے۔ وہ بھنڈار یعنے خزانہ
نکال کر گدگ میں سیوراج پٹن یعنی جنت نما شہر
بنائیں گے۔ نوکھنڈ زمین کے واحد شہنشاہ کہلاکر سیاست
اور مذہب دونوں کو ملا کر چلائیں گے (اکھنڈ منی)
(۱۴) آگے چن بسویشور جگت پاک کرینگے، چھ مذاہب
ایک سو ایک ذات کے اختلافات کو مٹا کر ایک ہی
مذہب وکرم ویرشیو (اسلام) کو قائم کرینگے۔

اس کرم کلی کو ختم کرکے دہرم کلی کا آغاز کرینگے
آئندہ مختلف قسم کے رسم و رواج کو مٹا دینگے۔ وہ
یہ ہیں:- عید- سارنی- تیر- بت پرستی، یہ سب
ختم ہو جائیں گے۔ ذات پات حسب ونسب سب
جاکر وہ کیلاس (آسمانی جنت) ختم ہو کر بھوکیلاس
(زمین جنت نشان) ہو کر بت پرستی مٹ جاکر اللہ
ظاہر ہوگا۔ اسوقت اسکو پکارینگے، ان سے وہ کلام
کرے گا۔ وہ سچے بھگت دنیا میں عزت واکرام سے

دیکھے جائیں گے (پہلا پشپ)

(۱۵) سورج کا پرتو ظاہر ہوگا۔ آسمانی کتابوں سے الزامات دور کئے جائیں گے۔ زمین مونہہ کھولے گی کلیانی کی مورتیاں ناچیں گی۔ سنگم ناتھ (مالک جامع البحرین) پاجامہ پہنے ہوئے آئے گا۔ بہترین جوتے پہنا ہوا، رُدّر (مالک) کی طاقت سے بڑھا ہوا سنگم ناتھ، شیر کا چمڑا اور ترشول کے ساتھ نیلے گھوڑے پر سوار ہوکر آئے گا۔ گنتی کے ۸۵ ھزار گھوڑے سوار، مست پٹھان، بڑی ندی (دریائے سندھ) پار ہوکر ناٹک میں داخل ہونگے۔ ہری ہر کے دیول کی مورتیاں توڑینگے۔ اور تیر رتھ اور ان کے مقامات سب نیست و نابود کرینگے۔ مسلمانوں کی فوج بلند آوازوں کے ساتھ نعرے مارتے ہوئے لڑے گی۔ ان کے مقابلے کی تاب کسی کو نہ ہوگی۔ وہاں سے ہیمادری کو جائے گی۔ گولانی اور چند رگری میں داخل ہوکر لوٹ مار کرکے آگے بڑھے گی۔ حشرات الارض کی طرح مسلمانوں کی فوج ترپتی میں داخل ہوگی سری وینکٹیش کی دیول میں گھس کر ندرمانا ہوا خزانہ چھوڑینگے۔ تباہ کرینگے۔ وہاں سے کنچی کال ہستی وغیرہ علاقوں کو قبضہ کرتے ہوئے رامیشورم تک جائینگے والی کے خزانے کا پتہ جاننے والے عالموں کو بلائینگے وہاں پر تین لاکھ کے قریب بکرے اور کھگلے (بھینسے) کاٹیں گے، خون بہا دینگے ---- وہاں سے لنڈی اور وَلّی کے خان دالی کا بھنڈار یعنے خزانہ چھوڑینگے

[illegible]

اُس پھوڑے ہوئے خزانے کو وَلی خاں ڈھیر بنائینگے
اس کشت وخون کے بعد مقبرے اور گنبدیں کھڑا کرینگے
اے لوگو! میرا مالک آئے گا۔ دنیا میں یہ میری روز
ازل کی آواز ہے۔ جھوٹ کے بازاری باتیں نہیں
ہیں۔ تکرار کرکے اِن باتوں کے خلاف میں جو حجت
کرے گا۔ اس کا سر قطع کیا جائیگا (کوڑیکل لبّا
عرف محمد سرور رحمتہ اللہ علیہ ص ۶۹ - ۷۰)

(۱۶) اعلان کردہ: یہ چن بسوشور کے رعب وداب
سے آئندہ کرم کو قیام نہیں ہے۔ شمال کی طرف سے
آگ بڑھتی ہوئی آئے گی۔ دہلی کے اطراف سلگے گی
بہمی کے کشت وخون کی وجہ سے اندھیر ہوجائے گا
خون میں لاشیں بہیں گی۔ لاشوں کے ڈھیروں کے
ڈھیر پڑے رہینگے۔ کتے کولے (گیدڑ) کہاکر تھک
جائیں گے۔ گلی کوچوں میں لاشیں سڑتی رہیں گی۔
گدھ اور کولے کہاکر عید کرینگے۔ اسوقت بادشاہ
تمام منہ کھولتے رہیں گے۔ ہزار کوششیں کریں چھٹکارہ
نہیں ہوگا۔ شہروں میں رہنے سے جنگل میں رہنا پسند
کرینگے۔ جھاڑ کے سایہ تلے زندگی بسر کرینگے۔ پتے
پالے کہانے کی نوبت آئے گی۔ بغیر نمک کے کھانا پکا کر
کھائیں گے۔ پہننے کے لئے کپڑے میسر نہیں ہوں گے
درختوں کے پتے پالوں سے جسم پوشی کرینگے۔ گائے
بیل، بکری، یادگار کے طور پر بھی نہیں بچیں گے۔ بہت
ہی لوٹ مار کرکے لیجائیں گے۔ خاوند دیکھتے رہیں گے۔
ان کی بیویاں لٹتی رہیں گی۔ دنیا میں اس قسم کا واد۔ بلا

[illegible]

ہوگا۔ بہت سخت دن بسوشیور لاتا ہے۔ ہرسمت میں نئے دور کا آغاز ہوگا۔ شہروں کے کہسے بسباوجاڑ ہوجائیں گے۔ اوران سب کو جلادیں گے شہر چھوڑ کر جنگل بسیں گے۔ قدم قدم پر مصیبت رہیگی موٹے موٹے پیٹ والوں کو لوگ کچلیں گے، صادقین اور صالحین اسوقت دیکھتے رہیں گے۔ شیروں کی گادی پر کولے بیٹھے ہوئے رہیں گے۔ کاشت کیا ہوا کھیت چھوڑ کر لوگ بھاگ جائیں گے۔ ویرانی اسقدر ہوگی کہ بڑے بڑے محلوں میں شیر آکر بسیرا کرینگے۔ کہانے پینے کی قلت کی وجہ سے لوگ آپس میں لڑ مرینگے۔ بڑے بڑے پٹیلوں کے گھروں میں گناہوں کا زور رہے گا۔ وہ سب بھوسے کی طرح اڑجائینگے۔ پاپیوں کی فوجیں سب ختم ہوجائیں گی۔ سچے لوگ اپنے چھتریاں بلند کرینگے دولت مند گناہگار سب تباہ ہوکر ان کے دالانوں میں پرندے گھونسلے بنائیں گے۔۔۔۔ اس قسم کے نشیب وفراز ختم ہوکر اولیاء اللہ اٹھیں گے گرے ہوئے دین کے معاملہ کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ اے لوگو! میں یہ باتیں پیٹ کی آرزو میں نہیں کہا ہوں اللہ نے دنیا سے یہ وعدے کیئے ہیں (کوڑیکل لسیّا عرف محمد سرور رح ص۱۷ وص۱۸)

(۱۷) شومنیہ استقل میں (جہاں کوئی بت نہ ہو) سب پوجے ہونگے۔ اور یہ سب بڑے خوبی کے ساتھ چلائیں گے، چن لبوشیور کی فوج آئے گی اسی سبب

[illegible]

[illegible]

వచ్చు ——.

(రుద్రముని కాలజ్ఞానము)

سے سب اکٹھے ہوں گے (کوڑیکل لبیا مٹ)

(۱۸) پوری دولت کو (تونگے نیچے دفن شدہ خزانوں سے نکالی ہوئی دولت) خرچ کرکے دارالامن بنائیں گے...... سری چن بسویشور (ظہور کے بعد) چھتیس ۳۶ سال دنیا میں رہیں گے۔ ویرو سنت رایا (گادی نشینی کے بعد) ساٹھ سال رہے گا۔ اُسکے بعد خلا میں خلا ہو جائیں گے (رجا [illegible] کر جائینگے) پربھو نام سونچے یعنے ۹۲۹ھ میں (چن بسویشور) اگر نہ آئیں گے تو مقربان الٰہی کی قسم، ایک لاکھ چھیانوے ہزار گرٹنگرٹو کے قدموں کی قسم یہ بات کو جو جھوٹ کہینگے ان کو کتّے اور سوّروں کا جنم نہیں چھٹے گا۔ چاند اور سورج رہے تک وہ دوزخ میں رہیں گے۔ (رودر منی کالگنان ص۱۹)

مذکورہ بالا صفحات میں جو پیش گویاں جمع کی گئی ہیں، ان میں دیندار چن بسویشور کی پیدائش سے لے کر ظہور، اور ظہور سے لے کر اب تک کے حالات بتفصیل آئے ہیں اور آئندہ کے حالات بھی اس موعود کے کارگذاریوں کے باب میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ وہ یہ کہ بے دینی کا دور ختم ہو جائیگا دین کا دور دورہ ہوگا۔ ہندوستان کے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کا پوجا بند ہو جائیگا۔ کل ہندوستان مسلمان ہوگا۔ اللہ رب العالمین کی عبادت ہوگی۔ چار ورن اور ایک سو ایک ذاتیں ختم ہو جائیگی دینی حکومت قائم ہوگی۔ دنیاوی بادشاہتیں ختم ہو جائیں گی۔ دیولیں اور مندریں توڑ دیئے جائینگے جو حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کا ساتھ دینگے۔ وہ اولیاء اللہ کے مراتب پائیں گے۔ قومی و نسلی امتیازات میٹ دیئے جا کر مساوات قائم ہوگی۔ دیولوں کے خزانے نکالے جا کر دینی کام میں خرچ ہوں گے۔ (اس کام کی تائید میں روئے زمین کے مسلمان، مثلاً روس، روم، کابل، علاقۂ آزاد وغیرہ کے کل مسلمان آئیں گے۔ مسلمانوں میں آپس کے اختلافات مٹ جائیں گے۔ اور ایک جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔ بیدینی کی جمہوریت، اشتراکیت، آمریت، سرمایہ داری وغیرہ ختم

ہوکر خلافت علیٰ منہاج نبوت میں ضم ہو جائیں گی۔ لہٰذا امید ہے کہ اس موقع کو غنیمت جان کر مسلمان اس تحریک کی طرف توجہ کریں گے۔ اور مادی کامرانیوں کے ساتھ ساتھ روحانی مراتب بھی حاصل کریں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

سید قاسم گڑھ گنگڑو۔

ذوالمعارج ایشور گیانی سید رسول صاحب کیشواوتار



Zulmaarij Ishwar Gyani Syed Rasool Sahib
Kaishcw Authar.

बिस्मिल्ला हीर रहेमानिर रहीम

यद्दोर्दण्ड सर्प कबला ज्वाला ज्वला छिग्रहा। नेतुः सत्करवाल दण्ड दलिताभूपाः क्षिति क्षोभकाः॥ शश्वेत्सैन्धव वाहनाछिज जनिः कल्किः। परात्मा हरिः पायात्सा युगादि कृत्स भगवानधर्म प्रवृत्तिप्रियः॥ १॥

(कलक्यावतारस्य पुनआगमन अथवा धर्मयुध्धाधिपति)

लेखकः—सय्यद रसूल मुषल्लिगे ईस्लाम दीनदार अंजुमन

"य कनालेका अअलनाकुम उमतंउ वसतल्ले तकुनु शोहदाआ अलन्नास"

(अग्र लेख)

सब विश्वके मानव, आधि, व्याधि, जरा. ग्लानि. दुःख शोक और भयमे वास कर रहे हैं. हर देशमें अशांतता फैली हुई है. मानव भ्रांतिमें पडकर अपने स्वभाव कि विरूध्ध कर्म करके दुःख भोग रहा है. यो उस दुःखकोहि सुख व आराम समझ रहा था; परंतु जगतिके युध्धने उस मृगजल समान सुख का परदा चाक कर दिया- ये सायन्सकि दुन्या जो स्वर्ग रूप थी यो नर्क समान दिख रही है: ईस सायन्स कि दुन्याने मानव कि आराम व सुख और उसकि जरूरियात पुरी करनेके लिये रेल, मोटर. ट्राम. विमान. विध्युत शक्ति, मिल और बहोत प्रकारके यंत्र उपजाए. निःशक ईन सब यंत्रादि कि सहायसे मानवजातीका उध्धार होता; जब वो स्वार्थ त्याग कर निस्पृही बनते, और उनका सदोपयोग करते; परंतु एसा न करने किकारण वही सब यंत्रें कोट्यावधि मानवोंका नाश किया, कर रहे हैं और करेंगे, धरति माता मानवके रक्त से लाल हुई, हो रही है, और होगी, यहां एक प्रश्न उपस्थित होताहै. क्यों ईन नविन. नविन शोधनोंसे दुन्या शांति कि बैतिरीक्त दुःखमय बनी है... इसका उत्तर ईतना ही है कि मानव जाती जिस कार्य जन्मा है; यो कर्म न करने से अनेक विघ्न उसको घेर लिया है ये सब यंत्रादि, पंच भुतकि जोड तोड से बनी हैं. आकाश और पृथ्वी के मध्यमें जितनीभी वस्तुएं हैं; यो सब मनुष्य के सेवके लिए निर्मित हैं, और नरनारायणजी कि भक्ति करने जन्म धारण किया है- तरिच जन्म यावे. दास ईश्वराचे व्हावे.

तुकाराम

ईस विषयको त्यागनसे ही सारा संसार दुःखी हुवा है, हर युगमें नास्तिक लोग निपजते रहे, ओर ईश्वर कि अस्तित्व के विरुध्ध प्रचार करते रहे आध्यिमाव देश नास्तिकों का मादर घर है - नास्तिकपनकि आवाज वहींसे उठती है ओर सारे संसारमें छा जाती हय. ईसने देश राष्ट्र राज्य ओर पेट. कपडा स्त्री ओर धन कि प्राप्तिमें मानव को मोहित कराया है, ईस कारण मनुष्य स्त्री. धन. देश. भाषा वेषा ओर राज्यका बन जाता है; ईस कारण मानव ईश्वरकि अस्तित्व भुलजाता है. जिस हृदय ईश्वरका निवास गृह था, वहां अब अगणित वस्तुऐं भक्तिका स्थान ली हुई हैं; ... सब विश्वके लोग अज्ञानरूप अंधकारमें पापमय होगये माता पिता बंधु बहिन ओर दोस्तोंमें प्रेम न रहा, राजा प्रजा का पालन नही करते. प्रजा राजा कि विरुध्ध हो गई. धनवान लोग गरिबों को लूटना आरंभ किया; बलिष्ट. अशक्त राष्ट्रोंकि घातमें बैठे हैं, विध्वान लोग अपनी विध्याके प्रभावसे अज्ञानो पर छाप बिठाकर उन्नसे अपनी सेवा कराने पर तत्पर है. शस्त्र अस्त्रोंकि वृध्धि करके "जब्हार बम" जैसे अग्नि अस्त्रसे अपना स्वार्थ साधनार्थ सब जगका नाश किया जा रहा है; ईसी कारण जग प्रलय के मुखमें सपडा हुवा है. ओर हमारा देश (हिंदुस्थान) ईसका ईंधन बना हुवा है. पेसा बिल्लीकी आंख वाले कल्कि लिखा है; ..... ईस जगका दुःख न मी. गांधी न ट्रूमन - ओर स्टॉलीन कर सकते हैं, हम धार्मिक लोग होने कि कारण ईसका उपाय धर्म ग्रंथोमें शोध्य किया. तो हर देश ओर हर धर्म के ग्रंथमें ईस कालसे भय दिखाया है; ओर ईस दुःख कि निवारण करने एक महा व्यक्ति प्रकट होना बताया है. उस व्यक्ति को कश्यप ईश्वर, कल्कि भगवान - ओर दीनदार चन बसेश्वर नामसे याद किया है. भविष्य पुराण ईस महान - व्यक्तिको महमद (स्व.) का पुनआगमन बताया है. अयोनि: संभवकर व्यास जीने आत्म रहस्य प्रकट किया है. उसको महा संकल्प (आर्य ब्राह्मणा इतीध्या प्राहरार्थे) आर्य ब्राह्मण दुबारा आना कहा हय." ब्रम्हजाणे तो ब्राह्मणा" आल्लाहको जानने वाला ही ब्राह्मण है. उपनिषद् आध को "सतेम सृजत" बताया है ओर सामवेद

"अहम सूर्य ईमामति उसकोही "सूर्य" कहा है. जैसा सूर्यकि किर्णोंको लेकर तारगण रा त्रमें प्रकाशित होते हैं; ओर जब सूर्य का उदय होता हुय तो वोई सब तारगण का प्रकाश सूर्यमें ऐक्य हो जाता है, ईसी प्रकार (नुर) आत्म सुर्य कि किरणों से. मत्स्य-कोर्म-वराह नरसिंह. वामन. भार्गव-राघव. कृष्ण, बौद्ध ओर एक लक्ष चोवीस (हजार) सहस्त्र अवतार, नबी, ओर रसूल प्रकट होकर धर्मकि राज्यमें मानवों के अपने अपने राष्ट्रमे मार्ग दर्शक हुये. उनमेसे कोई एकभि सारे संसारार्थ. अवतार नहि लिया — क्योंकि व तारगण समान आत्म सुर्यसे प्रकाश लिए थे. वही सुर्य अपने सबकिरणोंकि सहित [illegible] (इमाम) के रूपमें प्रकट हुवा. पवित्र कुराने करीमभि ईसकी साक्षा देता है "सिराजुम्मुनिरा" आपही तीन लोगके अधिपति हैं; ओर उन्होंनेहि पृथ्वी पर अपने दरबारमें उन सब अवतारों ओर अंबियाको छिपाकर खुद सुर्य होना सिद्ध किया. वही महान व्यक्ति ने सब असुरोंका नाश करके धर्मराज्य स्थापन करके दीनका उदय किया. ईनके बीत जाने कि बाद ऐक सहस्त्र तीनसो वर्षनंतर कलि राजाके सेवक मनुष्योंका नाश करते हुवे झुंड का झुंड जमीन पर घुमने लगे. दुन्यां को पापका कलंक लग चुका. पृथ्वी पापके बोझसे कांप उठी. देवताओंने ब्रम्ह भवन पहोंचकर ईश्वरसे प्रार्थना करके वही सुर्य (आध ब्राम्हण) को पुनर्वार पृथ्वीपर लाया है. वो श्वेत वर्णघोडेपर अर्थात निष्कलंक देहपर स्वार होकर कल्कि भगवान हजरत मौलाना शिद्दीक दीनदार चनबसवेश्वर साईब किब्ला के रूपमें प्रकट हुवा है; उस अवतारका जन्म. १९२४ में होना चैतावनी कृत पंडित राजनारायण भट्टशास्त्री ने बताया है; कुंभकि मेलेके समय हिंदुस्थानकि सनातनधर्मकि सभा हुई थी; उस समय एक मुख होकर सब पंडितोंने १९४३ अगष्ट कि १ पहिली तारीखसे सत्युग आरंभ होना प्रसिद्ध किया; भागवत पुराण स्कं. १२ अ. २ श्लोक २४ में चंद्र सूर्य ब्रहस्पति पुष्य नक्षत्रे कर्क राशीमें सम आनेसे सत्युग आरंभ होना बताया है ईसी प्रकार १९४३ अगष्ट १ को ये समय आयाथा संत सूरदासने अपने भजनमें — "एक सहस्त्र नवसोसे ऐसा योग पडे" अर्थात १९०० ईस्वी सनके नंतर ये जमाना आना बताया है; ई. सन १९२४ फेब्रुवारी ता-७ शुभदीन शुभनक्षत्रे शुभ योगमें गदग शहरमें हजरत मौलाना शिद्दीक दीनदार चनबसवेश्वर ओंकारसे ज्ञान भरित होकर "जगत्गुरु चरण सान्निध्ये) प्रकट हुवे, ओरधर्म

धर्म स्थापन करने के निश्चयसे प्रचार कार्य आरंभ किया- धर्म रहित कलि राजा के सेवक आपको और आपके साथीयोंको प्रतिबंधन करके त्रास दिया और भाषण बंदी का हुकुम सुनाया. ये कार्य धारवाड डिस्ट्रिक्ट कलेक्टर कोर्टमें चलकर निर्णय हुवा ईस निर्णयकि नकल पाठगणको दुसरे भागमें पठन करने मिलेगी. ये बितजाने पर हजरत साहेब किब्ला और उनके साथी भविष्यके अनुसार हिमालय पर्वतकि जानीब कुच करके दुर्यागंसिंध के किनारे यागस्थानमें अपना वासस्थान बनाया. जिसका पता वेद व्यासने भविष्य पुराणमें दियाहै "महामद श्च तै सिंधु तीरमुपाययो" ये कार्य भविष्य पुराणकि भविष्य कि नियुक्त हुवा. ये वो स्थान है, जहांसे धर्मस्थापक अवतारोंको सहायमिलती रही श्रीशंकराचार्य भि ईन्ही योगीयोंसे सहायलेकर बुध्धों (नास्तिकों) का नाश किया था अब (श्रीभगवान) हजरतमौलाना शिद्दिक दीनदार चनबस्वेस्वर ३ लक्ष योगी ओंको साथ लेकर धर्म युध्ध करेंगे. कलि पुरुषका नाश करेंगे और यालि भंडार निकाल कर द्रव्य बांटेंगे (जिसका पता जयमुनी दियाहै "स्रांचि द्रव्य तयांते" याहुन द्रेशील आपल्या मते - भुमिस्थ यावरांचे म्हणोनि ॥११८॥ जैमुनि भारत : शास्त्र पुराण प्रमाण युक्त सब चिन्ह ईनमें देदिप्यमान हैं. ईनके हस्तमें शंख-चक्र-त्रिशुलादि चिन्ह हैं. पीठ पर सर्पका मुख है वो काडुका वस्त्र धारण करते हैं उनके माथेपर ईंदु धर का चिन्ह है; ईनके प्रगट होनेसे कर्म राजों का नाश होगा, धर्मराज्य स्थापन होगा. एकेश्वरी धर्म स्थापन करके निज धाम लौटेंगे. वो "भगवान धर्म पृपर्तोप्रियः" ईन्न द्दीना ईन्दल्लाहील ईस्लाम" अल्लाहके पास ईस्लाम ही धर्म है. "ओम. शांति शांति." ईसी धर्मको वो प्यार करने वाले हैं ईनके कारणसे हमारा देश स्वराज्य होगा, एक राष्ट्र बनेगा मुर्ती पुजा बंध होगी और मतमतांतरोंका अंत होगा. कलि का नाश होगा और जगमें न्याय स्थापित होगा. एक ईश्वरके भक्त सब हिंद निवासी बनेंगे. हिंदुस्थान आत्म ज्ञानी बनकर सारे संसारका मार्गदर्शक बनेगा. हमेशा के लिए स्वातंत्र होगा... अय हिंद निवासीओ अभिमानको छोडकर अपने अपने धर्म ग्रंथ का अवलोकन करो. और अपने निजो ध्धारक हजरत मौलाना शिद्दीक दीनदार चनबस्वेश्वर पर विश्वास रखकर उनके कहेके अनुसार चल कर शांती पावो; ... मैं संक्षेप्त रीतसे पुराण शास्त्र नियुक्त सब प्रमाणोंसे कल्कि भगवानका दुबारा आना सिध्ध किया है ईन सब प्रमाणों को विचार पुर्वक पठन करो. और सत्य मार्ग अवलंबी बनो. अय अल्लाह मेरा ये छोटासा कार्य तुझ पास अर्पण करता हुं. अय दीनानाथ ईसको कबुल...

करके आपने भक्तों और नास्तिकों को तेजःस्पुंज बुध्धी दे ताके वो आये हुये अवतारको पहेचानकर धर्म प्रवृत्त बने;



ایشور اوتار



بعد حمد و ثنائے ربِ ذوالجلال میں اس کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بتدریج انسانوں کو ارتقائے روحانی دے کر مقام احدیت پر پہونچاتا ہے۔ وہی غیب و شہادت میں متجلی ہو کر اسلام کو بام عروج پر پہنچاتا اور کفر کو محو کر رہا ہے۔ جب غیب میں آتا ہے تو کفر زور پکڑتا ہے۔ برائی اور بے دینی عام ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ وحدت الوجود بنکر زمین و آسمان کے ہزاروں نشانات کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے تاکہ انسان ان نشانات کو دیکھ کر اپنے پروردگار کے شکرگذار بن جائیں۔ جس طرح موسم گرما کے بعد بارش، رات کے بعد دن کا آنا ضروری ہے اسی طرح بے دینی کے بعد دین کو قائم کرنے کیلئے وہ وحدت الوجود آنا ضروری ہے۔ اندھیری رات میں راہ بتانے کیلئے تارے موجود ہیں۔ اسی طرح مجدد، محدث، غوث، قطب، اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہے۔ لیکن مختار کل نہ ہونیکی وجہ ان کے پورے اختیارات دنیا پر نہ چلے۔ اس لئے ان کیساتھ زمین و آسمان کے نشانات بھی نہیں ہوتے۔ جو وجود مختار کل بنکر آئے گا۔ اس کیلئے زمین و آسمان شہادتیں دیتے ہیں۔ جس کی بشارات اولیاء اللہ اور انبیاء سابق اور اوتاروں نے اپنے اپنے مذہبی کتب میں دی ہیں۔ ان بشارات کا مصداق بنکر پورے نشانات کیساتھ وہ کھڑا ہوتا ہے جس طرح نطفہ رحم میں اللہ کی ربوبیت سے بتدریج بڑھتے ہوئے وجود بنکر نو ماہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ وحدت الوجود گمنامی سے اٹھ کر اللہ کے ربوبیت کے تحت بتدریج بڑھتے ہوئے پوری دنیا پر چھا جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ بے دینی سے پر ہے، ہر برائی کا اظہار ہو چکا ہے۔ دنیا جنگ و جدل سے دوچار ہو رہی ہے انسان کو بچانے کیلئے کوئی تدبیر باقی نہیں رہی۔ جب کسی کا باغ موذی جانور تباہ کرنے لگ جاتے ہیں تو اس باغ کا مالک خود اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے اپنے باغ کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اپنے بندوں کو جنہیں طاغی موذی درندے تباہ کر رہے ہیں، ان کو بچانے کیلئے پورے ہتھیاروں اور کیل کانٹوں سے لیس ہو کر ان کا مقابلہ کر کے امن دیتا ہے۔ اسی طرف قرآن کریم وکفی باللہ شہیدا کہکر ارشاد فرماتا ہے۔ اور اللہ مسلمانوں میں ہی ہو کر شہادت دیتا ہے۔ چونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اب دنیا میں نیا یا پرانا نبی آ نہیں سکتا۔ بلکہ موعود انسان آئیگا۔ وہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوگا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور وکذالک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا ۔

جس طرح احمد مختار ہیں نبیوں میں امام
آن کی امت بھی ہے دنیا میں امام الاقوام (اقبال)

ہر مذہبی کتاب اور اقتضائے زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ ایک ہادی کی ضرورت ہے۔ ہر مذہب والے اپنے ہی مذہب میں اس کو دیکھنا چاہتے ہیں لیکن وہ انسانوں کے اصلاح کیلئے آتا ہے۔ اس لئے ان کے خیال کے بموجب نہیں آتا وہ دہوکہ کہاتے ہیں۔ آئے ہوئے انسان کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ موعود انسان آتا ہے اللہ اس وجود سے انا الموجود ہونیکا ثبوت دیتا ہے اور دنیا کو امن وسلامتی دیکر تمکین دین کر کے دینی حکومت قائم کرتا ہے۔ چونکہ ہر مسلم بالقوۃ دنیا کا ہادی ہے لیکن حسب بشارات حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ بالفعل حضرت رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے عشق رسول اللہ میں اپنی خودی کو مٹا کر اللہ کے اظہار کیلئے کہڑے ہیں جن کیلئے زمین و آسمان کے ہزاروں نشانات شہادت دے چکے ہیں اور زمانہ حال بھی آپکی طرف توجہ دلا رہا ہے جو ذیل کی پیش گوئیوں سے ظاہر ہے امید ہیکہ تمام انسان جو عاقبت کی فکر کرنیوالے ہیں بغور اس کا مطالعہ کر کے اللہ کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

سید رسول کیشوا اوتار

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानि र्भवति भारत।	جب کبھی دین میں خرابی پیدا ہوتی ہے ۔ اے ارجن!
अभ्युत्थानं धर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहं॥	دین کے استحکام کے لئے میں آتا ہوں۔
भगवत गीता - अ. ४ श्लोक ७	بھاگوت گیتا ۔ ادھیا ۴ ۔ شلوک ۷
परित्राणाय साधुनां विनाशायच दुष्कृतां।	سادھوؤں کے رکشن (پرورش) کیلئے اور دشٹوں
धर्म संस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे॥	(ظالموں) کو سونہار (تباہ کرنے) کے لئے دین کی تمکین کے لئے ہر زمانہ میں میں آتا ہوں
भगवत गीता अ. ४ श्लोक ८	بھگوت گیتا ۔ ادھیا ۴ ۔ شلوک ۸
कलौ पंच सहस्त्रांते जायते वर्णसंकर:	کلیوگ کے پانچ ہزار سال کے بعد ورن شنکر ہوگا۔
कलौ पंच सहस्त्रांते जायते विष्णु शक्ति मेधिनं	کلیوگ کے پانچ ہزار سال کے بعد مہا وشنو دا ایشور اوتار ظاہر ہوگا۔
(नारद मुनी)	(نارد منی)

ایشوراوتار کے ظہور سے پہلے زمانہ کے حالات

جے منی بھارت کے نوویں ۹ اَدھیا میں زمانہ قبل ظہور کلکی بھگوان کے حالات یوں بیان کئے ہیں۔

کیے گا کیوں وقت ٹال رہا ہے۔ جبکہ تو اپنے ہر بوجھ اٹھایا ہے۔

یہاں سے کلیوگ شروع ہو کر تین مہینے ہو گئے۔ شلوک ۹۷

اپنے ارادہ سے ان کی دولت ان کو بانٹ کے دیگا زمین پر جو دانروں کی (والی بھنڈار) دولت ہے شلوک ۹۸

برہمن بے عمل ہو جائیں گے۔ سُرتی سمرتی (وید) کے احکام چھپ جائیں گے۔ بادشاہیں کمینے اور لامذہب ہونگے۔ رعایا کو بہت تکلیف دینگے۔ شلوک ۹۹

بے دینی عام ہوگی۔ گناہیں کثرت سے کریں گے۔ حاسد لوگ مذہب کا مذاق اڑائیں گے۔ انسانوں میں حسد کی آگ بھڑک اُٹھے گی۔ شلوک ۱۰۰

ہمیشہ کھیل تماشوں میں مشغول رہیں گے۔ جُوا بھی کھیلیں گے۔ نشہ میں مست رہیں گے۔

سب (انسان) نفسانی خواہشات میں مبتلا رہیں گے اک دوسرے کی تباہی کے گھات میں رہیں گے شلوک ۱۰۱

ماں باپ کی خدمت کرنا چھوڑیں گے۔

سادھوؤں کی غیبت کریں گے۔

بلاوجہ آپس میں جھگڑا کریں گے۔ شلوک ۱۰۲

بے انصافی سے دولت کما کر برہمنوں کو خیرات دیں گے خود اچھا کھانا کھا کے اللہ والوں کو اپنا کھانا نہ کھلائینگے شلوک ۱۰۳

راجائیں رعایا کو تکلیف دینگے۔ کبھی بھی انکی حفاظت نہیں

म्हणशील कां काळावरी टाकिलें।
तरी तुं ते वाहीलें ॥
तीन मासी आरंभिलें येथुनि कलियुग ॥९७

तेचि द्रव्य नथां ते। वाटुन देशील
आपल्या मत
किं प्रेम उपजे तुंते। भुमिस्थ धनराच म्हणो
नि ॥९८॥

विप्र होतील कर्म भ्रष्ट। सृति स्मृती लोपतील
स्पष्ट॥
राजे अधर्मि कनिष्ट। प्रजा पीडन करतील ॥९९

अधर्मि रत सकळ लोक। पातके करतील अनेक॥
धर्म घोषितील निंदक। मनीमत्सरया डेतु॥
१००॥
नित्य खेळतिल धुत्त। मदपाने मदोन्मत्त॥

सर्व होतील व्यसनासक्त
घात चिंतील परस्परें ॥१०१॥

द्वेष पित्र कार्य वर्जुन।
साधु निंदा करितील जाण॥
निरापरार्धे भांडण करतिल परस्परें ॥१०२॥
अन्यायें मेळयुनि धन।
ते ब्राम्हणास देतील दान॥
स्वयं भक्षितील मिष्टान्न।
न घालतील कि‌सांते ॥१०३॥
राजे करतील प्रजा पीडन।
[illegible]ना न करतील पालन॥

द्रव्य हरतील सर्वांचे ॥१०४॥
विप्र करतील वेद विक्रय।
पीता ते न मानतील तनय॥
अवघा होईल अन्याय।
कन्या विक्रय करीतील॥१०५॥

स्त्रिया दुष्ट होतील।
व्यभिचार प्रवर्ततील॥
भोग विक्रय करतील
गर्भ पाता प्रवर्तति॥१०६॥

मातेसी पुत्र दपडोनी देतील।
परस्त्रि संरक्षतील॥
बंधु बंधु भांडतील।
पिता पुत्र त्याची परी॥१०७॥
विष चालुनि निःशेष।
बंधु वर्गाचा करीतील नाश॥
वर्णा वर्ण व्यभिचारास।
काही भेद न मानीती॥१०८॥
वेश्या करीतील द्रव्य नुका।
कपटे करीतील अकळा॥
वस्तु करीतील अमंगळ गोळा।
धन लोभे करूनी॥१०९॥
शुद्र सांगतील धर्माचरण।
निःशंक कथीतील ब्रह्मज्ञान॥
आपले करीतील पूजन
विप्र हस्ते करूनीया॥११०॥
विप्र करितील नीच सेवन। नीचासी करीतील वंदन॥
सोडीतील स्वधर्माचरण। पापे उदर भरितील॥
॥१११॥
सर्व होईल वर्ण संकर। सर्वत्र होईल
व्यभिचार॥

کرینگے۔ چوروں کی طرح انکی دولت لوٹیں گے شلوک ۱۰۴
برہمن ویدوں کو بیچیں گے۔
بچّے اپنے ماں باپ کا کہا نہ مانیں گے۔
یہ سب بے انصافی ہوگی۔
لڑکیوں کو بیچیں گے شلوک ۱۰۵۔
عورتیں فحشا رہوں گی۔
زناکاری کی رغبت کریں گی
عصمت فروشی کریں گی
حمل گرانے کی کوشش کریں گی۔ شلوک ۱۰۶
ماں کو بھگاکر غیر عورت کی حفاظت کریں گے
بھائی بھائی جھگڑیں گے۔ شلوک ۱۰۷
زہر دے کر یقیناً بھائیوں کو ماریں گے
زناکاری میں اونچ نیچ کا خیال نہ رکھیں گے شلوک ۱۰۸
رنڈیاں پیسوں کی خواہش کریں گی۔
ہر مکروفریب سے بہت سا سامان جمع کریں گی شلوک ۱۰۹
شودر یعنی نیچ قوم مذہب کی باتیں بتائیں گے۔
بلاشبہ وہ لوگ اللہ کی معرفت کا بیان کرینگے۔
وہ برہمنوں سے اپنی تعظیم کرائیں گے۔ شلوک ۱۱۰
برہمن نیچ قوموں کی سیوا کریں گے۔
ان کا اداب بجا لائیں گے۔
اپنے مذہب کے اصولوں پر عمل نہ کرکے گناہوں سے
پیٹ بھریں گے۔ شلوک ۱۱۱
سب ورن شنکر ہوگا
ہر طرف زناکاری ہوگی۔

एसा धर्म अपार। कोण वर्णील निजमुखे ॥११२॥

विप्र मेळवोनी धन।
वेश्यासि करितील अर्पण ॥
घृतादिक विक्रय जाण।
करितील दुर्व्यसने ॥ ११३॥

जिर्ण वस्तु देतील मातेसि।
उत्तम देतील स्त्रियेसी ॥
पटें दुकुलें देतील वेश्येसी।
सेवा करितील तये थी ॥११४॥

धत्तुरादि कुसुम जाती।
निर्गंधत्वे म्लान होती ॥
तीं शीवातें अर्पिती
भक्ति दावीतील जनांते ॥११५॥

चंपा कमळादि सुमने।
केशर कस्तुरी चंदने ॥
ती वेश्यासि अर्पणें ॥
कृतार्थ पणे राहील ॥११६॥

एसा धर्म युग दुस्तर।
कोण वर्णील सविस्तर ॥
संक्षेपाने उत्तर।
तुज सांगीतले हे धर्मा ॥११७॥

राया अहंकार न धरावा मनीं।
कल्कि चरण पाहतां ॥११८॥

ایسا دہرم کون بولے گا۔ اے نیچ منی۔ شلوک ۱۱۲

برہمن دولت کما کر رنڈیوں کو دیں گے۔
گھر مال ومتاع بیچکران کی خدمت کرینگے۔
برے عمل کریں گے۔ شلوک ۱۱۳

پھٹے کپڑے ماں کو دینگے۔
اچھے کپڑے عورت کو پہنائیں گے
زریں کپڑے رنڈیوں کو دینگے اور ان کی دل و جان
سے خدمت کریں گے۔ شلوک ۱۱۴

دھتورہ وغیرہ خراب پھول جنہیں بو نہو وہ شیو اکو چڑھائینگے
اور اس سے لوگوں میں اپنی بھگتی بتائینگے۔ شلوک ۱۱۵

چمپا۔ کنول وغیرہ خوشبو والے پھول، زعفران، مشک
اور صندل رنڈیوں کو دیں گے۔

اس طرح دنیا میں عمل رہے گا۔ شلوک ۱۱۶

ایسے زمانہ کے حالات جو برے ہیں کون تفصیل
سے بیان کرے گا
اے دہرم راجہ! میں مختصر طور پر جواب دیا ہوں
شلوک ۱۱۷

اے راجہ! دل میں انانیت نہیں رکھنا۔
کلکی بھگوان کے قدم نظر آتے ہی (اسکے خادم بنجانا)
شلوک ۱۱۸

حالات زمانہ نمبر (۲)

बहुत बोलनेसे पंडित गीने जाते. यश प्राप्त
करने आशासे धर्मका विचार करते ॥३०॥

کلکی پران۔ زمانہ کے حالات یوں پیش کرتا ہے۔
بہت بولنے سے پنڈت کہلانے لگے۔
فتح حاصل کرنے کے ارادہ سے مذہب میں غور کرنے لگے

دولت مند سادھو گنے جانے لگے۔ شلوک ۳۰
دور ملک کا پانی تیرتھ مانا جا کر پوجا جانے لگا۔
برہمن جنوا ڈالنے سے ہی پہچانے جانے لگے
عصا پکڑنے سے ہی سنیاسی پہچانے جانے لگے شلوک ۳۱
زمین کم اناج اگانے لگی
پانی نہ ہونے کی وجہ ندیاں کنارے پر بہنے لگے۔
ہندی کلکی پران - ۱ انش - ادھیا - شلوک نمبر ۳۲ تا ۳۳
زمین پر زلزلے آئینگے اور گنگا کا پانی غیب ہو جائیگا۔

धनवान साधु गीने जाते। दूर देशका जल
तीर्थ समझ कर पुजे जाने लगे। ब्राह्मणका
ब्राह्मण केवल यज्ञोपवित रह गया
और दण्डका धारण संन्यासि का चिन्ह होगा
॥३१॥ पृथ्वी थोडा अन्न देने लगी। जल
न रहने के कारण नदियां किनारे पर बस्ने
वाली हुई ॥३२॥ हिंदी कल्कि पुराण अ.१ - और धरती
कांप उठी गंगाका जल अदृश्य होगा।

تشریح مذکورہ بالا حوالہ جات سے بے دینی عام ہونا۔ برہمن اپنے اصولوں سے ہٹ جانا۔ نام کے برہمن اور سنیاسی رہ جانا۔ زناکاری عام ہونا۔ عصمت فروشی ہونا۔ بلا وجہ جنگ و جدل ہونا۔ ماں باپ بہن بھائی میں محبت نہ ہونا۔ بغیر علم کے عالم کہلانا۔ دولت مند نیک کہلانا۔ زمین پر زلزلہ آنا۔ گنگا کا پانی سوکھ جانا۔ راجائیں کمینے لامذہب ہو کر رعایا کو تکلیف دینا۔ وغیرہ وغیرہ سب باتیں حسب پیش گوئیاں اس زمانہ میں پورے ہوئے اور یہ حالات دنیا کو نجات دینے والے دوبارا ظہور ہونے والے الیشوراوتار حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کے آمد آمد کی بشارت دے رہے ہیں اور کلکی پران نے دنیا کی ایسی حالت ہونیکی وجہ کلی پرش (دجال) کی لیلا تباہی ہے اسکو ناش کرنے کیلئے الیشوراوتار آنا بتایا ہے۔ ذیل کے شلوکوں سے کلی پرش کا پتہ کلکی پران نے دیا ہے اسی طرح کلی (دجال) کی قوم میں بہت سے مذہب کے حاسد پیدا ہوئے تھے۔ شلوک ۲۱
وہ سب مذہب کے حاسد لوگ، قربانی۔ ذکر پڑھنا پڑھانا، خیرات اور مذہب کے کاموں کو اور تصوف کے اصولوں، مذہبی باتوں کو ختم کرنے لگے۔
فکر - امراض - بے دینی - موت - تکلیف - آہ و زاری اور خوف میں ہمیشہ زندگی بسر کرنے لگے شلوک ۲۲
کلی راجہ (دجال) کی حکومت کے لوگ دنیا کو تباہ کرتے ہوئے جھنڈ کے جھنڈ زمین پر پھرنے لگے۔

इस प्रकार कलिके कुलमें बहुतसे धर्म
निंदकों ने जन्म लिया था ॥२१॥ वह सब धर्म
निंदक यज्ञ, स्वाध्याय दान और धर्मादि
धर्मके कर्मों को वेदतत्त्वादि धर्म शास्त्रों को
लोप करने लगे। उन्होंने आधि, व्याधि,
जरा. ग्लानि, दुःख, शोक और भयमें
वास किया था ॥२२॥ कलि राजाके सेवक लोग
संसारका नाश करते हुए- झुंड झुंड पृथ्वी
पर घुमने लगे।

کلی کے خدمت گذار۔ موقع کے ہیر پھیر سے چلنے والے ہوکر کئے دنوں کے کام ایک ایک گھنٹہ میں کرنیوالے بنے

ہندی کلکی پران۔ اونس۔ ادھیا شلوک نمبر ۲۲ تا ۲۳

कलि सेवकोंनें समय के हेरफेर से चाल यमान जो क्षण भरमें होजाने वाले और काम पारायण देह धारण किया ॥२३॥

हिंदी · कल्कि पुराण अ· ९

تشریح مذکورہ بالا شلوکوں سے دین میں وسوسہ پیدا کرنے والی جماعت جو کلی پرش (دجال) کے ساتھی ہیں اور انکی حکومت بھی ہونا بتایا ہے۔ یہ عیسائی قوم ہے جنہوں نے دین میں وسوسے پیدا کئے۔ اللہ کی ذات میں بی بی مریم اور عیسےٰ کو شریک کردیا۔ تمام لوگوں کے گناہ کا بوجھ لیکر حضرت عیسےٰ کو صلیب پر مرنا بتا کر دنیا کو عمل سے بیکار کیا۔ اسی لئے اس شلوک میں بتایا ہے کہ وہ مذہب کی باتیں (قربانی وغیرہ) سب چھڑا کر دنیا کے کاروبار میں محو کردینگے جس کی وجہ سے وہ اور انکی جماعت فکر، خوف اور مصیبت میں زندگی گذار رہی ہے۔ جس کا ثبوت عالمگیر جنگ ہے۔ اسکی اصلاح کیلئے ایشور اوتار حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ظاہر ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوستان کے بہت سے سادھو سنتوں نے بھی اس زمانہ کے حالات بطور پیش گویاں بیان کئے ہیں ان میں صرف سنت سُر داس کا ایک بھجن پیش کرتا ہوں۔

سنت سُر داس کا بھجن

اے من! کیوں خیال نہیں رکھتا۔
میگھ ناتھ راون کا بیٹا (ہٹلر) خواب جیسا ظاہر ہوگا
مشرق، مغرب، جنوب، شمال چاروں سمت قحط پڑیگا۔
قبل از وقت موت سارے دنیا میں پھیل جائیگی
رعایا بہت مرے گی۔
بُرے کو بُرا ایسا کاٹے گا جیسا کیڑے مرتے ہیں
سنہ ۱۹۰۰ء کے بعد ایسا زمانہ آئے گا۔
ایک ہزار سال تک ستیوگ چلے گا۔
دین کی بیل پھلے پھولے گی۔
جہاد کا پھول (دھرم یُد) زمین پر پھیلیگا اور تمام دنیا نیکی سے بھر جائیگی۔

अरे मन धिरज क्यों न धरे। मेघनाथ रावणका बेटा स्वप्नि जन्म धरे॥ पुरब पश्चिम दकन उत्तर चहुं दशा काल पडे। अकाल मृत्य जग माहे व्यापे प्रजा बहोत मरे। दुष्ट दुष्ट एसा काटे जैसा किट मरे। एक सहस्त्र नवसो से ऐसा योग पडे। सहस्त्र वर्ष तक सतयुग बीते धर्म कि बेल बडे। सुरण फूल पृथ्वीपर फुले पुजी जग क्षण फिरे।

اے سُورداس یہ ہری کی لیلا کسی کے ٹالنے سے نہ ٹلے گی

تشریح اس کلجگ میں قحط پڑنا۔ جنگ و جدل ہونا۔ اموات کثیر ہونا۔ اور ہٹلر کی طاقت دنیا پر خواب جیسی ظاہر ہو کر ختم ہو جانا۔ ظالم ایک دوسرے کی تباہی کرنا بتایا ہے وہ ۱۹۰۰ء کے بعد کا زمانہ بتایا ہے ویسا ہی ہوا۔ قحط سالی ہوئی۔ عالمگیر جنگ سے اموات کثیر ہوئے۔ ظالموں نے جوہری بم سے دنیا کو تباہ کرنیکا سامان تیار کیا ہے۔ اور انکی حرکت سے کیڑوں کے مانند انسان مر رہے ہیں۔ ایسے زمانہ میں سُورداس کہتے ہیں۔ جہاد قائم ہو کر برائی ختم ہو جائیگی اور نیکی سے دنیا بھر جائیگی۔ دنیا کی ایسی بری حالت دیکھکر عالم ارواح میں ملائکہ اور انبیا بصفت رحمان کو ساتھ لیکر اللہ کے دربار میں دعا کرکے مہا وشنو کو جلال و جمال کیساتھ زمین پر لاتے ہیں۔ جس کا ذکر کلکی پُران نے حسب ذیل شلوکوں میں بیان کیا ہے

الیشوراوتار کے پیدا ہونے کا مقام اور خاندان

سُوتھ جی نے کہا! سب دیوتاؤں نے (ملائکہ انبیا) برہم بھون میں پہونچکر۔ برہم کے حکم کے موافق انکے روبرو بیٹھکر ان سے مودبانہ یہ دنیا کے حالات بیان کرتے ہوئے کلی پُرش (دجال) کی وجہ سے دہرم (دین) برباد ہو رہا ہے۔ شلوک ۱

برہم جی ان کی یہ بات سُنکر متفکر ہو کر دیوتاؤں ملائکوں انبیاؤں) سے کہا۔ کہ

میں وشنو جی کی آرادھنا کرکے تمہارے دل کی آرزوں کو پورا کروں گا۔ شلوک ۲

وہ یہ کہکر دیوتاؤں کو (ملائکہ انبیا کو) ساتھ لے کر وینکنٹ میں رہنے والے نارائن جی کے پاس گئے اور وشنو جی کی تعریف کرکے دیوتاؤں نے اپنے دل کی بات نارائن جی سے کہا شلوک ۳

کنول کے پھول کی پتیوں کے مانند آنکھ رکھنے والے

सुतजी बोले-देवता ब्रम्ह भवन प्रवेश करके ब्रम्हजीके आज्ञाके अनुसार उनके सन्मुख बैठके. और आदर सहित उनसे यह वृतांत निवेदन करते हुए कलिके दोष से धर्मका नाश हो रहा है ॥१॥

ब्रम्हजी उनके ये वचन सुन व्याकुल हृदय हो देवताओं से कहाकि हम विष्णुजीकी आराधना करके तुम्हारी मनो कामना को पूर्ण करेंगे ॥२॥ वह यह कह कर देवताओं को साथ ले बैकुंठमें निवास करने वाले श्री नारायणजीके निकट गए, और विष्णुजीकि आराधना करके देवताओं ने उन नारायणजी से अपनी मनकी बात निवेदन करी ॥३॥ पदम पत्रलोचन (कमल

مدہوسودن دیوتاؤں کی دعا سنکر کہنے لگے
اے وبھو! تمہارے کہنے کے مطابق سنبل نگر میں
وشنو ایشا کے گھر میں سومتی یعنے اچھے اخلاق والی
یا امانت دار (آمنہ) کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہوں
ہندی. کلکی پران - اونش - ادھیا. شلوک ۱تا۴
اے دیوتاؤ! سنبل نگر میں وہ کشپ پیدا ہوتا ہے
بھوشیہ پران - پرتی سرگ - ادھیا ۲۵. شلوک ۱۰
برہمن کے گھر کلکی روح اعظم پیدا ہوتا ہے۔
کلکی پران
دوبارہ اوتار محمد صلے اللہ علیہ وسلم (ایشور اوتار)
کے خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ مہا سنکلپ۔

दलके समान नेत्र वारे) मधु सूदन देवता-
ओंकि प्रार्थना सुनकर कहने लगे। हे विभो!
मैं तुम्हारे कहेके अनुसार संभलनगर
मध्ये विष्णुयशाके घरमें सुमति नामक
कन्याके गर्भसे जन्म ग्रहण करूंगा।
॥४॥ इति कल्कि पुराण अ० १ ता ४
भोः सुराः संभलग्रामे कश्यपोऽयं जनि-
ष्यति।। भविष्य पुराण अ० २५ श्लो० १०
द्विज जनिः कल्कि परात्मा हरी. कल्कि
पुराण अ० १ —
कल्कि अवतार विप्रस्य गृहे - महासंकल्प

تشریح

ان شلوکوں سے یہ معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں پانچہزار سال قبل جبکہ کرشن جی دنیا سے گذر گئے تھے تبایا گیا تھا کہ پانچہزار سال بعد دنیا پر ایسا برا زمانہ جو بے دینی سے بھرا ہوا ہے آئیگا۔ اور کلی پرش (دجّال) کا دور ہندوستان پر رہیگا۔ تب وہ مہا وشنو اللہ میں ہوکر جاہ و جلال سے ہندوستان میں ظاہر ہوگا یہاں قابل ذکر چار چیزیں ہیں۔ نام اس کا کشپ بھوشیہ پران تبایا ہے۔ دوسرا اس کے باپ کا نام وشنو ایشا ماں کا نام سومتی اور جس جگہ پیدا ہوتا ہے اس جگہ کا نام سنبل نگر تبایا ہے۔ شاستروں میں صرف تشابہہ لفظ آتے ہیں جس کا ارتھ جاننے کیلئے ایشور گیان کی ضرورت ہے اور جب تک ان آنکھوں سے ایشور کا درشن نہ ہو ان متشابہہ لفظوں کا ارتھ صحیح تبا نہیں سکتے۔ چونکہ میں ایشور اوتار کو حضرت مولانا صدّیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کے روپ میں ان آنکھوں سے دیکھا ہے اسلئے اسکی تشریح کررہا ہوں۔ وشنو ایشا کے معنے وشنو ایشش کو جاننے والا یا آدھی وشنو کو جاننے والا ہوتا ہے۔ آدھی وشنو وہ تیج ہے (نور) جو کائنات کے قبل اپنے اظہار کیلئے اللہ نے پیدا کیا۔ اسکو جاننے والا آدھیا برہمن ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری کہکر آپ خود آدھیا برہمن ہونیکی دلیل دی ہے۔ اس لئے دوبارہ جب کبھی دنیا بے دین ہوجائیگی وہی نور کا علم عین الیقین رکھنے والا انسان (آدھیا برہمن) ہوگا۔ جسکو وید مقدس کے اپنشدوں میں برہم جانے تو برہمن کہا ہے۔ اور اپنشدوں نے اسکو نور کے نام سے پکارا ہے

"सतेज सृजन" क. उपनिषद्
"अहम नाम भवेत" उपनिषद्
अहमधि पितुः मेधामृतस्य जग्रः।
अहं सूर्यो ईवाजानि॥ सामवेद
प्र २।द।६।मं८

جیسا وہ نور ہے یا اس نور کو ہم نے پیدا کیا ۔ وہ نور اہم نام پانے والا ہے ، (انا) اہم برہم اسمی یعنے میں برہم ہوں (انی انا اللہ) یعنے اس کا آنا اللہ کا آنا ہے ۔ سام وید نے ہیں (نور) ازلی رب قربانیت کی اصلیت کو ظاہر کرنے والا میں سورج کی طرح ظاہر ہوں (سام وید پرتی سرگ ۲ ادھیار ۶ منتر ۸)

تشریح اس منتر میں دوبارہ ظاہر ہونے والا نور تمام انسانوں سے قربانی دے گا ۔ جو جگت جگرو یعنے سرورِ عالم کے نقش قدم پر چلنے والا ۔ فنا فی الرسول رہے گا ۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ حضرت سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرکے عشق رسول میں اپنی خودی کو مٹا کر اللہ کا اظہار کئے ہیں جہانکلپ نے ان کی پیدائش رسول اللہ صلعم کے خاندان میں بتائی ہے ۔ کلکی پران میں برہمن کے گھر پیدا ہونا بتایا ہے شاستر سے ثابت ہے کہ آپ (محمد صلعم) ہی آدھیا برہمن ہیں ۔ لہذا حضرت مولانا ممدوح کے والد ماجد رسول اللہ صلعم کے خاندان سے ہیں جنکا شجرہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ۔ آپکے دادا کا مزار جنگل ہٹی میں ہے ۔ اس مزار پر سید راج محمد لکھا ہوا ہے ، وہ (آپکے والد) محمد (صلعم) کے اشش (مدح) کرنیوالے تھے اور محمد (صلعم) مہا وشنو ہیں ۔ اس لئے آپ وشنو ایشا ہوئے ۔ آپکے ماں باپ نے آپکو سید امیر حسن نام دیا تھا ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت امام حسین میں رسول اللہ صلعم کے دین کو پھیلانا چاہتے تھے ۔ لیکن مردود یزید نے آپ کو کربلا کے میدان میں شہید کروادیا ۔ اس جذبہ نے ہند کو مسلمان کرنے کیلئے کلی پرش (دجال) اور بدھوؤں کو ناش کرنے اور دین کی تمکین کرنے کیلئے آنے والے موعود کو امیر حسن کے گھر پیدا کیا ۔ اب ماں کا نام سومتی (آمنہ) ہونا اس طرح ہے کہ "سو" کے معنے اچھے "متی" کے معنے اخلاق یعنے اچھے اخلاق والی عورت کے اچھے اخلاق خاوند کی امانت داری ہے جسکو پتی ورتا بھی کہتے ہیں ۔ اور عربی میں آمنہ کہتے ہیں ۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی والدہ کا نام آمنہ بی ہے ۔ وہ بھی سید ہیں ۔ آپکے چچا زاد بھائی دجعفر یار جنگ مرحوم) تھے ۔ حضرت مولانا صاحب طرفین سے سید ہیں ۔ اسیوجہ سے مہانکلپ نے دوبارا برہمن کا آنا بتایا ہے ۔ اب تیسری بات رہی سنبھل نگر کی تشریح یہ ہے ۔

پانچہزار سال میں کئے انقلابات ہوئے ۔ کئے ممالک کے نام بدل گئے شہر تباہ و برباد ہوگئے ۔ ہمارا ملک ہندوستان خود اس کا شاہد ہے پانچہزار سال قبل اس کا نام جنبودیپ تھا ۔ بعد بھرت کھنڈ ہوا پھر آریہ ورتھ

کہلایا۔ اوراب ہندوستان کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ حیدرآباد خود کئی سو سال پہلے بھاگ نگر کہلاتا تھا شہر کے نام بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ہندو نواسی بھائی دھوکہ میں پڑے ہیں۔ وہ آنے والے اوتار کو سنبھل نگر میں دیکھنا چاہتے ہیں سنبھل نگر کی تعریف کرتے ہوئے کلکی پران یوں بیان کرتا ہے۔

سنبھل نگر سات یوجن وستار ہے ۔ اور اس میں برہمن، چھتری، ویش، شودر چاروں ورن کے لوگ رہتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شہر ہندوستان کا ہے۔ کیونکہ دنیا میں کسی ملک میں چاروں کے لوگ نہیں رہتے سنبھل گرام ہندوستان کا شہر ہے سات یوجن وستار ہے یعنے چوراسی میل مربع آباد ہے جس کو مہاشنکلپ نے گوداوری اور کرشنا کے درمیان ہونا بتلایا ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حیدرآباد شہر ہے ۔ اور وہ ہر زمانہ کی ابتلا میں سنبھلا ہوا شہر ہے۔ جسکی گواہی تاریخ دے رہی ہے، اسی شہر میں جگت گرو آشرم قائم کرکے حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ دین کی تکمیل کرنے کیلئے مرکز بنائے ہیں ۔ اور آپکو بھوشیہ پران میں کشب اور دوبارا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آنا بتایا ہے۔ ان دونوں ناموں میں بڑی اہمیت ہے۔ کشب کے اصطلاحی معنے یوسف کے ہوتے ہیں کیونکہ یوسف قید میں رہے تھے اسی طرح حضرت مولانا ممدوح الیشور اوتار معہ اپنے بیویوں کے سنبل نگر میں نظر بند ہیں۔ اور بتایا ہے کہ آپ ایسے کس مپرسی کے حال میں رہتے ہوئے بھی تمام ظالموں پر غالب آکر بدھوؤں اور کلی پرش کا ناش کرکے دھرم راج قائم کرتے ہوئے لاتثریب علیکم الیوم کہیں گے جسکی وجہ سے آپ کا نام کشب دیا ہے۔ بھوشیہ پران میں حضرت محمد (صلعم) دوبارہ آنا بتایا ہے۔ وہ ذیل کے شلوکوں میں بیان کیا گیا ہے۔

وہ دوسرا وعدہ جس میں جہالت کا زور ہوگا در کاس بڑھ جائینگے، تب محمد (صلعم) جو مشہور و معروف ہیں۔ بغیر توالد و تناسل کے ظاہر ہونگے۔ وہ شیطان کے ہر عمل سے واقف رہینگے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ ۳ ادھیا ۳ شلوک ۱۲	अयोनिः स्वयरो मतः प्राप्तपान्द्रस्य वर्द्धना महामद इति ख्यातः पैशाच कृति तत्परः ॥१२॥ भविष्य पुराण प्र॰ सर्ग ३ अ॰ ३ श्लो॰ १२
یہ بادشاہ نے سنا۔ ہمارے ملک میں محمد (صلعم) دوبارا آئیں گے۔ اپنے کام کی کامیابی کیلئے دریائے سندھ کے کنارے تدابیریں کریں گے۔	इति श्रुत्वा नृपश्चैव स्वदेशान पुन रागत। महामदश्च तैः सार्द्ध सिंधु तिरमुपायो ॥१३॥ भविष्युक्त पुराण प्र॰ ३ अ॰ ३

تشریح ان شلوکوں میں قابل تشریح چار چیزیں ہیں۔ اول ایونی (بغیر توالد و تناسل) دوم نقیبا و ردھنا درکاسوں کا بڑھنا تیسرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نیر آگمن۔ چوتھا دریاے سندھ کے کنارے تدبیر کرنا اول الذکر ایونی اگر ویاس نہ لکھتا تو وہ روحانیت سے بہت دور رہ جاتا۔ اسی ایک مسئلہ بعثت ثانی کو نہ سمجھکر مسلمانوں میں بعض مجددین کو بعثت ثانی تہ دور کرکے نہ مانتے والوں کو کفر کا فتویٰ دیکر فرقہ بنائے ہم ویاس جی کی جتنی بھی تعریف کریں رہ تھوڑی ہے چونکہ انہوں نے ایونی کہہ کر نور کی حقیقت کو کھول دی چونکہ نور آنا ہے نہ جانا ہے۔ حضرت صاحب قبلہ نے اسکو اسطرح بیان کیا ہے سو

آنا آنا ہی ہے جانا کبھی دکھتا ہی نہیں | قرطِ رحمت میں برستا ہوا باراں ہوں میں

اور شیو گیتا میں اس مسئلہ کو یوں بیان کیا گیا ہے

मानस्स्तु परः परोक्तो ज्येयाब्याम स्मृतः
तन्नाध्ये प्रथम मत प्रभि नय जरा
युज्ञम ।। शिव गीता अ॰ ८ श्लो॰ ८

انس یعنے اللہ کا اظہار ہونے والا النفس بغیر توالد و تناسل کے پیدا ہوتا ہے۔ اول اسکی بنیاد جرائیج ہے

تشریح اس شلوک کی تشریح سمجھنے کیلئے انسان کی حقیقت کو سمجھنا پڑے گا۔ انسان وہی ہے جو نفس روح اور ذات اللہ کو جاننے والا ہے۔ ورنہ بشکل انسان حیوان کی صفت لیا ہوا ہے۔
قرآن کریم اسکو کالانعام کہتا ہے اور شاستروں میں آہار۔ نِدرا۔ بھیا۔ مئے تھونا نی بسمانیچہ۔ نرانام۔ پشونام گنانم۔ نرانام۔ ادھی کو۔ وشے شو۔ گنا ہین۔ یہی نا۔ پشو وبش سمانا۔ اللہ کا عرفان نہ رکھنے والے سب پشو ہیں حیوان ہوکر درندوں کی خصلت اختیار کرکے دنیا میں بدامنی پھیلاتے ہیں۔ اللہ امن کا حامی ہے۔ فساد نہیں چاہتا وہ اپنے رحیمی تقاضے سے انسان میں آئے ہوئے چوراسی لاکھ جانوں کو یا اخلاق بنا کر موتوا قبل ان تموتوا کے اصول پران پر موت طاری کرکے (نفسانی خواہشات کا تزکیہ کرکے) انسان کو بعثت دیتا ہے جسکو شاستروں نے دُجا کہا ہے۔ اس پیدائش کو یونی کی ضرورت نہیں ہوتی یہ عارف الوجود ہے۔ اس واسطے اس وجود کو شیو گیتا نے دیوا ونش کہا ہے۔ یہ وجود ہر نبی میں ان کی طاقت کے مطابق ظاہر ہوتا رہا وہ بھی اپنے آپکو کسی نہ کسی اللہ کے صفت کے مظہر بتاتے رہے۔ یہ تاروں کے مانند تھے وہ اندھیری رات میں راستہ بتانے والے ہوئے انہوں نے سراجاً منیراً سے نور حاصل کیا تھا۔ اس لئے وہ ساری دنیا کے ہادی نہیں تھے۔ سارے عالم کی ہدایت کیلئے سورج کی طرح وہ نور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آنا تھا۔ اسلئے ہر نبی نے آپکے آنے کی بشارت دی۔ جو مرتبہ غیب میں ھو اللہ ہے ان کا آنا اللہ کا آنا ہے۔ اللہ آئے اور نا کام جائے یہ بات ناممکن ہے کیونکہ اللہ قادر و خالق ہے۔ قادر ہو اور اختیارات دنیا پر نہ چلے یہ فضول سی بات ہے۔ ان کے اول جتنے نبی و رسول آئے۔ انکو علیہ السلام نے نوکر قرار دیکر

اپنے آپکو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔ اور کہا کہ دنیا کے لوگ نوکروں کو مار کے بھگا دیئے اور میں بیٹا آیا تھا مجھے بھی ان ظالموں نے صلیب پر لٹکایا۔ اب وہ آسمانی باپ خود آکر اپنے باغ کی خود حفاظت کریگا۔ بموجب اسکے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ اور ابوالانبیاء ہونیکا ثبوت دیا آپکا آنا اللہ کا آنا عملی ثبوت دنیا کو دیکر امن قائم کیا اور دینی حکومت کا قیام کیا جس کا ذکر وید ویاس جی نے بھوشیہ پران میں پرتی سرگ ۳ ادھیا ۳ شلوک ۸ تا ۸ میں فرمایا اور اسکے بعد دوبارہ اس کا ہی آنا بتا کر اپنے ملک یعنی ہندوستان میں آنیکا اشارہ کیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جسم لیکر نہیں آتے بلکہ جو انسان ان کے نقش قدم پر چل کر ان میں فنا ہوتا ہے اسکے قلب سے ظاہر ہوتے۔ کفیٰ باللہ شھیدا اسپر دال ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر صدی پر اور ہر وقت ہزاروں لاکھوں اولیا اللہ ظاہر ہوئے لیکن وہ ذات کے کامل مظہر نہ ہونے کی وجہ سے ظاہری قوتوں کے سامنے دب گئے یا مارے گئے یا ذلیل کئے گئے۔ اسمیں انکی روحانیت میں کمی نہیں آتی۔ چونکہ ان میں اللہ کی ذات کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ایسا ہوا۔
اب یہ سب دیکھ کر انسانوں سے روحانیت کی دلچسپی اٹھ گئی۔ روحانیت کی باتیں کرنے والوں کی بات نہیں سنتے اب ان کے پاس اللہ کا وجود ہی نہیں رہا۔ ساری دنیا مادّہ میں محو ہوگئی ہے۔ عقل و قوت کے ذخیروں پر ناز کرتی ہے ایسے وقت اب اللہ کا وجود ثابت کرنیکے لئے انا الموجود کہہ کر دوبارہ وہ کامل نور لیکر کھڑے رہنا پڑا چونکہ ایک ذات کے دو وجود نہیں ہوسکتے اسلئے قلوب المومنین عرش اللہ کے حامل انسان کو دیکر ویاس نے اس کا آنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا بتایا ہے۔

نمبر ۲ دانھیا وردھنا۔ پنڈتوں نے دنیا کو مغالطہ دیا ہے۔ انہوں نے بھوشیہ پران کے سرتی سرگ ۳ ادھیا ۳۔ شلوک نمبر ۱۲ کے معنے کرتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رکاسوں کا بڑھانیوالا بتایا ہے نعوذ باللہ منہ حقیقت یہ ہے کہ سورج نکلتے ہی اپنا سایہ واضح طور سے انسانوں کو بھی لمبا دکھنے لگتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں مختلف قسم کے برائیاں ہوسکتی ہیں۔ چور ڈاکوؤں کو اپنا کام کرنیکا موقع ملتا ہے سورج نکلنے کے بعد وہ اپنا مونہہ کالا کرکے چلے جاتے ہیں۔ مُتھا لفظ خود جہالت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ دین کی اصطلاح میں رات کو جہالت یا بے دینی کا زمانہ کہا ہے۔ اس میں رکاس یعنے تامسی نفسانی خواہشات والے لوگ کثرت سے پیدا ہوکر دنیا میں فساد مچاتے رہتے ہیں۔ ساری دنیا انہیں کے رنگ میں ہونیکی وجہ سے انکو دیکھ نہیں سکتی جس طرح انسان اندھیری رات میں اپنے سایہ کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس وقت وہ دین کا سورج ظاہر ہوتے ہی دنیا میں رکاس نظر آتے ہیں انکو تہ تیغ کرکے امن قائم کرنے کیلئے ہی مختار کل بنکر وہ ہادی آتا ہے اگر جہالت نہو تو ہادی کی ضرورت نہیں ہوتی کیا رام کے زمانہ میں راون نہیں تھا۔ کونس کو ناش کرتے کیلئے کیا کرشن نہیں آیا تھا؟ ہرن کشپ نمرود فرعون کے

زمانہ بیں پرہلاد۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ طاغی جب کثرت سے پیدا ہوتے ہیں تو وہ اللہ خود آتا ہے۔ جب تک وہ نور کا سورج ظاہر نہ ہو دنیا کے گناہ کٹ نہیں سکتے۔ اس لئے کلکی پران کلی پرش اور بدھوؤں کا ناش کرنے کیلئے الشیور اوتار دوبارہ آنا بتایا ہے۔ اسکے مطابق حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ظاہر ہوتے ہی یہ طاغیوں کا ہتھ کنڈا ساری دنیا کو نظر آنے لگا۔ قرآن کریم کی پیشین گوئیوں کے مطابق ساری دنیا میں فساد برپا ہے۔ کیا زمین کیا سمندر آگ سے بھڑک اٹھا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر الآیہ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ اللہ سے علم پا کر جب دین کی خدمت کرنا شروع کئے اور دین کے حامی امی لقب پانیوالے دکن کے اور شمال کے اللہ والے حضور قبلہ کے اردگرد جمع ہونے لگے۔ اور مشرکان دین اور کفاران عالم پر اسلام کی حجت پوری کرنے لگے اور جب یہ طاغوتی کلی پرش کے زد میں آئے ہوئے لوگ دلائل سے تنگ ہو کر وقت کے گورنمنٹوں کے پاس جا پابوسی کر کے زبان بندیاں کروانے لگے۔ کلی پرش اس سے بخوبی واقف تھا کہ ہند ایک مذہبی ملک ہے۔ اس میں مختلف عقائد کے لوگ رہتے ہیں یہ کبھی اتحاد نہیں کرسکتے اور انکے پھوٹ کے ثمرہ سے جو منافع ملتا ہے وہ قطعی بند نہیں ہوتا لیکن اللہ رب العالمین انسانوں کو اپنے خدمت کیلئے پیدا کیا ہے وہ کبھی انسان کو اسکے ہم جنس کی غلامی میں رہنے نہیں دیتا۔ غلامی صرف فطرت کے خلاف عمل کرنے سے آتی ہے اور ہادی فطرت کا مالک ہوتا ہے۔ اور وہ وحدت الوجود ہوتا ہے۔ اس کے جادو بیانی سے انسان کی غفلت دور ہو کر وہ ایک مرکز پر جمنے لگ جاتے ہیں یہ کلی پرش اور ان کے ساتھیوں کو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ وہ اس اللہ والے کو تکلیف دینا شروع کرتے ہیں اور اسی ایذا رسانی میں وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس معیار کے بموجب حضرت صاحب قبلہ اور ان کے ساتھیوں کو دھارواڑ ڈسٹرکٹ کلکٹر نے پولیس حکاموں کی غلط بیانی پر اللہ کے کام کو روک دیا اور پورے ضلع میں ضمانت پر رہا کر کے زبان بندی کا حکم سنایا جسکی وجہ سے ہر علاقہ میں زبان بندیاں ہوئیں اور تبلیغ کا کام رک گیا۔ ایسا ہی لکھا تھا۔ دہاڑ وار دہاری آگنتو۔ اصول دین کے تحت حضرت صاحب قبلہ اور ان کے ساتھی ہجرت کر کے دریائے سندھ کے پار علاقہ یاغستان میں قیام کیا۔ ایسا ہی لکھا تھا۔ اللہ رب ذوالجلال نے وہاں کے آزاد قبائل کے لاکھوں پٹھانوں نے جہاد فی سبیل اللہ کی بیعت کر کے ہندوستان کو مسلمان کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں جس کا ذکر وید ویاس نے یوں کیا ہے۔ محمد سچے تیج سا تھ سندھ جو ترما یا کی اللہ تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو بغیر تاویل کے واضح طور پر پورا کیا اور وید ویاس کے قول کی صداقت کو دنیا میں سورج کی طرح روشن کیا۔ چند لوگوں نے غلطی سے اس شلوک کو محمد بن قاسم کی طرف چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ اوپر کے شلوک سے ظاہر ہے کہ وہ وجود دکن سے ہجرت کر کے سندھ ندی پر جائے گا وہاں کے لوگوں سے کام لیگا۔ اس لئے یہ وجود حضرت

مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کا ہی ہے جنہوں نے دریائے سندھ کے کنارے جاکر شہادت کی خواہش کرنے والے پٹھانوں میں اسلام کی روح پھونکی اور اس علاقہ میں دین کی تمکین کے تدبیریں ہو رہی ہیں پورا یاغستان گرم ہو چکا ہے۔ یہ کام اللہ کا ہے اسکو مادّہ سے کوئی تعلق نہیں اسلیے عالم ارواح میں روح اعظم ارواحوں کو حکم دیتے ہیں آپ ہمارے بھائی بنکر اذا الرسل اقتت کے مصداق دین کی تمکین کرنا یہ کلکی پران میں ذیل کے شلوک میں آیا ہے

तुम सब हमारे बांधव (जन) अपने अपने अंशसे पृथ्वी पर अवतार लोगे.
हिंदी कल्कि पुराण अ. १-२ श्लो. ५

تم سب لوگ ہمارے بھائی بنکر اپنے اپنے خاندان سے زمین پر اتر آئیں گے۔ کلکی پران اونش ۱ ادھیا ۲ شلوک ۵

تشریح اس شلوک سے ظاہر ہوا کہ کلکی بھگوان جو روح اعظم ہیں۔ عالم ارواح میں تمام دیوتاؤں (انبیاء) کو اپنے بھائی بناکر دنیا میں ظاہر ہو کہنا۔ میثاق النبیین والی آیت کی تعمیل ہے۔ "تومنن بہ ولتنصرنہ" اسپر دال ہے اور خود کو ان کے بھائی کہنا اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ موعود انسان رسول اللہ صلعم کے امتی ہیں۔ ان کا دعویٰ مسلمانوں میں کوئی نہیں۔ وہ صرف جہاد قائم کرکے تمکین دین کرنے کیلئے سنت رسول کے موافق کفاروں میں تبلیغ سے حجت کرینگے اور ہجرت اور جہاد کے اصول پر کاربند رہیں گے۔ اسی طرح حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب کا طرز عمل بائیس سال سے ہے۔ آپ دس سال تبلیغ سے حجت کرتے رہے ایذا رسانی کے بعد یاغستان کے طرف ہجرت کی۔ اب جہاد سے اللہ کے دین کی تمکین کرنے کیلئے تیاری کر رہے ہیں۔ اسی اسباب میں ایک کتاب امام الجہاد ہے۔ اس امام الجہاد کو یجروید نے چن کے لفظ سے نشاندہی کی ہے اور یجروید کے ماننے والوں کو ان کے دعا کا مجسمہ ہادی چن کے جانب اپنے ذیل کے شلوکوں سے توجہ دلا رہا ہے۔

येत्ते पंथा: सवित: पुर्व्या सोऽरेणव: सुकृता अन्तरिक्षे। तेभिर्ना पथिभि: सुगेभि रक्ष चनो अधि च ब्रूहि देव ॥२७॥ यजुर्वेद अ. ३४ मं. २७

अग्ने रवतीसध्निना वाचच्छसमें कृत ने: दस्त्र। पृष्था मुनिषांम अच्छ त्ये इनसे नित्ये वां वृथे चनो भवत वाजसाता ॥२९॥ यजुर्वेद अ. ३४ मं. २९

قدیم زمانہ میں عام لوگوں نے جو سچا مذہب اختیار کیا تھا۔ جو آسمان سے اترا ہے۔ اے چن! تو اسکو آج زمین پر قائم کر۔ ہمکو اس راہ کی ہدایت دے اور ہمکو پناہ دینے والا ایک بادشاہ قائم کر۔ یجروید باب ۳۴ منتر ۲۷

اے کرم کرنے والو! اے ایماندارو! اپنے منہ سے بولو بھلا کیا نہیں ہم نے اسکو اور کیا رکھا نہیں دل میں آکر۔ بیل کو دیکھنے کیلئے اور ظہور کرتے ہیں ہم اس بات سے کیا وہ نہیں کہلائیگا! چھوٹے منہ سے بڑا (چن بسویشور)

گھوڑے کی پیٹھ کرے یجر وید باب ۲۳ شلوک ۲۹

تشریح ان منتروں سے آنے والا موعود چن کے نام سے مشہور ہوگا۔ اور دین کی تمکین کرنے والا اور دینی حکومت قائم کرنے والا ہوگا۔ ورشبھا کے لفظی معنے بیل کے ہوتے ہیں یعنے وہ چن بسوا نام والا ہوگا ان منتروں میں دعا ہے کہ وہ آسمانی دین کو قائم کرنے کیلئے چن بسویشور سے ویدک رشیوں نے استدعا کی ہے اسکے مطابق حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ویدک رشیوں کے دعا کا مجسمہ بنکر آسمانی دین اسلام کو جس دین نے تمام ادیان کتب اور نبیوں اور اوتاروں کی تصدیق کی ہے اور جو بھل کی صورت میں ظاہر ہوا ہے اس دین کی بائیس سال سے تبلیغ کررہے ہیں اور آپنے اپنا حامی بادشاہ اعلحضرت میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ کو دہرم راجہ ہونا ثابت کیا ہے۔ دیکھو خلافت بشرہ و نزیا فی سم آریہ مصنف مولانا ممدوح

البشور اوتار کا بیز آگمن یا اسکے ظہور کا وقت

कलौ पंच सहस्त्रांते जायते वर्णसंकरः।	کلیوگ کے پانچہزار سال کے اخیر میں ورن شنکر ہوگا
कलौ पंच सहस्त्रांते विष्णु शक्तिर्भविष्यति॥	کلیوگ کے پانچہزار سال کے بعد مہا وشنو (البشور اوتار) ظاہر ہوگا۔

تشریح اس شلوک سے کلیوگ کے پانچہزار سال گذرنے کے بعد ورن شنکر ہوگا۔ اور بے دینی عام ہوگی تب مہا وشنو ظاہر ہونگے۔ کلیوگ کے پانچہزار سال کی گنتی کرشن جی کے اس قول سے شروع ہوتی ہے منشیں کاں کالا در مٹا کلے۔ ترجی تو واھلے تنین ماسے آدمبھی اینٹھو جی کلیوگے کرشن جی یہ کہتے ہیں کہ میری موجودگی ہی میں کلیوگ شروع ہوگیا۔ اور پانچہزار سال گذرنے کے بعد برہمن چھتری ویش شودر بے دینی میں ایک ہو جائیں گے۔ اٹھارہ ذات والے ملکر کھانا کھائیں گے اس لحاظ سے یہ زمانہ جو بے دینی سے بھرا ہوا ہے اور سوراج کیلئے گاندہی مہاراج نے ورن آشرم کو توڑدیا ہے اور اٹھارہ ذات والوں کو ایک پنگتی میں کھانا کھلایا۔ اور سیول میاریج بل پاس کرکے برہمن اور نیچ قوم کے جسمانی تعلقات کراکر نسل خراب کردی۔ اور آج کلیوگ کے پانچہزار سال گذرکر ۲۹ سال ہوگئے۔ اسی سال جبکہ کرناٹک میں ورن شنکر کرانیوالے گاندہی جی کانگریس کا جب جلسہ منا رہے تھے یہ تاریخی جلسہ تھا۔ تب حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ اللہ سے علم پاکر گدک مقام میں تاریخ ۲۴ فروری ۱۹۲۴ء میں اوتار ہونا ظاہر کیا پنڈت راج نارائن سٹ شاستری مصنف چینیا وُنی اپنی کتاب چتیاونی میں اپنا خواب درج کیا ہے وہ کہتا ہیکہ

سری مہاوشنو میرے خواب میں آکے کہا کر فروری ۷ تاریخ ۱۹۲۴ء میں کلکی بھگوان کے روپ میں پیدا ہوا ہوں۔

मला स्वप्नात श्री विष्णु येउन मि कल्कि भगवान च्या रूपात फेब्रुवारी तारीख ७ इ: सन १९२४ पृथ्वी मध्ये जन्म घेतले आहे असे सांगीतले चेताक्ली
अमलनेर

چھپاوٹی کا دیباچہ

تشریح

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ پنڈت کو تو ۱۹۲۴ء فروری ۷ تاریخ کو پیدا ہونا بتایا ہے۔ جسپر سارے پنڈتوں نے دہوکہ کھایا۔ کیونکہ وہ دین کو چھوڑ کر مادہ کے طرف رخ کرے ہوئے ہیں۔ اسیوجہ انکو روحانیت کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ انہیں تاریخوں میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے عقائد میں اوتار دیوادنش ہوا کرتا ہے۔ دیوادنش کے لئے یونی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ جارج یعنے انسانی جسم کا سہارا لیکر مبعوث ہوکر آتا ہے۔ ہر اوتار اور نبی کو چالیس سال تک: لشد کے سہارے میں رہ کر وحی والہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو رُشد کا زمانہ کہتے ہیں۔ یہی تاریخ اوتار کے جنم کی تاریخ کہلاتی ہے۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ چالیس سال کے عمر میں اللہ کے کلام سے ۱۹۲۴ء فروری ۷ تاریخ کو ظاہر ہوئے۔ اسی بات کا اشارہ سرداس نے ذیل کے قول سے ظاہر کیا ہے:۔

ایک ہزار نو سو سال ۱۹۰۰ سال گذرنے کے بعد یہ زمانہ آئے گا۔ جہاد کا پھول (دہرم یدھ کا پھول) زمین پر چلے گا اور تمام زمین نبی سے بھر جائیگی

सरदास भजन

एक सहस्र अवसो से ऐसा योग पडे। सुरज फुल पृथ्वी पर फुले दीन कि बेल बढ़े
सुरदास भजन

تشریح

۱۹۰۰ء سال کے بعد گناہوں اور بے دینی کا زور ہوگا۔ اسوقت جہاد کا پھول یعنی امام الجہاد ظاہر ہو کر دنیا کی تمکین کرکے امن وسلامتی قائم کرینگے۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ سرداس کے دتا کا مجسمہ بنکے کھڑے ہوگئے۔

بھاگوت پران نے بھی اوتار کے آمد آمد کی تاریخ یوں بتائی ہے

چاند سورج برہسپتی کر کراسی میں سم آئیں گے۔ تب کرتا یوگ شروع ہوگا۔ بھاگوت پران - سکند ۱۲ ادھیا ۲ شلوک ۲۴

यदा चंद्रश्च सूर्यश्च तदा तिष्य ब्रहस्पति।
कर्क राशौ समोष्याति ततकृत।।
भागवत पुराण १२ स्कंध ३P२ श्लोक २४

اے برہمن! میں (آسمان سے زمین پر) ستیوگ کو لاکر زمین کی تمکین کردوں گا۔
کلکی پران اونش - ادھیا ۲ - شلوک

हे ब्रह्मण ! मैं फिर सत्युग उत्तार कर धर्म स्थापन करूंगा
हिंदी कल्कि पुराण अं१ अध्याय २ श्लोक ८

تشریح ہندوستان کے تمام پنڈتوں نے جوتش کے علم رکھنے والے جوتش وید شاستر پران کو جاننے والے شاستریوں نے اپنے مذہبی کتابوں کے علم سے بھاگوت پران سکند ۱۲ ادھیا ۲ شلوک ۲۴ کے حوالہ سے علی الاعلان ۱۹۴۳ء اگست کی پہلی تاریخ ایشوراوتار کا ظاہر ہونا بتایا ہے۔ اور انہوں نے ہزاروں اشتہار کے ذریعہ سے اخباروں کے ذریعہ سے اعلان کیا ہے۔ ستیوگ پرچہ خود اس کے لئے شاہد ہے۔ سوراجیہ دہلی نے اپنے کئے اشاعتوں میں ۱۹۴۳ء اگست کی پہلی تاریخ ستیوگ کا آنا اور اوتار کا ظاہر ہونا بتایا ہے۔ واقعی ۱۹۴۳ء اگست کی پہلی تاریخ کو چاند سورج برہسپتی پش نکشتر میں کر کراشی میں آئے تھے۔ اور یہ تمام سیارے ہندوستان کے باشندوں کو ستیوگ کی شہادت دے رہے ہیں۔ پنڈت راج نارائن شمس شاستری نے چتیادنی میں بڑے زور سے اس تاریخ کو پیش کرتے ہوئے کلکی بھگوان گھوڑے پر سوار ہوکر آنے کا بتایا ہے۔ کمبھ کے میلے میں سناتن دہرمیوں نے اسی تاریخ کو ستیوگ آرمبھ ہونا بتایا ہے۔ پنڈت رنگاچاری جو مشہور و معروف سناتن دہرمی کالو رام شاستری کے فرزند ہیں۔ کاسی کی مذہبی تعلیم کی تحصیل کے بعد دکن آکر ستیوگ ۱۹۴۳ء کے پہلی اگست سے شروع ہوتا ہے کرکے اشتہار کے ذریعہ سے اعلان کئے۔ جسکا اشتہار ہماری انجمن میں محفوظ ہے اور وہ حیدرآباد آکر حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ میں وہ سب نشانات جو شاستروں میں بتلائے گئے ہیں دیکھ کر واقعی یہ کلکی بھگوان ہیں کر کے ایمان لائے۔ کلکی پران نے بھی کلکی بھگوان کے ساتھ ستیوگ آنا بتایا ہے۔ اے ہند نواسیو! شاستر پران میں بتائی ہوئی تاریخ گذرگئی۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ہزاروں نشانات کے ساتھ مقررہ تاریخ پر ظاہر ہوچکے ہیں۔ اور دین کی تمکین کر رہے ہیں جس سے ستیوگ قائم ہوکر دہرم راج قائم ہوگا۔

ایشوراوتار کے جسمانی نشانات

اس کے ہاتھ میں شنکھ۔ چکر عصا اور پیٹھ پر سانپ کا موہنہ، امن کا دست قدرت رکھنے والا ہوکر آئے گا۔ جےمنی بھارت۔ ادھیا $\frac{۹۰}{}$۔ شلوک ۱۱۸

اے مہادیو! تم زمانہ کے مالک ہو۔ برائیوں کو دور کرنے والے ہو۔ اے جلال سے ظاہر ہونے والے مظہر اللہ!

تمہاری سر میں گنگا کی لہریں ہیں (وحی والہام کی کثرت ہے) الہاموں کا ہار بنکر لہرا رہے ہیں۔

शंख चक्र गदा पद्म ॥
हाती धरले आयुध्य उत्तम ॥
जेमनी भारत अ॰ ९०
श्लोक ११८

हे महादेव! तुम भोगके अधिपती हो, काम्य कर्मके नाश करने वाले हो, हे क्याव्र दर्शन! परमेश्वर! तुमारा शिर गंगाजि कि तरंग रूपी माला से विधोत होताहै जैसा मुझने ऐसा भाव दिखाई देताहै कि, कुछ कहा नही जाता? तुम्हारे माथे पर चंद्रमाकि कला विराजमान है - - - - - - - - -

تمہارے زلفوں سے جو خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے اس کا
بیان کرنا محال ہے۔ تمہارے ماتھے پر چاند کا نشان ہے
ہر طرح کے ہتھیار اور تلوار ترشول وغیرہ ہتھیاروں
نے آپ کی تجلی کو بڑھایا ہے۔
اے قیامت کے مالک! قیامت کے دن تمہارے
غضب کے آگ سے سارا جہان جل کر بھسم ہو جائیگا

کلکی پران - ادھیائے - شلوک ۱۱ تا ۱۲

تینوں عالموں کا واقف - اللہ کی طرف بندوں کو
لگانے والا - گیروے رنگ کا کپڑا پہننے والا - اس کے
لمبے لمبے بال ہیں - ہاتھ میں چکر اور ترشول ہے
(ہاتھ میں اس قسم کے لکیریں نمودار ہیں)
ایسے چن بسویشور کو میں سلام کرتا ہوں -

ویاس کرتا - بھویشہ گنان - ادھیائے
(پنڈت رنگا چاری سے تحقیق شدہ)

अनेक प्रकारके शस्त्र और खड्ग
शुलादि शस्त्र तुम्हारी शोभा को
बढ़ाते हैं प्रलयके समय तुम्हारे
कोप (रूप) अग्निसे सारा संसार
भस्म होकर नष्ट हो जाता है.

हिंदी कल्कि पुराण अ ४
श्लो १४।१६

त्रीपस्तु हस्त सिशान सूत्रं
काशाय वस्त्रं लस दृर्घव केशं
रथांग त्री शुलांग कित बाहु
हस्तं चन्नेश्वरं शरणं प्रणामि-
व्यासकृत भविष्य ज्ञान
पंडित रंगाचार्य शोधित

تشریح ان شلوکوں میں بتائے ہوئے تمام نشانات حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کے جسم پر موجود ہیں۔ آپکے ہاتھ میں شنکھ - چکر - تیر کمان - ترشول وغیرہ وغیرہ کے لکیریں موجود ہیں - پیٹھ پر سانپ کا موہنہ ہے - اور آپ کے پیشانی پر چاند کا نشان ہے - ان کے لمبے لمبے بال ہیں - تعصب کو چھوڑ کر دیکھنے والوں کو اللہ تک پہونچنے کے لئے یہ نشانات کافی ہیں -

ایشوراوتار کے اخلاق اور خاندانی تعارف اور ساتھیوں کے اوصاف

کلکی بھگوان کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے تین
بھائی پیدا ہونگے -

کلکی پران - ادھیائے ۲ - شلوک ۳۱ -

ईन कल्कि जी के जन्म से
पहिले इनके तीन भ्राता उत्पन्न हो
चुके थे

हिंदि कल्कि पुराण अ २ श्लो
३१

تشریح اس شلوک کے مطابق حضرت مولانا صدیق دینداد چن بسویشور صاحب قبلہ پیدا ہونے سے پہلے ان کے تین بھائی (سید عبدالوہاب - سید عبداللطیف - سید محبوب حسین) پیدا ہوئے تھے ما اسی طرف اشارہ کرے ۔

अथता धर्म पुरूषः व्यारव्या स्याम:
दक्षिणात्ये जनपद् ताल नामकम
नगरे तत्र चन्द्रेश्वरं नमः तत
ग्रामे अ॒ऊं येता पुरामा
व्यासे कृत भविष्यपुराण

میں اب دہرم پرش کی تعریف لکھتا ہوں۔
وہ دکن میں پیدا ہوگا۔ تال نام والے گاؤں
میں شادی کرے گا۔ بیوی کو غصہ کا نام
نہیں رہے گا۔ ویاس کرتا بھویشیہ گنان

تشریح واقعی حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی شادی تال نام گاؤں یعنے تالی کوٹہ میں ہوئی۔ یہ پہلی شادی ہے۔ اس بیوی کی عدیم المثال صفت یعنے زوجیت کے زمانہ میں حضرت صاحب قبلہ کے کسی معاملہ پر چیں بجبیں کبھی نہیں ہوئیں ۔جس کا ذکر حضرت صاحب قبلہ خادم خاتم النبیین میں کیا ہے۔

धर्मार्थ काम मोक्षो त्रदर्शकः महादि
स्यादि कर्मानि अशो स्मृतः व्याम स्पर्द
शारवाय पत्यशोसि भविष्य कथया
मि आकर्ण्य यताम कलियुगावतारो
चन्नेश्वरं नामकं माहा प्राज्ञ। हरि
भक्तं स्वातारम् तत्या भविष्य श्रृणु
अथतो धर्मावतार लक्षण यथानुपूर्ता
अध्यानारि तत्परः गोमेध यज्ञा
सप्रकाष्यति क्रियादि वाक्य शास्त्रिन
अतासिक गुह्यज्ञानं प्रकाशिकः
न शत्रु (व्यासकृत भविष्यज्ञान)

شریعت - طریقت - حقیقت - معرفت
کا علم رکھنے والا - قربانی کرانے والا - اے سُوت
تو سب کچھ جانتا ہے - میں پیشین گوئی بولتا ہوں
سُن! - کلیوگ میں اوتار - چن ایشور نام والا
عارف کامل - ہری کا بھگت - اللہ کا مظہر میں
اسکو سلام کرتا ہوں - تو سُن رکھ - اسکے دہرم اوتار
ہونے کا حال یہ ہے - قربانی کا حق ادا کرنے والا
نماز کا پابند - تلاوت کا دلدادہ - گائے کی قربانی
کے مسئلہ کو روز روشن کی طرح سمجھانے والا ہے
جلال والا ہے - غصہ والا نہیں ہے - اللہ کو ماننے
والا - راز کی باتوں کو ظاہر کرنے والا - دنیا میں
وہ کسی کا دشمن نہیں ہے -
(ویاس کرت بھوشیہ گنان)

تشریح اس شلوک میں آپکے تین اوصاف بیان کئے ہیں۔ یہ کہ وہ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کے پورے جاننے والے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے۔ گاؤ کی قربانی کے مسئلہ کو آپنے روز روشن کی طرح بیان کیا ہے (دیکھو کتاب سرورِ عالم)

गच्छति मेक: स्थानम इन्मानार्थे
सर्वजन: कुपे: समिपे नमस्कार:
ग्रंथ भ्रष्ट करणार्थे विचार्यन्ति एत
त नागराज= रक्षणार्थे शिर समिपे
आगच्छति जन: एतत किं मदगण:

(व्यासोकृत भविष्यपुराण)

جائے گا اک مقام پر باولی کے پاس دعا میں لگ جائے گا۔ چند آدمی مارنے کی کوشش کرینگے کتابیں پھاڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ اسوقت ناگ راج کے وسیلہ سے کتابوں کی حفاظت ہوگی۔ بعد وہ ناگ سانپ سر کے اوپر آئیگا لوگ پوچھیں گے۔ ایسا کیوں ہے؟ چن بسویشور جواب دیگا۔ وہ میرا سپاہی ہے۔

دیاس کرت بھوشیہ گنان

تشریح واقعی اس پیشین گوئی کے بموجب شہر گدگ کے چند شریر لوگ حضرت قبلہ کے دعوی کو سُنکر آپکو مارنے کے لئے اس مقام پر جہاں حضرت صاحب مقیم تھے گئے۔ وہ مقام شہر کے باہر مغرب کی جانب ہے۔ جہاں ایک پرانا ایشور کا مندر ہے اسکو نارائن باغ کہتے ہیں۔ میں اُسوقت گدگ شہر کے خلافت کمیٹی کا نائب سیکرٹری تھا۔ مجھے اسکی اطلاع ملتے ہی مولوی شہاب الدین صاحب منشی نائب صدر خلافت کمیٹی کو اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت صاحب قبلہ سے ملکر واقعات چشم دید دیکھے، واقعی لوگ وہاں پر گئے تھے حضرت صاحب قبلہ مغرب جانب ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ یہ دیکھکر ان لوگوں نے حضرت صاحب قبلہ کے جو کتابیں تھے پھاڑنے کا ارادہ کرکے آگے بڑھ رہے تھے۔ دیکھا کہ کتابوں پر سانپ بیٹھا ہے یہ پتھر کے سانپ کا پوجا کرنے والے زندہ ناگ سانپ دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ اتنے میں حضرت صاحب قبلہ اپنے مقام درس آئے اور وہ سانپ وہاں سے نکل کر دیوار پر چڑھ کر حضرت صاحب کے سر پر پھن نکالے ہوئے ٹھیرا تھا۔ یہ دیکھ کر اُن لوگوں نے حضرت صاحب قبلہ سے پوچھا۔ اے سوامی! وہ سانپ سر پر ہے آپنے جواب دیا یہ میرا سپاہی ہے۔

अथ ता भविष्य व्याख्या स्याम च
तु भार्या येस्या प्रथम मृत्य मेक:
पुघोन लग्न भवति नि:शंशया

اور پیشین گوئی کو سُن! چن بسویشور کی چار عورتیں ہونگی۔ پہلی کا انتقال ہوگا۔ دعوای کے بعد جو پہلی عورت ہوگی وہ لڑائی

کے بعد ملے گی ۔ یعنے نکاح کے اول جھگڑا ہوگا ۔ اس میں کوئی شک نہیں اور وہ نکاح پیر کے دن شام میں ہوگا ۔

دوسری شادی مصیبت کے بعد ہوگی تیسری شادی نفرت کے بعد ہوگی وہ جھگڑا او بلوہ کرنے والی ہوگی ۔

ईद्वारे सायंकाले घ्यितियं ग्लानि मितिय मडि क्लेश का रिणी

(व्यासो कृत भविष्यसाव)

تشریح حسب پیشین گوئی حضرت صاحب قبلہ کے چار نکاح ہوئے ۔ جن میں سے پہلی بیوی کا انتقال ہوا ۔ پیشین گویاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں (دیکھو تریاق سم آدیہ) اور دو بیویوں کے ساتھ سنبل نگر میں رہنا کلکی پران میں بیان کیا گیا ہے ۔ یہ حسب ذیل شلوک سے ظاہر ہے ۔

पदमा ओर रमाके साथ शम्भल ग्राम मे ईस प्रकारसे कल्कि जी वास कर ने लगे ॥ हिंदी कल्कि पुराण अ॰२ अ॰१४ श्लो॰४

پدما اور رما (دو بیویوں) کے ساتھ کلکی جی سنبل گرام میں قیام کریں گے ۔

تشریح واقعی اس پیشین گوئی کے مطابق حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ معہ اپنی دو بیویوں کے حیدرآباد جو ہر زمانہ کے ابتلاؤں سے سنبھلا ہوا شہر ہے محلہ خانقاہ سرور عالم میں زندگی گذار رہے ہیں ۔

ईस प्रकार स्त्री, भ्राता, पुत्र, सहोद्र ओर सेनाके समुहसे युक्त होकर जगतके ईश्वर, प्रभु कल्किजीने दिग्विज करने की अभिलाषासे यात्राकरी ॥८॥ बलवान कलिके द्वारा निग्रहित हुआ धर्मभी ईस समय ब्राम्हण का वेष धारण करके उस स्थानमें आया ॥९॥ उसके सेवकों मे ऋत, प्रसात, अभय, सुख, प्रीती, योग, अर्थ अहंकार, स्मृति क्षेम ओर

اس طرح معہ بیوی بچے بھائی اور نواسوں اور فوج کے ساتھ جگت کے ایشور کلکی جی فتح کامل کرنے کے عزم سے نکلے ۔ شلوک ۸

رعب داب والے کلی (دجال) کے ہاتھوں ستایا گیا ہوا دین اس وقت برہمن کے روپ میں وہاں آکر پہنچا ۔ شلوک ۹

دین کے خدمت گذار ۔ جو صور پھونکنے والے مبارک لاخوف ۔ ہمیشہ اطمینان میں رہنے والے ایک دوسروں سے محبت کرنے والے اللہ سے تعلق جوڑنے والے ۔ حقیقت ، انانیت ۔ دید کو جاننے

प्रतिश्रय ||१०||

नारायणजी के अंश से नारायण थे, ओके तप मे निष्ठ हैं, इन सबको ग्रहण करके और स्त्री पुत्र लेकर धर्म शीघ्रता से उस स्थानमें आया ||११||

श्रध्धा, मैत्री, दया, शान्ति, तुष्टि पुष्टि, क्रिया, उन्नति बुध्धि मेधा, तितिक्षा, ह्रि धर्म पालक यह मुर्ति ||१२|| अपने बांधवो से युक्त हो कल्किजी का दर्शन करने के लिए और अपने कार्यका निवेदन करने के निमीत उस स्थान मे आया ||१३||

والے محفوظ اور اللہ کے راہ میں کثرت سے محنت کرنے والے۔ شلوک ۱۰

جو نارائن جی کے اونش یعنے الیشور اوتار کی تجلّیات سے خود الیشور اوتار روپ میں آئے (فنافی الشیخ) جو اللہ کی خدمت میں مضبوط ہیں۔ ایسے پسندیدہ لوگوں کو لیکر دین وہاں آیا۔ شلوک نمبر ۱۱

ایمان والے دوست۔ ہر چیز پر رحم کرنے والے اپنے وجود سے امن دینے والے۔ ادنیٰ کو اعلےٰ بنانے والے نصرت والے۔ ہر مصیبت کو برداشت کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والی ہستیاں ہیں۔ شلوک ۱۲

وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ الیشور اوتار کے درشن کے لئے آئے اور اپنے عمل یا اپنے کام کو ظاہر کرنے کے لئے اس مقام میں آئے۔ شلوک ۱۳

تشریح

کلکی پران اونش ۳۔ ادھیا ۲۔ شلوک ۸ تا ۱۳ کے بموجب الیشور اوتار حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ اپنے بیوی بچے بھائی اور ساتھیوں کے ساتھ رہیں گے۔ ان شلوکوں میں بتلائی ہوئی تمام صفات آپکے ساتھیوں میں موجود ہیں۔ سوائے تبلیغ دین کے ان کے پاس کچھ اور کام نہیں اس لئے دین بھی ان کے ساتھ ہے۔

الیشور اوتار کی کارگذاریاں

खड्गकुण्ड कराल सर्प कवल ज्याला ज्याला द्धि ग्रहा।
नेतुः सत्कर दण्ड दलिता भुपाः क्षीति क्षा भक।।
सप्तैत्सैन्धव वाहानोद्धिज जनि कल्कि परात्मा हरीः। पायान्सत्य युगादि कृत्स भगयान्धर्म प्रवृति प्रिया ||१||
(हिंदी कल्किपुराण) अ १/१

ہاتھ میں ناگ بید کا عصا لیکر تیز دہار کی تلوار سے راجاؤں کو کمزور بناتے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار ہوکر برہمن کے گھر پیدا ہونے والے روح اعظم ہری (رحیم) دین کا دور ستیوگ قائم کرنے والے وہ بھگوان کے دین

अब राजा लोग (बहुतसा अत्याचार करके) पृथ्वीकि शांतीका नाश करेंगे उस समय जिस देवता बहुरूप भयंकर भुजंग विष ज्वालासे उन समस्त अत्याचार करने वाले राजाओंके शरिर भस्म हो जायगा औरजिसकि तीक्षण तलवारसे वह राजा मारे जायेंगे जो ब्राम्हण वंश मे जन्म लेकर घोडेपर सवार हो पुर्नपार सत्यादि युगों कि अवतारणा करेंगे वह परेसे परे धर्मकि पृवृत्ति को प्यार करने वाला

कल्कि पुराण अ-४ श्लो ९-४

तद्उपरांत आप दिग्विजय करके धर्म रहित कलिके प्यारे राजा और बौध्दों का नाश करके मरु और देवापि को (धर्म राज्य) स्थापित करेंगे तुम्हारे ईस साधु कार्यके अनुष्ठानसे ही हम संतुष्ट हुंगे सोही हमारी दक्षिणा होगी

हिंदी कल्कि पुराण अ-३ श्लो १०

हे कल्कि! यह शिघ्र गमनकारी, अनेक रूप धारण करने वाला गरुड अश्व और यह सर्वज्ञ तोता (शुक) तुमको देता हुं. ग्रहण करो ॥२५॥

मनुष्य तुमको सब प्रकार के शस्त्र अस्त्रोमे निपुण चाहे [illegible]

کی محبت کرتے والے یعنے دین اسلام کی محبت رکھنے والے ہوں گے۔ کلکی پران شلوک ۱ ادھیا ۱

جب راجہ لوگ ظلم و تعدی سے زمین کے امن کو کھو دینگے۔ اس زمانہ میں وہ اللہ جس نے بہت سے روپ بدلے ہیں جلال سے ظاہر ہوکر سانپ کے زہر کے مانند اُن تمام بے انصاف لاجاؤں کا جسم بھسم کر دے گا۔

اور وہ اپنی تیز تلوار سے تمام راجاؤں کو مار یگا وہ برہمن اونش میں جنم لیا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہوکر (دوبارہ آنے والا) ستیوگ کو زمین پر لائے گا اور اچھے مقدس دھرم کو پیار کرنے والا ہوگا۔

کلکی پران۔ ادھیا ۱۔ شلوک ۱ تا ۴

اسکے بعد آپ کامل فتح کرکے کلی کے پیارے راجہ اور بدھوں کا ناش کرکے مرد اور دیوا پی دونوں راجاؤں کو دھرم راج پر قائم کرینگے۔ تمہارے اس سادھوپن کے عمل سے ہم سب خوش ہوجائینگے یہی ہمارے لئے عطیہ ہے۔

کلکی پران۔ ادھیا ۳ شلوک ۱۰

اے کلکی! بجلی سے تیز گھوڑا جو بہت سے روپ دھارن کرنے والا گرڑ ہے اور یہ کامل علم رکھنے والا طوطا تم کو دیتا ہوں تم اس کو قبول کرو۔

اور انسان تم کو سب ہتھیاروں سے ماہر اور

पारदर्शी और सर्व प्राणियों का
जितने वाला बतांगे ॥२६॥
यह रत्नत्सरु महा प्रभाव वाली
कराल करवल (खड्ग) बडे भारवाले
पृथ्वी के भारको हरेगी क
क. पुराण अ ३ श्लो २५/२७

उग्रश्रवा बोले:——
अब ईस प्रकारसे महा संग्राम
आरंभ हुवा तब धर्मने अत्यन्त
क्रोध करके सत्य युगके साथ
मिल कल्किके सहित घोर युध्ध करना
आरंभ किया ॥१॥ फिर धर्म ओर स
त्ययुगके भयंकर बाण समुहसे हारक
र अपनी सवारी गधे को छोड अ
पनी पुरीमे प्रवेश करता हुवा॥२॥
हिंदी कल्कि पुराण अ ३-७ श्लो १-२

गदा चलानेमें चतुर महा वीर क
ल्कि जी गदा हाथमें ले समस्त लो
गोंको भय उपजाते हुए कोक
ओर विकोक के साथ संग्राम कर
ने लगे. हिंदी कल्कि पुराण अ-३-७
श्लोक १४

त्याचि द्रव्य तयांते। वाटून देसी
ल आपल्या मते। भुमिस्थ चावरा
ते म्हणोनि ॥९८॥ जयमुनि भारत अ. ९०

अब संग्राम का दीन होवे।
बीना मोहम्मद नथ्था पार न होवे॥
तब होवे संग लिंग अवतारा।
माहदी कहे सकल संसारा॥
(तुलसी कृत संग्राम पुराण)

ہتھیاروں کو جاننے والا اور چار ویدوں کا کامل
علم رکھنے والا اور فاتح عالم کہیں گے۔
رتن میں جڑی ہوئی تلوار ہاتھ میں لیکر زمین
کے گناہوں کا بوجھ اتارینگے۔
کلکی پران ادھیا ۳ شلوک ۲۵ تا ۲۷

اگر شرو نے کہا!
جب عالمگیر جنگ چھڑ جائیگی تب دین (دین والا)
غضب میں آکر ستیوگ کو ساتھ لے کلکی کے ساتھ
سخت جنگ کرنا شروع کرے گا۔
پھر دین اور ستیوگ کے تیروں کی بوچھاڑ سے
کلی (دجال) شکست کھا کر اپنے گدھے کو چھوڑ
اپنے وطن کو لوٹ جائے گا۔
کلکی پران۔ اونس ۳ ادھیا ۷ شلوک ۱ تا ۲

تلوار چلانے میں ماہر۔ بڑا دلیر کلکی جی ہاتھ میں
عصا لیکر تمام لوگوں کو ڈراتے ہوئے کوک دی
کوک (یاجوج ماجوج) کا مقابلہ کرینگے۔
کلکی پران۔ اونس ۳ ادھیا ۷ شلوک ۱۴

اپنے ارادے سے ان کی دولت انکو بانٹ دیگا
دنیا میں جو وانروں (والی بھنڈار) کی دولت ہے
جے منی بھارت۔ ادھیا ۹۰ شلوک ۹۸

جب جنگ وجدل کا زمانہ رہے سوائے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نجات نہ ہوگی۔
تب سنگ لنگ کا اوتار ہوگا اسکو سارا جہان
مہدی پکارے گا۔ (سنگ رام پران تلسی داس کرت)

میں ہی عقبےٰ ہوں - میں ہی دین قیّم ہوں - زمانہ فطرت اور عمل ہمارے ہی کام کی گیت گاتا ہے

(شلوک ۴۳)

چندر اونش میں پیدا ہونے والے دیواپی اور سوریہ اونش میں پیدا ہونے والے مرو ان دونوں راجاؤں کو دھرم راج پر قائم کرکے اور ستیوگ قائم کرکے میں مقام محمود پاؤنگا -

کلکی پران - اونس ۱ - ادھیا ۴ شلوک ۴۳ تا ۴۴

मैही परलोक हूं. मैही सनातन धर्म हूं काल स्वभाव और संसार हमारे कर्म के अनुगत है ॥४३॥ चंद्र वंश में उत्पन्न हुआ मरु इन दोनो राजाओ को धर्म राजपर स्थापित करके शीघ्र गति ग्रहण करूंगा ॥४४॥ हिंदी कल्कि पुराण अ १/४

تشریح

ان تمام شلوکوں کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ ایشور اوتار حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کے اہم کام چار ہیں -

۱ - بے دینی کو دور کرکے دین قائم کرنا - ۲ - کلی پرش (دجّال) اور بدھوؤں کو ناش کرکے امن قائم کرنا دین اور ستیوگ کو ساتھ لیکر کلی راجہ کو اس ملک سے واپس کرنا یا اسکی اصلاح کرکے اسکی تہذیب کو دین کی تہذیب میں بدل دینا ۳ - کرمی راجاؤں کا ناش کرنا - اور کوک وی کوک یعنے یاجوج ماجوج کے ساتھ مقابلہ کرکے دنیا کو امن دینا اور والی بھنڈار نکال کر دینی تعلیم و تربیت میں خرچ کرنا ۴ - دیواپی اور مرو راجاؤں کو دھرم راج پر قائم کرنا - ان امور کی تکمیل کے لئے کلکی اوتار کے سفید گھوڑے پر سوار ہوکر ہاتھ میں تلوار لیکر آنا بتایا ہے - و نیز انہیں شلوکوں میں بتایا ہے کہ وہ فنونِ جنگ میں کامل ماہر رہے گا - اور اسکو بہت تیز چلنے والا گھوڑا جو کئی روپ بدلا ہوا اللہ کی طرف سے دیا جانا اور اس موعود کو روح القدس سے کامل علم دیا جانا بھی بتایا ہے اور لکھا ہے کہ وہ فاتح عالم ہوگا - اور عالم ارواح میں خود ایشور اوتار نے کہا ہے کہ میں ہی عقبےٰ ہوں - میں ہی دین قیم ہوں - زمانہ اور فطرت میرے ہی عمل کے ساتھ ہیں اور میں ست یگ میں دھرم راج قائم کرونگا -

پہلا کام بے دینی کو دور کرکے دین کو قائم کرنا - چونکہ اللہ کے پاس بفحوائے آیتہ انّ الدّین عند اللہ الاسلام دین اسلام ہی دین ہے - اس دین کے قیام سے سارے ادیان کا قیام ہے - جس طرح پھل سے پورے درخت کا قیام ہے - دین اسلام کے قیام سے تمام کتب سماوی اور انبیاء وہادیانِ اقوام کا قیام ہے - اس دین کی بقاء عزت میں ان سب کی بقاء اور عزت ہے - کیونکہ یہ دین خلاصہ ادیان ہے - اسی طرف کلکی پران نے اشارہ کرتے ہوئے

بھگوان دہرم پرورتی پریا' وہ اللہ کے دہرم کو پیار کرنے والا' ایشور اوتار ہوگا" دھرم" دُھرو دھاتو سے نکلا ہے جسکے معنے دھارن کرنا کے ہوتے ہیں۔ یعنے وہ اللہ کا دہارن کرنا ہی دہرم ہے۔ دنیا نے اللہ کو چھوڑ کر۔ دیش۔ ویش۔ بھاشا راج کو دھارن کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بدامنی اور بے دینی میں مبتلا ہے۔ وہ موعود حضرت مولانا صاحب قبلہ حسب بشارات کلکی پران انسانوں کو خواہشات زن' زر' زمین سے نفرت دلا کر اللہ کا لقاء کرا کے دین کا قیام کر رہے ہیں۔ اسی لئے وہ عالم ارواح میں فرمائے تھے کہ میں ہی دین قیم ہوں۔ ویاس جی نے ذیل کے شلوک میں اسلام کے کشتی میں سوار ہونے سے اس سنسار روپی سمندر سے پار ہونا بتلایا ہے۔ وہ یہ ہے:۔" اسلام دھرمم۔ بھجے دِرگ کَ نُو کا"

دوسرا کام اسی دین کے قیام کے لئے مولانا ممدوح بائیس سال سے لگاتار کوشاں ہیں۔ بموجب پیشگوئیاں کلی راجہ اور اسکے ساتھی پاپیوں نے آپکے کام میں مختلف قسم سے روڑے اٹکائے۔ نتیجتہً آپکو یہاں سے ہجرت کرنا پڑی۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء میں بمعہ چند ساتھیوں کے آزاد علاقہ یاغستان پہونچے اور ان بے دینوں کو دین میں لانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ چنانچہ غیر مسلم بادشاہوں کے نام آپ نے دعوت نامجات اسلام بھیج کر اسلام کی حجت بھی کردی ہے۔

تیسرے یہ کہ کوک دی کوک کے دنیوی جھگڑوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے بدلکر دنیا کو امن دینگے۔ جس کا ذکر سُرداس اور کلکی پران نے کیا ہے۔ آپکے اظہار کے ساتھ ہی کرم راجاؤں کا ناش ہو رہا ہے۔ دیکھو ہر ملک کی شخصی حکومتیں ختم ہوکر جمہوریت میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

چوتھے یہ کہ دہرم راج قائم کرنیکا کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کام کے لئے مولانا صاحب قبلہ کا چار بادشاہیں ساتھ دینا کلکی پران نے بتایا ہے۔ چار بادشاہوں نے بیعت کرلی ہے۔ بادشاہ عبدالجبار شاہ۔ بادشاہ میراں جان۔ بادشاہ عبدالسبحان خان بادشاہوں کا بادشاہ علامہ امیرالدین۔

آخری گذارش

برادرانِ وطن! وید شاستر پران کے مذکورہ حوالہ جات سے حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ ہی موعود ایشور اوتار ہیں۔ آپ آفتاب عالمتاب کی طرح ظاہر و باہر ہیں۔

اے عقلمندو! اے علم رکھنے والو! اے عاقبت کی فکر کرنے والو! کیا یہ حالات اور یہ نشانات کافی نہیں ہیں؟ جو اپنے رہبر کی طرف توجہ کرسکیں۔ آپ اپنے طاغی لیڈروں کے ساتھ ہوکر۔ دیش۔ ویش۔ بھاشہ کے ابھی مانی

ہوکر اس جنت نما ہند کو دوزخ بنا بیٹھے ہو۔ تمہارے سیاسی، مذہبی اختلافات دور ہو ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ تم اپنے ہادی ایشور اوتار کا ہاتھ نہیں پکڑتے۔ کیونکہ وہ دستِ قدرت سے امن کو ساتھ لیا ہوا پورے سازوسامان کے ساتھ کھڑا ہے۔ علے الاعلان ڈنکے کی چوٹ سے سارے جہان کو دعوت دے رہا ہے۔ اپنے اپنے کتابوں میں تعصب کو چھوڑ کر غور کرو۔ میں نے جو حوالہ جات دیئے ہیں۔ اسکو دیکھ کر اپنے پروردگار کے شکر گذار بنو۔ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم۔

اے اللہ میں نے اپنے پہونچانے کے کام کو پورا کر دیا۔ اب دل کو پھیرنا اور ہدایت دینا تیرا کام ہے۔ اسی ایک کام سے ہمارا ہند جنت بن جائے گا۔ آپس کے اختلافات مٹ کر ایک قوم بن جائیگی۔ ہمیشہ کے لئے آزاد قوم کہلائیگی۔ اور یہی ہند ساری دنیا کا رہبر بنے گا۔ اے اللہ اپنے بندوں کو زمانہ حال کے ہادی کے پہچانت کی عقل عطا فرما۔ آمین

سید رسول کیشو اوتار مبلغ اسلام

مسیح الملت مولوی سید سراج الدین صاحب نرسینہوہ اوتار

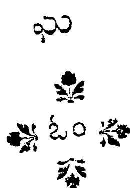


Maseehul Millat Moulvi Syed Sirajuddin Sahib
Narsinah Authar.

సర్వధర్మసమ్మేళనం

ఉపోద్ఘాతము

ఘు



ఓ జనులార!

ఈ ఆధునిక కాలములో అధర్మ ప్రవర్తనము చేత జనులందరు ధర్మ విచారమును ఆత్మ విచారమును విడిచి నిరంతరమును పొట్ట విచారములో మగ్గు చున్నారు మరియు ధన సంపద్గర్వమున రాజ్యమదమున విద్యామదమున బడి పోవుచు మద మాత్సర్యములచేత జగత్తున అధర్మమును వృద్ధి పరచునట్టి దుష్టులు దుర్మార్గులు హెచ్చియున్నారు కావున అధర్మంబెక్కు వైధర్మంబు నశించు నప్పుడెల్ల ధర్మోద్ధారకమునకు పరమాత్మునిచే యొక అవతారము నిలచి దుష్టనిగ్రహశిష్టపరి పాలనము జేయుచు అధర్మమును తొలగించి శాంతిని పునరుజ్జ్వలించగలదు సనాతన మహాత్ములు ఈకాలమును గురించి ప్రళయ కాలమని పేరు నుడువినారు మరియు ప్రతియొక్క ధర్మములయందు ఈ కలియుగము ౫౦౦౦ లేండ్లగునప్పటికి యొక అవతారము రాగలదని భవిష్యతు సూచించి శాంతి నుద్ధారకము జేసి ధర్మరాజ్యమును నిలిపి జనులందరకు బ్రహ్మ జ్ఞానముగలుగ జేయుననుచు జెప్పిరి. సర్వ మతములలో రానున్న వ్యక్తి ఒకటె గనుక సర్వమతములవారు జాతినీతి కులగోత్రాభిమానములచే తమ తమ మతములోనే రాగలదని నిరీక్షించు చున్నారు. గీతాలో వున్న వాక్యమును మరచిరి.

శ్లో॥ సర్వధర్మాన్ పరిత్యజ్య । మహాం ఏకం శరణం వ్రజ ।

అహం త్వా సర్వ పాపేభ్యో । మోక్షయిష్యామి మా శుచ॥

ఎంతవరకు జనులు యభిమానమును విడిచి విచారింపరో అంతవరకు సత్యమును గ్రహిం

చలేరు పరమాత్ముడు ధర్మ స్థాపనములో నిష్పక్షపాతుడు గనుక యవతార పురుషుని ప్రతియొక్క కార్యము పరమాత్మునిదే.

ఇండియా అనగ హిందూస్థాన దేశములో అనేక మతములవారు యున్నారు. వీరి మతములయందు ఈకాలములో నొక అవతార పురుషుడు రానున్నాడు ఆ యవతార పురుషుడు వర్ణ సంకరములను తొలగించి అన్ని మతములను సత్యమార్గమున ఒక మతము జేయువాడని తెలిపినారు యెంతవరకు ధర్మాధి కారుడు ధర్మమువలన అన్ని మతములను సమ్మతము గా జేయడో అంతవరకు సత్య స్వరాజ్యమురాదు। ధర్మ స్థాపనము గాక ముందు। రాజ్యము వచ్చినా గాని విరుద్ధములచేత అనేక కలహములు కలుగక నుండదు। ఇందులో చాలజన నష్టమగును, ఈకాలములో రానున్న వ్యక్తిని గురించి ఇస్లాం ధర్మములో "ఇమాముల్ జహాద్" అనగధర్మయుద్ధ అధిపతియు। క్రైస్తవమతములో "జాలాలి మసీ,, అనగ రుద్రాంశ యేసు అనియు। వైదిక మతములో "ఈశ్వరావతారమ "మరియు కలికావతారము యొక్క రెండవ రాకడనియు। శివమతములో "శ్రీ చన్న బస్వేశ్వరుడు,, అనగ శివావతార మ ని యు। విశ్వ బ్రాహ్మణులకు "వీర భోగవసంత,, రాయయనియు। సిక్ మతములో "నిష్కలంకా,, వతారమనియు। నామాంకితము లున్నవి, పైనాముములుగల యవతార పురుషుడు ఒకడే అందుచేత మానవుడు అభిమానమును తొలగి సత్యమును విచారించిన యడల యదార్థముకను గొనగలడు, అవతార పురుషుడు తన సాత్విక గుణముచేత తనయొక్కసాక్షి ప్రమాణములను సంపూర్ణము గజగత్తునకు వెల్లడింపజేసిన పిదపరుద్రాంశ రూపంబుదాల్చి ధర్మ యుద్ధమునకు ప్రకటించి అల్పాంశ దళముచేత అధికాంశదళమును జయించ గ ల డు. లోకజనులు ఈ మహాత్ముని జూచి నీవేగతియని శ ర ణా గతులగుదురు, ధర్మయుద్ధ ప్రకటనకు ముందు విశ్వసించు వారే భక్తులు, ఈప్రపంచములో చిక్కబడిన తర్వాత అధర్మము వృద్ధి పనుచునట్టి మానవులు జాతి. నీతి. కులగోత్ర దేశ. వేశ. భాషాభి మానములలో బడి న ర క ప్రాప్తులు కాబోవు చున్నారు. జగమెల్ల దిష్టుల దుర్మార్గుల యెక్కువ అయినందు వలన జన నష్టమగు కాలము వచ్చింది. ఇందువలన అధర్మ రాజ్యములలో కలహించుచు అనేక జనులు ప్రపంచ యుద్ధములలో చనిపోవు చున్నారు. దీనిని గురించి "కృష్ణ గోదావరి మధ్యదేశమగు హైదరాబాద్ పట్టణమునందు సీతారామతోట లోపల తారణ మాఘ మాసములో సర్వమతములవారు.

శ్రీవిష్ణు మహాయజ్ఞము జేయించినందుకు

సాక్షియేమనగ సూర్యనారాయణుడు సకలదేవతలను సప్తరుషులను బ్రహ్మ విష్ణు మహే
శ్వరులు మొదలైనవారిని జూచి మీరు మీమీ యంశంబుల భూలోకంబున నాకు భక్తులై
యుద్భవించుండని యాజ్ఞాపించి దుష్టనిగ్రహ శిష్ట పరిపాలనము చేయునిమిత్తము కనక
దుర్గాంబను పుట్టించి వారి వారి తమ తమ నిజస్థానములకు పొండని సెలవిచ్చి తాను కృష్ణ
గోదావరి మధ్యదేశమగు హైదరాబాద్‌లో నేహజురత్ మవులాన సిద్దీఖ్ దీన్‌దార్ శ్రీ
చన్నబస్వేశ్వర రూపంబున 1924 ఈస్వీ లో ప్రసన్నమై ఋక్ ౨౨ సంవత్సరముల
లోపల వనవాసము సంపూర్ణముగా జేసి రుద్ర రూపముతో దుష్టనిగ్రహ శిష్ట జనపరి
పాలనార్థమై ధర్మ స్థాపనమునకు జగత్తులో శాంతి వుత్పన్నము నిమిత్తము యాగస్థాన
యజ్ఞయున్న వారలను సిద్ధపరచు చున్నాడు. దక్షిణ బ్రాహ్మణులు ప్రార్థించి.
శ్రీవిష్ణు మహాయజ్ఞముజేసి, 12 లక్షల మంత్రంబులు పఠించి నందున యాగి స్థానములో
మూడులక్షల. ఋత్వులు గంధర్వులు. భుజగులు. కిన్నరులు. దుష్ట సంహారమునకు సిద్ధ
మైనారు. ఆస్థానమునకు పఠాన్ దేశమని పేరు దీనికిసాక్షి అరణ్యాపురం మీదశక్తిపుట్టింది
అదిక దా వీరికి హానివచ్చే దైవబలము తొలగి ధరపరల పాలౌను కైవారం నారాయ
ణప్ప కాలజ్ఞానము పుటము (143) పూర్వకాలమునందు భరత ఖండములో బుద్ధరాజ్య
ముందు నప్పుడెల్ల ఈవిధముగానే అధర్మము ఎక్కువైనచేత నాస్తికులను అధర్మములను
నాశనము జేయుటకు శ్రీ శంకరాచార్యులు యాగస్థాన జనులతో దుష్టనిగ్రహ శిష్ట పరి
పాలనము జేసి ధర్మమును స్థాపించినారు.

ముందువచ్చే (7) సంవత్సరముల లోపల బహు కష్టకాలము వచ్చి మత అభిమాన
ములు మరియు దేశ. వేశ. భాష అభిమానము వలన రాజ్యములలో కలహించుచు

యుద్ధము మొదలై చాలజన నష్టమగును. ఆ మొదకు వకప్పూరు నురుకగలదు. ఇదే సత్య

యుగ ప్రారంభము కలియుగాంతమనిరి. అప్పుడు సమ్మతమగు యేకాంతమై జనులందరు

సంతోషముగ నుండగలరు.

ఈ వచ్చిన అవతార పురుషుని ఆగమనమును జ్ఞాపకార్థముగ ప్రతియొక్క బ్రాహ్మణుడు ప్రతిదినమును మరియు పురోహితులు వివాహలగ్న సమయములలో మంత్రరూపంబున పఠించుచున్నారు. కారణమే మనగ జనులందరికి ఈ అవతార పురుషుని కాలమును జ్ఞప్తించుచు శరణాగతులగుటకు తెలుపుచు సేయున్నారు.

ఈ గ్రంథమునకు మహాసంకల్పం! సంధ్యావందన మంత్రం బనిపేరు, నేను నిరభిమానముచేత చాల ఉత్సాహముతో కాలజ్ఞాన సాక్షి ప్రమాణములను వివరించినాను. గాన ప్రతి బుద్ధిమంతుడు దీనిని విచారించి తెలిసికొని వచ్చిన అవతార పురుషునకు శరణాగతులగుటకు ప్రార్థించుచున్నాను.

ఓం శాంతి శ్శాంతి శ్శాంతిః

సయ్యాద్ సిరాజుద్దీన్ నరసింహ్వా అవతారము.

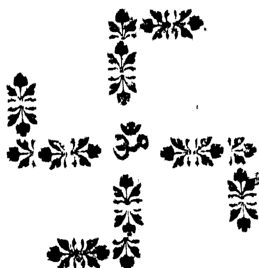
ఆసఫ్ నగరం జగద్గురు ఆశ్రమము హైదరాబాద్-దక్కన్.

కలియుగ సంవత్సర ౫౦౪౬లో పార్థివనామ సంవత్సరమున

రచియించినది సంపూర్ణము.

౮. ఫాల్గుణ మాసము ౧౮౬౭ శాలివాహనశకము.

౨౨. మార్చి 1946 ఈస్వి

ది. శైక్ జాబిలి  ప్రింటింగ్ ప్రెస్





کلکی اوتار

కలకి అవతార ద్వితీయప్రారంభ
کا بُروز

عالم روحانیات میں وحدت (ادویت) یعنے جامعیت رب العالمین (الشور) کے مظہر رحمۃ للعالمین حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم (جگت گرو) میں نظر آتی ہے۔ یہی ایک وجود ہے جو ظاہر و باطن دونوں کی یکساں ربوبیت (پری پالن) کرنے والا ہے۔ اس وجود کو ہادیانِ ہند نے اپنی اپنی زبانوں میں مختلف ناموں کے ساتھ پکار کر کلکی اوتار کا دوسرا ظہور ہندوستان میں دکن کے اندر بتلایا ہے۔ جسکو بعثت ثانی یا مقام فنافی الرسول کہتے ہیں۔ تاکہ ہندوستان کی مختلف اقوام اس وجود کے توسط سے ایک مرکز پر آجائیں۔ وہ مرکز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس مرکز کو کلکی اوتار کا کلیوگ مہا منتر کہتے ہیں۔ اب اسی ایک مرکز پر آنے سے ہندوستان جنت نشان ہوگا اور آسمان میں یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ ہندوستان جنت نشان ہو کر رہے گا۔ اور ہمیشہ کے جھگڑے مٹ جائیں گے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کھڑے ہیں۔ آپ ہی کا ایک وجود ہے جو تمام پیش گویوں کا مصداق ہے۔ ہم نے اس کی صداقت کے ثبوت میں ہا ہزار روپیہ کا انعام رکھہ چھوڑا ہے کہ جھوٹ ثابت کرنے والا انعام کا مستحق ہے۔ آج (۱۹) سال سے ہمارا اعلان ہندوستان میں جھنڈے کی طرح لہرا رہا ہے۔ کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ مقابلہ پر آکر اس کو جھوٹا ثابت کرے۔

اب میں دنیا کے سامنے تلگو زبان کے وہ پیشین گویاں جسکو کالگنان کہتے ہیں۔ اور ان کا سندھیا وندن منتر جسکو مہا ستنگ کلیم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، معہ ترجمہ اور تشریحات کے پیش کر رہا ہوں تاکہ دنیا پر اسکی حقیقت واضح ہو جائے اور اقوام ہند کی رہنمائی کا سبب بنے۔ یہ وہ منتر ہے جو ہر شادی میں نکاح کے وقت خصوصًا اور ہر ایک نیک کام میں عمومًا پڑھا جاتا ہے۔ جب تک یہ منتر نہ پڑھے نکاح صحیح نہیں ہوتا اور نہ اولاد

صحیح النسب کہلا سکتی۔ ہر شخص کے ایمان میں یہ منتر داخل کیا جاتا ہے۔ کروڑہا انسان اس کے ماننے والے ہیں
عقلمندوں کا کام ہے کہ طرفداری (ابھیمان) کو چھوڑ کر اس پر غور کرے اور دائمی نجات حاصل کرے۔ میں دعا کرتا
ہوں کہ اے اللہ تو ان کے سینوں کو کھول دے تاکہ وہ اس حقیقت کو سمجھ جائیں۔

سید سراج الدین نرسنہوہ اوتار مبلغ اسلام

కలియుగమహాత్మ్యము

సీసమాలిక

వన్నెవాసులణంగి వావులు చెడిపోయె - వర్ణసంకరమాయె వసుధలోన.
దేవాలయంబులు తెరువుల పాలాయె - బాపల వృత్తులు పలుచనాయె
మర్యాదవంతులు మందుకు లేరాయె - విశరణగుణమెల్ల వెరసమాయె
రంకులు దురుసాయె రాజ్యంబు చెడిపోయె - బొంకసాగిరి జనుల్ కొంకులేక.
సద్విద్యలన్నియు సమసిపోవగనాయె - దుర్విద్యలన్నియు దొడ్డదాయె
నిజము బలికిన మాట నేటుకు రాదాయె - దబ్బరల్ వ్రాసిన తాశికాయె -
ధారుణి చెడిపోయె ధర్మంబు లేదాయె - న్యాయమంతటులణగిపోయె.

(౧) ధనపతి దేశమున దైవయోగముచేత. మొగలాయి వంశమున మేటిప్రభువు. జననమై జగమెల్లయేకచక్రంబుగా పాలింపుచున్నాడు ప్రజలనెల్ల - కైవార్ధం నారాయణప్పకాలజ్ఞానము పు॥ (౧౪౦)

ف ۱ دولت مند ملک میں تائید غیبی سے مغل سلسلہ میں بڑا عقلمند بادشاہ پیدا ہوگا۔ تمام دنیا کے لوگوں کا ایک ہی شہنشاہ ہو کر حکومت کرتا رہے گا۔ لوگو نیر کٹی وار نارائن اپا کا لگنان صفحہ (۱۴۰)

تشریح مغل بادشاہوں سے حضور نظام میر عثمان علیخاں بہادر سلطان دکن باقیات الصالحات کی طرح عصر موجودہ میں حکمران ہیں۔ دکن کے رشیوں اور منیوں نے آپ کی تخت نشینی سنہ ۱۸۳۳ شالیواہن شکے مطابق سنہ ۱۹۱۱ء بتایا ہے۔ عالمگیر طاقت پیدا ہونیکی بشارت دی ہے۔ آپ کو دہرم راجہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔

ف ۲ پیروں کے نام پر جو ہے اس پایہ تخت میں دنیا کا شہنشاہ آکر ٹھہرے گا۔

(౨) పేర్లు పేరిట వున్న పీఠకస్థలములో చేరి
యుండును భూమి చెక్రవర్తి.
కైవారం నారాయణప్పకాలజ్ఞానము పు॥ (౧౪౦)

تشریح فقراء کی دعاؤں سے قائم کردہ تخت یعنی سلطنتِ آصفیہ جسکے متعلق یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ یہ سلطنت ایک فقیر کی دعا سے قائم ہوئی ہے۔ اس سلطنت میں دینداری جن بسولیشور بادشاہوں کا بادشاہ اپنی قیام گاہ بنائے گا۔

ف ۳ تمام ذات والے بڑے چھوٹے بھائیوں کی طرح اتحاد سے مل کر رہیں گے اس دن۔
نارائن اپا کالگنان صــ ۱۴۱ ۔

(౩) అన్నిజాతులవారు అన్నదమ్ములరీతి
అన్యోన్యమైయుండురనుదినంబు.
కైవారము నారాయణప్పకాల జ్ఞానము పుటము (౧౪౧)

تشریح جب اوتار آکر تمام دہرم والوں کو شانتی دہرم (دین اسلام) میں داخل کرے گا۔ اسوقت تمام لوگ نہایت پیار و محبت سے بھائی بھائی کے مانند رہیں گے۔

ف ۴ زمین سے بندروں کا دور ختم ہوگیا۔ پھر اسکے بعد ان کا دور نہیں ہے۔ آخری وقت آگیا بھاگ جائیں گے۔
نارائن اپا کالگنان صــ ۱۴۳

(౪) వానరల వసుధపాలన జరెను. ఇకమీదలే
డు. అంత్యమువచ్చుపలాయనమైపోదురు.
కైవారము నారాయణప్ప
కాలజ్ఞానము పుటము (౧౪౩)

تشریح بندروں سے مراد بندروں کی صورت اور سیرت والی اقوام مراد ہیں۔

ف ۵ آپس میں اختلاف پڑنے سے لڑ مریں گے فرنگیوں کے شہر برباد ہونگے۔ اس کے بعد رعایا کو آرام ہوگا۔
نارائن اپا صــ ۱۴۳

(౫) తమలోనె తమకు కలహాముపడి
చత్తురు పిరంగివారు పట్టణము
పాడవును ప్రజలకు క్షేమము.
కైవారము నారాయణప్పకాలజ్ఞానము పుటము (౧౪౩)

تشریح اقوام یورپ آپس میں جو اس وقت لڑ رہے ہیں۔ اسکی یہ پیش گوئی ہے۔

ف ۶ - غیر مہذب علاقہ میں طاقت پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے ان کی بربادی کا وقت آیا۔ اللہ کی

(౬) అరణ్యపురంమీద శక్తిపుట్టింది. అధికదా
వారికిపోనివచ్చె దైవబలము తొలగిథర

تائید اُن سے جاتی رہی۔ طاقت دوسروں کے حوالہ ہوجائے گی۔

نارائن اپا کا لگنان صـ۱۴۳

పరలపాలవును.

కైవారము నారాయణప్ప
కాలజ్ఞానము పుటము (౧౪౩)

تشریح غیر مہذب علاقہ (یاغستان یعنے یاگ استھان) میں طاقت پیدا ہونا بتایا ہے۔ مادیات کی ترقی کے فساد سے انسانوں کی تباہی اور بربادی اللہ کی تائید نہ ہونے کا ثبوت ہے۔ مادیات سے تباہی کے بعد روحانی حکومت قائم ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ف۲ ظلم وجور کی عقل پیدا ہوگئی ہے۔ حاکموں کو بہت بڑا نقصان ہے۔ مرنے کا وقت آگیا تو دوا کام نہیں دیتی۔

نارائن اپا کا لگنان صـ۱۴۳

(౨) దుర్బుద్ధి పుట్టింది దొరలకు బహు చేటు. మరణకాలమునకు మందు లేదు.

కైవారము నారాయణప్ప కాలజ్ఞానము పుటము (౧౪౩)

ف۸ پیداوار ہوئی بھی تو قحط سالی۔ پیداوار سوکھ جانے پر بھی قحط سالی۔ لوگ کس طرح زندہ رہیں گے۔

نارائن اپا کا لگنان صـ۱۴۳

(౮) పంటపండిన కరువు పంటయెండిన కరువు. ప్రజలెట్లు బ్రదికేరు.

కైవారము నారాయణప్ప
కాలజ్ఞానము పుటము (౧౪౩)

ف۹ چھ مت ایک ہونگے۔ دنیا کے لوگ پانی اور آگ میں ڈوب کر مرینگے۔ دیکھو لوگو! نہیں آگاہ کئے کہیں گے۔

پوتلور ویر برہم کا لگنان وچن صـ۱

(౯) ఆరుమతములు నొక్కటవును లోకమందున జనులు అందరు. నీరు అగ్నిలో మునిగిపోదురు. చెప్పలేదంటనక పొయ్యేరు నరులారయూరు.

పోతులూరి వీరబ్రహ్మంగారి వచనము పుటము (౧)

تشریح آتشین آلاتِ حرب اور بحری لڑائی سے انسان تباہ ہونگے۔ یہ دیندار چن بسویشور کے ظہور کا نشان ہے۔

ف۱۰ زمین دیوی نارائن سوامی (سوریہ نارائن سرآجا سیرا) کو نمسکار کرکے فریاد کرتی ہے اے سوامی پرم پُرشا۔ اے اوّل۔ وسط۔ اور آخر کے جاننے والے۔ اے کائناتِ عالم کے مالک

(౧౦) భూదేవి శ్రీలక్ష్మీనారాయణస్వామికి సాష్టాంగనమస్కారములుచేసి. స్వామి పరమపురుషా ఆదిమధ్యాంతరహితా అఖిలాండకోటిబ్రహ్మాండనాయకా జగదీశ్వరా

اے ربّ العالمین۔ اس کلیوگ کے چار لاکھ بتیس ۳۲
ہزار برس کے منجملہ اب چار ہزار نو سو بیانوے سال
گذرے ہیں۔ پاپ تین حصہ اور پُن ایک حصہ
باقی رہ گیا ہے۔ اب میں گناہوں کے بوجھ کو
اٹھا نہیں سکتی۔ تب سوریہ نارائن برہما
وغیرہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ ہم گناہوں کا
بوجھ دور کرنے اور پاپیوں کو ختم کرکے زمین
کا پری پالن کرنے ظاہر ہونگے

پوتلور ویربرہمم
وچن کالگنان
صـ

యీకలియుగప్రమాణంబు నాలుగులక్షల
ముప్పదిరెండువేల సంవత్సరము, అందునిదివ
రకుగతమైనది నాలుగువేలతొంబన్నూటతొం
భైరెండు సంవత్సరములు, ఇంతలోపాపము
మూడుపాళ్లును పుణ్యము ఒకపాలును అయి
నది, ఇంకనేను నిర్వహించలేననియెనంత నారా
యణుడు బ్రహ్మాదులను జూచి మనము,
యీభూలోకమందు భూమిపరిపాలనము
జేయుటకు సుద్భవించెదము.

పోతులూరివీరబ్రహ్మంగారి
వచన కాలజ్ఞానము పుటము (౬)

تشریح

کلیوگ کے چار ہزار نو سو بیانوے سال پر زمین سے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ایشور اوتار (بعثت ثانی) کا ظہور ہوگا۔ یہ تاریخ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کے آمد آمد کی خبر دے رہی ہے۔ جن دنوں میں گناہوں کی کثرت ہوگی۔ اس وقت دیندار چن بسویشور پیدا ہوگا۔ اس حساب سے گناہوں کے دن شروع ہونیکے چھ سال قبل آپکی پیدائش ہے۔ یعنے کلیوگ ۴۹۸۶ھ میں آپ پیدا ہوئے ہیں۔

ف ۱۱ یہ کلجگ بڑے پاپ کا جگ ہے اسوجہ سے
ہم ملکوتی جسم کے بجائے جسم انسانی لیکر مقدس
مقامات (خاندان) میں ظاہر ہوکر دشٹوں کا
ناش کرکے نیکوں کا پری پالن کرینگے۔

پوتلور وچن کالگنان صـ

(౧౧) ఈకలియుగము మహాపాపయుగముగ
నుక దేవరూపములు దాల్చకనరరూపంబులు
ధరియించి పుణ్యస్థలములందు నిలిచి దుష్టజననిగ్ర
హ శిష్టజనపరిపాలనము చేయవలయును.

పోతులూరివీరబ్రహ్మంగారి వచన కాలజ్ఞానము పుటము (౨)

ف ۱۲ بسویشور جذبہ سے کانپے گا۔ اس کی زبان
سے کلام جاری ہوگا۔

پوتلور کالگنان صـ

(౧౨) బస్వేశ్వరుడు గడగడవణకును. అతనినోట
శబ్దముపుట్టును.

పోతులూరివీర
బ్రహ్మంగారి వచనకాలజ్ఞానము పుటము (౧౦)

تشریح زمین پر گناہوں کی کثرت سے دیندار چن بسویشور کو دنیا کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اس کی زبان سے مکالمۂ الٰہیہ جاری ہوگا۔

ف ۱۳ تریتی سری وینکٹ چل پتی کی گڑی میں ملیچھ (مسلمان) گھس جائیں گے۔ اِدھر اُدھر سے لوگ جھنڈے لے کر آوازیں کرتے ہوئے گرجتے ہوئے آئینگے زمین متزلزل ہوجائیگی۔ گڑا ہوا کھمبا پتھر کا ٹوٹ کر چار طرف پڑ جائے گا۔

پوتلور وچن کالگنان صفحہ ۱۰

(౧౩) తిరుపతిశ్రీవేంకటాచలపతిగుడియందుమ్లేచ్ఛు
లు జొరబడుదురు అక్కడక్కడ కపిధ్వజములయందు
ఘీంకారఘోషముద్భవిల్లును. ధూమములల్లాడు
ను. గరుడస్తంభము విఱిగి నాలుగుదిక్కులందు
బడును.

పోతులూరివచనం పుటము (౧౦)

ف ۱۴ تمام مقدس دیوستان مسلمانوں کے حوالہ ہوجائیں گے۔ بڑے نامی گرامی مسلمان بڑے بڑے مقبرے (گنبدیں) بنائیں گے۔

پوتلور وچن کالگنان صفحہ ۱۰

(౧౪) దివ్యక్షేత్రములన్నియు తురకలపాలగు
ను. పెద్దతురకలందరును పెద్దపెద్దఘోరీలు కట్టు
దురు

పోతులూరివచనము పుటము (౧౦)

ف ۱۵ شہروں میں لچھمی دیوی کو دُکھ ہوگا

پوتلور وچن کالگنان صفحہ ۱۰

(౧౫) పట్టణములయందు లక్ష్మీదేవి దుఃఖించును

పోతులూరివచనము పుటము (౧౦)

تشریح مذہب کے لئے دولت خرچ نہ کرنے کی وجہ سے مالداروں پر تباہی آئے گی۔ شہریں برباد ہو جائیں گے۔ لچھمی دیوی (دولت کی دیوتا) کو بہت بڑا دُکھ ہوگا۔

ف ۱۶ کلیوگ کے پانچہزار سال ہونے پر دُشٹوں کا ناش کرنے، نیکوں کا پری پالن کرنے ہم آئیں گے۔ دُشٹوں کو ناش کرنے کے لئے قیامت برپا کرینگے۔

پوتلور وچن کالگنان صفحہ ۱۸

(౧౬) కలియుగము (౫౦౦౦) యేండ్లు అగునప్పటికి
దుష్టనిగ్రహ శిష్టపరిపాలనంబుచేయుటకు.
వత్తుము దుష్టనిగ్రహార్థమై ప్రళయంబును గల్పిం
తుము. పోతులూరివచనము పుటము (౧౮)

تشریح کلیوگ کے پانچہزار سال گذرنے کے بعد یعنی بیسویں صدی عیسوی میں حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ بصورت اوتار ظاہر ہوکر اس پیشگوئی کا مصداق بنے ہیں۔ آپ ہی کے ظہور کی وجہ موجودہ طاغوتی نظام عالم درہم برہم ہورہا ہے (فاعتبروا یا اولی الابصار)

ف ۱۷ مہا وشنو یعنی ایشور کے حکم سے تمام انسانوں کی

(౧౭) మహావిష్ణు రాజ్ఞయ ప్రవర్తమానస్య అద్య

اصلاح کے لئے قدیم برھما اپنا دوسرا دور آغاز کرکے (بصورت اوتار) چلائے گا۔ مہاسنگ کلپ سندھیا وندن منتر حصہ (۱)	(బ్రాహ్మణః ద్వితీయప్రారార్థే మహాసంకల్పం సంధ్యావందన మంత్రం మొదటి భాగము.
ف ۱۸ چھٹواں دور سفید سوروں کا رہے گا مہاسنگ کلپ سندھیا وندن منتر حصہ (۲)	(౧౮) షష్ఠమే శ్వేతవరాహకల్పే. సంధ్యావందన మంత్రము రెండవ భాగం

تشریح سفید اقوام جو سوّر کھانے والی ہیں اُن کی دورِ حکومت میں وہ اوتار آئے گا۔

ف ۱۹ ساتواں دور خوں ریزی کا رہے گا۔ منتر حصہ (۳)	(౧౯) సప్తమే వైవస్వత మన్వంతరే సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (3)

تشریح عالمگیر جنگ سے بنی نوع انسان کا خون بہتا رہے گا۔ اسوقت وہ اوتار رہے گا۔

ف ۲۰ چھ سنین کے درمیان تیسرا سنہ شالیواہن شکے جہاں رائج ہوگا۔	(౨౦) షట్ చక్రానాం మధ్యే తృతీయ శాలి వాహన శకే. మంత్రము భాగము (౪)

تشریح شالیواہن شکے کا سنہ دکن میں چل رہا ہے دیکھو جنتریاں (کیلنڈر) حیدرآباد دکن یہاں وہ اوتار رہیگا

ف ۲۱ کلیوگ کے چار لاکھ بتیس ہزار برس کے منجملہ پہلے پاد میں پانچ ہزار سال کی مدت یہ۔ منتر حصہ (۵)	(౨౧) చతుర్లక్షో బ్దే కలియుగే ప్రథమపాదే పంచ సహస్రాది వర్షే. మంత్రము భాగము (౫)

تشریح کلیوگ کے پانچہزار سال پر یعنے بیسویں صدی عیسوی میں وہ اوتار ظاہر ہوگا۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کا ظہور اس پیشگوئی کے مطابق ہے۔

ف ۲۲ جنبودیپ کی گولائی ایک لاکھ یوجن کی ہے منتر حصہ (۶)	(౨౨) లక్షయోజన విస్తీర్ణం జంబూద్వీపే మంత్రము భాగము (౬)

تشریح جنبودیپ کی گولائی ایک لاکھ یوجن کہہ کر یہاں اوتار کا ظہور تبلایا ہے (۱۲) میل کا ایک یوجن ہوتا ہے۔ قدیم جغرافیہ کی رُو سے دنیا سپت دیپوں (سات حصوں) میں تقسیم کی گئی تھی۔ جس میں جنبودیپ ہندوستان اور جزائر مشرقی کو کہا گیا ہے۔ قدیم زمانہ میں ہندوستان ڈراویڈی شہنشاہ کے تحت تھا۔ جسکو جنبوراجہ کہتے ہیں۔ اسی کے نام سے جنبودیپ موسوم کیا گیا ہے۔ دیکھو نقشہ سپت دیپ

ف ۲۳ سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی رکھنے والا۔ خلیق، مجسمۂ نور۔ اس کا تخت ہیرے جواہرات کا ہے

(౨౩) కల్పితవృక్షోయవిన్యస్త. దేదీప్యమాన రత్నసింహాసనస్సస్ని.

منتر حصہ (۷)

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౭)

تشریح روحانی اور اخلاقی تعریف کرکے آنیوالے اوتار کو ہیرے جواہرات کے تخت پر بیٹھنے والا بیان کیا گیا ہے۔

ف ۲۴ چودہ ذاتوں میں اختلاف ہوجائے گا۔

(౨౪) చతుర్దశవర్ణవర్ణితః.

منتر حصہ (۸)

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౮)

ف ۲۵ مشرقی پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے والا دوبارہ روحانی زندگی کا علم بردار۔ مدبر بالارادہ۔ ابدی ازلی نور کا درخت، نور سے بھرا ہوا خوشنما علاقہ میں

(౨౫) పూర్వపర్వతశిఖరిక్షిత. ద్వైజపణా కాయుత. మోజసాన్నిత కదంబరవృక్షి దీపితస్య మందారస్య ప్రాంతే.

منتر حصہ (۹)

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౯)

تشریح ہندوستان مشرقی ملک ہے۔ یہاں کا بہترین علاقہ دکن ہر لحاظ سے بہتر ہے وہاں وہ اوتار رہے گا۔

ف ۲۶ نو ورش کے درمیان "بھرت ورش" ہے

(౨౬) నవవర్షాత్మకే మధ్యే భరతవర్షే.

منتر حصہ (۱۰)

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౧౦)

تشریح بھرت ورش ہندوستان کو کہتے ہیں۔ وہاں اوتار ظاہر ہوگا۔

ف ۲۷ نوکھنڈ کے درمیان بھرت کھنڈ ہے

(౨౭) నవఖండమండలమధ్యే భరతఖండే

منتر حصہ (۱۱)

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౧౧)

تشریح بھرت کھنڈ ہندوستان کو کہتے ہیں۔ وہاں وہ اوتار رہے گا۔

وجہ تسمیہ بھرت کھنڈ

بھرت مہاراجہ ویدوں کے زمانہ کا شہنشاہ گذرا ہے۔ اُسکے نام سے ہندوستان کو بھرت کو کھنڈ موسوم کیا گیا ہے۔

ف ۲۸ ہمالیہ پہاڑ کے جنوب جانب سری سیل کے ایشانیہ (شمال مشرقی کونہ) کے ملحقہ دیش میں کرشنا گوداوری کے درمیانی دیش میں

(౨౮) మేరోః దక్షిణే దిగ్భాగే. శ్రీశైలఈశాన్య ప్రదేశే. కృష్ణగోదావరిమధ్యదేశే.

సంధ్యావందనమంత్రము భాగము (౧౨)

పోతభూచక్ర సప్తద్వీపపటం

نقشہ سپت دیپ (ہفت اقلیم)

(22) లక్షయోజనవిస్తీర్ణం జంబూద్వీపే
మహాసంకల్పం సంధ్యావందనమంత్రం భాగం(6)
۲۲ ترجمہ:- جنبودیپ کی گولائی ایک لاکھ یوجن کی ہے۔
مہا سنگ کلپم سندھیا وندن منتر حصہ (۶)

(27) నవఖండమండలమధ్యే భరతఖండే
మహాసంకల్పం సంధ్యావందనమంత్రం భాగం(11)
۲۷ ترجمہ:- "نوکھنڈ کے درمیان بھرت کھنڈ ہے"
مہا سنگ کلپم سندھیا وندن منتر حصہ (۱۱)

(28) మేరుః దక్షిణే దిగ్భాగే శ్రీశైలస్య ఈశాన్య
ప్రదేశే కృష్ణా గోదావరి మధ్యదేశే.
మహాసంకల్పం సంధ్యావందనమంత్రం భాగం(12)
۲۸ ترجمہ: میروہ پہاڑ کے جنوب سری سیل کے ایشانیہ (شمال مشرقی کونہ) کی طرف اوپر کے دیش میں۔ کرشنا گوداوری کے درمیانی دیش میں۔
مہا سنگ کلپم سندھیا وندن منتر حصہ (۱۲)

ఉత్తరము
شمال

కోమేదకద్వీపం
کومیدک دیپ

క్రౌంచద్వీపం
کرونچ دیپ

కుశద్వీపం
کش دیپ

جنبو دیپ
ہندوستان

భారతఖండం
భారతవర్షం
بھرت کھنڈ
بھرت ورش

జంబూద్వీపం

మేరుపర్వతము

గోదావరి

حیدرآباد

దక్షిణము

ఘటచక్రం
نقشہ لوح محفوظ

احدیۃ
అనాది అఖండ స్వరూపం

ہندوستان کے طول وعرض میں چار وید چھ شاستر، اٹھارہ پوران اور ۱۲۸ اگموں وغیرہ میں نرنکار (اللہ) کو سیوا پرماتما۔ پرم ایشور وغیرہ ناموں کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ جب پرم ایشور برہمانڈ (کائنات) کی طرف متوجہ ہوا تو ایشور کہلایا۔ اسی ایشور کے تین صفات اسکے عمل کے لحاظ سے برہما، وشنو، رُدر کہلائے۔ برہما اُتپتی کرتا (پیدا کرنیوالا) وشنو سوکھشن کرتا (جزا دینے والا) رُدر یا سیوا لیا کرتا (سزا دینے والا) تینوں ایشور کے ہی گن ہیں۔ یہ تریمورتی اسی کے حکم سے کائنات پر اپنا عمل چلاتے ہیں۔ اسکے برخلاف کبھی کبھی وشنو مت والے وشنو کو بوجہ اسکے کہ یہ انتظام کرنے والی صفت ہے ایشور (رب العالمین) سے بڑھکر سمجھنے لگ جاتے ہیں یہ انکی فاش غلطی اور بیجا طرفداری ہے جو وید پران شاستر وغیرہ کے بالکل خلاف ہے یہ گھٹ چکر ہندو فلسفہ کی بنیاد پر اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ ہر ایک پر اس حقیقت کا انکشاف ہو جائے۔

కల్పవృక్షం — سدرۃ المنتہیٰ — حقیقت

لاہوت — ఆత్మకాయ

عارف الوجود فنافی اللہ — మహాకాయ

అద్వైతం

సంగం	وحدت
పారిజాతవృక్షం	سدرۃ
మాలిచందనవృక్షం	
మందారవృక్షం	سدرۃ نخل

బ్రహ్మలోకం — ابراہیم
తపోలోకం — موسیٰ
జనలోకం — یوسف
మహర్లోకం — عیسےٰ
సువర్లోకం — ادریس
భువర్లోకం — یحیےٰ

صراط الذین انعمت علیہم

ما من نبی الا ولہ نظیر من امتی

ప్రాణ — داخل جنت

ఐక్య — ثمرات

కారణ కాయ — جبروت

అనంతజ్ఞాన — ఆధ్యాత్మ — సంగం — وحدت — معرفت

కారణకాయ — نفس مطمئنہ

సూక్ష్మకాయ — ملکوت

సహనం — صبر	క్షమం — عفو
అభియోగం — انتقام	వ్యవస్థ — انتظام

సూక్ష్మకాయ — نفس لوامہ — طریقت

పరోపకారం — احسان
పరస్పరయోగం — معاشرۃ
రాజయోగం — تمدن
ప్రతిభటనం — مدافعت
క్రోధం — غصہ
కామం — عشق
మోహం — محبت
మత్సరం — حسد
రాజసం — لہو
తామసం — لعب
లోభం — طمع
మదం — مستی

స్థూలకాయ — نفس امارہ — شریعت

ناسوت — స్థూలకాయ

ప్రళయ రుద్రాంశ — مالک یوم الدین

సహస్రనామ

విష్ణు — رحیم

బ్రహ్మ — رحمٰن

రుద్ర — مالک

సంగం — وحدت — అద్వైతం

ఈశ్వర — رب العالمین

పరశివ

అనాది అఖండ స్వరూపం

قوم لنگائت اپنے تصوف میں نقشہ لوح محفوظ کو مہرت لنگ کہتے ہیں۔ اور عالم ناسوت، ملکوت کو اسٹ لنگ کہتے ہیں عالم جبروت و لاہوت کو پران لنگ اور عالم ہاہوت و باہوت کو بھاؤ لنگ

ایشور (رب العالمین) یہ صفت رحمٰن، رحیم، مالک تینوں صفات کی جامع اور حاکم ہے۔
برہما (رحمٰن) یہ صفت عالم ناسوت کو سنبھالکر ہدایت کا سامان مہیا کرنیوالی ہے۔
وشنو (رحیم) یہ صفت عالم ملکوت کو سنبھالکر ہر نیک عمل کی جزا دینے والی ہے۔
رُدر (مالک) یہ صفت عالم جبروت کو سنبھالکر ہر برے عمل کی سزا دینے والی ہے۔

لا الٰہ الا اللہ — محمد رسول اللہ — علی

تشریح کرشنا اور گوداوری دو ندیوں کے درمیان ریاست حیدرآباد دکن واقع ہے۔ ان دونوں ندیوں کے درمیانی دیش میں اوتار پیدا ہوگا۔ حضرت مولانا صدّیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی پیدائش بالم پیٹھ۔ ضلع گلبرگہ کی ہے۔ یہ منتر آپ کی پیدائش کے مقام کا اظہار کر رہا ہے۔ دیکھو! نقشہ حیدرآباد دکن۔

(౨౯) శ్రీమదాది విష్ణు. మత్స్య. కూర్మ. వరహా. నారసింహ్వా. వామన. భార్గవ. రాఘవ. కృష్ణ. బౌద్ధ అవతారానాంతరే కలికి అవతార నివాస గృహే

సంధ్యావందనమంత్రము

భాగము (౧౩)

ف ٢٩ شری وشنو کے اوتار۔ مَتسیہ ۔ کورما ۔ وراہا ۔ نرسمہوں ۔ وامن ۔ بھارگوا ۔ راگھوا ۔ کرشنا ۔ بدھ ان اوتاروں کے بعد کلکی اوتار کے رہنے کے گھر ہیں۔

منتر حصہ (١٣)

تشریح نو اوتاروں کے بعد دسویں اوتار رکلکی اوتار (حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم) کے رہنے کے گھر میں وہ اوتار پیدا ہوگا۔ مطلب یہ کہ وہ آل رسول سے ہوگا۔ حضرت مولانا صدّیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ آلِ رسولؐ طرفین سے سادات ہیں۔

(౩౦) సమస్తదేవతా హరిహారక ఉభయాత్మక: స్వరూప జగద్గురు చరణ సన్నిధౌ అస్మిన్ వర్తమాన వ్యావహారిక చాంద్రమానేన: ప్రభవాది. షష్టి. సంవత్సరానాం మధ్యే. అస్మిన్ సంవత్సరే. మంత్రము భాగము (౧౪-౧౫)

ف ٣٠ تمام ملاکوں کا جامع۔ جلال اور جمال کا جامع سروپ جگت گرو میں فنا ہو کر ان کے قدم بقدم چلنے والا۔ اسکے زمانہ میں لین دین چاند کے سِکّہ کا رہے گا۔

منتر حصہ (١٤)

تشریح حضرت مولانا صِدّیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ مقام فنا فی الرّسول میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع بنکر حضورؐ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ آپ کا قیام پایۂ تخت حیدرآباد میں ہے جہاں چاند کا سِکّہ چل رہا ہے۔ دیکھو کرنسی نوٹ رائج الوقت۔ رقمی ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ دس روپیہ۔ سو روپے وغیرہ۔ ہر ایک نوٹ پر چاند کا نشان موجود ہے۔ نمونۃً ایک روپیہ کے نوٹ کا نقشہ برائے تصدیق صفحہ (١٦) پر دیا گیا ہے۔

(౩౧) శుభనక్షత్ర, శుభయోగ, శుభకరణ ఏవం, గుణ విశేషణ, విశిష్టాయ,

ف ٣١ مبارک ستارہ۔ مبارک وقت۔ مبارک کام کا وقت۔ جملہ صفات سے متصف۔ برکت نما

گناہوں سے نجات دلانے والا۔ بُرائی ٹلنے کا سبب بنا ہوا۔ وہ ازلی نارائن سب میں بھرا ہوا۔ اور سب کو اپنے اندر لیا ہوا۔ وراء الوراء رحمان محبت کا منبع۔ تجھے نمسکار کرتا ہوں۔ تجھے نمسکار کرتا ہوں۔ تجھے نمسکار کرتا ہوں۔

نستہ حصہ (۱۶)

(۳۲) کلیوگ ۵۰۴۷ میں۔ وے یا نام سونچر کا آغاز ہوگا۔ گُرو تُلا راشی کو آئے گا دھوم کیتو پیدا ہو کر سخت قحط ہوگا۔ لوگ تمام مصیبتوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

پوتلور وچن تاڑپتری۔

(۳۳) کلیوگ ۵۰۴۹ میں سر و دہاری نام سونچر کا آغاز ہوگا۔ گُرو دھنس (ترکمان) راشی کو آئے گا۔ اس سال کلکی بھگوان دشٹوں کو ختم کرکے نیکوں کو بچائیں گے۔ سچوں کا رکشا کریں گے۔

پوتلور وچن تاڑپتری

శుభలాభో మహోపాత్త దురితక్షయద్వార
శ్రీమదాది నారాయణ విరాట్
విశ్వరూప పరబ్రహ్మ
ప్రీత్యర్థం నమః నమః నమః
మహా సంకల్పము సంధ్యావందన మంత్రము

భాగము (౧౬.)

(౩౨) కలియుగ సంవత్సరము (౫౦౪౭) లో సరియైన వ్యయనామ సంవత్సరమునకు గురువు తులరాసికి వచ్చును. ధూమకేతువు పుట్టి క్షామము కలుగును ప్రజాపీడలు కలుగును.

పోతులూరి వచనం తాటాకుల గ్రంథం

(33) కలియుగ సంవత్సరము (౫౦౪౯) లో సరియైన సర్వధారి నామ సంవత్సరమున గురువు ధనస్సుకు వచ్చును శ్రీ కలికి భగవానుడు దుష్టశిక్షణ శిష్టపరిపాలనము నర్థించి పుణ్యులను రక్షించును. పోతులూరి వీరబ్రహ్మంగారి వచనము. తాటాకుల గ్రంథం.

تشریح

سر و دہاری نام سونچر مطابق ۱۹۴۸ء میں گُرو (سیّارہ مشتری) دھنس راسی (برج قوس میں) آئے گا تو اُس وقت سے مذہبی لڑائیاں شروع ہوں گی۔ کلکی اوتار ظالموں اور گناہ گاروں کو ختم کرکے نیکوں کی رکشا کریں گے۔ سیّارہ مشتری کا بُرج قوس میں آنا جنگ وجدال کی علامت ہے۔ مذہبی پیشواؤں نے علم الافلاک کی رُو سے پیشگوئی کرکے اوتار کے ظہور کا زمانہ بتلایا ہے۔

۳۴ - کلیوگ ۵۰۵۰ میں ورودھی نام سونچر کا آغاز ہے۔
گرو مکر راسی کو آئیگا - سری کلکی بھگوان تمام بادشاہوں پر
روحانیت سے غلبہ پائیگا اور تمام دنیا میں جلال سے سچائی
کو قائم کرکے سری سیل کو آکر ایشور کا درشن کر کے چندر گپت
راج کی بددعا اور پاتال گنگی کا پاپ دور کرکے ہر ایک کام
کو ایک لمحہ میں کر دے گا۔

"پوتلور ویر برہم وچن تاڑ پتری گرنتھ"

(౩౪) కలియుగసంవత్సర(౫౦౫౦) లో సరియగు
విరోధి నామ సంవత్సరమునకు శ్రీ కలికి భగవా
నుడు సర్వరాజులను జయించి సకలపరాక్రమ
ములతో బ్రహ్మాండమంతట సత్యమును వ్యాపిం
పజేసి శ్రీశైలంబందు ఈశ్వరుని దర్శించి చంద్రగు
ప్తుని శాపవిమోచనము చేసి పాతాళగంగపా
పేనము మొనరించి కమ్మన్నపనులను అరలక్షణ
ములో చేయును. పోతులూరి వీరబ్రహ్మంగా
రి వచనము. తాటాకుల గ్రంథం.

تشریح سری کلکی بھگوان یعنی دیندار چن بسویشور - ایشور کا درشن کر کے یعنی کشف میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر چندر گپت راج پر جو بددعا کا اثر ہے وہ اور پاتال گنگی یعنی ختم نبوت کے خلاف جو فتنہ اٹھا ہے اسکو دور کرنیوالا ظاہر کیا گیا ہے۔

چندر گپت راجہ ہندوستان کا آخری دہرم راجہ تھا۔ اسکے زمانہ میں کائنات عالم کے مالک جگت کے سردار ربّ الافواج حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین سرور عالم (جگت گرو) صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور نافِ زمین بلدِ امین (ایودھیا) میں ہونیکی وجہ اقوام عالم سے نور چھینا گیا تھا۔ اُسوقت چندر گپت راجہ بیٹی کی بددعا سے سات گز کا پتھر ہوگیا یعنے آدہرم ہونے سے گناہ کا ارادہ کیا تھا جسکی وجہ نور چھینا گیا۔ بیسویں صدی عیسوی میں پھر چندر گپت راج کا اعادہ ہوکر دیندار چن بسویشور کی دعاؤں سے ان میں روحانیت پیدا ہونیکی بشارت دی گئی ہے وہ چندر گپت راجہ مغلیہ سلطنت کے ساتویں بادشاہ حضور میر عثمان علی خاں آصفجاہ سابع ہیں - حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کی دعاؤں سے ان میں روحانیت پیدا ہوگی اور آپ دہرم راجہ کہلائینگے - چندر گپت کے معنے چھپا ہوا چاند کے ہیں اور آپ کی سلطنت کے ۲ دو نشان چاند کا جھنڈا اور لین دین میں سکہ پر چاند موجود ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۳۵ کلیوگ ۵۰۵۲ میں کہرا نام سونچر کا آغاز ہے - گرو مینا راسی کو آئیگا شہرت یافتہ سری کلکی بھگوان کی گادی نشینی ہوگی تمام ملک میں ہر ایک آدمی دھی گہی کھیر کھاتے رہینگے رام راج کہلائیگا سچائی - محبت - دینداری - خیرات عام ہوکر لوگ تپسی بنکر مذہبی کتب کی تلاوت کرکے متقی پرہیزگار بن جائیں گے۔

(౩౫) కలియుగసంవత్సర(౫౦౫౨) లో సరియైన ఖర
నామ సంవత్సరమునకు గురువు మీనరాశికివ
చ్చును. కీర్తివంతులైన శ్రీ కలి భగవానుని పట్టాభి
షేకము జరుగనున్నది. దేశమంతటను సర్వులు
సర్వోత్కృష్టమగు పాయసము, భోజనము చేసి
కుంటు రామరాజ్యమనబడును. సత్యము,
దయయు, ధర్మము, దానము కలిగి తపస్సు
అధ్యయన కర్మాచరణులై మానవులు వర్తిం
చెదరు. పోతులూరి వీరబ్రహ్మంగారి
వచనము తాటాకుల గ్రంథం.

"پوتلور ویر برہم کا قول تاڑ پتری گرنتھ"

۳۶ کلیوگ ۵۰۵۳ میں نندن نام سونچر کا آغاز ہے پوری طرح

(౩౬) కలియుగసంవత్సర (౫౦౫౩) లో సరియైన
నందన నామ సంవత్సరమునకు కలి సంపూర్ణము

دجال کا خاتمہ ہوگا۔ سچائی کا دور چلیگا۔ کالکی بھگوان بادشاہوں کا
بادشاہ کہلائیگا۔ آدی لچھمی اسکے قبضہ میں رہیگی۔ اپنے بھگتوں کو
آنند دیتے ہوئے کرتایوگ کا دہرم چلائیگا۔ رام دہرمجا۔ ویردہرمجا
وغیرہ بہت ناموں سے مشہور ہوکر ویردہرم کو قائم کریگا۔ یہی
ست یگ (دین کا دور) ہے۔ پوتلور ویربرہمم کا قول تاڑپتری گرنتھ

గా అంతరించి సత్యపరిపాలనగలిగి ఏకచత్రాధిప
త్యమున కల్కి భగవానుడే వీరభోగవసంతరా
యలు ఆదిలక్ష్మీ సమేతుడై భక్తానందమున కృత
యుగధర్మపరిపాలనము జేయించుకుంటూం
డును రామధర్మజులనియు వీరధర్మజులనియు
అనంతనామములతో వీరధర్మమును నడిపించు
ను అదే సత్యయుగము. పోతులూరి వచనము
తాటాకుల గ్రంథము

تشریح۔ کالکی بھگوان یعنی دیندار چن بسویشور کے قبضہ میں آدی لچھمی رہنے سے مراد یہ ہے کہ زمین کے خزانوں کا وہ مالک رہے گا۔ کالکی بھگوان بہت سارے ناموں سے ہر قوم میں مشہور ہوگا جیسا کہ مسلمانوں میں امام الناس، عیسائیوں میں جلالی مسیح، سکھوں میں نش کلنک اوتار ہندوؤں میں ایشور اوتار، کالکی اوتار، سناردنوں میں ویربرہمم اوتار، لنگائتوں میں چن بسویشور اوتار وغیرہ وغیرہ ہندوستان کی تمام اقوام اس ایک وجود کی منتظر ہیں صرف زبان اور قوم کی طرفداری سے اپنی اپنی قوم میں ظہور کا انتظار کر رہے ہیں یہ انکی فاش غلطی ہے تمام اقوام کو ملانے والا ایک قوم میں نہیں آتا۔ بلکہ وہ تمام اقوام کے مجموعہ دین میں آئیگا دین اسلام ہی ادیانِ عالم کا مجموعہ اور اللہ کے جلال اور جمال کا کامل مظہر ہے اس لئے دین اسلام (ویردہرم) میں آکر اس دین کو قائم کرنے کی بشارت دی گئی ہے۔

ف ۳۷ سری کالکی بھگوان ہی ویربھوگا وسنت رایا ہے۔ کل نور کا
اظہار ہے۔ یہی اللہ کا مظہر ہے اسکے ساتھ ہوجاؤ اگر میری باتیں
خلاف ہو تو برہمن (مومن) کے قتل پر جو سزا ہے وہ سزا میں
پاؤنگا۔ پوتلور ویربرہمم کا قول تاڑپتری گرنتھ"

(37) శ్రీ కల్కి భగవానుడే వీరభోగవసంతరాయ
లు. పరిపూర్ణమైన ప్రకాశితం అయిన ఇతండే దేవు
డని నమ్మేది. ఇది తప్పితే బ్రహ్మహత్యపాపంబు అ
నుభవించును.

పోతులూరి వీరబ్రహ్మము గారి
వచనము తాటాకుల గ్రంథము

ف ۳۸ پرس رام۔ سری رام وغیرہ سوریہ نندی (سراجاً منیرا
بعثتِ ثانی یعنے چن بسویشور کے نام سے ظاہر ہونگے وہ گناہوں سے
بچانیوالا تیسری آنکھ رکھنے والا اسکے کاروبار تین عالم کے لوگ
نہیں سمجھ سکینگے "پوتلور ویربرہمم تاڑپتری گرنتھ"

(38) పరుశరాములు రామధర్మజులు సూర్య
నందియందు ఉద్భవమయ్యేరు. మురహారుండనే
ముక్కంటి మహిమలు మూడు జగత్తులకు తెలియ
దు.

పోతులూరి వీరబ్రహ్మముగారి
వచనము తాటాకుల గ్రంథము

ف ۳۹ گیارہواں رُدر (قیامت کا مالک) آکر چھ ہزار ذاتوں میں رہنے
والے تمام گناہگاروں ظالموں کو ختم کریگا "پوتلور ویربرہمم کا قول تاڑپتری گرنتھ"

(39) పదకొండో రుద్రుడు అనే నేను ఆరువేల కుల్ల
ములో వుండే దుష్టులనెల్ల ఖండించెను.

ف ۴۰ ویراپیا (مظہر جلال) سارے جگت کو بچائیگا۔ یہ لوح محفوظ
کی باتیں ہیں ہرگز نہیں ٹلیں گی
پوتلور ویربرہمم کا قول تاڑپتری گرنتھ"

(40) వీరప్పయ్య జగత్తునెల్ల రక్షించిని. ఇది బీజా
క్షరము తప్పదు.

పోతులూరి వీరబ్రహ్మముగారి
వచనము తాటాకుల గ్రంథం

ختم شد

ان تمام پیشگویوں پر غور کرنے سے بعض سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سوالات کے مدنظر اس کا مختصراً جواب دیا جارہا ہے تاکہ حقیقت کے سمجھنے میں لوگوں کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

سوالات

۱۔ کیا دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے ہر زمانہ میں منجانب اللہ روحانی انسان کی ضرورت پڑتی ہے ؟

۲۔ وہ روحانی انسان صرف دینِ اسلام میں آنیکی وجہ کیا ہے۔ ؟

۳۔ وہ روحانی انسان اس زمانہ میں صرف ہندوستان کے اندر ظاہر ہونیکی خصوصیت کیا ہے ؟

۴۔ اس روحانی انسان کو تمکین دین کی ضرورت کیوں ہوئی ؟

۵۔ اس روحانی انسان کی پیدائش کے لئے دکن کیوں مخصوص ہے ؟

جوابات

۱۔ دنیا میں انسان کے پیدائش کی غرض روحانی ارتقاء حاصل کرنا یا یہ کہو کہ اللہ میں ہر اطمینان سے امن کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے قوموں میں نبیوں اوتاروں کو مبعوث کرتا رہا۔ تاکہ ان کے وسیلے سے انسان لقاءُاللہ حاصل کرے۔ اور اطمینان کی زندگی بسر کرے جب کبھی انسان اس مقصد سے روگردانی کرکے دنیا رفانی کے عارضی اطمینان کو اپنی پیدائش کا حق سمجھنے لگ جاتا ہے اور کمالِ روحانی کے حصول کو بھول جاتا ہے تو وہ بے اطمینانی اور پریشانی میں پڑکر اپنے پر تباہی کا دروازہ کھول لیتا ہے۔ ایسے وقت پر وہ رحمان اللہ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ کے اصول پر انسانوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنی طرف سے روحانی انسان کو کھڑا کرتا ہے۔ وہ اللہ کا ارادہ بنکر ظاہر ہوتا ہے۔ زمانہ کا نقشہ بدل دیتا ہے۔ دین کی تمکین کرکے دنیا میں امن قائم کرتا ہے۔ خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمکین دین کے لئے خلیفوں کا ظہور تبلایا ہے دیکھو سورۂ نور سیپارہ ۱۸

موجودہ دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ مادّیات کی ترقی کمال درجہ پر ہے۔ دین اور ایمان برائے نام رہ گیا ہے۔ ادنٰی سے اعلیٰ تک کو روٹی اور پیٹ کی فکر ہے۔ سرکش طاقتیں مادیات کے لئے لڑ جھگڑ کر دنیا کو دار الفساد بنادیئے ہیں۔ ظلم و جور کی انتہا ہو چکی ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ صحیح امن کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ امن قائم کرنے کا جو بھی پہلو اختیار کیا جاتا ہے۔ مزید فساد برپا ہو رہا ہے۔ نسلِ انسانی کا خون بے دریغ بہایا جارہا ہے۔ ایسے ہی وقت پر اللہ تعالیٰ ہی ایک انسان کو اپنی طرف سے کھڑا کرنا چاہئے تاکہ وہ امن قائم کرکے دنیا کو جنت بنادے جب کبھی منجانب اللہ روحانی انسان کھڑا ہوتا ہے تو مادّی طاقت والے

اپنے گھمنڈ پر اس کو پکڑتے ہیں۔ تکلیف دیتے ہیں۔ قید کرتے ہیں۔ اسکے کام کو روک دیتے ہیں جب وہ اللہ کا بندہ رَبِّ
اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پکارتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی تائید کے لئے غیرت میں آکر جلال دکھاتا ہے یہی
ایک وجہ مادی طاقتوں کے تباہی کی ہوتی ہے۔ اُن طاقتوں میں ٹکر شروع ہو کر آخر وہ ہلاک ہو جاتے ہیں:۔
فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ کی یادگار بن جاتے ہیں۔ مادہ چونکہ ظلمات ہے ان کا نتیجہ
ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

اِس وقت حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کو اللہ تعالیٰ بشارت کے ساتھ زمین و
آسمان کے نشانات دیکر دینِ اسلام کو ادیانِ عالم پر غالب کر کے امن قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ آپ مقامِ
فنا فی الرسول میں اللہ کا مظہر بنکر کام کر رہے ہیں۔ آپ ہی کے وجود سے طاغوتی نظامِ عالم درہم برہم ہو رہا ہے تاکہ
پھر دنیا دار الامن بن جائے جب کبھی دنیا پر ایسا زمانہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سنت پر ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہا اور شہادت
انا الموجود کا ثبوت دیتا رہا ہے۔ خمسہ

مقامِ غیب سے ظاہر میں پھر آیا ہے / زمانہ بھر کے لئے انقلاب لایا ہے
دکھایا ہے وہ جمالِ انبیاء ہم نے [illegible] / جو انقلاب میں اپنا [illegible] کر کے آیا ہے
قیامت نام رکھا ہے جلال انبیاء دکھا کر

۲۔ دورِ نسلِ انسانی میں ہم دیکھتے ہیں کہ قومی ارتقاء کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں جزئی ربوبیت کے لئے انبیاء
کو پیدا کیا۔ وہ صرف اپنی اپنی قوم تک محدود دائرے میں محدود شریعت کے ساتھ ایک دین کا قیام کر کے اپنے کام
کو پایۂ تکمیل کو پہونچاتے رہے۔ جب یہ دور ختم ہوا اور انسانی دماغ عالمگیر اخوت اور ملاپ کی طرف مائل ہوا
تو دینِ اسلام عالمگیر بنکر آیا۔ اور تمام اقوام کو ایک مرکز پر جمع کیا۔ قومیت وطنیت اور بادشاہت کے لئے
مارنا مرنا حرام قرار دیا۔ اور اس دین کے لانے والے خاتم النبیین ابو الانبیاء سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم (جگت گرو) تمام انسانوں کے ناجی (کلمہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا کا اعلان کرتے
ہوئے کھڑے ہو گئے۔ اقوامِ عالم سے نور چھینا گیا۔ روحانیت سلب ہو گئی۔ اب کسی قوم میں کسی دین کے اندر کوئی ولی
غوث قطب وارث انبیاء نہیں پیدا ہوتا۔

دینِ اسلام چونکہ اللہ کی ذات کا دین ہے۔ ادیانِ عالم اللہ کی صفات کے دین تھے۔ ذات کا صفات پر غلبہ
ضروری ہے۔ اس لئے اسلام ہی میں ربانی لوگ پیدا ہوتے ہیں اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت
میں دینِ اسلام کو ادیانِ عالم پر غالب کرتے ہیں۔ دینِ اسلام کو ادیانِ عالم پر غالب کرنے والا کسی فرقہ میں مقید
نہیں رہتا۔ اور نہ وہ فرقہ بناتا ہے بلکہ وہ تمام کا مصدق بنکر اسلام کو غالب کرتا ہے۔ حضرت مولانا صدیق دیندار
چن بسویشور صاحب قبلہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں۔ دنیا قرنِ اولیٰ کا نظارہ پھر دیکھیگی

۳۔ ہندوستان اقوامِ عالم یا یہ کہو کہ ادیانِ عالم کا مرکز ہے۔ سخت کفرستان ہے۔ فتنوں کا آماجگاہ ہے:

دجّال کا پایۂ تخت ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام اور قرآنِ کریم کے خلاف گندہ ذہنی اسی ملک میں بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ ہادیانِ اقوام ہند نے اس زمانہ میں تمام ہندوستان ایک ذات ہونے کی بشارت دیکر ایک وجود کی نشاندہی کرکے ہندوستان ہی میں اس کا ظہور بتلایا ہے۔ وہ وجود حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کا ہے۔ آپ ہندوستان کے ہادیوں کی تصدیق کرتے ہوئے اُن کی عزّت قائم کرنے اور پورے ہندوستان کو مسلمان کرکے دنیا کے کناروں تک اسلام کو چمکانے کھڑے ہیں۔ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے اتنا ہی وہ چمکیگا جتنا کہ رگڑ لینگے

۴ ۔ اللہ تعالیٰ اپنے اندر جمال اور جلال رکھتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر النّاس علیہا کے اصول پر انسان میں بھی جمال اور جلال ہونا چاہیئے۔ انسان کی اس فطرت کا اظہار دینِ اسلام میں کمال درجہ پر ہوا۔ اس کمال کا حاصل کرنا ہر انسان پر ضروری ہے۔ اس لئے جب لِسانی تبلیغ اسلام سے جمالی رنگ کا کام ختم ہوجاتا ہے تو نتیجہ کے لئے جلال آتا ہے۔ کیونکہ نسلِ انسانی کی نجات دائرۂ اسلام محمدٌ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسوجہ سے تمکین دین (دہرم استھاپن) کے لئے تلوار اٹھائی جاتی ہے۔ وہ تلوار اللہ کے لئے ہوتی ہے۔ زر، زن، زمین کی طلب سے پاک ہوتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ کم من فئۃٍ قلیلۃٍ غلبت فئۃً کثیرۃً باذن اللہ کا نظارہ دیکھ کر لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اب اللہ کی تلوار یاغستان کے پٹھانوں سے نظر آئیگی۔

اسلام سے قبل بعض ہادیانِ اقوام نے اپنی اپنی قوم کی حد تک جب ان کے دین پر مصیبت آئی بطور مدافعت تلوار اٹھائی تھی۔ جب اپنی قوم کی حفاظت ہوگئی تلوار رکھدی۔ مثلاً سری کرشن جی۔ سری رام جی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہ وغیرہ چونکہ اسلام عالمگیر دین ہے۔ اس لئے اسکی فطرت میں جارحانہ اقدام داخل ہے۔ اب پھر وہ وقت آیا ہے کہ تمکین دین کے لئے تلوار اُٹھے گی۔ مسلمان آفات میں گھِر کر مَنْ دَاقٌ - اَیْنَ الْمَفَر کہیں گے۔ آخر ہندوستان میں جہاد (دہرم یُدھ) قائم ہوگا۔ اسلام غالب آئے گا۔ چونکہ انسان کو دینِ اسلام ہی نجات ابدی کا سامان کرتا ہے۔ اس لئے تمکینِ دین فطرت اللہ میں موجود ہے۔ اب یہ کام امام الجہاد حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ سے پورا ہوگا۔ + یہ کون ومکاں سرور عالم کے لئے ہے + عزّت تو فقط صاحبِ ایماں کے لئے ہے

۵ ۔ دکن قدیم ڈراویڈی اقوام شیوا چاریوں کا مسکن ہے۔ اور وہ قدیم سے نسل عرب ہیں۔ دکن کی بکثرت اقوام عرب ہیں۔ مثلاً لنگائت۔ بیڈر۔ کرُگی۔ ماپلے۔ اینگار۔ مدلیار۔ سِپلے۔ لمباڑہ۔ وڈر۔ دھیڑ۔ چینچوواڑ۔ یرکل واڑ وغیرہ وغیرہ۔ و نیز شیوا کی پیدائش دکن کی ہے۔ چن بسویشور شیوا کا اٹھایا ہوا اسلام میں اب آخری ہوا ہے۔ یہی وجود پورے ہندوستان کو دائرۂ اسلام میں لائے گا۔ اسکے علاوہ قرآنِ کریم کی سورۂ جمعہ میں اٰخرین منھم کی بشارت عربوں کے لئے خاص ہے اس لئے دنیا میں امن قائم

کرنے والا دکن کے اندر عربوں میں پیدا ہونا چاہیئے - یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ شانِ اسلام دکھانے کے لئے دکن حیدرآباد میں پیدا کیا ہے - آپ طرفین سے سید ہیں - اس اختصار کے بعد اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اے سمیع و علیم، عزیز و حکیم قادر مطلق اللہ - تو اپنے بندوں کو اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرما آمین - فقط

مرقوم ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ

سید سراج الدین نرسمہیوہ اوتار مبلغ اسلام

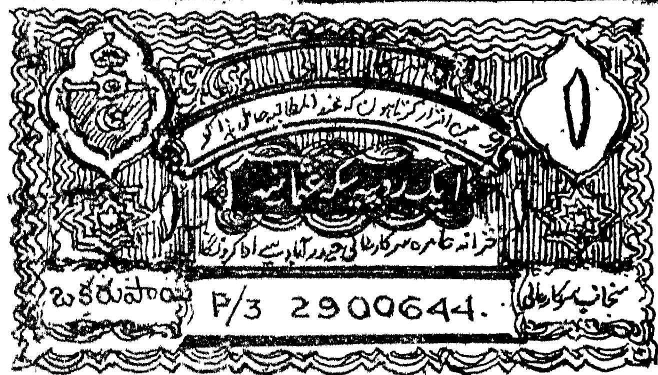
సయ్యద్ సిరాజుద్దీన్ నరసింహావతారము

పార్థివనామ సంవత్సర ఫాల్గుణ
బ॥(౪) శాలివాహన
శకం(౧౮౬౭)

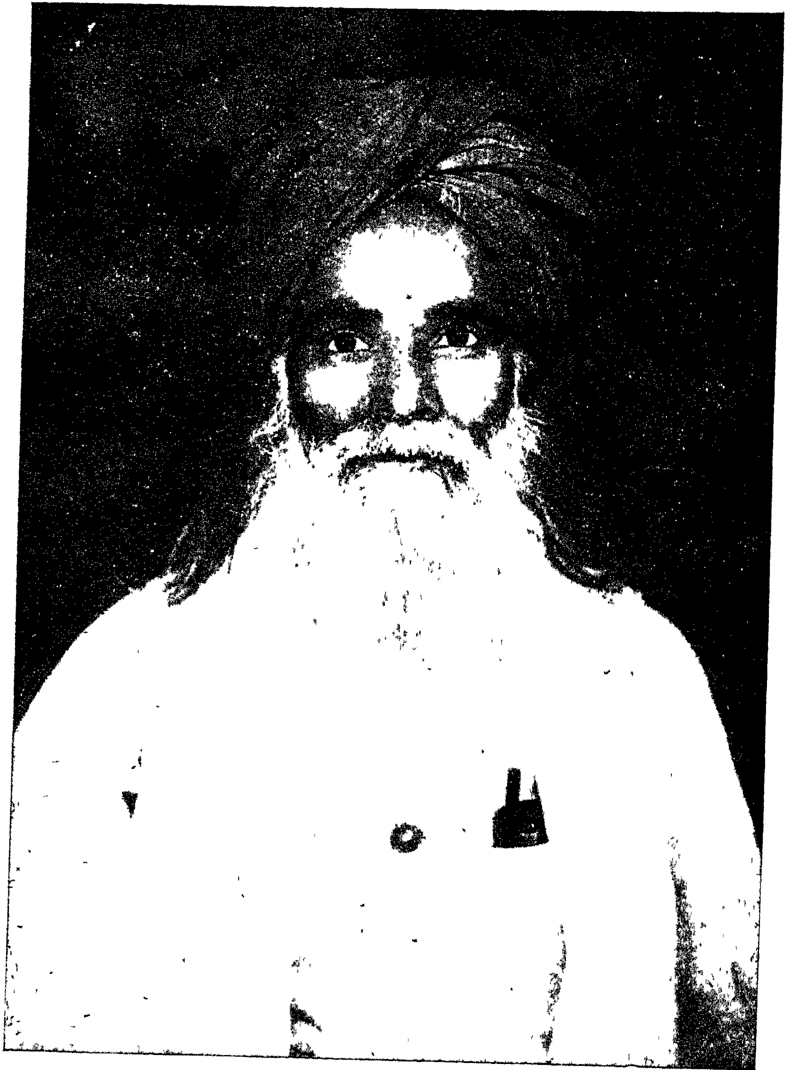




వ్యావహారిక చాంద్ర
మానేన.
సంధ్యావందనమంత్రము.



پنڈت حیدرحسین ویربھدراوتار



Pandit Hyder Husain Sahib
Veerbhadar Authar.

పట్టణేంద్ర బహుకోట్ల కీర్తి గొబ్బున నిలిచి
పెట్టు కైలాస పర్వతానికి శ్వేతగిరి బట్టి
వర్ణించెదము ముట్టెదరు॥ సువ్వి॥
పాపులు అంతము లేక వచ్చి బలు కలుమ్మగ
ఖండదానా కనుతానె జగకెల్ల యుండి
వ్రాత వారు నీరు గలు అపరూప ॥సు॥
చెడుపులు ఇళ్ళ దావునరాదు అప్పవారు
మాడికోలు యమ జగమెల్ల॥ సు॥

దండు గల్గి దావు భూమండల క్షేత్ర
మంతలల్లి ఱగి శిరంబు మండిన
దండనాయకము బందానవు ॥సు॥ (నో।)
(నోరు మర్కన సాల భావ చెట్ల)
పాపులు అయితే చెరంబు దళ్ళ కమ్మగ
ఖండదాళి కను తానె జగకెల్ల మంతల
మోళగెల్ల దండి నారాటము (నోమర్క)

ఇంతవ నాళ్ళ మంబు సంతేల హనిమగ్గా
కింబు సిందిద వ్రు ప్రళయము ఘుమ్మ
శగావేంచె చేన్నమ్ము వేంచా నశేళి (మా.)
అత్తి అడిగేవు బంబు వరు మోదల్ల
నిక్కదిక్కుల అట్టుబరువ కొట్టు బతల

۱ ف بادشاہوں کے اختتام کے بعد ہفت اقلیم کا
ایک مالک بنا کر، تزک و احتشام کے ساتھ اولیاء اللہ
کیلاس کے پہاڑ کو جائینگے ( )

۲ ف ۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے مخلوق تباہ
ہوتی رہے گی۔ اس وقت ہیبت ناک جنگوں کا
سامان (چن بسویشور) لائے گا۔ آگے کھانے اور پانی
کی تنگی ہوگی۔ تخم بچیں گے۔ راجائیں تمام ہلاک
ہوجائیں گے۔ ساری دنیا لاپرواہی کرے گی

۳ ف ۔ فوجوں کی کثرت ہوگی۔ زمین برباد ہوگی
بادشاہانِ عالم کو محصور کر دیا جائے گا۔ اس کے
سپہ سالار (چن بسویشور) آئے گا۔

۴ ف ۔ لوگوں کی تباہی ہوگی۔ گناہوں کی
کثرت کی وجہ سے ہیبت ناک جنگوں کو (چن بسویشور)
لائے گا۔ تمام دنیا میں فوجوں کی وجہ سے سخت
تکلیف ہوگی۔

۵ ف ۔ آج ہوتا ہے یا کل ہوتا ہے۔ اس شک
میں کیوں پڑے ہو؟ قیامت آموجود ہوئی ہے
چن بسویشور دنیا پر مردار موت لایا ہے۔

۶ ف ۔ پکائیں گے کھا نہیں سکیں گے۔ لوگ
مرینگے۔ دیکھنے والے کوئی نہیں رہینگے۔ گھیری ہوئی

آگ نہیں چھوڑے گی۔ تمام عالم جل جائیگے دن آئے

ف۷۔ حکومت کے لئے حاکم نہ رہے گا۔ رانی کو راجہ نہیں رہے گا۔ راجہ کو رانی نہیں رہے گی مسلمان ان کو قید کرکے لیجائیں گے (کوڑمگے سدرامیا)

ف۸۔ پرمتھرُ (اولیاءاللہ) کہے ہیں مضبوطیات مرئی جن بسولیشور جب آئے گا۔ دنیا داروں کا پیٹ قائم نہیں رہے گا۔ دین کو فتح ہوگی۔ بے دینی ختم ہوجائے گی۔ (گانادھی سورکا لگنان)

ف۹۔ دن ختم ہوگئے۔ کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں مت کہو۔ جنبو دیپ (ہندوستان) کا کھیل ایک ہی لحظہ میں ختم ہوجائے گا۔ اس قسم کی موت تین آنکھ والا خدا دنیا کو لایا ہے۔ تم سب سنو بہنو!
(سیوکروجی)

ف۱۰ آخری کھیل کے آنیکے زمانے میں سمندر جوش میں آکر بہے گا۔ اسوقت اڑوی کا مالک (جن بسویشور) نرسنگا پھونکے گا۔ اُس سے دنیا تھرّا کر کانپے گی
(پروتھمونیا)

ف۱۱۔ وفعتہً ایک گرج ہوگی۔ زمین لرز جائیگی زمین کے مخفی خزانے میدان میں اُگل پڑیں گے جو اُن خزانوں کو دیکھے گا۔ وہ ان کو لوٹ کرلے جائیگا شریر بادشاہوں کے کاروبار ختم ہوجائینگے۔ سنو بھائی۔ آنند ختم ہوگیا بادشاہیں نظر نہ آئینگے۔ خانقاہوں، راجاؤں، سلطانوں کے حکمرانوں کیلئے

[illegible]

برایاں گھیرلیں گی۔ سنو بھائی! پیٹ ختم ہوجائینگے
مورتیاں نابود ہوجائیں گی۔ بھوسے کی طرح
اڑجائیں گے۔ متقی لوگ بچیں گے۔ بُرے چال
چلن والے جوتے کا تلا بن جائیں گے۔ سنو بھائی
(چَنّیا)

ف ۱۲۔ لنڈی خان جمع ہوکر شمال کی طرف سے
فوج بن کر ہمپی کے علاقہ میں آکر داخل ہوں گے
آگ کی بارش برسے گی۔ والی کا خزانہ چھوڑ کر
میدان میں ڈالیں گے۔ پوری دنیا کے لئے ایک
ہی شہنشاہ ہوگا۔ (کنّیا)

ف ۱۳۔ شہریں سب خراب ہوکر۔ بھوسے کی طرح
اڑجائیں گے۔ دنیا کے تخت کے لئے مالک کوئی
نہیں رہے گا۔ کیا تم کو یہ علم ہے کہ تخت کے لئے
اولوالعزم چن بسویشور آئے گا۔ (ملی کارجن کا لگنا)

ف ۱۴۔ اندھیرا چھا جائے گا اور دنیا برباد ہوگی
خون کی ہولی کھیلی جائے گی۔ خون پیتے رہیں گے۔
درگیاں بہت ہی خوشی کے ساتھ رہیں گی۔ دولتمند
لوگوں کو اپنا حساب دینا پڑے گا۔ آئندہ ان کیلئے
بہت ہی مصیبت کا زمانہ ہے۔ رکّاسوں کے سامنے
سے ملک خراب ہوجائے گا۔ تینوں عالم میں کھلبلی
پڑجائے گی۔ (ریم یے لبوّنا)

ف ۱۵۔ خونناک چہرے والے بہادر پٹھان سب
آگے چل کر ۱۸ نیزے والے جمع ہوکر ہمپی کے دریا
کو آئیں گے۔ آئندہ چل کر ۵۶ ممالک کے خاندان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جمع ہوکر ہتھیار سے لیس ہوکر بغیر خطا کے آئیں گے
ہر سمت کے خانخان ملکر بہت ہی تیزی کے ساتھ
ایک لاکھ ۹۶ ہزار گھوڑوں پر سوار ہوکر آئیں گے
(سروگنا)

ف ۱۶۔ سنگیا چن بسولیشور آپکے زمانے میں لنگایت
تمام گانجا پئیں گے اور گوشت کھائینگے اور دنیا
سب فسق و فجور میں برباد ہوجائیگی (نیلما)

ف ۱۷۔ لنگ باندھے ہیں کہکر خوشیاں مت مناؤ لنگ
باندھنے والے مرشد کو اور مرید کو دونوں کیلئے آئندہ خوفناک
دن آئینگے۔ پیشانی پر نام لگانیوالو تم خوشیاں مت مناؤ
نام لگانیوالے مرشد اور مرید دونوں کیلئے بہت ہی مصیبت
کے دن آئینگے۔ ذات ذات کو چلانیوالا نور آتا ہے ذات اور
بے ذات مت کہو دنیا کے سب کے لئے ایک ہی نور ظاہر
ہوگا۔ تم سب سمجھو۔

ف ۱۸۔ فوجیں اٹھیں گی زمین خراب ہوجائیگی حکومت
کرنیوالوں کے لئے قید خانے ہونگے۔ دنیا میں ونڈ ناٹک
(چن بسولیشور) آئیگا۔

ف ۱۹۔ بڑے دیوتاؤں کا مالک دھڑلے سے آئیگا۔
تم سجدہ کرتے ہوئے اسکا استقبال کرو۔ نندن سونچر ۱۳
ختم ہونیکے بعد سات سواسی سال کے خاتمہ پر مندر گری
داس دنیا میں آئیگا۔ اس بات کو سندھو بلاٹر کا بیٹا
اعلان کرتے ہوئے کہا ہے (جمالشاہ صاحب)

ف ۲۰۔ پتھر کے دیوتاؤں کا پوجا ختم ہوجائیگا۔ اللہ کا
اظہار ہوگا۔ (ہرشیا)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢١ و - شاستر کا جاننے والا اخلاق کا کامل نور مجسم اللہ کی حکمت انسانوں کے علم میں نہیں آئیگی (مونیشور)

٢٢ و بادشاہیں آپس میں جھگڑ کرینگے۔ یہ خبر تم سنو بھائی اپنے اعمال سے ہی وہ برباد ہوجائینگے۔

٢٣ و - سچے بچیں گے۔ بادشاہیں ختم ہوجائینگے دنیا سب غفلت میں رہ گئی چن بسویشور سبز گھوڑے پر سوار ہوکر آئیگا۔

٢٤ و - جب دن پورے ہوجائینگے اے لوگو کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں مت سمجھو۔ جنبودیپ کا کھیل تمام ایک ہی لحظہ میں ختم ہوجائیگا۔ ایسی انقلابی موت لائیگا۔ تین آنکھ والا بسوا (چن بسویشور)

٢٥ و - کائنات عالم کا مکمل دستور العمل لائے گا اور سب کے لئے آکر کھڑا ہوگا۔ سب کا حساب لیگا۔ آئندہ تمہارے لئے چین نہیں ہوگا۔ تم خود سوچ بچار کرو۔ (سنگم الیشور) (کن

٢٦ و - چپکلی کہہ رہی ہے۔ بڑے بڑے رکّاسوں کا خاتمہ ہوگا۔ اَللہ رایا بسولیشور اور ان کے ساتھیوں سے کہا ہے۔ ان گنت لوگوں کے نام تبدیل کئے جائیں گے۔ مصر کا بھسم ملک ملک کے لئے ہوگا۔ کہہ رہی ہے چپکلی۔ (پربھودیو کالگنان)

٢٧ و - اولوالعزموں کا اولوالعزم شیر دل والا برہما (چن بسویشور) جاکر اپنے مقام کو آئینگے ورنگل کو آئینگے۔ اسکو تم یقین جانو (کلیان

٢٨ و - پاپ جل جائے گا۔ دہرم قائم ہوجائیگا آئندہ باندھا ہوا پتھر چبوترے کو ڈالا جائے گا

[illegible]

گادی نشین پنڈتوں کا ٹھکانا نہیں ہوگا۔

۲۹ف ۔ برہمنوں کا ختنہ کر دیا جائے گا۔ اور گوشت کھلایا جائے گا۔ (کتیا)

۳۰ف ۔ اور اپنے شاندار کارگذاریاں دکہائیگا حکومت کے معاملات برہمنوں سے چھین لئے جائیں گے۔ آئندہ ان کی ذات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں مار سر الشور اُتر کر آئے گا۔ (ریم یے بسویہ)

۳۱ف ۔ وہاں کے آسمانی مکتوبے یہاں لائینگے وہ بہت ہی جاننے والے اور طاقتور رہیں گے اللہ اور خدا کہنے والوں کو استحکام دیکر امن کے شہر کو چلیں گے۔ (موتیا)

۳۲ف ۔ صادق مورتی جس وقت آئے گی اس وقت بہت ہی مصیبت ہوگی۔ بی بیاں (مسلمان عورتیں) میدان میں آئیں گی دیکھو بھائی (جنبولنگیا)

۳۳ف ۔ دن میں اندھیرا چھا جائیگا۔ آسمان میں گرج ہوگی زمین تہ وبالا ہو جائے گی۔ بارشیں موقوف ہوجائیں گی۔ اس کے بعد داماد چن لبو شیور آئے گا اسوقت پھولوں کی بارش ہوگی (سروگنا)

۳۴ف ۔ ویروسنت عرف ویربجّر آئندہ اولیاء کا شاگرد ہوکر یعنی معتقد ہوکر پیدا ہوگا۔ (سروگنا)

۳۵ف ۔ مضبوط سبل، تیر اور کمان والے اٹھینگے دیسانگر یعنے ہمپی میں بہت ہی گڑ بڑ ہوگی اور وہاں پیر

[illegible]

والی کا خزانہ پھوٹینگے۔ دنیا میں بہت ہی واویلا ہوگا اور برباد ہوگی۔ کیا تم کو معلوم نہیں۔ کہ ترک (مسلمانوں) کی لڑائی ہوگی اور اولوالعزم چن بسولیشور تخت کو آئے گا۔ (ملیکارجن)

۳۶۔ پاپ کو دور کرنے والے کے شرن (اولیاء اللہ) دنیا میں جب نازل ہونگے۔ اُس وقت آسمانوں میں گرھن ہونگے۔ اور مالک کے دوست اولیاء اللہ دنیا میں جب آئیں گے۔ دنیا سب خوفزدہ ہوجائیگی کیشو یعنے وشنو کا اوتار ختم ہوجانیکے بعد، اقرار کو پورا کرنیوالے اولیاء اللہ آئینگے۔ اسوقت دنیا آگ سے ہولی کھیلیں گے۔ اندھیرا ہوجائے گا اور دنیا برباد ہوگی۔ خون کی ہولی کھیلتے ہوئے اور خون پیتے ہوئے درگیاں خوشی خوشی کے ساتھ آئینگے (دیم یے لبونّا)

۳۷۔ دنیا کا حال ظاہر ہونیکے بعد پہاڑوں کی طرف نشان دہی کرکے اولیاء اللہ کے خوشی خوشی کے ساتھ جشن منانے کے دن آئے (ندیلما)

۳۸۔ ملک ملک سے طوفانی ہوائیں چلیں گی علاقوں کی تبدیلیوں کا وقت آگیا۔ ایسے وقت پر بھورلایا (چن بسولیشور) اس علاقہ میں نازل ہوگا دید نہیں ہوگی تم سنو (پربھودیو)

۳۹۔ بغیر لکڑی کے ماریگا۔ بغیر رسّی کے باندھے گا۔ سوا کے طرف سے ہار اور جیت کو لئے ہوئے درگیاں آئیں گے۔ چودہ عالموں میں کھلبلی مچے گی۔ کاسی کا لنگ آسانی سے توڑینگے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دنیا سب غفلت میں رہکر برباد ہوگی (ویربھودیو)

ف۲۰ - لبولیشور آنے کے رعب سے رکاس ہمہ قسم کے مصیبتوں میں پھنس جائیں گے - ان کا وزن قائم نہیں رہے گا - یہ سب چھ ماہ کے بعد خراب ہونگے (ویربھودیو)

[illegible]

تشریح ہجرت کے بعد رکاسوں کا چھ ہی ماہ میں مصیبت میں پھنس جانا

ف۲۱ - تمام علاقے خراب ہونگے - اس لئے پہاڑی علاقے کو جائیں گے - لیکن اس علاقے کے حکمران جانے نہیں دینگے - اس لئے اپنے علاقے کو واپس آجائینگے - (ویراتھ کالگنان)

[illegible]

تشریح چن لبولیشور کی ہجرت مشہور واقعہ ہے - آپ اسمس سے آگے بڑھنا چاہتے تھے - مجاہدین نے آگے جانے نہیں دیا - حکومت کے حوالے کیا - واپس ہندوستان آنا پڑا -

ف۲۲ - مغلوں کی فوج طوفان کی طرح دین میں جب داخل ہوگی - رب العالمین کی قسم سو میں ایک بھی نہیں بچے گا - تمام کرناٹک کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی (ویراتھ کالگنان)

[illegible]

حیدر حسین **ویربھدر اوتار**

کتبہ ابو العرفان سید صوفی عبد القادر مبلغ اسلام قسمتی نزیل حیدرآباد دکن محلہ آصف نگر انجمن دیندار بوقت ایک بجکر سات منٹ بعد دوپہر مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۴ چیت بدی ۲۰۰۲ سمت تمت بالخیر

స్వప్న మధ్యతం ద్రష్టవ ఆగచ్ఛతి సాస్వాయుకేన
[వ్యాసోక్రత భవిష్యజ్ఞానం.]

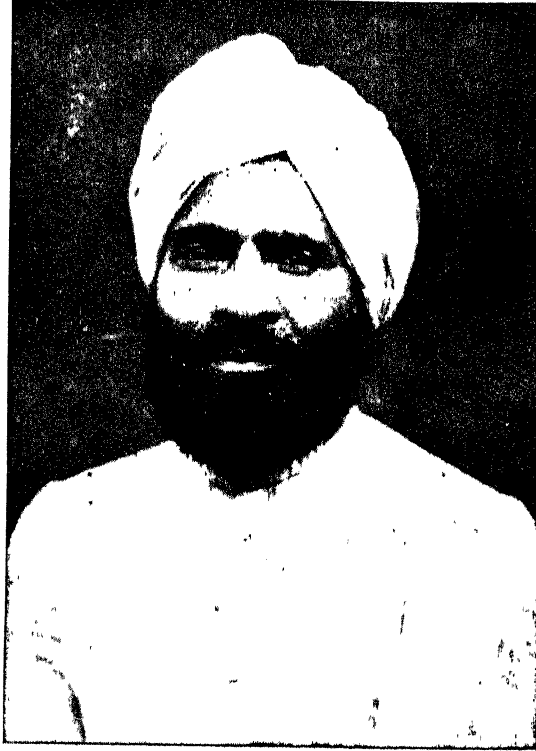
ترجمہ۔ایکسا تھی خواب میں دیکھ کر تلوار لیکر آتاھے پہرہ دینے کیلئے
(ویاس کرت بھوشگنان)



Raja Sahib Asundi Patale

یہ وہ حضرات ہیں جنھوں نے کتاب کی امداد کی اپیل کے موقع پر نامزد کردہ رقم پوری
پوری ادا کردی تھی لہذا ایفاءِ وعدہ میں انکی تصاویر درج کتاب کی گئی ہیں

صوفی شبیر حسین صاحب



Soofi Shabbir Husain Sahib

غازی عبدالرحمان صاحب



جناب اللہ بخش صاحب



In the Court of the District Magistrate Dharwar.

Order under Sec. 108 C. P. C. against

(1) Siddiq Deendar Channa Bashweshwar
(2) Syed Hamiduddin W D. Syed Hussain
(3) Syed Kassim W.D. Syed Budan
(6) Abdul Gaffar W.D. Mohamed Saheb of Hubli
(7) Mohamad Azimuddin W.D. Khaja Hussain
(8) Syed Mohamad Hussain W.D. Syed Mohamad Mastan Saheb
(9) Hazrat Saheb W.D Dawala Saheb Mulgund of Gadag
(10) Abdul Jabbar W.D. Syed Azim Saheb
(16) Raja Saheb W.D. Hussain Saheb Alias Patel Saheb of Asundi of Gadag.
(17) Syed Rasool W D. Mohamad Hashim Katgari Belgaum

The ten respondents are the remnant of a party of 19 persons against whom Mr Gudi Sub-Inspector of Police Dharwar laid information in my court on May 23rd that they were endangering the public peace by preaching a new religion in such a way as to promote feelings of hatred and enmity between different communities. Accordingly I passed an order under S 112, 108, C.P.C requiring respondent No. 1, their leader, to show cause why he should not be bound over in Rs. 200 with one other security in the same amount to be of good behaviour for one year While I called on the rest to show cause why their leader to show cause why he should not be bound over in Rs 200 with one other security in the same amount to be of good behaviour for one year. While I called on the rest to show cause why they should not be bound over to be of good behaviour for the same length of time but in Rs. 100 with one security in the like amount. On June 5th I discharged respondents Nos. 12, 13 and 14 and on June 7th Nos, 4, 5, 11, 15, 18, and 19.

2. It is common ground to both the prosecution and the defence that the remaining respondents are the followers of respondent No. 1 who calls himself Hazrat Moulana Siddiq Deendar Channa Bashweshwar and who is a native of the Nizam's Dominions. He claims to be a reincarnation of Basav, the founder of the Lingayat religion, who lived from about 1100 to 1160 A.D. It appears that he relies on certain marks on his hands to prove his claim to be this personage, although he claims to be the Avatar of this Lingayat Saint. He also claims to be

a devout Mohamadan and to have found the way to reconcile Hinduism and Mohammaddanism. Hence he and his followers use Hindu names as well as Mohamadan names, and wear pink cloth of Hindu *Sadhus* cut into robes of Mohamaddan style.

3. From this summary of the teaching of the first respondent, it will be clear that he needs to be a very tactful and discreet preacher if he is to avoid arousing the hostility of Lingayats in particular of Hindus in general and as well of orthodox Mohammadans are likely to be annoyed only because the doctrine of reincarnation is unknown to orthodox Mohamadan theology. The Lingayats are likely to be intensely annoyed because even if as the respondents say, their bards, and some of their apocryphal writers have prophesied the return of Basava yet they cannot but repudiate the idea that their founder should now be reincarnated as a Mohammadan ; while Hindus in General are not likely to approve of the idea that the man who unites Hinduism and Mohammadanism can yet assert that he remains a devout Mohammadan

4. The prosecution alleges that so far from the respondents and his followers being discreet and tactful missionaries, they are fire brands far from dissimulating their contempt for Hinduism. They, it is alleged, occasionally give vent to it in a way that is bound to result in breaches of the public peace The respondents on the other hand assert that their leader in particular and themselves as well, are models of sweet reasonableness and never give occasion for offence to the followers of any religion.

5. The prosecution evidence consists of

[1] evidence of two occasions in the Dharwar District when breaches of peace might easily have followed the preaching of the principle respondent, No 1 on December 26th 1930 in Dharwar. When the police had to disperse by force a large crowd which had surrounded the respondents. After which at the request of the District Magistrate the respondents left Dharwar. And

[2] on May 20th 1934 at Hubli when the first respondent in a lecture at a place open to the public remarked after pointing out the superior protection which God has given the Kaba at Mecca as compared with the temples of Hinduism, said that the Arya Samajists propogated their religion by prostituting their wives and daughters. Luckily there was only one Hindu there and his protests were easily quitted and no breach of the peace occured:

6. The prosecution further give evidence [2] of the many occasions which the authorities responsible for the public peace have taken action to restrain the respondents from preaching in public in this District. In every year from and including 1930 written notices of some sort have cut short the preaching of respondents Nos. 1 and 3, 8 and 16 have also had notices served on them in this district every year since 1930. No. 17 has had a notice served on him in this District before this year. In addition similar action has had to be taken against the respondent and his party in Mysore and in Hyderabad State.

7 (3) The prosecution have also called as witnesses both an individual Mohammadan (one of several who signed a petition to me asking that the respondents should be restrained from speaking in public. And an individual Lingayat who deposed the annoyance caused to followers of their respective religions by the words of the respondents

8. In reply the respondents over (1) that a breach of the peace has never actually followed their preaching. (2) The first respondent has further produced in order to prove that he is an orthodox Mohamaddan and that his preaching ought not to annoy Mohammaddans, a Firman from H.E H the Nizam dated 1336 A N. (A.D. 1928) to the effect that he was to get an allowance of Fifty rupees a month so long as he toured in the Hyderabad State and preached as he went. He was to submit reports of his sermous to H E.H (the allowance has since been stopped) government. (3) The defence have also called individual witness including a Lingayat and two Hindus who swear that their sermons are inoffensive and do not provoke the followers of any religion.

9. Of the two opposing views of the activities of the accused I have no hesitation in accepting that the prosecution as correct. It is probably true that on special occasions as for instance at a conference of religions the respondents may be moderate and entirely reasonable. On such an occasion respondent No. 1. certainly would not make the offensive suggestion about Arya Samajists which I have quoted in my fifth paragraph Probably indeed, he would not have made use of that phrase on May 20th at Hubli had he seen any Hindus in his audience. But at the same time I believe that respondent No. 1 did utter these words on May 20th, and that they express a contempt for educated 4 Hindus which he really feels and which when he gets excited he might be unable to conceal.

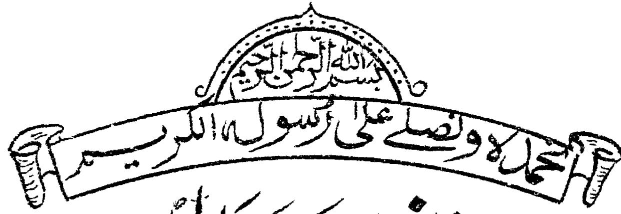
10. In court, respondent No 1 and his followers have been uniformly courteous to me, but I formed the opinion that they are over-apt to insist on their rights, that they are not very scrupulous as to how they induce their witness to suppress an inconvenient opinion. And that in short they are a rather hot tempered body of men, though in court they had their tempers well under control. I believe that they have not the kind of temperament necessary in those who wish to preach an offensive doctrine without giving offence in fact. I should suppose that if no breach of the peace has ever resulted from their sermons, it is largely because as soon as the police see them coming and hear what they are going to talk about, they take special precautions to maintain the public peace.

11. I therefore find that all the ten accused intentionally disseminote or attempt to disseminate matter, the publication of which is likely to result in feelings of hatred between different classes of His Majestys' subjects. And I therefore order the first respondent to give his personal surety in Rs. 100 together with one another surety in Rs. 100 that he will be of good behaviour for one year. And I direct the remaining nine accused each to give his personal security in Fifty rupees together with one other security in fifty rupees that they will be of good behaviour for one year.

12. The police prosecutor R. S. Telang presented his case ably. It was also good of him not to object the extreme latitude which I allowed the first respondent both in examining his defence witnesses and in speaking for nearly three hours in his own defence.

DHARWAR
July 5th 1934.

(Sd) L. N. BROWN,
D. M. DHARWAR.



خانقاہ سرورِ عالم

دیندار انجمن صدر مرکز آصف نگر حیدرآباد دکن

منجانب فقیر صدیق دیندار چن بسویشور امام الناس
بخدمت ممبران وزارتی وفد نئی دہلی

سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

اے ممبران وزارتی وفد! خوب یاد رکھو۔ دنیا بے ثبات ہے لوگ جس قدر اپنی عقل کے تعمیر کردہ قلعے اس بے ثبات ہستی پر بنائینگے۔ بے ثبات ہی رہینگے قانون فطرت ان ٹل ہے ناقابل تبدیل ہے۔ ہمیشہ کیلئے قائم ہے اس فطرت اللہ کی بنیاد اللہ کی ذات پر ہے یعنے اللہ کی ذات کے سہارے یہ کل کائنات کا منڈان کھڑا ہے ہر معلول کیلئے ایک علت ہے۔ دماغ کے زاویوں کی جکڑبندیوں سے جس علت کے بال و پر باندھے جاتے ہیں۔ وہ اپنے تصورات کے بُت ہیں۔ ایسی صورت میں طالب اور مطلوب دونوں ضعیف ہیں۔ ہمارے پاس ان تصورات کے تار مکڑی کے تار سے بھی کمزور ہیں خواہ وہ سات سو سروں کے سوچے ہوئے قوانین ہی کیوں نہ ہوں۔

اللہ وہی ہے جو بلا روک تھام آزادانہ طرز پر اپنے بندوں کو انکی انتہائی عقل کی پروازی کی مہلت دے تاکہ وہ گرتے ہوئے اللہ پر الزام نہ لگا سکیں۔ اس کے بعد محرومی اور مایوسی کی حالت میں ہدایت کی طرف رجوع کرسکیں۔ دریں حال انسانی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔ اور کام کو لگ جائیں۔

اے ممبران وزارتی وفد! اس مدوجزر کی حقیقت ہم اللہ کی کتابوں میں دیکھتے ہیں۔ دنیا داروں کی تاریخ ان حقائق کو ظاہر کرنے سے عاجز ہے آپنے توریت میں دیکھا ہوگا۔ لکھا ہے عاد و ثمود کی طاقتیں محض ابراہیم علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کے انکار اور اذی رسانی کیوجہ سے تباہ ہوگئیں۔ انجیل نے حواریوں کو بشارت دی اور رومن گورنمنٹ جس نے صلیب کا حکم دیا۔ اسکے حق میں انذار پیش کرتی ہے اور نتیجہ جسے نکلا۔ اس گورنمنٹ کے بعد کوئی عالمگیر حکومت نظر نہیں آتی سوائے گورنمنٹ برطانیہ کے اسکے زوال کے آثار بھی نمودار ہیں۔ وہ ہر بلا میں گرفتار ہوگئی ہے اب انکی تدبیریں جواب دے چکی ہیں۔ کہستان کے سفر کی طرح جب ایک عظیم الشان پہاڑ مختلف تدبیروں سے پار کرتے ہیں تو دوسرا ایک اور بڑا شیطان کھڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اپنی تدبیریں ختم کرکے جب چپ چل چلا پڑا تو اشتراکیت۔ کی بلا کا

گرفتار اسمبلی نے رعایا برطانیہ کو اینٹ لیا ہے۔ کامن ویلتھ اپنا سا منہ لیکر رخصت ہو رہی ہے قلیل قوم انگریز کی پرورش کا دارومدار حکمرانی پر تھا۔ سرمایہ داری
پر تھا۔ اسکی رحلت ناگزیر ہو گئی ہے لہذا مدبران قوم نے اپنی قوم کو ہندیانہ پر مجبور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف قلت کو کثرت سے بدلنے کیلئے عیسائی
مشنریوں کو پوری طاقت سے چلانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ چو طرف دو لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں کو ہندوستان میں بسایا جا رہا ہے یہ تدبیر کیجا رہی ہے کہ
کئی پیر شدی کے ادبار سے بدل جائیگا نہ ہندوستان عیسائی ہوگا نہ توطن پذیری مسئلہ سوراج سے فائدہ اٹھا سکتی ہے یہ سب کچھ اسوجہ سے ہو رہا ہے کہ مرکز کرنا
میں مخلص اللہ دین ایک بندہ کو حکومت برطانیہ نے (۳۲) جگہ زبان بندیاں کر دیں سنگینیں اٹھا کو جسطرح راتے رات گرفتار کریں اسطرح اسکو گرفتار کیا عدالت میں کھینچا گیا ضمانت پر
رہا کیا گیا۔ اپنی جان بچا کر جب ہندوستان سے باہر زندگی بسر کرنا چاہا تو اسکو مکروکید سے پھر پکڑ لیا چوروں کیطرح ایبٹ آباد جیسی سخت جیل میں لا اتک وہ ضمانت پر
رہا ہو کر نظر بند قید ہے حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں صرف قصہ اگر ہے تو اسکا اتنا ہی ہے کہ وہ آپکو اور آپکی رعایا کو اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ اپنے ساتھیوں کو بتا رہا ہے
اور غیر مسلموں کو انذار سناتا ہے اے ممبران وزارتی وفد یہ فقیر آپ کو بصیرت کہتا ہے کہ ان تمام مشکلات کا حل قوم انگریز کے مسلمان ہو جانے میں ہے جسکی طرف اس فقیر نے آپکی قوم کو
قیصر کے توسط سے اور سابقہ وائسرائے کے توسط سے چند سال پیشتر بلایا تھا اب بارہ بلا رہا ہے اس لئے روحانی انقلاب سے جبرالٹر سے لیکر جزائر ہند تک جسقدر ممالک ہیں
وہ بلا تنخواہ کے آپکی سپاہی بن جائینگے ترکستان اور ایران اور افغانستان اور کل محکوم سلطنت ہائے اسلامیہ روس اور چین آپکے ہمدرد ہو جائینگے سب سے بڑھکر نعمت غیر مترقبہ
یہ کہ جب آپ مسلمان ہو کر یورپ اور امریکہ کو مسلمان کرنے لگ جائیں گے یورپ اور امریکہ آپکا ہو جائیگا۔ اس عمل سے آپکی قوم میں غوث قطب اولیا و ابدال
کھڑے ہو جائینگے اے ممبران وزارتی وفد یہ فقیر قوم برطانیہ کو بار بار اسلام کی دعوت اسوجہ سے دیرہا ہے کہ وہ خوبصورت اور بیدار مغز مسلمان ہے لیٹی ہوئی قوم کو
دوزخ میں جاتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور نہ آپکی تباہی دیکھ سکتا ہے میں دیکھ رہا ہوں مسلمانوں کی ایسی محسن قوم کو اللہ تعالی اگر وہ راضی وخوشی سے اسلام میں داخل
کریگا یہ بھی اسکا احسان ہے محسن کو اسکی نادانی پر نہ چھوڑ کر اس کام میں تشدد کرنا بھی اسکی رحمت کا سامان ہے کیونکہ اسلام کے نبی رحمۃ للعلمین ہیں۔ باقی رہا
جہاد فی سبیل اللہ رحمت کا دوسرا نام ہے۔ اے ممبران وزارتی وفد اللہ تعالی نے آپکو شفیق اور رعایا پرور پیدا کیا ہے ہندوستان کی ہمدردی آپکے دل میں اللہ نے
کوٹ کوٹ کر بھری ہے یہ ہمدردی بہترین نتیجہ نکالیگی آپ ضرور مجلس دستور ساز بنا لینگے مگر ہندوستان مذہبی ملک ہونیکی وجہ سے مذہبی احساسات کے تلاطم میں اسکا جو پریشان
رہیگا اور حکومت کو پریشان کریگا۔ اس کا علاج یقیناً قوموں کو ہندیانے سے نہیں ہوگا بلکہ اسکا علاج صرف ہندوستان کو مسلمان بنانے سے ہی ہو سکتا ہے دریں حال قوم انگریز کی قیصریت
دائم قائم رہیگی بشارت ہے یہ بھی بجز جہاد فی سبیل اللہ کے نہیں ہوگا بانی اسلام حضور منبع انوار کو ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا کا آنا وہ اسی رحمت کیطرف اشارہ کر رہا ہے اور
آپ یقین مانئے یہ ہو کر رہیگا خوش قسمت ہیں وہ جو اسکا ساتھ دیتی ہیں اے ممبران وزارتی وفد اسلام امن کی حامی وحدت انسانی کی واحد حامل دعوت ہے قابل غور
فکر ہے یہ اسلام کی ہی برکت ہے مسلمان طاقتیں آپس میں نہیں لڑا کرتیں کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ ترکستان عربستان پر حملہ آور ہو یہ کبھی نہیں ہو سکتا ایران ترکستان پر حملہ آور ہو یہ کبھی نہیں
ہو سکتا کہ افغانستان کبھی ترکستان اور ایران پر حملہ آور ہو اسلام کے نعمتوں سے احسانوں سے یہ ایک احسان ہے کاش کہ یورپ کی حکومتیں مسلمان ہوتیں تو وہ آپس میں اسطرح نہ لڑتیں جسطرح وہ ل
اسلامیہ لغت و محبت سے ہیں اسطرح رہتیں بنی نوع انسان کا اسطرح خون بیدریغ بہایا نہ جاتا میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اہل دل اہل بصیرت کے پاس یہ نکتہ قابل غور ہے
اے ممبران وزارتی وفد آپ خوب یاد رکھو کہ مسلمانوں میں جو جوہر ہے جسکی چھیڑ سے وہ دنیا کو زیر و زبر کر سکتے ہیں کیا ہے وہ صرف احساس مذہب ہے اس میدان میں وہ دو مذہبی دائرہ
حیثیت سے نکلتے ہیں دنیا کو کافر کہنا اور خود کو مسلمان کہنا صرف انہیں کی ذات کی حد تک ہے کسی مذہب والے کو یہ حق نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ یہ بات کہہ سکتا ہے یہ نکتہ بڑی حقیقت پر
مبنی ہے جس کا علم صرف فقیری سے حاصل ہو سکتا ہے یا یہ کہ روحانی تعلیم سے اسکو پا سکتے ہیں یہ دنیا کو معلوم ہے کہ انسانوں کو مذہب کیلئے مارنا اور مرنا صرف اسلام نے سکھایا ہے
اصول باندھ دیا ہے کہ مار ڈالنے اور مر جانے شہید ہونے دنیا نے یہ بھی دیکھا ہے اس عمل کا حقیقت پر مبنی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مسلمان جب دین کا نام لیکر نکلتا ہے تو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا

فقیر صدیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۱۴ر اپریل ۱۹۴۶ء

وهو القاهر فوق عباده

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیدا محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا -



منجانب فقیر امام الجهاد صدیق دیندار چن بسویشور

بنام جمیع غازیان اسلام علاقه آزاد (بر سرحد هندوستان)

مقصد

اعلان جهاد بمملکت هندوستان

السلام علیکم رحمته الله وبرکاته ! ما جمیع مسلمانان عالم میدانیم ومی بینیم که اسلام یتیم وبیکس وبے یار و مددگار شده در حالت کس میپرسی ور نرغهٔ کفار گرفتار است ظلم وتشدد کفار از حد تجاوز کرده است. ویلی بود امر بالمعروف ونهی عن المنکر بدست مسلمانان باید. این اقتدار یک قلم از دست تا رفته بدست کفار آمده است. دراں حال یک قیامت برپا است. چه در عرب چه در عجم. هر مسلم را مادر قعر مذلت گرفتار می بینیم. درین ایام نحس نام نهاد خلافت هم ناپید شده است من علی البصیرة

میگویم مسلمانان را در زمانهٔ موجوده دستگیرے نیست۔ ہر قوم در ہر قبیلہ مسلمانان مثل خس و خاشاک پراگندہ و پریشان اند۔ غازیان
اسلام! درین حال ما۔ ما امید نہ باید شویم چرا کہ نبی ما خاتم النبیین اند و دین ما اکمل دین است و کتاب ما خاتم الکتب است۔ ما را
قرآن کریم شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ گفتہ است۔ بہ بشارت تُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي مارا یقین کامل است کہ لوائے محمد از دست
بلند خواہد شد و حسب فرمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ كُلُّ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِي ہر قوم بزیر لوائے اسلام پناہ خواہد گرفت
و دلیل برآن وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا است۔ از تصرف دست قدرت اقوام کل انبیاء در ہندوستان جمیع اند۔ اگر
ما اقوام ہند را مسلمان کنیم مذکورہ بالا بشارت بہ تکمیل میرسد۔ من این از من نمی گویم دریں باب مرا متواتر بشارات اند بربناء
بشارات من این تحریک تبلیغ اسلام را از بیست سال در عمل آوردہ ام۔ مرا بشارت است "ہمہ ہندوستان مسلمان خواہد شود"
این تحریک را کفار ہند ناقابل برداشت شمرده در بیخکنی این تحریک ہیچ مکر و کید فرو نگذاشتند و لیکن برائے کامیاب کردن این
تحریک ما بعزم صمیم و سعی تبلیغ کردیم۔ متعدد جا از زبان بیدبان ما شدید متعدد جا در قیدخانہ رفتیم متعدد جا گرفتار شده بر ضمانت
یا بر مچلکہ رہا شدیم۔ برائے این تحریک پا بہ زنجیر در بازار رفتیم۔ بایں اسباب ناگفتہ بہ تبلیغ اسلام مسدود شد۔ تنگ آمده بر بنای
بشارت احادیث بہ آزاد علاقہ ہجرت کردیم تا کہ بتنظیم قوتہائے اسلامیہ شده علم جہاد بلند کنیم۔ بہ ازین ذریعہ ہندوستان
را مسلمان کنیم حسب فرمان رب ذو الجلال قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ۔ این فتنہ مسدودیت
تبلیغ اسلام را فرو کنیم۔ الحمد للہ این عزم با وافر نمایان تمر داد۔ اینکہ در سعی چند ماه غازیان علاقہ آزاد دیر آواز ما لبیک گفتہ
حسب فرمان رب ذو الجلال وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ بر دست فقیر باعتقاد امام الجہاد بیعت کردند
غازیان اسلام! الحمد للہ مطابق رؤیائے من غازی عبد السبحان خان صاحب عرف شاہجہان نواب خان بکمال اعتقاد و علم بیعت
کرد۔ بعد ازان مطابق رؤیائے من علامہ امیر الدین ڈیر ملقب بہ مولوی شنگرگل در بیعت من داخل شد۔ این مرد روشن ضمیر
ہر دلعزیز بجوانب علماء ملک و خوانین علاقہ آزاد نامہا نوشت۔ در آنہا تاکید اکید فرمود کہ من بیعت این پیر کامل کردہ ام
شما ہم بیعت کنید۔ این مرد مولا بر مراسلہ تنظیم اظہار کرد۔ منتظر این بودم یک شخص پیدا شود کہ در احکام قرآن شریف سعی شروع
کند۔ بتقوی عمل بہ قرآن شریف کند۔ ہمہ مخلوق را تبلیغ دہد۔ امید حاصل شد۔ شکر" نیز این بشیر و بشیر اقرار نامہ با این مضمون نوشتہ
فرستاده است "مجر مایان جوان و پیر این حدود کہ از قدیم خدمات اسلام کردیم با وفد پیر صاحب قبلہ وعدہ کردیم ہر وقت امر و حکم
فرمان از مرشد حقانی مانند ہزارہا ہزار افواج از ہر کنار مثل سیلاب آب رو آورده خواہیم شویم" مرا یک خط معہ بیعت نامہ مولوی
نواب میرانجان المتخلص بہ بیتال با این مضمون رسید۔ بہی خواه اسلام با نمائندگان و بیدار انجمن ملاقات کرده از نصب العین
انجمن واقفیت حاصل شده خیلی ممنونم کہ در عین انتظار در جسد خوابیدہ مسلمانان روح اسلاف بیدار شدنی است۔ ازین بشارت
عموماً مسلمانان عالم و بالخصوص مردان مجاہد مسرور و مطمئن گردیده و میگردد۔ لہذا این فدا کار اسلام ملاحظہ بفرائض مذہبی خویش حاضر

که درراه مقدس اسلامی بهترین و صمیمی ترین مساعیات خود دریغ نه کرده بکمال ایمانداری بحیثیت یک اولاد صالح و صحیح اسلامی خدمتی نمائیم و با انجمن دینداران تحریک آنکه موافق راه نبوی صلی الله علیه وسلم است توافق داشته مراتب خلوص خویش ابراز و تقدیم فرمائیم" برم اسلسله تنظیم برائے جهاد فی سبیل الله عهد کرد دیگر غازیان اسلام حسب ذیل اند۔ ملا خیر محمد ساکن قریه وڈی گرام سالارزئی۔ محمد امان خان ساکن قریه دارسیام اسمار علاقه افغانستان۔ سعید الله مولوی صاحب دم تناگی فتح خان خیل مولوی رحمن الله شنکر گل غازی حاجی سیلدار خان باٹمالئی محمد عبد السبحان خان بیند بابوقره۔ محمد عمر خان قریه خوته۔ جان بادشاه جان ولد یتیم جان ساکن ڈنڈ۔ سید احمد شاه بادشاه نواسه ڈانڈوکئی بابا۔ شیخ صاحب ملا جان طوفان شاه۔ ملک سکندر خان ساکن کسنگو ڈیره۔ ملک خشکی یار خان ساکن بارو۔ طوطی جان زوی وطور شاه مسلمان وڈی گرام۔ ملک محمد اکبر خان قوم لرسدین۔ سید احمد فداکار ملت۔ قاضی ملا جان ساکن ملکانه بابوقره۔ جان صاحب تببی علاقه بابوقره۔ ملک محمد زمان خان لڑواگئی۔ حکیم شیر تلے لرامدک۔ ملک محمد حیدر خان هلال خیل۔ ملک خانزاده ماموند۔ رحیم الله صاحب الحق صدر جمعیة العلماء اتمان خیل مرکز جنگی۔ دلاور خان خان تنگی۔ شیر عالم خان خان قلعه سرکار چارمانگ۔ قاضی عبد القادر ساکن گدیری غازی معصوم جان صاحب خان تواگئی۔ حکیم قاضی عبد الحمید خان منئی قوم موسی خیل۔ ملا میرا گل منئی مولوی محمد امین خان درصوران۔ جمعه گل جان صاحبزاده ڈنڈ۔ استاد عبد الغنی۔ ملک مدار خان موسی خیل منئی۔ ملک عبد الرسول خان۔ ملک حمرور خان۔ گلاب خان ملک نعمت خان بیدمنی۔ ملک عبد الله جان۔ ملک جلال خان بیدمنی۔ ملک اسلم خان قبیله شمتا۔ ملا ان صاحب محمد گل شمتا ملک لعل محمد اسپنگی تنگی۔ ملک تحول خان بیدمنی۔ ملک گلاب دین اسپنگی تنگی۔ ملک حبیب خان اسپنگی تنگی۔ ملک رام گل اسپنگی تنگی ملک داد خان اسپنگی تنگی۔ ملک سردار خان یا بازئی۔ ملک ولید خان شمتا۔ مولوی عبد السبحان خان ساکن ورسک حافظ شمس الحق صاحب قاضی متة شاه مبارک باجوڑ۔ سید زین العابدین ولد سید بهاؤ الدین عرف سید شاه سپه سالار دیر فاتح جندول علاقه افغانستان۔

غازیان اسلام بمطابق آیة لیغیظ بهم الکفار۔ کفار از تنظیم و تحریک ما در غیظ آمده اند۔ چه حکومت برطانیه وجه را الحکان سند ده سال بیشتر من در یاغستان بودم۔ بخوف سلب حکومت حکومت برطانیه به مکر و کید مرا گرفتار کرده به وطن من واپس کرده در حدود ولده حیدرآباد مقید کرده است تا که تحریک دینداران نابود شود۔ کفار را خبر نیست که درختے که از دست رب ذو الجلال نشو و نمو یافته بے ثمر شدنی محال است۔ الحمد لله تحریک ما رارب العالمین از دست خود بار آور کرده است۔ دریں عرصه قلیل مطابق حدیث جهل مومنان مبعوث شده اند۔ چنانچه واپس گردن جمعیت اسلام را از حدیبیه موجب تقویت اسلام شد و همچنان واپسی ما از یاغستان به محلکه تقویت اسلام شده است۔ در سال رواں یک وفد بقیادت غازی محمود القریشی سپه سالار عساکر اسلامیه برائے بیداری غازیان اسلام علاقه آزاد فرستادم۔ الحمد لله از دست ایں مخلصان تنظیم علاقه آزاد بسر انجام رسید مقصد من حاصل شد

بازمن وفد دیگر برائے تنظیم بادشاہان قوم افغان بقیادت معز الملت حبیب اللہ صاحب فرستادہ بودم۔ درراہ بمقام چکدرہ
حکومت برطانیہ ارکان وفد را گرفتار کردہ و پا بہ زنجیر کردہ مچلکہ گرفتہ واپس کردہ است۔ ازین حرکت معلوم میشود کہ حکومت برطانیہ
نمی خواہد کہ مسلمانان عالم بیدار شوند و مجاہدین اسلام جوہر اسلام نمایند کفار را بجہاد مسلمان کنند و میخواہد کہ عمارت کفر پایدار بماند
و در بازار کفر اسلام ذلیل و خوار شدہ ریختہ باشد۔ مسلمانان دائم قائم از امر بالمعروف و نہی عن المنکر محروم شوند و تذلیل و تہتک
رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برقرار بماند۔ اے غیرتمندان اسلام! اے بیعت کنندگان بر اصول بیعت
رضوان! این مسدودی تبلیغ اسلام از حکومت برطانیہ ہمچنان است کہ در قرن اولی حکومت ایران سد راہ تبلیغ اسلام شدہ
بود غازیان قرن اولی میخواستند کہ کل ایران مسلمان شود۔ ما ہم میخواہیم کہ کل ہندوستان مسلمان شود۔ درآن دور ایران
باقرار اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ علم جہاد
بلند کردہ از مقاتلہ فتنہ مسدودیت تبلیغ اسلام را فرو کردہ ہمچنان درین زمانہ پر فتن اللہ تبارک تعالیٰ میخواہد کہ این فتنہ مسدودی
تبلیغ اسلام یعنے مسلمان کردن کفار ہند را از مقاتلہ فرو بکند۔ اکنون من بر بنائے اصول قرآن و احادیث از رب العزۃ علم یافتہ
شمارا حکم میدہیم کہ از پئے ایفاء عہد جہاد فی سبیل اللہ بحکومت برطانیہ مقاتلہ کنید تا وقتیکہ او مسلمان شدہ ما را و در امر اسلامیات
برساند۔ من این حکمنامہ جہاد بدست سپہ سالار عساکر اسلامیہ غازی محمود القریشی فرستادہ ام۔ برسیدن این فرمان ہمہ
بیعت کنندگان و اقرار کنندگان برائے ایفاء عہد بصورت جرگہ جمع شوند۔ امیر منتخب خواہد شد۔ بعد ازان والیان ریاستہا
صوات۔ ویرہ۔ چترال و افغانستان را باین امر خبردار کردہ۔ آنہا را برائے تعاون بہر ذریعہ ممکنہ مجبور کنید۔ ہمہ آلات حرب
یکجا جمع کنید بعد تیاری کامل یک وفد بہ دربار وائسرائے برائے قبول اسلام حکومت برطانیہ فرستادہ خواہد شود۔ و مسئلہ مسلمان
کردن ہندوستان بجہاد پیش کردہ میگویند۔ ما را از مادہ ہیچ سروکار نیست۔ ما نمی خواہیم کہ قوم انگریز حاکم ما نمی باشند چراکہ در
عقل و دانش و تدبر امور مملکت ہیچ قوم را بشہنشاہی ہند بجز قوم انگریز کلا اہل نمی بینیم۔ چہ کنیم فتنہ ارتداد ہندوستان
مسدودی تبلیغ اسلام در ہندوستان ما را بجہاد بمقابلہ قوت حکومت برطانیہ آمادہ کردہ است۔ اکنون برائے فیصلہ مقدمہ میخواہیم
کہ قوم انگریز مسلمان شود و اعلان قبول اسلام از تخت باید شود۔ اگر این امر حکومت برطانیہ را بار گران میگذرد۔ باید کہ قوت
خود را بحوالہ ما کنند تا کہ اقوام ہند را بجہاد بآسانی مسلمان کنیم۔ اگر حکومت باین امر راضی نشود۔ امیر وفد را باید کہ تحریر ما را فرنگی
گیرد تا کہ بوقت عمل سند باشد۔ بعد ازان اعلان جہاد را باین مضمون حوالہ حکومت کردہ پر سکون واپس شود۔ ما بکوشش ممکنہ حکو
ہند را مشورہ دادیم کہ بلا مقاتلہ و مجادلہ فیصلہ در حق اسلام بشود۔ ما او را راضی نمی بینیم۔ ما بمجبوری اعلان جہاد بمملکت ہندوستان
می کنیم۔ درین امر ما را حکم قرآن کریم است۔ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً۔ باین دلیل کافران ہند را
قریب تر می بینیم قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ باین دلیل تا اختتام فتنہ مسدودیت تبلیغ اسلام ما را

بملک ہندوستان جہاد کردن فرض است اے غازیان اسلام اگر کوشید فتح درحق ما در لوح محفوظ نوشته است کان

حقاً علینا نصر المومنین وہم رب ذوالجلال از ما وعدہ میکند ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین (الآیۃ)

درحق کفار گفته است ولو قاتلکم الذین کفروا لولوا الادبار تحسبهم جمیعاً وقلوبهم شتی اے غازیان اسلام!

ایمان وارید وکفی الله المومنین القتال وکان الله قویاً عزیزاً ان تنصروا الله ینصرکم ویثبت اقدامکم والسلام

وما توفیقی الا بالله العلی العظیم

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا

ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ۝

صدیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۱۸ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ

جب یہ اعلان مولانا امیر الدین صاحب امیر باغستان کے پاس پہونچا تو آپ نے قبل مطالعہ اسکو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا سر پر رکھ لیا

آپ نے بعد مطالعہ اسکی رسید بھیجی ہی وہ ذیل میں درج ہی:

نقل رسید اعلان جہاد

این اعلان جہاد و امر بہ نصرت اسلام مطالعہ کردم چوں مطابق قرآن کریم و احادیث است قبول کردم در سعی بندگی ہیچ وقت دریغ نخواہم کرد و فرض ہر مسلم است خواہ غریب خواہ امیر بادشاہ و نواب احکام قرآن کریم فرق ندارد در خبر بادشاہ و غریب یکساں است خاص بر علماء کرام امر بالمعروف فرض عین است و باقی اہل تمیز و دانش و اشراف قوم مثل خان و ملک و امیر و نواب فرض خود مناسب جاہ و جلال و عزت خود کہ از درگاہ رب العزت دادہ شدہ ادا با ہر وظائف نمایند مجاہد بے ریا و متوکل بے پروا پیر صاحب حضرت صدیق و دیندار دکن در حق شما دعائے خیر و برکت بہ توجہ ہمہ مسلمانان و خاص افغانان کامیاب و فتح شوند این جواب رسید بیعت نامہ ہمہ اہل سرحدات است فقط

شرحہ دستخط مولوی شنگر گل

امیر الدین

از سبب سردی و زمستان اینجا معطلی یافتہ مجاہد کامل رسید سردست روانہ کردہ بودے فقط

شرح دستخط

المرقوم ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ ھ **امیر الدین**

TRANSLATION FROM PERSIAN.

From,

Fakir Siddiq Deendar Chanbasveshwar,
Head of the Religious War.

Subject:—Ultimatum of Religious War to India.

To
All Heroes of Islam of Independent Territories, North-Western Frontier.

May peace be on you,

We, the musilms of the world, are aware of and observing that Islam is in the grips of Kafirs, in the condition of orphanage, poverty, powerless and without any supporter, The oppression and the injustice of the Kafirs has increased beyond its limits. The decision of the Holy Quran was that the power of issuing orders for good deeds and prohibition from bad deeds, should be only in the hands of Muslims. This dignity has completely gone from our hands into the hands of Kafers. In this condition there is the rise of the calamity of Dooms-day. We are seeing what of Arabs and what of Non-Arabs, every muslim is involved in the worst condition of degradation. In this worthless age, the nominated Khilafath has been thrown off. I can dare say with my spiritual insight that there is no patron for the muslims in the present time. Every nation and tribe of the muslims has confused and has been scattered away like the flying rubbish grass.

Oh; The Heroes of Islam. We should not be desparated in this situation as our Nabi-e-Kareem (May prevail his religion) is the fountain-head of the prophets. Our religion is the perfect religion and our Holy Book is the complete book. Our Holy Quran has certified us that we are the leaders of humanity. We are fully sure of the prophecy of our Holy prophet (May prevail his religion) i. e., " The Ressurrection of Humanity will take place under my feet " The banner of the Exalration of Allah will upheld only by us. Accordlng to the sayings of our Holy Prophet (My prevail his religion i. e., All the prophets will be under my banner on that day". Every nation will take protection under the banner of Islam. In virtue of this proof, the version of the Holy Quran is "We will raise you as the head of all those prophets. Fortunately the nations of the prophets are gathered together in India by the divine power. If we make them to embrace Islam, the above prephecy will be fullfilled. In this behalf, I do not say by myself, but I have received continuosdivine goodnews On the basis of these good news, I have started the Movement of the Propagation of Islam since 20 years. I have got revelations that the whole of India will embrace Islam. The Kafirs of India understanding that this movement is untolerable have spent their level best of their cheating and treachery for its uprotal. But we have tried our level best to make it successfull by our sincers determination. In many place, our speeches have been prohibited and we were sent to jails. We

were arrested and released by security and penalty bonds in several places. We were dragged in bazaars with chains for the cause of this movement. Under these undescribable circumstances, the propagation of Islam has been stoped. We were put to troublss, so we have to flight to the Independent Territories according to the Hadith for the organisation of Islamic powers to declare the Religious war. We can make India to embrace Islam only by this source. According to version of the Holy Quran, we have to remove the obstacles that are coming in the way of the propagation of Islam.

"May be the glory to Allah. Our determination have brought the clear result,. i. e., within a few months of our attempts, the Herose of the Independent Territories came forward with enthusiasm for our works and according to the version of the Holy Quran, they pledged themslves in my hands beliving in me as the Head of the Religious war.

"Oh: the Heroes of Islam", may praise be Allah, according to my vision, Ghazi Abdus Subhan Khan alias Shehe-Jehan, the Nawab of Khar, pledged himself with sincere faith and knowledge. Afterwards according to my vision, Allama Amiruddin Khan Saheb Dabar Alias Moulvi Shanger Gull, has also pledged himself in my hands. This sincere and foresight man wrote letters to moulvis, Nawabs, Malaks and Khans of Independent Territories advising them to pledge themselves in my hands as he has done. This noble man has expressed in letters addressed to them that he was expecting a man who is capable of exploiting the propagation of Islam with his purity and in according to the principles of the Holy Quran and his expectation has fulfilled by my personality. This promised noble man has submitted to me a letter of confession stating that he will start on my order's whenever given to them with numberless armies as flood of water for Jehad. I have received another letterwith a bond of pladge from Moulvi Nawab Meetan Jan alias Sayyal He states that "I have met the deputation of Deendar Arjuman whom I found to be very faithfull to Islam and I felt glad after understanding the aims and objects of your Anjuman which are quiet consistent with the principles of Nabi-a-Kareem (May prevail his religion) The past spiritual emotion will be born in muslims at the expected occasions. The muslims in general and especially the heroes of the independent territories are very glad and satisfied with these goodness. Therefore considering my religious duty, I am ready to do all necessary sacrifices in the service of Islam as it is true devotee. The names of other muslims heroes of Independent Territories who have pledged themselves for the religious war are follows:—

1. Mullan Khair Muhammed Qaria Vaddigram, Salarzai. 2 Mohd. Aman Khan of Darsiyam, Asmar (Afghanistan). 3. Saiyeedulla, Moulvi Saheb, Dasgai, Fathekhan Khail. 4. Moulvi Rahamanullah, Shankergull 5. Ghazi Haji Beldar Khan, Batmalaye. 6. Mohd. Abdus Subhan Khan, Khnan-e-Pashath Babukhara 7. Mohd Umar Khan Kharye Kuma 8. Jah Pasha Jan Vaaad, Yatheem Jan sakin Dund 9. Syed Ahmed Shah, Badsha Navaga Dundukaibabe 10 Sheik Saheb Mullan Jan, Tufan Shah 11 Malak Sikander Khan Sakin Sangudera 12 Malak Khushkiyar Khan Sakin Baro. 13 Tuti Jan Zoye Sattursha Musalman, Vaddigeram 14 Malak Muhammed Akbar Khan Khom Ourshdeen 15 Syed Ahmed Fidakaremillah 16 Qazi Mulla Jansakin Malkhana Babukhara

17 Jan Saheb tube llakha Babukhara 18 Malak Mohammed Zaman Khan Ladregi 19 Hakeem Shertaly Laramaduck 20 Malak Khan Zada Mamood 21 Malak Mohammed Hyder Khan Hilalkheel 22. Rahimulla Sahebul Haque Sadar Jamiatul-ulma, Utmankhkel., Markaz Changi 23. Delavarkhan Kanekatji 24. Shere Alumkhan Khane-Kia Sarkar Charman 25 Qazi Abdulkhader Sakin Zagdery 26 Chazi Masoom Khan Saheb Khane Navagai 27 Hakeem Qazi Abdul Ameed Khan Saheb, Metaikhoneme Musakhaile 28 Mulla Meran Gull Metai 29 Moulvi Muhammed Ameer Khan Darsoran 30 Jamagull Jan Saheb-Zada Dund 31 Osthand Abdul Ghant 32. Malak Madarkhan, Moosakele, Metai 33. Malak Abdur Rasool Khan 34. Malak Jamrose Khan 35. Gulab Khan 36. Malak Nyamath Khan 37. Malak Aslam Khan 38 Malak Abdulla Khan 39 Malak Jalalbedmani 40. Mulla Saheb Muhammed Gull Shamshah 41. Malak Lal Muhammed Spungi-Tangi 42. Malak Tajawvul Khan Baid 43. Malabdin; Supngi Tungi 44. Malak Habbebulla Khan Spungi-Tungi 45 Malak Ramgull Spungi-tungi 46. Malak Dan Khan Spungi Tungi-Malak Sardar Khan Spungi tungi 48. Malak Valeed Khan Sham Shagh 49 Moulvi Abdus Subhan Khan Sakin Varsuk 50 Hafiz Shumsul Haq quzi 51. Matta shah Mubarak bajode 52 Syed Zainul-abdin valad Syed Bahauddin Urof Syed Pasha, Sipasalar Deer, Fatheth Habzole Afganisthan.

"Oh; Hereos of Islam" according to the version of the Holy Quran Kareem. The British Government, and the Rajas of India have become enraged and furious with the organisation and discipline of our movement. Ten years, ago when I was in Yagisthan the British Government from fear of their destruction they arrested me by their decept and treachery and I have been confined in the city limits of Hyderabad-Dn. in order to put an end to our movement. The kafirs do not know that the plant which is flourishing by the Divine Hands will not be fruitless.

"Be the Glory to Allah" The Lords of the worlds has maintained our movement by his own hands. In such short period 40 Spiritual men has been raised according to Hadis. As return of Muslims from Hudebeya become the cause of strengthing of Islam, so our return from Yagistan on security also become strengthing of Islam. In this year, I sent a deputation to the Independent Territories in the leadesship of Ghezi Mahmoodul-Qureshi, the Commander Islam to awaken the Muslim Heroes the organisation has been completed by these faithfull Muslim devottees. My object has been obtained Again an another deputation has been sent in the leadership of Moizzul Millath, Habbibullah Saheb for the organization of the rulers of Afghan Nation.

On the way at Chukderra, the British Govet. arrested the mumbers of the deputation and sent back on security bonds By this action it appears to be that the British Govt. do not like that the Muslim should beawakened and exhibit the merits of the Islam in the religious war for compelling the kafirs to embrace Islam. The Govt. wants that the footings of the Kafirs should be firm and Islam should be disgraceful among them and to be destroyed and the Muslims should be deprived of the dignity of issutng orders for good deeds and prohibiting from bad deeds for ever and the disgrace and dishonour of Our Nabi e Kareem (My prevail his religion) should also be continued permanatly.

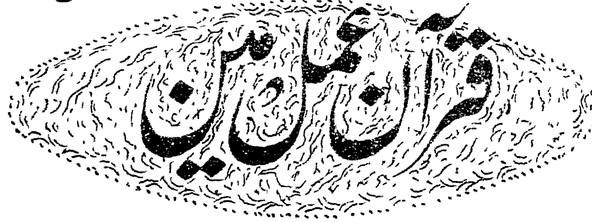
"Oh; The lovers and sacrifers of Islam, now the British Govt. prevents the rivival of Islam as the Govt. of Iran had done, in its early perion. The Muslims Heroes of early period wanted that the whole of Iran should embrace Islam and we want also that the whole of India should embrace Islam In that enlightened period according to the version of the Holy Quran, they upheld the banner of religious war and put an end to the obstacles that were coming in the way of Islam. In the same manner, in this dark period Allah wants to enforce the Kafirs of India to embrace Islam by means of religious war. Now, according to the version of the Holy Quran and Hadis, I order you to give an Ultimatum as to begin the religious war with the British Govt. untlll they should embrace Islam and support us in our works. I have sent this order of religious war by Ghazi Mahmoodul-Quraishi, the Cammander of Islamic force. As soon as you receive this order, all of you who have pledged yourselves in my hands should assemble in one place and elect An Amir. Afterwards you must complete the rulers of Swad, Deer, Chitral, and Afghanistan by all necessary means to co operate with you by all their arms and ammunitions. After a complete preparation, a deputation should be sent to the Viceroy of India for their embracement of Islam and the problem of India embracing Islam should be put forth before them and we should say that we have no connection with the worldly affairs and we do not want that the British Nation should not be our rulers, and also we do no find any other nation so enlightened, wise and capable rulers for India except the British Nation. What can we do? the obstacles come in the way of the propagation of Islam compells to come against the British Govt. Now in such a case, we want that the British Nation should embrace Islam and make an announcement of their embracement from the throne. If it is undesirable on their part, they should hand over powers to us so that we can easily Islamise India by means of Jehad In case the Government do not accept it, the 'AMIR' of the deputation should obtain their refusal in writing, so that it may be proof at the time of the execution. Thereafter they my comeback quietly after giving a writing 'ULTIMATUM' in this behalf to the Govt. declaring that we have given suggestion to the Government, stating that the settlement should be in the favour of the Islam without war. They did not consent to our suggestion. Hence we are bound to declare the religious war to India In behalf of this, there is an order in Holy Quran to fight with the neighbouring Kafirs. According to the version of the Quran, we are bound to do the religious war in India until all the obsticals that are coming in the way of the propagation of Islam should be completly removed off.

'OH HEROES OF ISLAM,' There is promise of Allah in the Holy Quran, that VICTORY is in your favour. Try your best.

D/ 18th Shawal 1364. (Sd.) Siddiq Deendar Chanbaswaishwer.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تتمہ



تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا ۝ الذی لہ ملک السموات والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا ۲۵/۱

وھذا کتب انزلنہ مبرک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون ۶

احسان کرنے والا ہی ڈرانے کا حقدار ہوتا ہے قرآن کریم ہر عالم پر احسان کرتا ہے لہذا وہی ہر عالم کو ڈرانے کا حقدار ہے۔ چونکہ وہ مبارک ہے اس وجہ سے وہ بار بار عمل میں آئے گا۔ چنانچہ وہ پہلی دفعہ جو عمل میں آیا وہ صحابائے کرام کے وجود سے عمل میں آیا یعنے صحابائے کرام کامل عملی تفسیر قرآن کریم کی ہیں۔ اس دعوی کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم کو بطور فال جہاں سے چاہیں کھول لیں اور جہاں سے چاہیں پڑھ لیں وہاں صحابائے کرام ہی نظر آئینگے۔ پس ثابت ہوا کہ صحابائے کرام کا وجود مجسم عمل قرآن ہے لطف یہ کہ تقریباً تمام قرآن کریم نبیوں اور رسولوں کے عمل سے بھرا ہے چونکہ قرآن کریم ہر مسلم کا دستور العمل ہے لہذا ہر نبی اور رسول کا عمل مسلم کا مکاشفہ ہے۔ مثلت لی امتی فی الماء والطین اسپر دال ہے۔ (حدیث)

قرآن کریم کے تین ہی عملی پہلو نظر آتے ہیں۔ تبلیغ ہجرت اور جہاد درحقیقت تبلیغ کے نتیجہ میں مترتب شدہ اثرات وحالات کا نام ہجرت ہے اور تکمیل تبلیغ کے عمل کا نام جہاد ہے اس طرح تبلیغ نتیجہ اور تکملہ یہ تینوں لازم ملزوم اعمال ہیں اور یہ اسلام کے جواہر ثلاثہ کہلاتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ جو اسلام کی تبلیغ کرے گا اس کو لازمی طور پر ہجرت کرنا پڑیگا اور جو ہجرت کرے گا وہ جہاد کرے گا۔ صحابائے کرام ان تینوں جوہر دل کو

پوری شان سے مجلہ کرکے ثابت کیا کہ قرآن عمل میں آنے کیلئے آیا ہے وہ بدقسمت مسلمان ہے جو بے نور مردہ قوموں کی طرح یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ ایک وقت قرآن عمل میں آیا تھا اب وہ دوبارہ آ نہیں سکتا اللہ تعالیٰ کو قرآن کی یہ پاسداری اور غیرت تھی کہ اس مایوس کن زمانہ میں عین ارتداد کے موقعہ پر ایک جماعت کو کھڑا کیا جو تینوں جواہر اسلام کو اپنی ذات سے چمکا کے دکھا رہی ہے الحمد اللہ علیٰ ذالک ۔

تبلیغ کے معنی پہونچا دینے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے پہونچانے کی ذمہ داری مسلمانوں کو دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس جو ہے وہ کسی قوم کے پاس نہیں ہے خواہ اخلاقیات کا کوئی جز ہو یا روحانیات کی کوئی کیفیت ہو گو ہر آسمانی کتاب میں یہ دونوں تعلیمات موجود ہیں تطبیقی نظریہ سے یا تقابل کے طور پر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ کتب سماویہ کی تعلیم ناقص ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کامل ہے۔ یہی وجہ تبلیغ پائی جاتی ہے۔ پس یہی ایک وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بلغ ما انزل الیک کا حکم دیا اور بنی نوع انسان کو اپنے ادیان پر عمل کرنے سے منع فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرھاً کی ذات بتا رہی ہے کہ دین اسلام کسی قوم کے لئے مختص نہیں ہو سکتا اللہ جیسا کل شیئ محیط ہے اسطرح اس کا دین بھی کل بنی نوع انسان کے لئے ہے یہ دین ذات بابرکت حضور انور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا آپکی امت ہی مسلمان کہلاتی ہے تکملہ دین کی بشارت کے ساتھ ورضیت لکم الاسلام دیناً کھنا بتا رہا ہے کہ قوم مسلم ہی اسبات کی اہل ٹھیری کہ وہ اسلام کو سمجھ سکے اور دوسروں کو سمجھا سکے یہی بات تھی کہ حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ جیسے جلیل القدر بادشاہوں کو دعوت اسلام دی بصورت عدم قبولیت اسلام تخت و تاج کی بربادی کی وعید کی یہی حقیقت للعلمین نذیراً کی ہے اس جوہر تبلیغ کو صحابہ کرام نے تیرہ سال کی سعی بلیغ سے کمال کو پہونچایا نتیجہ میں آپ کی ہجرت بھی بے نظیر ہے۔ اور آپ جوہر جہاد کو چمکانے کیلئے کھڑے ہو گئے تو بارہ سال کے اندر چھتیس ہزار قلعے فتح کر کے چھوڑے تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں ان جوہروں کی چمکار ماند پڑنے لگی ایک زمانہ ایسا آیا کہ بالکل گم ہو گئی ان جواہر ثلاثہ کا روپوش ہونا اسلام کے مردہ ہونیکی دلیل نہیں ایک ہزار سال تک اسلام کا شاخوں میں نمودار ہونا اس کے زندہ رہنے کی دلیل تھی اسوجہ سے اس فیج اعوج کے زمانہ میں یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی اصلاح کیلئے ائمہ مجددین محدثین غوث قطب اولیاء اللہ

مبعوث ہوتے رہے برخلاف اس کے اسلام کے وجود کے بعد اقوام عالم میں کوئی ولی مبعوث نہیں ہوا
جیسا کہ آیا ہے اِنَّ اللّٰہ یبعث لھذا الامت علیٰ راس کلّ مائۃ سنۃ مو مجدد لھا دینھا مسلمانوں ہی میں
دین کے نام سے دین کے کام سے پیشوا پیدا ہوتے رہینگے جب یہ اصلاحی عمل تکمیل کو پہونچا تو مسلمانوں میں رد
عمل شروع ہوا۔ فرقہ پرستی اور تکفیر بازی کا بازار لگ گیا حتیٰ کہ اس حب نمش نے ارتداد کی صورت اختیار کی اس
بے نوری نے مسلمانوں میں مردہ اقوام کیطرح مایوسی پھیلا دی نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام میں روحانی اور نورانی لیڈر
پیدا ہونے کے بجائے مادہ پرست بے نور خلاف شرع زندگی بسر کرنے والے لیڈر پیدا ہونے لگ گئے
بغاوت کا بازار خوب گرم ہوا حال یہ ہوا کہ کوئی اللہ بولنے والا نہیں رہا ہر فرد تحریک دین سے بیزار نظر
آتا ہے وَاجعَلنَا لِلمُتَّقِینَ اِمَامًا کی تعلیم سکھائی گئی تھی کہیں نام کو بھی متقی نہیں رہا۔ اسطرح مسلمانوں کو مرکز
سے ہٹے ہوئے پاکر آریہ اور عیسائیوں نے لاکھوں کی تعداد میں مرتد کر ڈالا جس دین نے قتل مرتد کا حکم دیا
تھا وہ دین اپنا سا منہ لیکر رہگیا۔ دین اسلام کے اس بیچارگی و بےبسی کے زمانہ میں غیور اللہ نے جس کا
وعدہ تھا کہ وتلک الایّام نداولھا بین النّاس وہ قرآن کی زندگی کے ثبوت میں اُسی خطہ زمین میں
اسکو جلوہ گر کیا ہے جہاں اس کی تذلیل کیجا رہی تھی۔ چونکہ قرآن نے اپنے عمل میں آنیکے لئے غریبوں کے
وجود کا وعدہ کیا تھا اسوجہ سے وہ غریبوں میں نظر آرہا ہے مخبر صادق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی خبر دی تھی بدا الاسلام غریبًا سیعود غریبًا۔ لہذا اس پیشگوئی کو پورا کرنے کیلئے قرآن غریبوں میں عود
کیا ہے یہ غریب لوگ کون ہیں؟ یہ وہی غریب لوگ ہیں جن کو قرآن نے قرن اولیٰ میں اپنا عملی جامہ پہنایا تھا
جن کا لباس فقیرانہ ہے بال بکھرے ہوئے بازاروں میں جوتے چٹخاتے پھرتے ہیں جن کے کپڑوں میں جوئیں پڑی
ہوئی گھر پھوس کے ظاہری علم سے بے بہرہ نہ انکے پاس تفسیروں کا ڈھیر ہے اور نہ فقہ و احادیث کا ذخیرہ غرض
لفظ غریب کی بشارت کو پورا کرنیکے لئے یہ جماعت ہر حالت میں غریب ہے الحمد للہ شان اللہ کی ان کا
ہر فرد جب تقریر کرنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ بولتا ہے کہ موجودہ زمانہ کے عالموں نے کبھی نہیں سنا تھا
تمام روے زمین کے عالم ان کے سامنے گونگے ہیں قرآن کریم کی جو بات بولتے ہیں وہ اپنی ذمہ داری پر بولتے ہیں
گویا قرآن ان کے اجداد کے گھر کا ہے کلیم نے کلام سکھایا ہے۔ اور خود دار اسقدر کہ بادشاہوں کے بلانے پر اپنی
جگہ سے ایک انچہ نہیں ہلتے وہ خود کو حاکموں کے حاکم سمجھتے ہیں۔ جو کلام ہے روحانیت سے بھرا ہوا مادہ کی
بو باس نہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت دکھانے کیلئے اس زمرۂ وارث انبیاء کو کھڑا کیا ہے بشارت

قرآن کریم وَالنَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ان سے پوری ہو رہی ہے۔ قدرت خدا کی اس بے سروسامانی میں جنکو جیل میں ڈالیں تو پوچھنے والا کوئی نہیں بے دھڑک دعوت اسلام دیتے ہیں اس بے لوثی و صفا گوئی پر حکومتوں سے اور عوام سے وہی تکلیف دیجاتی ہیں جو صحابہ کرام کو دیجاتی تھی انکی زبان بندیاں ہوتی ہیں انکو چوروں اور باغیوں کیطرح راتے رات گرفتار کیا جاتا ہے مارپیٹ ہوتی ہے کچلکے لئے جاتے ہیں، مقید کئے جاتے ہیں بازاروں میں پابزنجیر کھینچے جاتے ہیں۔ ضمانتوں پر رہا ہوتے ہیں اس سزا کیلئے ان کا جرم یہ ہے وہ تبلیغ اسلام کرتے ہیں لَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا الْغَیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارُ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا کوئی بتا سکتا ہے موجودہ زمانہ میں کوئی ادارہ کوئی فرقہ کوئی حلقہ یا کوئی فرد واحد دعویدار تبلیغ ایکدن کیلئے بھی مقید کیا گیا ہے؟ یا کبھی اسکی زبان بندی بھی ہوئی ہے؟ جواب نفی میں ملتا ہے پہلے تو اس زمانہ میں دین کا نام لیکر نکلنے والا ہی کوئی نظر نہیں آتا اکبر نے اسکا نقشہ اسطرح کھینچا ہے رپٹ لکھوائی یاروں نے جا جا کے تھانہ میں کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں جب کوئی نام لیوا دین کا کرایہ کا ٹٹو بنکر نکلتا ہے تو اسکو مصیبتوں سے کیا سروکار یہ گندم نما جو فروش دین کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے کیا بات تبلیغ کے نام سے دونوں جماعتیں اٹھتی ہیں ایک جیل کی مصیبت اٹھاتی ہے دوسری سستے چھوٹتی ہے چونکہ تبلیغ اسلام ہی ہجرت اور جہاد پر آمادہ کرتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کے ساتھ ہی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ فرماتا ہے یعنے مبلغ اسلام کی جان خطرہ میں ہے اسکا ثبوت ہم اپنی ذات سے دیسکتے ہیں کوئی مولوی مشائخ لیڈر نام نہاد مبلغ نہیں دیسکتا۔

پیشگوئیوں میں لکھا تھا کہ دہاڑ دواڑ سے ہجرت کا سامان ہوگا۔ ہماری مسلسل گیارہ سال کی تبلیغی کوشش کے بعد کفار ہم کو رات گیارہ بجے روالوروں اور سنگینوں کے حملوں سے سخت بے طوری سے پکڑا حوالات میں کوندکر جرائم پیشہ لوگوں کی طرح صبح چار بجے تک چہرہ بٹی لکھی اس میں ہمنے یہ راز دیکھا کہ ہر کلا میں میرے نشانات محفوظ رکھے صبح ایک انگریز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کئے گئے وہاں نہ ہماری عصبیت تھی اور نہ کوئی پشت و پناہی اللہ ہی والی تھا چالیس دن مقدمہ چلا ضمانت پر رہائی ہوئی سزا یہ دی گئی کہ ضلع بدر کئے گئے فیصلہ منسلک ہذا ہے اس فیصلہ میں مماثلت صحابہ کرام کے بہت سے ثبوت ہیں منجملہ ان کے ایک ثبوت جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے وہ یہہ ہے کہ اس جماعت کے کل افراد کے اخلاق ایک ہی نہج پر رہینگے مجسٹریٹ نے بھی دوران مقدمہ میں اس بات کو محسوس کر کے فقرہ نمبر (۱۰) میں بھی لکھا ہے۔

اس جماعت کو پیشگوئی کی بناء پر علم تھا کہ یہ فقیر بارہ لاکھ پٹھانوں کو لیکر ہندوستان میں داخل ہوگا اس بناء پر ہم یاغستان علاقہ آزاد جانا تھا تائید غیبی یہ ہوئی کہ علاقہ آزاد کے چند سرداران قبائل میری شہرت سنکر دکن آئے بیعت کی اور اپنے علاقہ کی دعوت دی بنا بریں یہہ فقیر نکل پڑا راستہ میں بمقام پشاور وزیر اعظم صاحبزادہ سر عبد القیوم سے ملاقات ہوئی ہمنے

ان کو دھار ڈوار کا فیصلہ دکھایا اور کہا کہ اب میں اسلام کے دوسرے جوہر ہجرت کا سامان لایا ہوں امید کہ آپ میری
تائید کرینگے مجھے یقین ہے کہ علاقہ آزاد سے ہی جہاد کا سامان ہوگا میری باتوں کو وزیر اعظم نے بہت غور سے سنا
ایکدن مہمان رکھا پورا حال سننے کے بعد اپنی ساری ہمدردیاں میرے ساتھ رہنے کا یقین دلایا جب میں قرضہ حسنہ
کے وصولی کیلئے دکن آیا تو انھوں نے جو خط لکھا ہے وہ منسلکہ ہذا ہے اسکے بعد میں نے آزاد علاقہ میں پوری طاقت
سے کام شروع کردیا اس تنظیم سے برٹش گورنمنٹ اس طرح گھبرائی جس طرح تبلیغ سے گھبرائی تھی مکر وکید سے مجھکو
گرفتار کرکے تاحال حیدرآباد میں نظربند قید رکھا ہے اس قید کی حالت میں میں نے جارج اور دیسرائے کو دعوت اسلام
کے خطوط بھیجے ہیں وہ وزارتی وفد کے خط میں مذکور ہیں الحمد اللہ اس نظربندی نے آزاد علاقہ کے پٹھانوں میں ایک
تہلکہ مچا دیا۔ عدو شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد۔ غازیان اسلام جو سیکڑوں برس سے جہاد کے انتظار میں گھڑیاں
گن رہے تھے وہ میری محبت میں دیوانے ہوگئے کیونکہ اس قید نے مجھکو جاسوسی کے الزام سے مبرہ کردیا مسلسل
خط وکتابت رہی چوتھے سال یہ ہوا کہ آزاد علاقہ کے نوابوں اور خانوں اور ملکوں نے کل کے کل میری بیعت میں
داخل ہوگئے مولنا امیر الدین امیر یاغستان نے پوری تنظیم کرلی عہد جہاد والا ایک محضر میرے پاس آیا جن بناء پر
میں نے اعلان جہاد کا فرمان لکھکر بھیجا ہے جس کو امیر جماعت نے بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا سر پر رکھ لیا یہ وہ تجویز ہے جس سے
تیسرا جوہر اسلام جہاد پوری طاقت سے رونما ہوگا یہ وہ ہی عملی تفسیر قرآن کریم کی جو ہمارے وجود سے پوری ہورہی ہے ان حالات
میں ہمارے وجود سے قرآن عمل میں رہنے کا ثبوت یہ کہ قرآن کریم کو جہاں ہم بطور فال کھولتے ہیں تو وہاں ہم ہی نظر آتے ہیں۔
مختصر یہ کہ قرآن انسانی فطرت کا نقشہ ہے جسکو قرآن وحدیث نے صاف فرمایا ھوالاسلام ھی الفطرۃ ھی الفطرۃ ھوالاسلام
کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام۔ فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ انسان کی فطرت، فطرت اللہ
ہے فطرت اللہ کو موت نہیں لہذا قرآن کو بھی موت نہیں۔ انسانی جسمانی ربوبیت بھی نسباً وصہراً میں ہی تکمیل پاتی
ہے ایسے وجود ہزاروں میں ایک ملتے ہیں اسیطرح ہزار رمضان کے شب قدر میں ایک ہی رات قدر والی نکلتی ہے
جس میں قرآن کا نزول ہوتا ہے وہ عمل میں آتا ہے اور ہر تیرہ سو سال کے بعد یہ ہوتا رہیگا۔ ذالک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ قرآن زندہ دستور العمل ہے وہ اپنی زندگی کے ثبوت کیلئے اپنے عاملین ہر وقت پیدا
کرتا ہے قرآن امیر اور دولتمند طبقوں میں نہیں آیا کرتا اس کا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کھنا خود اسبات کی دلیل ہے وہ
غریبوں کو نواز کر فخر کرتا ہے اس زمانہ میں وہ غریب طبقہ جس میں قرآن کریم اپنا عمل نمایاں کررہا ہے وہ ہماری ہی جماعت ہے
اسکا ثبوت یہ کہ تبلیغ اور ہجرت کے حد تک قرآن کریم فال کے طور جہاں سے کھولیں اور جہاں سے چاہیں دیکھیں وہاں ہم ہی نظر آتے ہیں

خط صاحبزادہ سر عبدالقیوم مرحوم سابق وزیراعظم سرحد ات

ایبٹ آباد

مورخہ ۱۸ ؍ مئی ۱۹۳۵ء

مہربان من جناب مولوی صاحب سلامت

السلام علیکم!

آپکا خط ملا میں یاد آوری کا مشکور ہوں۔ آپ یقین مانیں کہ مجھے آپکی تحریک کیساتھ دلی ہمدردی ہے۔ خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر وہی اسلامی اخوت پیدا ہو۔ جن کی برکت سے ان اکناف کی زمین میں فروغ ہو۔ دنیا کیلئے ایک روحانی طاقت ثابت ہووے۔

اُمید کہ آپکی جماعت کی کوششیں بارآور ثابت ہونگی اور مسلمانوں کو پھر اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہونیکا موقعہ ملیگا۔ زیادہ والسلام۔ تحریر خود

آپکا صادق بہی خواہ

عبدالقیوم عفی عنہ

لوائے احمد

الحمد للہ رب العلمین (وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین) الرحمن (لا اسئلکم علیہ اجرا ان اجری الا علی رب العلمین۔ تبلیغ اسلام) الرحیم (ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعا۔ ہجرت) مالک یوم الدین (الملک یومئذ للہ جہاد) (لہ الملک ولہ الحمد رجس کا ملک اسکی حمد) آیہ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں انسان کی پوری صلاحیتوں کو روبعمل لانیکی تعلیم ہے عبادت فنائیت کی عبارت ہے خواہ یہ عبور طواغیت کی خدمت میں گزر جائے یا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری میں گزر جائے فرق یہ ہوگا کہ طاغوت کا بندہ دوزخ کا بندہ ہوکر ہیں عمر گزاریگا اور اللہ کا بندہ دنیا و آخرت کا مالک بنیگا یہ دونوں فریق اپنے اپنے معبودوں سے درخواست اعانت کرتے ہیں طاغی لکھیگا فاذا دعوتم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم برخلاف اسکے اللہ اپنے بندہ کو لکھیگا فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانو یعملون جب اللہ کا بندہ اپنی کل صلاحیتوں کو اسکی راہ میں لگا کر ختم کردیتا ہے یعنے ایک وقت اسکا ایسا آتا ہے کہ اسکا عالم کسب بند ہوجاتا ہے تو اسوقت کہتا ہے رب انی مغلوب فانتصر تب اللہ کہتا ہے کان حقا علینا نصر المؤمنین اور وہ ہر حالت میں اسکی مدد کرتا ہے اور ہم جانتے ہیں معاہدہ ایاک نعبد کے سب سے اول پابند صحابہ کرام تھے جنکے صلہ میں اللہ تعالےٰ نے اخرجت للناس کی خدمت دی تھی اور اس نے صحابہ کرام کو سرگرم کارگزار دیکھکر بشارت دی ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور اس تعریف میں نہ فرقہ سازوں کی جماعت داخل ہوسکتی ہے اور نہ فرقہ بازوں کی کیونکہ اللہ تعالےٰ سے استعانت کی درخواست ایسی صورتوں میں زیب دیتی ہے جب ایک فرد یا ایک جماعت اسکے دین کے پھیلانیکے لئے کفار کے مقابلہ میں ڈٹ جاتی ہے۔ نہ کہ خانہ جنگیوں کے گورکھ دھندوں میں ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ کبھی کسی مسلم سے اپنی دشمنی کی نوبت نہ آنے دے لا تفرقوا کے حکم کے خلاف فرقہ بنانے والے کا نہ کوئی عمل اللہ کے پاس ممدوح ہے۔ اور نہ وہ عمل عبادت میں داخل ہوگا۔ اور نہ اللہ اسکا معین رہیگا اسلام کے ظہور کے بعد بجز عمل تبلیغ کے کوئی ولی نہیں بن سکتا ایسی حالت میں بجز تبلیغ اسلام کے عمل کے کوئی عمل اللہ کی عبادت میں داخل نہیں ہوسکتا لہذا ثابت ہوا کہ کوئی درخواست اعانت بجز عبادت کے قابل لحاظ نہیں ہوگی یہی عبادت کا میدان ہوگا جو ایک مسلم کے خلاف مخالفت کا طوفان برپا کردیگا اسکو ہجرت پر مجبور کریگا اور جہاد کیلئے آمادہ کریگا جب تک ایک جماعت ان تینوں دروازوں سے گزرنے تیار نہیں ہوگی وہ حقیقی معنوں میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کہنے کی حقدار نہیں ہوگی جب ایک مسلم پہلے دروازے میں داخل ہوتا ہے اسکے لوازمات یہ ہیں وہ چور اور ڈاکوں کیطرح راتے رات گرفتار لیا جائے اس پر کافر سنگ باری کریں۔ زبان بندیاں ہوں اس سے محلکے لئے جائیں جیل میں ڈالا جائے پابزنجیر بازاروں میں کھینچا جائے یا کم از کم ان نازیبا حرکات سے اسکے خلاف ایک بھی حرکت پائی جائے تو اس نے ایک ثلث حصہ تک ایاک نعبد و ایاک نستعین کے کہنے کا حقدار ہوا جب ایک جماعت بعدان اذیت رسانیوں کے

ہجرت کرے اور ہجرت کی تکالیف اٹھاتے رہے تو اس صورت میں وہ جماعت دو ثلث حصہ تک ایاک نعبد وایاک نستعین کے کہنے کی حقدار ہے جب ایک جماعت سر پہ کفن باندھی ہوئی سینہ سپر ہوکر کفار کے نرغہ میں مقاتلہ کیلئے گھس جاتی ہے تو اسوقت وہ جماعت کامل طور پہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہنے کی حقدار ہے اِنّ اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص جب ایک جماعت ان تینوں دروازوں سے گذر جاتی ہے تو اسوقت اپنی پوری صلاحیتوں کو اللہ کی راہ میں روبعمل لانیکی دعویدار ہوتی ہے چونکہ اس نے خداداد تمام ظاہری و باطنی قوتوں کو اللہ کے راہ میں ختم کر دی ہے لہذا اس جماعت کے مقاتلہ کے نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم قرن اولیٰ میں جب تک قیصر و کسریٰ جیسے مغرور سرکش بادشاہوں کا سر نہیں کچلا گیا اللہ کی حمد تمام نہیں ہوئی فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

اسلام کا فیج اعوج یعنے صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنے عمل کو معطل رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اقوام عالم کے نامکمل دستوروں کیطرح قرآن کریم کا عمل بھی مردہ ہوگیا ہے بلکہ وہ اپنی کاملیت کی وجہ سے زندہ ہے فیج اعوج اسکے نیند کا عالم ہے اس زمانہ میں حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم بھی تقلبک فی السجدین کی حالت میں رہتے ہیں وہ ویراک حین تقوم کے فرائض کے انجام دہی میں وہ اپنی غریب جماعت کو لیکر تشریف لاتے ہیں جیسا کہ آپنے وعدہ کیا ہے انا منھم وھم منی یہ آپکی قدسی طاقت کا ظہور ہے بدا الاسلام غریبا سیعود غریبا یہی جماعت وارث انبیا اور رفقائی الرسول کہلاتی ہے ایسی جماعت کی دعا صراط الذین انعمت علیھم قبول ہوچکی ہے اور دوبارہ قبول ہو رہا ہے جنکا یہ ایمان ہو کہ ایک وقت مثیل انبیا یا وارث انبیا بنانے والی یہ دعا قبول ہوئی تھی صحابہ کرام اسکے مصداق تھے اب وہ زمانہ دوبارہ آئیگا نہ تبلیغ ہوگی نہ ہجرت ہوگی اور نہ جہاد ہوگا ایسے ایمان والے کا نمازوں میں صراط الذین انعمت علیھم کا رٹ لگانا اوقات ضائع کرنا ہے کیونکہ منعم علیہ گروہ نے تو تبلیغ کی ہجرت کی جہاد کیا اگر کوئی اس سے جان بچاتا ہے تو وہ آخر مانگتا کیا ہے؟ جہاد کی آرزو کے متعلق متعدد احادیث ہیں جس مسلم کے دل میں شہید ہونیکی آرزو نہو وہ بے ایمان مرتا ہے شہادت کی آرزو خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور آپ نے جہاد کا اعلان اس خوبی سے کیا ہے کہ کوئی کسر باقی نہیں رکھی فرمایا اُمرت ان اقاتل الناس حتی یشھد بان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام یعنے کفار کلمہ پڑھے تک میں مارتا ہی چلا جاؤنگا جب وہ کلمہ پڑھ لینگے ان کا جان و مال مجھ سے بچ جائیگا اور یہ اسلام کے واسطے ہوگا۔

صدیق دیندار چن بسویشور

صرف ٹائٹل حمید پریس